ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب الحزب الاعظم
کی تشریح وتخریج اور دعاؤں کے سیاق وسباق پر مشتمل کتاب

الورد الاعظم
في
الحزب الاعظم

للشیخ الامام المحدث علی القاری بن سلطان محمد الہروی

ترتیب وتحقیق

مفتی سعد عبد الرزاق
فاضل جامعہ فاروقیہ
متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المیزاب پبلشرز
کراچی۔ پاکستان

ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ کی شہرۂ آفاق کتاب الحزب الاعظم
کی تشریح وتخریج اور دعاؤں کے سیاق وسباق پر مشتمل کتاب

الورد الاعظم
في
الحزب الاعظم

للشیخ الامام المحدث علی القاری بن سلطان محمد الہروی رحمۃ اللہ علیہ

ترتیب وتحقیق

مفتی سعد عبد الرزاق

فاضل جامعہ فاروقیہ
متخصص جامعۃ العلوم الاسلامیہ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

المیزاب پبلشرز
کراچی، پاکستان

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب کا نام ——— اَلْوِرْدُ الْاَعْظَمُ فِي الْحِزْبِ الْاَعْظَمِ

تاریخ اشاعت ——— ۲۰۲۲ء

صفحات ——— ۳۹۲

ترتیب ——— مفتی سعد عبدالرزاق

ناشر

میزاب پبلشرز
کراچی، پاکستان

MUFTI MUHAMMAD TAQI USMANI

Chairman Shariah Council, AAOIFI, Bahrain
Member International Islamic Figh Academy, Jeddah
Vice President Jamia Darul-Uloom Karachi - Pakistan

المفتي محمد تقي العثماني

رئيس المجلس الشرعي البحرين
وعضو مجمع الفقه الإسلامي الدولي
ونائب رئيس جامعة دار العلوم كراتشي - باكستان

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحزب الاعظم مسنون دعاؤں کی مشہور اور مقبول کتاب ہے، اور ہفتہ وار ان دعاؤں کا اہتمام ہمارے بزرگوں کی طرف سے کیا جاتا رہا ہے۔ بندہ نے بھی بکثرت اسے اپنے معمولات میں رکھا، اس کے بعد مناجات مقبول پر کثرت مشاغل کی بناء پر اکتفاء کیا۔ حضرت مولانا سعد عبدالرزاق صاحب نے اس کتاب کی شرح فرمائی ہے اور ہر دعا کے مفہوم اور فضائل پر روشنی ڈالی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نافع اور مقبول فرمائیں۔ آمین۔

بندہ
محمد تقی عثمانی عفی عنہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی تحریر کا عکس

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

"الحزب الاعظم" مسنون دعاؤں کی مشہور اور مقبول کتاب ہے۔ اور ہفتہ وار ان دعاؤں کا اہتمام ہمارے بزرگوں کی طرف سے کیا جاتا رہا ہے۔ بندہ نے بھی بکثرت اسے اپنے معمولات رکھا، اس کے بعد مناجات مقبول پر کثرت مشاغل کی بناء پر اکتفاء کیا۔ حضرت مولانا سعد عبدالرزاق صاحب نے اس کتاب کی شرح فرمائی ہے اور ہر دعا کے مفہوم اور فضائل پر روشنی ڈالی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نافع اور مقبول فرمائیں۔ آمین۔

بندہ
محمد تقی عثمانی عفی عنہ

Jamia Darul-Uloom Karachi
Korangi Industrial Area
Karachi - Pakistan, Post Code : 75180
Phone: (92) (21) 35043192, Fax : (92) (21) 35040234
Email: muhammad_taqi@cyber.net.pk

جامعة دار العلوم كراتشي
كورنجي الصناعية، كراتشي ٧٥١٨٠
الهاتف: ٣٥٠٤٣١٩٢ (٢١) (٩٢)
فاكس: ٣٥٠٤٠٢٣٤ (٢١) (٩٢)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Mufti Imdad Ullah Yousufzai
Director of Education Jamia Uloom Islamiyyah
(University of Islamic Sciences)
Allama Muhammad Yousuf Banuri Town Karachi
Ex Member of Council of Islamic Ideology Govt. Pakistan

مفتی امداد اللہ یوسف زئی
ناظم تعلیمات: جامعہ علوم الاسلامیہ
علامہ محمد یوسف بنوری ٹاؤن کراچی
سابق رکن: اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان

Ref. _____

Date. ۱۷/محرم/۱۴۴۴ھ
۱۶/۸/۲۰۲۲ء

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على سيد المرسلين محمد وآله وصحبه أجمعين، أما بعد:

آقا ﷺ کا ارشاد گرامی ہے: «الدُّعَاءُ مُخُّ العِبَادَةِ» (دعا، عبادت کا مغز ہے) سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اہم جز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسنون دعائیں ہیں، جن کی تاثیر مسلّم ہے۔ برادر مکرم مولانا مفتی سعد عبد الرزاق سلمہ کو اللہ کریم نے یہ توفیق عطا فرمائی ہے کہ اس جوانمردی میں مختلف کتب (مسائل حج وعمرہ اور ادعیہ ووظائف وغیرہ) کی تالیف اور پھر ان کی اعلیٰ طباعت کا اہتمام کرتے ہیں، انہی میں سے ایک کتاب دسویں صدی کے معروف حنفی عالم ملا علی قاری رحمہ اللہ کی "الحزب الاعظم" ہے، یہ کتاب ہر طبقے میں مقبول رہی ہے۔ اور یہ سب اللہ تعالیٰ کے فضل، بھائی واصف منظور صاحب رحمہ اللہ کی توجہات اور اساتذہ کرام کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور مزید دینی خدمات کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

وما ذالك على الله بعزيز!

(مولانا) امداد اللہ یوسف زئی
ناظم تعلیمات
جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

فون: 021-34913570 موبائل: 0300-2880502 فیکس: 021-34919531
Mimdadullahyousufzai@gmail.com

Dr. Maulana Inam Ullah
Director General Research,
Council of Islamic Ideology (C.I.I)
Islamabad.

ڈاکٹر مولانا مفتی انعام اللہ
ڈائریکٹر جنرل ریسرچ
اسلامی نظریاتی کونسل، اسلام آباد۔

Ref: _____ Date : _____

برادرم جناب مفتی سعد عبدالرزاق سے راقم کی پہلی ملاقات برادر مکرم جناب مولانا امداد اللہ صاحب کی وساطت سے حرم مکی کے اندر مطاف میں بین العشائین ہوئی۔ مسائل حج موضوع گفتگو تھے۔ جزئیات کے بارے میں مفتی صاحب کے علمی استحضار سے ان کے علمی شغف کا اندازہ ہوا۔ برادر کبیر جناب مولانا عطاء الرحمٰن شہید رحمہ اللہ سے ان کی عقیدت واحترام کے رشتے نے ہمارے اس تعلق کو مزید مضبوط کیا۔ ''دلائل الخیرات'' اور ''الحزب الاعظم'' کو جدید انداز میں انتہائی جاذب نظر رنگین صورت میں چھپوا کر ''علمی تحفے'' کے طور پر اہل علم کو ہدیہ کے طور پر پیش کرنا مفتی صاحب کا گویا شغف ہے۔ ان کے اسی شوق نے ہمارے رابطوں کو دوام بخشا۔ تعلق کی بنیاد پر راقم نے ایک سال قبل مفتی صاحب کے سامنے یہ تجویز رکھی کہ الحزب الاعظم کی مسنون دعاؤں کو پورے پس منظر اور فضائل کے ساتھ شائع کیا جائے تو علمی فائدے کے ساتھ ساتھ باعث ترغیب بھی ہوگا۔ مفتی صاحب نے نہ صرف یہ کہ میری تجویز سے اتفاق کر کے عزت افزائی فرمائی بلکہ فوری طور پر عملاً یہ کام شروع کر دیا، اور جتنا کام مکمل کرتے، بذریعہ وٹس ایپ میرے مطالعے کے لیے ارسال فرماتے رہے۔ اگر میری طرف سے تبصرہ کرنے میں تاخیر ہوجاتی تو حسب ذیل شعر کے ساتھ یاد دہانی فرماتے:

شاعر کو مست کرتی ہے تعریف شعر امیر
سو بوتلوں کا نشہ ہے اس واہ واہ میں

اور کبھی حسب ذیل شعر کے ذریعے یاد دہانی کراتے۔

وہ جو لطف مجھ پہ تھے بیشتر وہ کرم کہ تھا مرے حال پر
مجھے سب ہے یاد ذرا ذرا، تمہیں یاد ہو کہ نہ یاد ہو

میری بے بضاعتی کے باوجود ذرہ نوازی فرماتے ہوئے میری تجاویز کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا۔ آخر میں مکمل مسودہ برائے مطالعہ ارسال فرمایا اور ایک مرتبہ پھر انتہائی وقیع علمی کام کے مطالعے کا موقع فرمایا، میں نے اپنی فہم کے مطابق حک واضافہ اور سیٹنگ کے بارے میں مشورے دیے۔

اہل علم کے سامنے یہ تجویز پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں، کہ طلبہ کے شب وروز کے معمولات میں ''الحزب الاعظم'' پڑھنا شامل کر دیا جائے، نیز زیر بحث کتاب کا مطالعہ بھی طلبہ سے کروایا جائے۔ اس طرح طلبہ کو مسنون دعائیں یاد کرنے کا موقع فراہم ہوگا، اور دعاؤں پر مشتمل احادیث پڑھنے کا موقع بھی ملے گا۔

انعام اللہ
مدیر جامعۃ الامام ابی حنیفہ
آئی نائن فور، اسلام آباد
۸/ ذیعقدہ ۱۴۴۴ھ/ ۸ رجون ۲۰۲۲ء

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للّٰہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وخاتم النبیین محمد وعلی الہ واصحابہ اجمعین ومن تبعھم باحسان الی یوم الدین اما بعد:

کچھ عرصہ قبل اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے الحزب الاعظم کی تخریج کا موقع ملا، تخریج کے دوران اس بات کا شوق پیدا ہوا کہ احادیث مبارکہ میں ان دعاؤں کے جو فضائل وارد ہوئے ہیں اور اسی طرح اگر کسی دعا سے متعلق کوئی واقعہ یا شان ورود منسلک ہے تو اسے جمع کیا جائے، لیکن اپنی بے بضاعتی کو دیکھتے ہوئے اس کی ہمت نہ ہوئی، اسی دوران بابوزئی مردان جانا ہوا جو میرے استاذین کریمین کا گاؤں ہے، وہاں حضرت مولانا انعام اللہ صاحب دامت برکاتہم (ڈائریکٹر جنرل ریسرچ اسلامی نظریاتی کونسل) سے ملاقات ہوئی، دوران ملاقات انہوں نے بھی اسی خواہش کا اظہار کیا اور اس بات کی ترغیب دی اور ہمت دلائی، میں نے عرض کیا کہ میں اس شرط پر کام کروں گا جب آپ اس بات کی یقین دہانی کروائیں کہ اس کام کی مکمل تصحیح آپ خود کریں گے اور میری سرپرستی فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ انہیں بہترین جزائے خیر دے کہ انہوں نے اس کا حق ادا کر دیا، الحمدللہ کام کا آغاز کیا اور اس بات کی کوشش کی کہ دعا کے الفاظ جن احادیث مبارکہ اور جن کتابوں سے لئے گئے اس کی مکمل تفصیل کے جمع کرنے کا اہتمام کیا جائے، اور روایات میں جہاں الفاظ میں فرق یا کمی بیشی ہے اس کی وضاحت کی جائے اور مکمل حوالہ نقل کیا جائے اور اگر دعا کے کسی حصے تک رسائی نہ ہو پائے تو اس کی بھی وضاحت کر کے اپنی کم علمی کا اعتراف کیا جائے۔

میری یہ عادت رہی کہ جتنا کام ہو جاتا، وہ حضرت کی خدمت میں ارسال کر دیتا اور حضرت اس کی تصحیح بھی فرماتے رہے اور مختلف امور پر مفید مشورں سے بھی نوازتے رہے اور کام مکمل ہونے پر ایک مرتبہ پھر شروع سے لے کر اخیر تک تصحیح فرمائی، اس کتاب کا نام حضرت کے مشورے سے الورد الاعظم فی الحزب الاعظم تجویز ہوا، اسی دوران اس کتاب کا کچھ حصہ مخدومی حضرت مولانا مفتی خالد محمود صاحب (نائب مدیر اقرار وضۃ الاطفال) کی خدمت میں ارسال کیا، حضرت مفتی صاحب نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ الحزب الاعظم تو معمولات کی کتاب ہے اور جو کام تم کر رہے ہو وہ بہت مفید ہے لیکن اس سے ان لوگوں کے لئے فائدہ اٹھانا مشکل ہوگا، جو روزانہ بطور معمول الحزب الاعظم پڑھتے ہیں۔ حضرت کی بات سن کر اس بات کی طرف توجہ ہوئی کہ الحزب الاعظم

کے حاشیہ میں **الورد الاعظم** اختصار کے ساتھ شائع کی جائے، اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے یہ دونوں کام تکمیل کو پہنچے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مساعی جمیلہ کو قبولیت سے نوازے اور ہم سب کے لئے اور تمام عالم کے لئے انہیں نافع بنائے۔

اس موقع پر ناانصافی ہوگی کہ میں ان حضرات کا ذکر نہ کروں جنہوں نے قدم قدم پر بندہ کی رہنمائی اور حوصلہ افزائی فرمائی، مولانا امداد اللہ صاحب، مولانا انعام اللہ صاحب، میرے برادر محترم حافظ بلال صاحب، مولانا عمران داؤد صاحب جنہوں نے اس کتاب کی تیاری میں میری سرپرستی بھی فرمائی اور مجھے اپنے قیمتی مشوروں سے بھی نوازا، اور خصوصاً میری والدہ محترمہ جن کی دعائیں ہر ہر قدم پر میرے ساتھ ہیں، اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے۔ آپ حضرات سے بھی گزارش ہے کہ مجھے اور ان تمام حضرات کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں خصوصاً میرے والد صاحب رحمۃ اللہ علیہ، میرے شیخ محترم واصف بھائی رحمۃ اللہ علیہ اور استاذ جی مولانا عطاء الرحمن صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ کو میرے گھر والوں کو اور میرے بچوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اور اس کتاب کو اپنے معمولات میں شامل فرمائیں، اگر کسی غلطی پر مطلع ہوں تو بندہ کو متنبہ فرمائیں یہ آپ کا مجھ پر احسان ہوگا۔

فقط والسلام

سعد عبدالرزاق

+92 321 2022205

مُقَدَّمَةُ الْمُؤَلِّفِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ دَعَانَا لِلْاِیْمَانِ وَهَدَانَا بِالْقُرْاٰنِ وَأَجَابَ دَعْوَتَنَا بِالْفَضْلِ وَالْاِحْسَانِ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے ہمیں ایمان کی دعوت دی، اور قرآن کریم کے ذریعے ہمیں ہدایت دی اور اپنے فضل اور احسان سے ہماری دعاؤں کو قبول فرمایا

وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْخَلْقِ الدَّاعِیْ إِلٰی دَعْوَةِ الْحَقِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَتَابِعِیْهِ

اور درود وسلام ہو اس ذات گرامی پر جو تمام مخلوق کے سردار ہیں اور دعوتِ حق کی طرف بلانے والے ہیں اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر اور ان کے تابعین پر

وَحِزْبِهِ الدُّعَاةِ إِلٰی کَلِمَتِهٖ وَالرُّعَاةِ لِأُمَّتِهٖ فِیْ مِلَّتِهٖ أَمَّا بَعْدُ! فَیَقُوْلُ الْعَبْدُ الدَّاعِیْ مَغْفِرَةَ

اور ان کی جماعت پر جو اللہ تعالیٰ کے کلمہ کی طرف دعوت دینے والے ہیں اور ملت اسلام پر آپ ﷺ کی امت کی رعایت کرنے والے ہیں اما بعد! اللہ رب العزت کی

رَبِّهِ الْبَارِیْ عَلِیُّ بْنُ سُلْطَانَ مُحَمَّدِ الْقَارِیْ سَتَرَ اللّٰهُ عُیُوْبَهُمَا وَغَفَرَ ذُنُوْبَهُمَا لَمَّا رَأَیْتُ

مغفرت کا طلب گار بندہ علی بن سلطان محمد قاری اللہ تعالیٰ اس کی پردہ پوشی فرمائے اور اس کے گناہوں کو معاف فرمائے، عرض کرتا ہے کہ میں نے جب

بَعْضَ السَّالِکِیْنَ یَتَعَلَّقُوْنَ بِأَوْرَادِ الْمَشَائِخِ الْمُعْتَبَرِیْنَ وَبِأَحْزَابِ الْعُلَمَاءِ الْمُکْرَمِیْنَ

بعض سالکین طریقت کو دیکھا کہ وہ معتبر مشائخ کے اوراد اور علماء کرام کے وظائف بڑے ذوق و شوق کے ساتھ پڑھتے ہیں،

حَتّٰی رَأَیْتُ بَعْضَهُمْ تَعَلَّقُوْا بِالدُّعَاءِ السَّیْفِیْ وَالْأَرْبَعِیْنَ الْاِسْمِیْ وَوَجَدْتُّ بَعْضَ الْعَوَامِّ

یہاں تک کہ بعض تو دعاء سیفی اور اربعین اسمی کا بھی ورد رکھتے ہیں، ادھر بعض عوام کو دیکھا

یَتَقَیَّدُوْنَ بِقِرَاءَةِ دُعَاءِ نَحْوَ الْقَدَحِ وَیَذْکُرُوْنَ فِیْ إِسْنَادِهٖ مَا لَا شُبْهَةَ فِیْهِ مِنَ الْوَضْعِ

کہ وہ دعاء قدح جیسی دعا پڑھتے ہیں اور اس کی ایسی اسناد بیان کرتے ہیں جس کے موضوع اور مجروح ہونے میں ذرا بھی شبہ نہیں ہے

وَالْقَدَحِ فَخَطَرَ بِبَالِیْ أَنْ أَجْمَعَ الدَّعْوَاتِ الْمَأْثُوْرَةَ فِی الْأَحَادِیْثِ الْمَنْثُوْرَةِ مِنَ الْکُتُبِ

تو میرے دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ جو دعائیں حدیث کی مشہور کتابوں میں مذکور ہیں وہ میں ایک جگہ جمع کردوں،

الْمُعْتَبَرَةِ الْمَشْهُوْرَةِ کَالْأَذْکَارِ لِلنَّوَوِیِّ وَالْحِصْنِ لِلْجَزَرِیِّ وَالْکَلِمِ الطَّیِّبِ وَالْجَامِعَیْنِ

جیسے الاذکار مؤلفہ امام نوویؒ اور حصن حصین مؤلفہ امام جزریؒ اور الکلم الطیب اور الجامعین

وَالدُّرِّ لِلسُّیُوْطِیِّ وَالْقَوْلِ الْبَدِیْعِ لِلسَّخَاوِیِّ رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی مُقَدِّمًا لِلدَّعْوَاتِ

اور الدر مؤلفہ علامہ سیوطیؒ اور القول البدیع مؤلفہ امام سخاویؒ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات پر اپنی رحمت کا نزول فرمائے اور ان کی ترتیب یہ رکھوں

الْقُرْاٰنِیَّةِ وَخَاتِمًا بِکَیْفِیَّاتِ الصَّلَوَاتِ الْمُحَمَّدِیَّةِ الْمُصْطَفَوِیَّةِ النُّوْرَانِیَّةِ رَاجِیًا دُعَاءَ

کہ سب سے پہلے قرآن کریم کی دعائیں اور سب سے اخیر میں آپ ﷺ پر درود شریف کے مبارک کلمات رکھوں اور اپنے حق میں بھی دعاء خیر کا

مَنْ یَّدْعُو الدَّاعِیْ فَإِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَالسَّاعِیْ وَأَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ یَّجْعَلَ سَعْیِیْ مَشْکُوْرًا

امید وار ہوں کیونکہ خیر کی طرف رہنمائی کرنے والا خیر کا کام کرنے والے ہی کی طرح ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ میری اس کوشش کو قبول فرمائے

وَقَصْدِیْ مَبْرُوْرًا وَّهٰذَا الْجَمْعُ الَّذِیْ هُوَ مَعْدَنُ الدُّعَاءِ وَمَنْبَعُ الثَّنَاءِ عَلٰی أَلْسِنَةِ

اور میرا ارادہ نیک رکھے اور یہ مجموعہ جو دعاؤں کا خزینہ ہے اسے لوگوں کی زبانوں پر ہمیشہ جاری رکھے

الطَّالِبِيْنَ مَذْكُوْرًا وَّعَنْ تَحْرِيْفِ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَصْحِيْفِ الْمُلْحِدِيْنَ مَهْجُوْرًا وَسَمَّيْتُهُ

اور باطل پرستوں اور بے دینوں کی تحریف سے اس کو دور رکھے اور اس کا نام میں نے

الْحِزْبَ الْأَعْظَمَ وَالْوِرْدَ الْأَفْخَمَ لِانْتِسَابِهٖ وَاسْتِنَادِهٖ إِلَى الرَّسُوْلِ الْأَكْرَمِ صَلَّى اللهُ

الحزب الاعظم والورد الافخم اس لئے تجویز کیا ہے کیونکہ ان دعاؤں کی نسبت آپ ﷺ کی طرف ہے،

تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَشَرَّفَ وَكَرَّمَ فَعَلَيْكَ بِحِفْظِ مَبَانِيْهِ وَالتَّأَمُّلِ فِيْ مَعَانِيْهِ وَالْعَمَلِ

جو تشریف اور تکریم والے ہیں، لہٰذا ان کے الفاظ کا خوب خیال رکھیں، ان کے معانی پر پورا غور کریں

بِمَضْمُوْنِ مَا فِيْهِ فَإِنَّهُ شَامِلٌ لِّلْمُنْجِيَاتِ وَحَافِلٌ لِّلْمُهْلِكَاتِ لِأَنَّهُ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ

اوران کے مضامین پر عمل پیرا ہوں کیونکہ یہ مجموعہ ان تمام دعاؤں پر مشتمل ہے جو آپ کو نجات دلانے والی ہیں اور مہلکات سے بچانے والی ہیں، کیونکہ آپ ﷺ نے

وَسَلَّمَ لَمْ يَتْرُكْ خَصْلَةً حَمِيْدَةً وَّلَا خُلَّةً سَعِيْدَةً إِلَّا طَلَبَهَا مِنَ اللهِ تَعَالٰى وَسَأَلَهَا

کوئی عمدہ عادت اور اچھا طریقہ باقی نہیں چھوڑا جس کی دعا نہ فرمائی ہو اور اللہ تعالیٰ سے اسے طلب نہ فرمایا ہو

وَلَا فِعْلَةً قَبِيْحَةً وَّفِطْرَةً رَّدِيَّةً إِلَّا اسْتَعَاذَ بِهٖ مِنْهَا إِجْمَالًا وَّتَفْصِيْلًا وَّإِكْمَالًا وَّتَكْمِيْلًا

اور کوئی برا کام اور بری خصلت ایسی باقی نہیں رکھی جس سے پناہ نہ مانگی ہو ، اجمالی طور پر بھی اور تفصیلی طور پر بھی، کامل اور مکمل طور پر

وَّتَذْيِيْلًا وَّتَتْمِيْمًا وَّإِعْلَامًا وَّتَعْلِيْمًا زَادَهُ اللهُ تَعَالٰى شَرَفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّإِجْلَالًا وَّتَكْرِيْمًا

اور پھر اس کی تعلیم اور تکمیل میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی، اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کے مراتب کو اور شرف کو اور بزرگی کو اور تکریم کو بلند سے بلند فرمائے،

فَهٰذَا كَمَالُ طَرِيْقِ الْمُتَابَعَةِ النَّبَوِيَّةِ وَزُبْدَةِ الْمَقَامَاتِ الْعُلِيَّةِ الْمَنْسُوْبَةِ إِلَى السَّادَةِ

پس اس کو آپ ﷺ کی پیروی اور ان صوفیاء کرام کے مقامات کا خلاصہ سمجھنا چاہئے ،

الصُّوْفِيَّةِ الصَّفِيَّةِ فَإِنْ قَدَرْتَ كُلَّ يَوْمٍ عَلٰى قِرَاءَتِهَا فَبِهَا وَنَعِمَتْ وَإِلَّا فَفِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ

جنہیں اللہ تعالیٰ نے پسند کر لیا، لہٰذا اگر آپ اس مجموعہ کو روز پڑھ لیا کریں تو کیا ہی کہنا ،ورنہ ہر جمعہ کو،

وَّإِلَّا فَفِيْ كُلِّ شَهْرٍ وَّإِلَّا فَفِيْ كُلِّ سَنَةٍ وَّإِلَّا فَفِي الْعُمْرِ مَرَّةً أَيْضًا غَنِيْمَةٌ وَإِذَا أَرَدْتَّ قِرَاءَتَهُ

یہ نہ ہو سکے تو مہینے میں ایک بار ،اور اگر یہ بھی نہ ہوسکےتو سال میں ایک بار، ورنہ عمر بھر میں ایک بار بھی پڑھ لیا تو غنیمت ہے

فِيْ عَرَفَاتٍ فَزِدْ فِيْهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

اور اگر عرفات کے میدان میں آپ کو اس مجموعہ کے پڑھنے کا موقع مل جائے تو اس میں ان کلمات کا اضافہ کرلیں: سو مرتبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ

شَيْءٍ قَدِيْرٌ مِائَةَ مَرَّةٍ وَسُوْرَةَ الْإِخْلَاصِ مِائَةً وَسُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ

الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، سو مرتبہ سورۂ اخلاص ، سو مرتبہ سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاللهُ اَكْبَرُ ،

اَكْبَرُ مِائَةً وَالْإِسْتِغْفَارَ مِائَةً وَالصَّلَاةَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِائَةً وَزِدِ

سو مرتبہ استغفار اور سو مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں درود شریف کا ہدیہ پیش کریں،

التَّلْبِيَّةَ فِيْ أَثْنَاءِ الدَّعْوَاتِ وَالْبُكَاءَ وَالتَّضَرُّعَ لِقُبُوْلِ الْحَاجَاتِ

دوران دعا آہ وزاری اختیار کی جائے اس سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور دعاؤں کے درمیان تلبیہ بھی پڑھتے رہیں۔

فہرست

آئیں دعا مانگیں 27

آدابِ دعا 28

قبولیتِ دُعا کی شرائط 29

دعا کی قبولیت کے اوقات 30

مقامات قبولیت دعا 31

کن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں 31

پہلی منزل بروز ہفتہ 32

دعاءنمبر 1 ..... اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ 32

دعاءنمبر 2 ..... بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ 33

دعاءنمبر 3 ..... اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ ..... الخ 36

دعاءنمبر 4 ..... اَعُوْذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجٰھِلِیْنَ ..... الخ 37

دعاءنمبر 5 ..... رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ..... الخ 38

دعاءنمبر 6 ..... رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً ..... الخ 39

دعاءنمبر 7 ..... رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا ..... الخ 40

دعاءنمبر 8 ..... سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَکَ رَبَّنَا ..... الخ 41

دعاءنمبر 9 ..... رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا ..... الخ 42

دعاءنمبر 10 ..... رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا ..... الخ 44

دعاءنمبر 11 ..... قُلِ اللّٰھُمَّ مٰلِکَ الْمُلْکِ ..... الخ 45

دعاءنمبر 12 ..... رَبِّ ھَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْکَ ذُرِّیَّۃً طَیِّبَۃً ..... الخ 47

دعاءنمبر 13 ..... رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ اَنْزَلْتَ ..... الخ 47

دعاءنمبر14.....رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا .....الخ.....48

دعاءنمبر15.....رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا .....الخ.....49

دعاءنمبر16.....رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا 51

دعاءنمبر17.....رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ .....الخ.....51

دعاءنمبر18.....رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ.....الخ.....52

دعاءنمبر19.....رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ.....الخ.....53

دعاءنمبر20.....اَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْ لَنَا .....الخ.....54

دعاءنمبر21.....رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِيْ .....الخ.....55

دعاءنمبر22.....رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا .....الخ.....56

دعاءنمبر23.....رَبَّنَا افْتَحْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ .....الخ.....57

دعاءنمبر24.....رَبَّنَآ اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا .....الخ.....58

دعاءنمبر25.....رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِاَخِيْ .....الخ.....58

دعاءنمبر26.....عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا .....الخ.....59

دعاءنمبر27.....رَبِّ اِنِّيْٓ اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَسْئَلَكَ .....الخ.....60

دعاءنمبر28.....فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ .....الخ.....60

دعاءنمبر29.....اِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ .....الخ.....61

دعاءنمبر30.....رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا .....الخ.....62

دعاءنمبر31.....رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ .....الخ.....63

دعاءنمبر32.....رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً .....الخ.....63

دعاءنمبر33.....رَبِّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ .....الخ.....65

دعاءنمبر34.....رَبِّ زِدْنِيْ عِلْمًا 66

دعاءنمبر35.....رَبِّ اَنِّيْ مَسَّنِيَ الضُّرُّ .....الخ.....67

دعاءنمبر36.....لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ .....الخ.....67

دعاءنمبر37.....رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا .....الخ.....68

دعاءنمبر38.....رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ .....الخ.....68

دعاءنمبر39.....رَبِّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا .....الخ.....69

دعاءنمبر40.....رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ.....الخ.....70

دعاءنمبر41.....رَبِّ اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّیٰطِیْنِ.....الخ.....71

دعاءنمبر42.....رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا .....الخ.....71

دعاءنمبر43.....رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ .....الخ.....72

دعاءنمبر44.....رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ .....الخ.....73

دعاءنمبر45.....رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا .....الخ.....73

دعاءنمبر46.....رَبِّ هَبْ لِیْ حُكْمًا .....الخ.....74

دعاءنمبر47.....رَبِّ نَجِّنِیْ وَاَهْلِیْ مِمَّا یَعْمَلُوْنَ.....الخ.....77

دعاءنمبر48.....رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ كَذَّبُوْنِ.....الخ.....77

دعاءنمبر49.....رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْكُرَ .....الخ.....78

دعاءنمبر50.....رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ.....الخ.....79

دعاءنمبر51.....رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ.....الخ.....80

دعاءنمبر52.....رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ .....الخ.....80

دعاءنمبر53.....رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ.....الخ.....80

دعاءنمبر54.....فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ .....الخ.....81

دعاءنمبر55.....رَبِّ هَبْ لِیْ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ.....الخ.....82

دعاءنمبر56.....اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ .....الخ.....82

دعاءنمبر57.....رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَیْءٍ رَّحْمَةً .....الخ.....83

دعاء نمبر 58 ..... رَبِّ اَوْزِعْنِیْ اَنْ اَشْکُرَ نِعْمَتَكَ ..... الخ 84

دعاء نمبر 59 ..... رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا ..... الخ 85

دعاء نمبر 60 ..... رَبَّنَا عَلَیْكَ تَوَكَّلْنَا وَاِلَیْكَ اَنَبْنَا ..... الخ 86

دعاء نمبر 61 ..... رَبَّنَا اَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا ..... الخ 87

دعاء نمبر 62 ..... رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ ..... الخ 88

دعاء نمبر 63,64 ..... معوذتین 88

دعاء نمبر 65 ..... سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِیَّتُهُمْ ..... الخ 91

دعاء نمبر 66,67 ..... اَلْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰی 91

اسم اعظم 96

دعاء نمبر 68 ..... لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ 97

دعاء نمبر 69 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْ اَشْهَدُ ..... الخ 98

دعاء نمبر 70 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدُ ..... الخ 99

دعاء نمبر 71 ..... یَا اَرْحَمَ الرّٰاحِمِیْنَ 99

دعاء نمبر 72 ..... سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَلِیِّ الْاَعْلَی الْوَهَّابِ 100

دعاء نمبر 73 ..... اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ ..... الخ 101

دعاء نمبر 74 ..... بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ ..... الخ 103

دعاء نمبر 75 ..... اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ ..... الخ 104

دعاء نمبر 76 ..... اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ..... الخ 105

دعاء نمبر 77 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَصْبَحْتُ اُشْهِدُكَ ..... الخ 106

دعاء نمبر 78 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ ..... الخ 107

دعاء نمبر 79 ..... رَضِیْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا ..... الخ 109

دعاء نمبر 80 ..... اَللّٰهُمَّ مَا اَصْبَحَ بِیْ مِنْ نِّعْمَةٍ ..... الخ 110

دعاءنمبر81.....اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ .....الخ.....111

دعاءنمبر82.....سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ .....الخ.....112

دعائے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ.....113

دعاءنمبر83.....یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ .....الخ.....114

دعاءنمبر84.....سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ.....115

دعاءنمبر85.....اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اَحَقُّ مَنْ ذُکِرَ .....الخ.....118

دعاءنمبر86.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْھَمِّ .....الخ.....120

دعاءنمبر87.....لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ .....الخ.....122

دعاءنمبر88.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ .....الخ.....125

دعاءنمبر89.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِوَجْھِکَ الْکَرِیْمِ .....الخ.....125

دعاءنمبر90.....لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ لَا شَرِیْکَ لَکَ .....الخ.....126

دعاءنمبر91.....اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ .....الخ.....127

دعاءنمبر92.....اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ .....الخ.....127

دعاءنمبر93.....اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ .....الخ.....129

دعاءنمبر94.....اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ .....الخ.....130

دعاءنمبر95.....اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ .....الخ.....131

دعاءنمبر96.....اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ .....الخ.....134

دعاءنمبر97.....اِنِّیْ لِمَا اَنْزَلْتَ اِلَیَّ .....الخ.....136

دعاءنمبر98.....اَللّٰھُمَّ رَبَّ جِبْرَئِیْلَ .....الخ.....136

دوسری منزل بروز اتوار.....137

دعاءنمبر1.....اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْمَنْ ھَدَیْتَ .....الخ.....137

دعاءنمبر2.....اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ .....الخ.....138

دعاءنمبر3.....اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ.....الخ.....139

دعاءنمبر4.....اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ.....الخ.....141

دعاءنمبر5.....اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ.....الخ.....142

دعاءنمبر6.....اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ اَضِلَّ.....الخ.....142

دعاءنمبر7.....اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا.....الخ.....143

دعاءنمبر8.....اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.....الخ.....145

دعاءنمبر9.....اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِيْ مِنَ الشَّيْطَانِ.....الخ.....146

دعاءنمبر10.....اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ.....الخ.....147

دعاءنمبر11.....اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ.....الخ.....149

دعاءنمبر12.....اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ.....الخ.....150

دعاءنمبر13.....اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ كُلَّهٗ.....الخ.....152

دعاءنمبر14.....رَبِّ اَعْطِ نَفْسِيْ تَقْوٰهَا.....الخ.....152

دعاءنمبر15.....اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ.....الخ.....153

دعاءنمبر16.....اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا.....الخ.....154

دعاءنمبر17.....اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ.....الخ.....154

دعاءنمبر18.....اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ.....الخ.....156

دعاءنمبر19.....اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ.....الخ.....158

دعاءنمبر20.....اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ.....الخ.....158

دعاءنمبر21.....اَللّٰهُمَّ اَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيْ.....الخ.....160

دعاءنمبر22.....اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِزْقًا طَيِّبًا.....الخ.....162

دعاءنمبر23.....اَللّٰهُمَّ اَشْبَعْتَ وَاَرْوَيْتَ.....الخ.....162

دعاءنمبر24.....اَللّٰهُمَّ قَنِّعْنِيْ بِمَا رَزَقْتَنِيْ.....الخ.....163

دعاءنمبر25.....رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ.....الخ.....163

دعاءنمبر26.....اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ.....الخ.....164

دعاءنمبر27.....اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ بِالْهُدٰی.....الخ.....165

دعاءنمبر28.....اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا.....الخ.....166

دعاءنمبر29.....اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَضُدِیْ وَنَصِیْرِیْ.....الخ.....166

دعاءنمبر30.....اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ.....الخ.....167

دعاءنمبر31.....اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ.....الخ.....169

دعاءنمبر32.....اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ.....الخ.....170

دعاءنمبر33.....اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ اَرْجُوْ.....الخ.....170

دعاءنمبر34.....یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ.....الخ.....171

دعاءنمبر35.....اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَبْدُكَ.....الخ.....172

دعاءنمبر36.....اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ.....الخ.....173

دعاءنمبر37.....لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْكَرِیْمُ.....الخ.....173

تیسری منزل بروز پیر.....176

دعاءنمبر1.....اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ بِتَرْكِ الْمَعَاصِیْ.....الخ.....176

دعاءنمبر2.....اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ.....الخ.....179

دعاءنمبر3.....اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ.....الخ.....179

دعاءنمبر4.....اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ.....الخ.....180

دعاءنمبر5.....اَللّٰهُمَّ اكْفِنِیْ بِحَلَالِكَ.....الخ.....181

دعاءنمبر6.....اَللّٰهُمَّ فَارِجَ الْهَمِّ.....الخ.....181

دعاءنمبر7.....اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ.....الخ.....182

دعاءنمبر8.....أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ.....الخ.....184

دعاءنمبر9.....رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ.....الخ.....185

دعاءنمبر10.....اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْعَجْزِ.....الخ.....185

دعاءنمبر11.....وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ.....الخ.....187

دعاءنمبر12.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ بِعِزَّتِكَ.....الخ.....188

دعاءنمبر13.....اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ.....الخ.....189

دعاءنمبر14.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ.....الخ.....189

دعاءنمبر15.....اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ.....الخ.....190

دعاءنمبر16.....اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ.....الخ.....190

دعاءنمبر17.....اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ.....الخ.....191

دعاءنمبر18.....اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْھَدَمِ.....الخ.....191

دعاءنمبر19.....اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ.....الخ.....192

دعاءنمبر20.....اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِ.....الخ.....192

دعاءنمبر21.....اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ جَارِ السُّوْٓءِ.....الخ.....193

دعاءنمبر22.....اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ.....الخ.....194

دعاءنمبر23.....اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَعُوْذُبِكَ أَنْ نَّرْجِعَ.....الخ.....194

دعاءنمبر24.....اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ یَّوْمِ السُّوْٓءِ.....الخ.....195

دعاءنمبر25.....اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّقَاقِ.....الخ.....195

دعاءنمبر26.....اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ جِدِّیْ.....الخ.....196

دعاءنمبر27.....اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ.....الخ.....196

دعاءنمبر28.....اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْھُدٰی.....الخ.....197

دعاءنمبر29.....رَبِّ أَعِنِّیْ وَلَا تُعِنْ عَلَیَّ.....الخ.....198

دعاءنمبر30.....اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا.....الخ.....199

دعاءنمبر31.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ.....الخ.....199

دعاءنمبر32.....اَللّٰھُمَّ أَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِنَا.....الخ.....201

دعاءنمبر33.....اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ.....الخ.....202

دعاءنمبر34.....اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا.....الخ.....203

دعاءنمبر35.....اَللّٰھُمَّ أَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ.....الخ.....203

دعاءنمبر36.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ.....الخ.....205

دعاءنمبر37.....اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ.....الخ.....206

دعاءنمبر38.....اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّكَ.....الخ.....207

دعاءنمبر39.....یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ.....الخ.....207

دعاءنمبر40.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا.....الخ.....208

دعاءنمبر41.....اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ.....الخ.....209

دعاءنمبر42.....اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَیْبَ.....الخ.....209

دعاءنمبر43.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ.....الخ.....211

دعاءنمبر44.....اَللّٰھُمَّ اَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا.....الخ.....213

دعاءنمبر45.....اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا.....الخ.....213

دعاءنمبر46.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ عِیْشَةً نَّقِیَّةً.....الخ.....215

دعاءنمبر47.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ.....الخ.....216

چوتھی منزل بروز منگل.....217

دعاءنمبر1.....اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَسْئَلَةِ.....الخ.....217

دعاءنمبر2.....اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوْسَعَ رِزْقِكَ.....الخ.....221

دعاءنمبر3.....یَا مَنْ لَّا تَرَاهُ الْعُیُوْنُ.....الخ.....221

دعاءنمبر4.....یَا وَلِیَّ الْاِسْلَامِ وَاَھْلِهٖ.....الخ.....222

دعاءنمبر5.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ غِنَایَ.....الخ.....223

دعاءنمبر6.....اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡلِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ.....الخ.....223

دعاءنمبر7.....اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ صَبُوۡرًا.....الخ.....223

دعاءنمبر8.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ عِلۡمًا.....الخ.....224

دعاءنمبر9.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ أَسۡتَغۡفِرُكَ لِذَنۡبِیۡ.....الخ.....224

دعاءنمبر10.....یَامَنۡ اَظۡھَرَ الۡجَمِیۡلَ.....الخ.....225

دعاءنمبر11.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ مِنۡ فَضۡلِكَ.....الخ.....226

دعاءنمبر12.....اَللّٰھُمَّ اَحۡسَنۡتَ خَلۡقِیۡ.....الخ.....227

دعاءنمبر13.....رَبِّ اغۡفِرۡ وَارۡحَمۡ وَاھۡدِنِیۡ.....الخ.....227

دعاءنمبر14.....اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ.....الخ.....228

دعاءنمبر15.....اَللّٰھُمَّ ارۡزُقۡنِیۡ طَیِّبًا.....الخ.....229

دعاءنمبر16.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُكَ مِنۡ فُجَآءَةِ.....الخ.....229

دعاءنمبر17.....اَللّٰھُمَّ اَنۡتَ السَّلَامُ.....الخ.....230

دعاءنمبر18.....رَبِّ قِنِیۡ عَذَابَكَ.....الخ.....232

دعاءنمبر19.....اَللّٰھُمَّ خِرۡلِیۡ وَاخۡتَرۡلِیۡ.....الخ.....232

دعاءنمبر20.....اَللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنۡیَا.....الخ.....235

دعاءنمبر21.....بِسۡمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفۡسِیۡ.....الخ.....236

دعاءنمبر22.....اَللّٰھُمَّ لَا عَیۡشَ اِلَّا عَیۡشُ الۡاٰخِرَةِ.....الخ.....237

دعاءنمبر23.....اَللّٰھُمَّ اَحۡیِنِیۡ مِسۡکِیۡنًا.....الخ.....238

دعاءنمبر24.....اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الَّذِیۡنَ.....الخ.....238

دعاءنمبر25.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ أَسۡأَلُكَ رَحۡمَةً.....الخ.....239

دعاءنمبر26.....اَللّٰھُمَّ لَا تَکِلۡنِیۡ اِلٰی نَفۡسِیۡ.....الخ.....244

دعاءنمبر27.....اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ لَسْتَ بِاِلٰہٍ نِ اسْتَحْدَثْنَاہُ.....الخ.....244

دعاءنمبر28.....اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَسْمَعُ کَلَامِیْ.....الخ.....246

دعاءنمبر29.....اَللّٰھُمَّ اِلَیْکَ اَشْکُوْ ضُعْفَ قُوَّتِیْ.....الخ.....249

دعاءنمبر30.....اَللّٰھُمَّ وَاقِیَۃً کَوَاقِیَۃِ.....الخ.....250

دعاءنمبر31.....اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ قُلُوْبًا.....الخ.....250

دعاءنمبر32.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ اِیْمَانًا.....الخ.....251

دعاءنمبر33.....اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ.....الخ.....252

دعاءنمبر34.....اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعَظِّمُ.....الخ.....253

دعاءنمبر35.....اَللّٰھُمَّ اِنَّ قُلُوْبَنَا.....الخ.....254

دعاءنمبر36.....اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ.....الخ.....254

دعاءنمبر37.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ.....الخ.....255

دعاءنمبر38.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ الصِّحَّۃَ.....الخ.....255

دعاءنمبر39.....اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ شُکْرًا.....الخ.....256

دعاءنمبر40.....اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ التَّوْفِیْقَ.....الخ.....256

دعاءنمبر41.....اَللّٰھُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ.....الخ.....257

دعاءنمبر42.....اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اَخْشَاکَ.....الخ.....257

دعاءنمبر43.....اَللّٰھُمَّ الْطُفْ بِیْ فِیْ تَیْسِیْرِ.....الخ.....258

دعاءنمبر44.....اَللّٰھُمَّ اعْفُ عَنِّیْ.....الخ.....259

پانچویں منزل بروز بدھ.....260

دعاءنمبر1.....اَللّٰھُمَّ طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنَ النِّفَاقِ.....الخ.....260

دعاءنمبر2.....اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ عَیْنَیْنِ.....الخ.....260

دعاءنمبر3.....اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ قُدْرَتِکَ.....الخ.....261

دعاء نمبر 4 ..... اَللّٰهُمَّ اَغْنِنِیْ بِالْعِلْمِ ..... الخ 261

دعاء نمبر 5 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ خَلِیْلٍ مَّاكِرٍ ..... الخ 262

دعاء نمبر 6 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُؤْسِ ..... الخ 263

دعاء نمبر 7 ..... اَللّٰهُمَّ لَا یُدْرِكُنِیْ زَمَانٌ ..... الخ 264

دعاء نمبر 8 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّیْنِ ..... الخ 264

دعاء نمبر 9 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَآءِ ..... الخ 265

دعاء نمبر 10 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا ..... الخ 265

دعاء نمبر 11 ..... اَللّٰهُمَّ اَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِیْ ..... الخ 266

دعاء نمبر 12 ..... اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِیْ ..... الخ 267

دعاء نمبر 13 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ ..... الخ 267

دعاء نمبر 14 ..... اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِیْ كِتَابِیْ بِیَمِیْنِیْ ..... الخ 268

دعاء نمبر 15 ..... اَللّٰهُمَّ بَیِّضْ وَجْهِیْ ..... الخ 268

دعاء نمبر 16 ..... اَللّٰهُمَّ غَشِّنِیْ بِرَحْمَتِكَ ..... الخ 268

دعاء نمبر 17 ..... اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَیَّ ..... الخ 268

دعاء نمبر 18 ..... اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ ..... الخ 272

دعاء نمبر 19 ..... اَللّٰهُمَّ افْتَحْ أَقْفَالَ قُلُوْبِنَا ..... الخ 273

دعاء نمبر 20 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ إِبْلِیْسَ ..... الخ 273

دعاء نمبر 21 ..... اَللّٰهُمَّ اٰتِنِیْ اَفْضَلَ ..... الخ 274

دعاء نمبر 22 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ أَنْ تَصُدَّ عَنِّیْ ..... الخ 274

دعاء نمبر 23 ..... اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ ..... الخ 275

دعاء نمبر 24 ..... اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتٰبِ ..... الخ 276

دعاء نمبر 25 ..... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ ..... الخ 278

دعاء نمبر 26 ..... سُبْحٰنَكَ لَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ اِغْفِرْ لِيْ ..... الخ 279

دعاء نمبر 27 ..... اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ ..... الخ 281

دعاء نمبر 28 ..... اَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ ..... الخ 282

دعاء نمبر 29 ..... بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ اِلٰهَ غَيْرُهٗ ..... الخ 282

دعاء نمبر 30 ..... اَللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ انْصَرَفْتُ ..... الخ 283

دعاء نمبر 31 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ كُلِّ ..... الخ 283

دعاء نمبر 32 ..... اَللّٰهُمَّ اِلٰهِيْ وَاِلٰهَ اِبْرَاهِيْمَ ..... الخ 284

دعاء نمبر 33 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ ..... الخ 285

دعاء نمبر 34 ..... اَللّٰهُمَّ اَعْطِ سَيِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ ..... الخ 286

دعاء نمبر 35 ..... اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ مِنْ عِنْدِكَ ..... الخ 287

دعاء نمبر 36 ..... اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ ..... الخ 288

دعاء نمبر 37 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ ..... الخ 288

صلوٰۃ التسبیح 289

مختصر صلوٰۃ التسبیح 292

دعاء نمبر 38 ..... اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَآءَةً ..... الخ 293

دعاء نمبر 39 ..... اَللّٰهُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِيْ فِيْ قَبْرِيْ ..... الخ 294

دعاء نمبر 40 ..... اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ ..... الخ 295

دعاء نمبر 41 ..... اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى ..... الخ 296

دعاء نمبر 42 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ ..... الخ 297

دعاء نمبر 43 ..... بِسْمِ اللّٰهِ ذِى الشَّانِ ..... الخ 299

دعاء نمبر 44 ..... اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ ..... الخ 300

دعاء نمبر 45 ..... اَللّٰهُمَّ لَا تُؤَمِّنَّا مَكْرَكَ ..... الخ 301

دعاء نمبر 46 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا ..... الخ 301

دعاء نمبر 47 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ تَعْجِیْلَ عَافِیَتِكَ ..... الخ 302

دعاء نمبر 48 ..... یَا مَنْ یَّكْفِیْ عَنْ كُلِّ اَحَدٍ ..... الخ 303

دعاء نمبر 49 ..... اَللّٰھُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ ..... الخ 304

دعاء نمبر 50 ..... یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ ..... الخ 308

چھٹی منزل بروز جمعرات 309

دعاء نمبر 1 ..... اَللّٰھُمَّ یَا کَبِیْرُ یَا سَمِیْعُ یَا بَصِیْرُ ..... الخ 309

دعاء نمبر 2 ..... یَا مُؤْنِسَ کُلِّ وَحِیْدٍ ..... الخ 311

دعاء نمبر 3 ..... یَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ..... الخ 312

دعاء نمبر 4 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ تَوَتِ الْھَمِّ ..... الخ 313

دعاء نمبر 5 ..... اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا ..... الخ 314

دعاء نمبر 6 ..... اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ ..... الخ 314

دعاء نمبر 7 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُشْرِكَ بِكَ ..... الخ 315

دعاء نمبر 8 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِوَجْھِكَ ..... الخ 316

دعاء نمبر 9 ..... اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ ..... الخ 316

دعاء نمبر 10 ..... اَللّٰھُمَّ لَا تَكِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ ..... الخ 317

دعاء نمبر 11 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ غِنَی الْاَھْلِ ..... الخ 317

دعاء نمبر 12 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ نَفْسًا ..... الخ 318

دعاء نمبر 13 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ ..... الخ 318

دعاء نمبر 14 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُبِكَ مِنِ امْرَأَةٍ ..... الخ 319

دعاء نمبر 15 ..... اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّیْ ..... الخ 320

دعاء نمبر 16 ..... اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا ..... الخ 321

دعاء نمبر 17 ..... اَللّٰهُمَّ اَقْبِلْ بِقَلْبِیْ اِلٰی دِیْنِكَ ..... الخ 322

دعاء نمبر 18 ..... اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِیْ اَنْ اَزِلَّ ..... الخ 322

دعاء نمبر 19 ..... اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ ..... الخ 323

دعاء نمبر 20 ..... اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ خَلَّاقٌ عَظِیْمٌ ..... الخ 323

دعاء نمبر 21 ..... اِلَیْكَ رَبِّ فَحَبِّبْنِیْ ..... الخ 324

دعاء نمبر 22 ..... اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَأَلْتَنَا مِنْ أَنْفُسِنَا ..... الخ 325

دعاء نمبر 23 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا دَآئِمًا ..... الخ 325

دعاء نمبر 24 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ بَطَرِ الْغِنٰی ..... الخ 327

دعاء نمبر 25 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّكِّ ..... الخ 328

دعاء نمبر 26 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ ..... الخ 328

دعاء نمبر 27 ..... اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَوَكَّلَ عَلَیْكَ ..... الخ 330

دعاء نمبر 28 ..... اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِیْ خَشْیَتَكَ ..... الخ 330

دعاء نمبر 29 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ ..... الخ 331

دعاء نمبر 30 ..... اَللّٰهُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ ..... الخ 332

دعاء نمبر 31 ..... اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِیْ بَلَآئِكَ ..... الخ 333

دعاء نمبر 32 ..... اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِیْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ..... الخ 334

دعاء نمبر 33 ..... اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ ..... الخ 335

دعاء نمبر 34 ..... حَسْبِیَ اللّٰهُ لِدِیْنِیْ ..... الخ 335

دعاء نمبر 35 ..... اَللّٰهُمَّ حَبِّبِ الْمَوْتَ ..... الخ 337

دعاء نمبر 36 ..... اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ رَبٌّ عَظِیْمٌ ..... الخ 337

دعاء نمبر 37 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِیْنَ ..... الخ 338

دعاء نمبر 38 ..... اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِنِعْمَتِكَ السَّابِقَةِ ..... الخ 339

دعاء نمبر 39 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ بِوَجۡھِکَ الۡکَرِیۡمِ ..... الخ 339

دعاء نمبر 40 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ مَّوۡتِ الۡفُجَآءَۃِ ..... الخ 340

دعاء نمبر 41 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ اِیۡمَانًا دَآئِمًا ..... الخ 340

دعاء نمبر 42 ..... اَللّٰھُمَّ لَا تَجۡعَلۡ لِفَاجِرٍ عِنۡدِیۡ ..... الخ 341

دعاء نمبر 43 ..... اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ ذَنۡبِیۡ ..... الخ 341

دعاء نمبر 44 ..... اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ اَللّٰہُ اَکۡبَرُ ..... الخ ..... دعاء انس رضی اللہ عنہ 342

دعاء نمبر 45 ..... خَلَقۡتَ رَبَّنَا فَسَوَّیۡتَ ..... الخ 346

دعاء نمبر 46 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُشۡھِدُکَ بِمَا شَھِدۡتَّ بِہٖ ..... الخ 347

دعاء نمبر 47 ..... اَللّٰھُمَّ أَعِنِّیۡ عَلٰی غَمَرَاتِ الۡمَوۡتِ ..... الخ 348

دعاء نمبر 48 ..... اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ ..... الخ 348

دعاء نمبر 49 ..... سُبۡحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الۡعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوۡنَ ..... الخ 349

ساتویں منزل بروز جمعہ 350

دعاء نمبر 1 ..... خَاتِمَۃٌ فِیۡ اَلۡفَاظِ الصَّلٰوۃِ ..... الخ 350

دعاء نمبر 2 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ..... الخ 352

دعاء نمبر 3 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الۡاُمِّیِّ ..... الخ 353

دعاء نمبر 4 ..... اَللّٰھُمَّ اَنۡزِلۡہُ الۡمَقۡعَدَ الۡمُقَرَّبَ ..... الخ 354

دعاء نمبر 5 ..... اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ صَلَوَاتِکَ وَبَرَکَاتِکَ ..... الخ 354

دعاء نمبر 6 ..... اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡ صَلٰوتِکَ ..... الخ 355

دعاء نمبر 7 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَبۡلِغۡہُ الۡوَسِیۡلَۃَ ..... الخ 356

دعاء نمبر 8 ..... اَللّٰھُمَّ دَاحِیَ الۡمَدۡحُوَّاتِ ..... الخ 357

دعاء نمبر 9 ..... اَللّٰھُمَّ اجۡعَلۡنَا سَامِعِیۡنَ ..... الخ 359

دعاء نمبر 10 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ عَدَدَ ..... الخ 360

دعاء نمبر 11 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی ..... الخ 361

دعاء نمبر 12 ..... جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا ..... الخ 362

دعاء نمبر 13 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ..... الخ 362

دعاء نمبر 14 ..... اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ ..... الخ 363

دعاء نمبر 15 ..... اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَۃَ مُحَمَّدِنِ الْکُبْرٰی ..... الخ 364

دعاء نمبر 16 ..... اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا مِنْ اَکْرَمِ ..... الخ 365

دعاء نمبر 17 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ ..... الخ 366

دعاء نمبر 18 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا ..... الخ 366

دعاء نمبر 19 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ یَآ اَللّٰہُ یَا رَحْمٰنُ ..... الخ 367

دعاء نمبر 20 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ ..... الخ 368

دعاء نمبر 21 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ..... کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ ..... الخ 369

دعاء نمبر 22 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ..... صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا ..... الخ 370

دعاء نمبر 23 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ ..... الخ 371

دعاء نمبر 24 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْٓ اَشْرَقَتْ ..... الخ 376

دعاء نمبر 25 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ ..... الخ 378

دعاء نمبر 26 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ ..... الخ 379

دعاء نمبر 27 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ ..... وَّھَبْ لَنَا ..... الخ 380

دعاء نمبر 28 ..... اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُکَ بِاَفْضَلِ مَسْاَلَتِکَ ..... الخ 381

دعاء نمبر 29 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَنَبِیِّکَ ..... الخ 388

دعاء نمبر 30 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہٗ ..... الخ 389

دعاء نمبر 31 ..... اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ ..... الَّذِیْٓ اٰمَنَ بِکَ ..... الخ 390

دعاء نمبر 32 ..... سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّۃِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ..... الخ 390

آئیں دعا مانگیں

اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے بہت محبت کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو یہ بات بہت پسند ہے کہ بندہ اس کے سامنے اپنی بے بسی، عجز اور احتیاج کا اظہار کر رہا ہو اور خود کو سراپا محتاج سمجھ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اس کی حمد و ثناء کرتے ہوئے سائلانہ، فقیرانہ، والہانہ، بے قراری، تضرع اور الحاح وزاری کے ساتھ اپنے رب کے سامنے گڑگڑا رہا ہو، اس یقین کے ساتھ کہ اس کا رب اس کی دعا کو سن رہا ہے اور اس کی حاجت روائی پر قادر ہے اور اس کے سارے مسائل کا حل اسی کے قبضہ وقدرت میں ہے، بندہ جب یہ صورت اختیار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے در پر جا بیٹھتا ہے تو دریائے رحمت جوش مارتا ہے اور رحمتیں اور برکتیں اسے اپنے گھیرے میں لے لیتی ہیں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بندے کی اس حالت کو عین عبادت بلکہ عبادت کا مغز فرمایا ہے۔

آج کل مسلمانوں کے مصائب اور تباہی و بربادی کے جہاں بہت سارے اسباب ہیں ان میں ایک بڑا سبب یہ بھی ہے کہ وہ اپنے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی طرف متوجہ نہیں ہوتے، مصائب و آفات کے وقت انسان نہ صرف سینکڑوں طرح کی جائز و ناجائز تدبیریں اختیار کرتا ہے، بلکہ ان تدابیر کو اختیار کرنے کے لئے تکالیف بھی برداشت کرتا ہے، لیکن بسا اوقات وہ تدابیر بجائے فائدے کے نقصان کا سبب بنتی ہیں، اب ایک طرف انسان کے ناقص ذہن میں آنے والی تدابیر ہیں جنہیں انسان اپنی نجات اور حصول مقصد کا ذریعہ سمجھتا ہے، دوسری طرف کامیابی کی اعلیٰ تدبیر ہے جو رب کائنات کی نہ صرف تجویز کردہ ہے، بلکہ اس تدبیر کے سو فیصد کامیاب ہونے کی ذمہ داری بھی خود رب کائنات نے لی ہے کہ اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ مجھ سے مانگو میں تمھاری مانگ پوری کروں گا اور اسی بات کو اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس طرح بیان فرمایا کہ جس شخص کے لئے دعا کے دروازے کھول دیئے گئے (یعنی جسے دعائیں مانگتے رہنے کی توفیق ہوگئی) تو اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے۔

لہٰذا جس قسم کے بھی مشکل سے مشکل حالات پیش آجائیں، پہاڑ کی چٹانوں اور سمندر کی موجوں کے برابر بھی مایوس کن حالات پیش آجائیں تب بھی رحمت خداوندی سے مایوس نہ ہوں اس کے در پر ہاتھ پھیلائیں کہ حالات کا بدلنا اور نفع اور نقصان کا ہونا یہ اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ ایک اللہ والے فرماتے ہیں کہ دعا پر اعتماد نیکی ہے جب بندہ ہر قسم کے حالات میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہے اور اس کے سامنے دست سوال پھیلاتا ہے تو گویا وہ اس بات کا اعلان کر رہا ہوتا ہے کہ میرا رب میری دعا کو سن رہا ہے وہ میرے حالات کو جانتا ہے اور میرے حالات کے بدلنے اور میری مشکلات کو

دور کرنے پر قادر ہے، دعا بندہ کا سہارا ہے، دعا ناممکنات کو ممکن بنا دیتی ہے، آنے والی بلاؤں کو ٹال دیتی ہے، دعا میں بڑی طاقت اور قوت ہے، دعا پر یقین ایمان اور مومن ہونے کی علامت ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ سے یہ بھی دعا مانگنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں دعا مانگنے سے محروم نہ کرے اور نہ ہی ہمیں ہماری دعاؤں کی افادیت سے محروم ہونے دے۔

آج امت مسلمہ چاروں طرف سے حالات میں گھری ہوئی ہے، ان نازک حالات میں صبح وشام اور مختلف حالات اور مختلف اوقات میں جو دعائیں منقول ہیں ان دعاؤں کو کامل یقین اور کامل اعتقاد کے ساتھ اپنے روزمرہ کے معمولات میں شامل کیا جائے، دعا مانگنے کی عادت ڈالی جائے، دعا کو اس کے آداب کی رعایت رکھتے ہوئے مانگا جائے، دعا کی قبولیت کی شرائط کو مدنظر رکھا جائے، ان اوقات اور مقامات میں دعا مانگی جائے جن اوقات اور مقامات میں مانگی جانے والی دعائیں درجۂ قبولیت تک پہنچتی ہیں، تو آئیں دعا مانگیں اور خوب مانگیں اللہ تعالیٰ کے در کے سوالی اور بھکاری بن جائیں اور اتنا مانگیں اور اس انداز میں مانگیں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہمیں اپنے گھیرے میں لے لے، غیبی نصرتیں ہمارے ساتھ کردی جائیں اور اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے خواص میں شامل فرما کر دنیا اور آخرت کی کامیابی ہمارے لئے مقدر فرما دے۔

آدابِ دعا

احادیث مبارکہ میں دعا مانگنے کے مختلف آداب ذکر کئے گئے ہیں، دعا مانگتے ہوئے ان آداب کی رعایت کرنے سے ان شاء اللہ دعا ضرور قبول ہوگی۔

1. عاجزی وانکساری، یعنی خشوع وخضوع کے ساتھ دعا مانگے۔
2. دعاؤں میں اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے گناہوں کا اقرار کرے اور گناہوں سے توبہ کرے کہ آئندہ ہرگز ایسا نہیں کروں گا۔
3. اپنے نیک کاموں کا واسطہ دے کر دعا مانگے۔
4. دعا مانگنے سے پہلے وضو کرے اور دو رکعت نفل نماز پڑھے۔
5. قبلہ رخ ہو کر دعا مانگے۔
6. دعا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف کرے، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجے، پھر دعا کر کے اللہ تعالیٰ کی

تعریف اور نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیج کر دعا ختم کرے۔ یعنی دعا سے پہلے اور دعا کے بعد حمد وصلوٰۃ ہونا چاہیے۔

۷ دونوں ہاتھ کشادہ کر کے چہرے اور دنوں مونڈھوں (کندھوں) کے مقابلے میں اٹھائے۔

۸ دعا سے فارغ ہونے کے بعد دونوں ہاتھوں کو چہرے پر پھیرے۔

۹ اللہ تبارک وتعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ کے ساتھ دعا مانگے۔

۱۰ دعا واستغفار تین تین مرتبہ دہرائے۔

۱۱ دعا مانگنے میں جلدی نہ کرے، جب تک قبول نہ ہو دعا مانگتا رہے اور یہ نہ کہے کہ اتنے دنوں سے دعا مانگ رہا ہوں قبول ہی نہیں ہوتی۔

۱۲ کسی گناہ کی (یعنی ایسی دعا جس میں کوئی حرام چیز یا حرام مال کا سوال ہو یا رشتہ توڑنے کے لئے ہو) دعا نہ کرے کیوں کہ ایسی دعا قبول نہیں ہوتی۔

۱۳ دعا میں شرائط نہ لگائے یعنی یہ نہ کہے کہ اے اللہ! اگر تو چاہے تو یہ کام کر دے۔

۱۴ اگر امام ہے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے لئے اور تمام مقتدیوں کے لئے دعا کرے۔

۱۵ اپنی تمام حاجتیں اور ضرورتیں اللہ ہی سے مانگے۔

۱۶ دعا کو آمین پر ختم کرے۔

قبولیتِ دُعا کی شرائط

دعا کی قبولیت کے لئے بظاہر تو کوئی شرط نہیں، یہاں تک کہ مسلمان ہونا بھی قبولیت دعا کی شرط نہیں ہے، اگر اللہ تبارک وتعالیٰ چاہے تو کافر کی دعا بھی قبول فرماتا ہے، یہاں تک کہ ابلیس کی دعا تا قیامت زندہ رہنے کی قبول ہوگئی، نہ ہی دعا کے لئے کوئی وقت خاص ہے اور نہ ہی طہارت اور باوضو ہونا شرط ہے، مگر احادیثِ صحیحہ میں بعض چیزوں کو دعا کی قبولیت کے لئے نافع قرار دیا گیا ہے دعا مانگتے ہوئے ان باتوں کا ضرور اہتمام کرنا چاہئے اور بعض چیزوں کو دعا کی قبولیت کے لئے مانع قرار دیا گیا ہے، ان چیزوں سے اجتناب لازمی ہے۔

۱ اللہ تعالیٰ پر ایمان کامل کا ہونا۔

۲ اخلاص کے ساتھ دعا مانگی جائے، یعنی صرف اللہ تبارک وتعالیٰ ہی کا خیال دل ودماغ اور زبان پر ہو، غیر کا خیال بالکل نہ ہو۔

۳ دعا مانگنے والے کا کھانا پینا، پہننا وغیرہ حلال و پاکیزہ کمائی کا ہو، اگر حرام کی آمیزش ہوئی تو دعا قبول نہیں ہوگی۔

۴ دعا مانگنے والا جھوٹ بولنے، مکر وفریب کرنے، قمار بازی (جُوا)، شراب نوشی، حسد، تکبر، کینہ اور غیبت وچغلی وغیرہ جیسے گناہ کرنے سے بچے، کیونکہ یہ سب گناہ کبیرہ ہیں، قرآن وحدیث میں ان کی بڑی برائی بیان کی گئی ہے اور ان گناہوں کی نحوست دعا کی قبولیت میں مانع بنتی ہے۔

۵ چونکہ انسان کمزور ہے، گناہ ہوجاتے ہیں، لہٰذا دعا مانگنے سے پہلے توبہ کرے، پھر دعا مانگے۔

دعا کی قبولیت کے لئے ایک اہم شرط

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک مرتبہ گھر تشریف لائے تو میں نے چہرۂ انور پر ایک خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کہ کوئی اہم بات پیش آئی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی سے کچھ بات چیت نہیں فرمائی اور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے، میں حجرہ کی دیوار سے لگ کر سننے کھڑی ہوگئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حمد وثناء کے بعد ارشاد فرمایا: لوگو! اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے کہ اچھائی کا حکم اور برائی سے منع کرتے رہو، مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو، تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے، تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں۔ یہ کلمات طیبات حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمائے اور منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔ (صحیح ابن حبان، ذکر الاخبار عما یجب علی المرء من استحلال النصرۃ الخ، حدیث نمبر 290، صفحہ نمبر 526، جلد نمبر 1)

دعا کی قبولیت کے اوقات

یوں تو دعا مانگنے کے لئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں، دعا ایک ایسی عبادت ہے جو ہر حال میں ہر وقت کی جاسکتی ہے کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ ہر وقت سنتا ہے اور اپنے بندوں کی حاجتیں پوری فرماتا ہے اور بندوں کی حفاظت اور خبر گیری کرتا رہتا ہے، وہ کبھی بھی غافل نہیں ہوتا، اس کا دروازہ ہر وقت کھلا رہتا ہے، مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اپنی عبادت ومناجات کے لئے بعض ایسے خاص خاص اوقات مقرر کردیئے ہیں کہ ان اوقات میں دعائیں بہت جلد قبول ہوتی ہیں جو ذیل میں درج ہیں:

۱ رات کے آخری حصہ یعنی تہجد کے وقت۔ ۲ شب جمعہ یعنی جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں۔ ۳ جمعہ کے دن میں ایک وقت ایسا ہے کہ اس میں دعا قبول ہوتی ہے۔ اکثر علماء کی رائے میں وہ عصر سے مغرب تک کا وقت ہے۔ ۴ شب قدر میں۔ ۵ اذان کے وقت۔ ۶ فرض نمازوں کے بعد۔ ۷ سجدے کی حالت میں۔ ۸ قرآن مجید کی

تلاوت اور ختم قرآن مجید کے وقت ۔ ۹ عرفہ کے دن (یعنی 9 ذی الحجہ) کو۔ ۱۰ رمضان شریف کے مہینے میں۔ ۱۱ روزہ افطار کرتے وقت ۔ ۱۲ آب زمزم پیتے وقت ۔ ۱۳ اذان واقامت کے درمیانی وقفے میں ۔ ۱۴ صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر۔ ۱۵ مرغے کی بانگ کے وقت دعا قبول ہوتی ہے۔

مقامات قبولیت دعا

وہ مقامات جہاں مانگی جانے والی دعائیں قبول کی جاتی ہیں:

۱ بیت اللہ شریف میں ۔ ۲ مطاف (یعنی وہ جگہ جہاں طواف کیا جاتا ہے) میں ۔ ۳ حجر اسود کے پاس ۔ ۴ حجر اسود اور مقامِ ابراہیم کے درمیان یعنی ملتزم پر۔ ۵ حطیم میں ۔ ۶ رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان میں ۔ ۷ مسجد نبوی ﷺ میں ۔ ۸ بیت المقدس میں ۔ ۹ صفا و مروہ پہاڑیوں پر۔ ۱۰ میلین اخضرین میں (جہاں صفا مروہ کی سعی کے دوران مرد دوڑتے ہیں)۔ ۱۱ مقامِ ابرہیم کے پیچھے۔ ۱۲ میدان عرفات میں ۔ ۱۳ مشعر الحرام مزدلفہ میں ۔ ۱۴ منیٰ میں ۔ ۱۵ جمرہ صغری (چھوٹا شیطان) اور جمرہ وسطی (درمیانی شیطان) کے پاس کنکریاں مارنے کے بعد۔

کن لوگوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں

۱ مظلوم و بے قرار کی دعا۔ ۲ مسافر کی دعا۔ ۳ ماں باپ کی دعا اولاد کے لئے ۔ ۴ نیک و فرمانبردار اولاد کی دعا اپنے ماں باپ کے حق میں ۔ ۵ روزہ دار کی دعا۔ ۶ امام عادل یعنی منصف بادشاہ کی دعا۔ ۷ جو مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی غیر موجودگی میں دعا کرے اس کی دعا۔ ۸ گناہوں سے توبہ کرنے والے کی دعا۔ ۹ حاجی کی دعا جب تک اپنے گھر واپس نہ آجائے ۔ ۱۰ حلال رزق کمانے والے کی دعا۔ ۱۱ ذکر کرنے والے کی دعا۔ ۱۲ پریشان حال کی دعا۔ ۱۳ مجاہد کی دعا۔ ۱۴ مریض کی دعا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پہلی منزل بروز ہفتہ

دعاء نمبر 1

أَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ o

میں شیطان مردود (کے شر سے) اللہ کی پناہ مانگتا ہوں

شیطان نہ صرف انسان کا کھلا دشمن ہے بلکہ ہر مصیبت وآفت کی بنیاد ہے، وہ ہر وقت انسان کو نقصان پہنچانے کے لئے کوشش میں لگا رہتا ہے، شیطانی شر اور شیطانی چیلوں سے تحفظ اللہ کی پناہ سے ہی حاصل ہوگا، جو لوگ اللہ کی پناہ حاصل کرتے ہیں اور اسی پر توکل کرتے ہیں شیطان اپنے کسی ہتھکنڈے سے ان پر غالب نہیں آسکتا۔

شیطان کے شر سے بچنے کے لئے اللہ کی پناہ میں آجانا کتنا اہم اور ضروری اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا بطور خاص حکم دیا ہے اور اپنے حبیب ﷺ کی مبارک زندگی کے ذریعے اس کی تعلیم دی ہے۔

یہ کلمہ (تعوذ) مقربین کا وسیلہ، ڈرنے والوں کی مضبوط پناہ، ہلاک ہونے والوں کی امید، انکساری کرنے والوں کی خندہ پیشانی کا سبب اور سورۂ نحل کی آیت نمبر 98 میں اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی اطاعت گزاری ہے: فَإِذَا قَرَأۡتَ الۡقُرۡاٰنَ فَاسۡتَعِذۡ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ (یعنی جب تو قرآن پڑھے تو مردود شیطان سے اللہ کی پناہ طلب کر) استعاذے میں گویا اجازت طلب کرنے کی حکمت ہے، کہ جو کوئی بادشاہ کے دروازے پر آتا ہے، وہ بغیر اجازت کے اندر نہیں آتا، اسی طرح قرآن کا پڑھنے والا جب اپنے رب کے ساتھ مناجات کرنے کا ارادہ کرے تو اسے چاہئے کہ وہ اپنی زبان کو ناپسندیدہ باتوں سے پاک کر کے آئے، لہٰذا اسے حکم دیا گیا کہ قرآن کی ابتداء ان کلمات سے کیا کرو تاکہ شیطان تمہاری اور تمہارے رب کے درمیان مناجات میں خلل نہ ڈال سکے۔

حضور اکرم ﷺ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی جانب متوجہ رہتے تھے اور اللہ کی پناہ مانگتے تھے، چنانچہ آپ ﷺ صبح شام، سفر حضر، امن جنگ، سوتے جاگتے اور نماز میں بھی کثرت سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔

الحزب الاعظم میں مختلف مواقع پر انبیاء علیہم السلام اور اور آپ ﷺ کے تعوذات ذکر کئے گئے ہیں جن کی موقع بموقع وضاحت کی جائے گی ان شاء اللہ۔

دعاء نمبر 2

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو سب پر مہربان ہے، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: كُلُّ أَمْرٍ ذِيْ بَالٍ لَا يُبْدَأُ فِيْهِ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحِيْمِ أَقْطَعُ یعنی ہر اہم کام جو اللہ تعالیٰ کے نام رحیم سے شروع نہ کیا جائے وہ ادھورا اور ناقص رہتا ہے۔(کنز العمال، رقم: 2491 جلد 1 مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

اِس حدیث کے ذریعہ سرکارِ دوعالم ﷺ نے ہر مسلمان کو یہ تلقین فرمائی ہے کہ وہ اپنی زندگی کا ہر اہم کام اللہ کے نام سے شروع کرے، صبح کو بستر سے بیدار ہوتے وقت، کھانا کھانے سے پہلے، پانی پینے سے پہلے، بازار جانے سے پہلے، مسجد میں داخل ہونے سے پہلے، مسجد سے نکلتے وقت، کپڑے پہنتے وقت، گاڑی چلاتے وقت، سوار ہوتے وقت، سواری سے اترتے وقت، گھر میں داخل ہوتے وقت، پڑھتے اور لکھتے وقت، تمام اوقات واحوال میں بِسۡمِ اللّٰہ پڑھنے کی ترغیب دی گئی ہے

لہٰذا ہر مسلمان کو اِس سنت کی اتباع کرتے ہوئے بِسۡمِ اللّٰہ سے کام شروع کرنے کی عادت ڈالنی چاہیے، اور اگر بِسۡمِ اللّٰہ کو اپنے معمولات میں شامل کرلیا جائے تو یہ ایسا عمل ہے جس میں محنت اور دشواری کچھ نہیں، لیکن ثواب میں مسلسل اضافہ ہوتا رہے گا، بلکہ اِس عمل کی برکت سے ہمارے دنیاوی کام بذات خود عبادت بن جائیں گے، کیونکہ بِسۡمِ اللّٰہ اسلام کی نشانی اور علامت ہے، اور ہر کام پر بِسۡمِ اللّٰہ کی مہر اور علامت کا ثبت ہونا اس بات کی علامت ہے کہ یہ عمل مسلمان سے صادر ہو رہا ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ جو عمل عند اللہ مقبول ومحبوب ہوتا ہے اس کی تاریخ بھی قدیم ہوتی ہے، چنانچہ تسمیہ پر عمل کی تاریخ جیسا کہ قرآن نے واضح کیا ہے حضرت نوح علیہ السلام کے دور سے تعلق رکھتی ہے، جب حضرت نوح علیہ السلام نے طوفان سے بچاؤ کے لیے، بحکمِ الٰہی کشتی تیار کرلی اور مسلمانوں کو اس میں سوار کرلیا تو کشتی چلانے سے پہلے بحکمِ الٰہی فرمایا جس کا ذکر قرآن کریم کی سورت سورۂ ہود کی آیت نمبر 41 میں ہے: وَقَالَ ارۡكَبُوۡا فِيۡهَا بِسۡمِ اللّٰهِ مَجۡرٖىهَا وَمُرۡسٰٮهَا ؕ اِنَّ رَبِّىۡ لَغَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ اور نوح (علیہ السلام) نے کہا کہ اِس کشتی میں سوار ہو جاؤ، اِس کا چلنا

اور ٹھہرنا (سب) اللہ ہی کے نام سے ہے، بے شک میرا رب غفور رحیم ہے۔

اِسی طرح حضرت سلیمان علیہ السلام نے ملکہ سبا کو جو تبلیغی خط لکھا تو اس کا آغاز اِسی کلمہ سے کیا گیا ہے، قرآن کریم میں سورۂ نمل کی آیت نمبر 30 میں ہے: إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وہ خط ہے سلیمان کی طرف سے اور وہ یہ ہے شروع اللہ کے نام سے جو بے حد مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے۔

علامہ فخر الدین الرازی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر مفاتیح الغیب میں بِسْمِ اللهِ کی تفسیر کے ذیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک واقعہ لکھا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ عہدِ عیسوی میں بھی تسمیہ کا رواج تھا، وہ لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک قبر کے پاس سے گزرے، آپ نے دیکھا کہ صاحبِ قبر کو عذاب ہو رہا ہے، جب دوسری مرتبہ گزر ہوا تو دیکھا کہ رحمت کے فرشتے نور کے طبق اُس پر پیش کر رہے ہیں، آپ کو بہت تعجب ہوا، نماز پڑھ کر کشفِ حال کے لیے دعا کی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے وحی کے ذریعہ بتایا کہ اے عیسیٰ! یہ گناہ گار شخص تھا اور اپنی موت کے دن سے میرے عذاب میں مبتلا تھا، انتقال کے وقت اِس کی بیوی حاملہ تھی، جس سے ایک بچہ پیدا ہوا، اُس کی ماں نے اُسے پالا اور استاذ کے حوالہ کر دیا، جب استاذ نے اُسے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھائی، فَاسْتَحْيَيْتُ مِنْ عَبْدِيْ أَنْ أُعَذِّبَهُ بِنَارِيْ فِيْ بَطْنِ الْأَرْضِ وَوَلَدُهُ يَذْكُرُ اسْمِيْ عَلٰى وَجْهِ الْأَرْضِ تو مجھے شرم آئی کہ اس کا باپ قبر میں مبتلائے عذاب رہے اور اس کا فرزند زمین پر میرے نام کا ذکر کرے (تو میں نے اسے معاف کر دیا)۔ (مفاتیح الغیب للرازی، الباب الحادی عشر ص 178 ج 1 ط دار الفکر)

اسلام نے اِس سلسلہ کو باقی رکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہر عمل سے پہلے بِسْمِ اللهِ پڑھنے کو اسلامی تعلیمات کا حصہ قرار دیا اور بِسْمِ اللهِ پڑھنا کہیں واجب، کہیں مسنون اور کہیں مستحب قرار پایا، چنانچہ جانور ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لئے جانے کو فرض قرار دیا گیا ہے، سورۂ انعام کی آیت نمبر 118 میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللهِ عَلَيْهِ یعنی جس جانور پر اللہ کا نام لیا جائے اس میں سے کھاؤ، نیز اِس کی اہمیت وافادیت کا اندازہ اِس سے بھی ہوتا ہے کہ قرآن کے ابتدائی نزول کے لیے اللہ تعالیٰ نے جو کلمات منتخب فرمائے وہ بھی "تسمیہ" کی قبیل سے ہے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِيْ خَلَقَ یعنی آدابِ قراءت کا پہلا ادب بِسْمِ اللهِ سے ہی شروع ہوتا ہے۔

اِسی لیے کلامِ الٰہی کا آغاز بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ سے ہوتا ہے، نماز جو اُمّ العبادات ہے، جس میں قراءت فرض ہے، اُس قراءت سے پہلے بِسْمِ اللهِ کو مسنون قرار دیا گیا ہے، بہرحال یہ بات بالکل واضح ہے کہ دینی امور ہوں یا دنیاوی معاملات، ان کا آغاز بِسْمِ اللهِ سے ہونا چاہیے، اور جو امور و معاملات بِسْمِ اللهِ کے بغیر

شروع کیے جائیں، ممکن ہے دنیوی لحاظ سے وہ پائے تکمیل کو پہنچ جائیں اور مطلوبہ نتائج برآمد ہوجائیں، لیکن اجروثواب اور حصول برکت کے لحاظ سے ناتمام ہی رہیں گے۔

بِسْمِ اللہ کی جگہ 786 لکھنا

مفتی تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم ایک سوال کے جواب میں تحریر فرماتے ہیں کہ خطوط کی ابتداء میں بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لکھنا مسنون ہے اور یہ خود قرآنِ کریم سے ثابت ہے کہ اس میں حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط بِسْمِ اللہ سے شروع ہوتا ہے، یہ بات کسی مستند کتاب میں نظر نہیں آئی کہ بِسْمِ اللہ کی جگہ 786 کا عدد کب سے لکھا جانا شروع ہوا، لیکن اس کی وجہ غالبا یہ ہے کہ بِسْمِ اللہ لکھا ہوا کاغذ کسی بے حرمتی کی جگہ استعمال ہوگا تو اِس لیے بے ادبی ہوگی؛ لہٰذا اگر کوئی شخص اِس خیال سے زبان سے بِسْمِ اللہ پڑھ کر یہ عدد لکھ دے تو سنت تو ادا ہوجائے گی، لیکن افضل یہی معلوم ہوتا ہے کہ بِسْمِ اللہ صراحتاً لکھی جائے، اِس لیے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کا خط بھی کفار کے پاس گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کافر بادشاہوں کو جو خطوط روانہ فرمائے ان میں بھی بِسْمِ اللہ درج تھی، ظاہر ہے کہ کفار کے پاس بے حرمتی کا احتمال مسلمانوں کے مقابلے میں زیادہ تھا، مگر اس کی وجہ سے بِسْمِ اللہ کو ترک نہیں کیا گیا۔ (فتاویٰ عثمانی صفحہ 144، جلد 1 مکتبہ معارف القرآن)

خلاصہ یہ کہ ہم جب بھی کوئی اہم اور جائز کام شروع کریں تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ سے شروع کریں تاکہ اِس بابرکت کلمہ کی تاثیر، انوار و برکات اور نورانیت و روحانیت کو اپنے دامنِ مراد میں سمیٹ سکیں اور اپنی بندگی کا ثبوت دے سکیں۔

دعاء نمبر 3

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مَالِكِ

تمام تعریفیں اللہ کی ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے، جو سب پر مہربان ہے، بہت رحم کرنے والا ہے،

يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اهْدِنَا

جو روز جزاء کا مالک ہے، (اے اللہ) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد مانگتے ہیں،

الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ

ہمیں سیدھے راستے کی ہدایت عطا فرما، ان لوگوں کے راستے کی جن پر تو نے انعام کیا

عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ ۝

نہ کہ ان لوگوں کے راستے کی جن پر غضب نازل ہوا ہے اور نہ ان کے راستے کی جو بھٹکے ہوئے ہیں۔

اس سورت کے بہت سارے نام ہیں۔

سورۃ الفاتحۃ: قرآن کی پہلی سورت ہونے کی بناء پر اسے سورۂ فاتحہ کہا جاتا ہے۔

أُمُّ الْكِتَاب: کیونکہ یہ سورت قرآن کے اصولی مباحث یعنی توحید، رسالت اور آخرت پر مشتمل ہے اس لئے اسے أُمُّ الْكِتَاب یا أُمُّ الْقُرْاٰن کہا جاتا ہے۔

اَلسَّبْعُ الْمَثَانِي: کیونکہ یہ سات آیات پر مشتمل ہے اور نماز کی ہر رکعت میں پڑھی جاتی ہے اس لئے اسے اَلسَّبْعُ الْمَثَانِي کہا جاتا ہے، جس کے معنی بھی یہی ہیں کہ وہ سات آیات جنہیں بار بار پڑھا جائے۔

سورۂ فاتحہ میں اللہ رب العزت کی طرف سے بندہ کو دعا مانگنے کی تعلیم دی گئی ہے کہ پہلے اللہ کی حمد وثنا کرے اور پھر اپنے لیے دعا مانگے، یعنی اَلْحَمْدُ سے يَوْمِ الدِّيْنِ تک اللہ کی حمد وستائش ہے اور چوتھی آیت میں اللہ کی تعریف اور بندہ کی استعانت دونوں کا تذکرہ ہے، اس کے بعد آخر تک بندہ کی خود اپنے لیے دعا ہے۔ لہٰذا یہ اتنی عظیم الشان دعا ہے کہ جب بندہ مکمل خشوع وخضوع کے ساتھ نماز میں یہ دعا مانگتا ہے تو بارگاہ رب العزت میں اس کا ایک ایک حرف شرف قبولیت سے بہرہ مند ہوتا ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ عزوجل نے یہ بات ارشاد فرمائی کہ میں نے نماز (سورۂ فاتحہ) اپنے اور بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کردی ہے اور میرا بندہ جو سوال کرتا ہے وہ پورا

کیا جاتا ہے، جب کوئی بندہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ کہتا ہے تو اللہ عزوجل فرماتا ہے میرے بندے نے میری تعریف کی اور جب اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے نے میری ثناء کی اور جب مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کہتا ہے تو اللہ فرماتا ہے میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی اور (اور راوی نے ایک بار یہ الفاظ کہے) کہ میرے بندے نے اپنے سب کام میرے سپرد کر دیے ہیں اور نمازی جب إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ پڑھتا ہے۔ تو اللہ عزوجل فرماتا ہے یہ میرے اور میرے بندے کا درمیانی معاملہ ہے اور میرا بندہ نے جو مانگا وہ اسے مل گیا اور جب نمازی اپنی نماز میں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّيْنَ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ جواب دیتا ہے کہ یہ میرے بندے کے لئے ہے اور یہ جو مانگے گا وہ اسے دیا جائے گا۔

(الصحیح لمسلم، کتاب الصلاۃ، باب وجوب قراءۃ الفاتحۃ الخ حدیث نمبر 395 صفحہ نمبر 169، بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 4

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ

میں اس بات سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں کہ جاہلوں میں سے ہوجاؤں

(سورۃ البقرۃ الایۃ 67)

حضرات انبیاء علیہم السلام نے مختلف مواقع پر مختلف الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب فرمائی ہے، اس آیت میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے تعوذ کا ذکر ہے کہ جب ایک معاملے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنی قوم کو اس بات کی خبر دی کہ اللہ تعالیٰ تمہیں ایک بیل کے ذبح کرنے کا حکم دیتے ہیں تو جواب میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قوم ان کا مذاق اڑانے لگی، اس پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے پناہ طلب فرمائی:

وَإِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَذْبَحُوْا بَقَرَةً

اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے بے شک اللہ تم کو حکم فرماتا ہے کہ تم ایک بیل ذبح کرو،

قَالُوْا أَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا قَالَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ أَنْ أَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ

وہ کہنے لگے کیا تو ہمارا مذاق بناتا ہے؟ موسیٰ نے کہا کہ میں اس بات سے اللہ کی پناہ لیتا ہوں کہ جاہلوں میں سے ہوجاؤں۔

دعاء نمبر 5

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ o

اے ہمارے پروردگار ہماری طرف سے (اس عمل کو) قبول کر بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے

وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ o

اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(سورۃ البقرۃ الایۃ 127.128)

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں ملک شام کے ہرے بھرے علاقے کو چھوڑ کر مکہ مکرمہ کے خشک پہاڑوں کے درمیان اپنے اہل وعیال کو آباد کیا اور بیت اللہ کی تعمیر میں اپنی پوری توانائی خرچ کی، یہ موقع ایسا تھا کہ ایسے مجاہدے کرنے والے کے دل میں عجب پیدا ہوجاتا اور وہ اپنے عمل کو بہت کچھ قابل قدر سمجھتا لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام جو اللہ کے خلیل ہیں، اللہ رب العزت کی بارگاہ عزت وجلال کو پہچاننے والے ہیں اور اس بات سے بخوبی واقف ہیں کہ کسی انسان سے اللہ تعالیٰ کے شایان شان عبادت واطاعت ممکن نہیں، اس لئے وہ اپنے عمل اور اپنی اس دعا کے ذریعے اس بات کا اظہار فرمارہے ہیں کہ ہر شخص اپنی قوت وہمت کے بقدر عمل کرتا ہے لیکن عمل کر کے اس پر ناز کرنا یہ مومن کی شان نہیں، بلکہ مومن کی شان یہ ہے کہ اپنے عمل کو حقیر جانے اور اللہ تعالیٰ سے الحاح وزاری کے ساتھ دعا مانگے کہ اس کا یہ عمل قبول ہوجائے، حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ دعا جو انہوں نے بیت اللہ کی تعمیر کے بعد مانگی، ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ يَرْفَعُ إِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَإِسْمٰعِيْلُ رَبَّنَا

اور یاد کرو جب ابراہیم اور اسماعیل خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھاتے تھے (اور دعا کرتے تھے) اے ہمارے پروردگار

تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا

ہماری طرف سے (اس عمل کو) قبول کر بے شک تو ہی سننے والا جاننے والا ہے اے ہمارے پروردگار اور ہمیں

مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا أُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ وَأَرِنَا

اپنا فرمانبردار بنا اور ہماری اولاد میں بھی ایک جماعت اپنی فرمانبردار بنا اور ہمیں حج کرنے کے قاعدے بتلا

مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اور ہماری توبہ قبول فرما بے شک تو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

دعاء نمبر 6

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ

اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ o

بھلائی عطا کر اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا

(سورۃ البقرۃ الایۃ 200)

یہ ایک ایسی جامع دعا ہے کہ جس میں انسان کے تمام دنیوی اور دینی مقاصد آجاتے ہیں، اس دعا میں مذکور لفظ حَسَنَة تمام ظاہری اور باطنی خوبیوں اور بھلائیوں کو شامل ہے مثلاً دنیا کی حَسَنَة میں بدن کی صحت اہل وعیال کی صحت، رزق حلال میں وسعت و برکت، سب دنیوی ضروریات کا پورا ہونا، اعمال صالحہ، اخلاق محمودہ، علم نافع، عزت و وجاہت، عقائد کی درستی، صراط مستقیم کی ہدایت، عبادات میں اخلاص کامل سب داخل ہیں اور آخرت کی حَسَنَة میں جنت اور اس کی لازوال نعمتیں اور حق تعالیٰ کی رضا اور اس کا دیدار یہ سب چیزیں شامل ہیں۔

گویا اس دعا کے مانگنے والے کو دنیا و آخرت دونوں جہان میں راحت وسکون میسر آتا ہے اور آخر میں خاص طور پر جہنم کی آگ سے پناہ کا بھی ذکر ہے یہی وجہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکثرت یہ دعاء مانگا کرتے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکثر دعا یہ ہوا کرتی تھی:

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(الصحیح للبخاری کتاب الدعوات باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم ربنا اتنا الخ حدیث نمبر 6026 صفحہ نمبر 2347 مطبوعہ دار ابن کثیر)

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون سی دعا زیادہ مانگتے تھے؟ تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(الصحیح للمسلم کتاب الذکر و الدعاء باب فضل الدعاء باللھم اتنا الخ حدیث نمبر 2690 صفحہ 1080 مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

راوی فرماتے ہیں اور انس رضی اللہ عنہ بھی جب دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب کوئی دوسری دعائیں کرتے تو اس میں بھی یہ دعا ملا لیتے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری

سے چوزے کی طرح ہو گیا تھا (یعنی بہت ضعیف اور ناتواں ہو گیا تھا) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا "تو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا اللہ تعالیٰ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا؟" وہ کہنے لگا کہ ہاں میں یہ کہا کرتا تھا: اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا کہ یا اللہ! جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں دیدے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سبحان اللہ! تجھے اتنی طاقت کہاں ہے کہ اللہ کا عذاب (دنیا میں) اٹھا سکے تو نے یہ کیوں نہیں کہا: اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ پھر آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ سے اس کے لیے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اسے اچھا کر دیا۔

(الصحیح للمسلم کتاب الذکر والدعاء باب کراھۃ الدعاء الخ حدیث 2688 صفحہ 1079 مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 7

رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا

اے ہمارے پروردگار! ہمیں صبر دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ

وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۝

اور کافروں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

(سورۃ البقرۃ الایۃ 250)

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَمَّا بَرَزُوْا لِجَالُوْتَ وَجُنُوْدِهٖ قَالُوْا رَبَّنَآ أَفْرِغْ عَلَيْنَا

اور جب وہ (یعنی طالوت اور ان کا لشکر) جالوت اور اس کے لشکر کے مقابلہ میں آئے تو انہوں نے دعا کی کہ

صَبْرًا وَّثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اے ہمارے پروردگار ہمیں صبر دے اور ہمارے قدم جمائے رکھ اور کافروں کے خلاف ہماری مدد فرما۔

ان آیات میں مسلمانوں اور خاص طور پر اسلامی سپاہ کے اوصاف بیان کئے گئے ہیں کہ ان میں حرص کا مادہ نہیں ہوتا، نیز یہ لوگ صبر و استقلال کے پیکر اور اچھے اخلاق کے حامل ہوتے ہیں اور ان میں ایک اہم وصف یہ ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے کامیابی کے لئے دعا مانگتے رہتے ہیں، چنانچہ تمام انبیاء علیہم السلام اور صالحین کا طریقہ ہے کہ جب انہیں کوئی دشوار امر پیش آتا ہے تو وہ دعا کے ذریعہ اللہ کے سامنے التجا کیا کرتے تھے۔

دعاء نمبر 8

سَمِعْنَا وَأَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَإِلَيْكَ

ہم نے سنا اور قبول کیا ہم تیری بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے رب اور تیری ہی طرف

الْمَصِيرُ o رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ إِنْ نَّسِينَآ أَوْ أَخْطَأْنَا

لوٹ کر جانا ہے اے ہمارے رب نہ پکڑ ہم کو اگر ہم بھولیں یا چوکیں،

رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى

اے ہمارے رب اور نہ رکھ ہم پر بھاری بوجھ، جیسا رکھا تھا

الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ

ہم سے اگلے لوگوں پر اے ہمارے رب اور نہ اٹھوا ہم سے وہ بوجھ کہ جس کی

لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ

ہم کو طاقت نہیں اور ہم سے درگزر فرما اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما

مَوْلَانَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِينَ o

تو ہی ہمارا رب ہے تو ہماری کافروں کے خلاف مدد کر

مذکورہ دعائیں سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتوں کا حصہ ہیں، جن کے بہت سے فضائل ہیں۔

حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سورۂ بقرۃ کی آخری دو آیتیں رات میں پڑھ لیں وہ اس کے لیے کافی ہو جائیں گی۔ (البخاری کتاب فضائل القران، فضل سورۃ البقرۃ، حدیث 4722، صفحہ 1914)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو معراج کے سفر پر لے جایا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچے اور وہ چھٹے آسمان میں ہے، زمین سے جو چڑھتا ہے وہ یہیں آ کر ٹھہر جاتا ہے، پھر لے لیا جاتا ہے اور جو اوپر سے اترتا ہے وہ بھی یہیں ٹھہر جاتا ہے، پھر لے لیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے إِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشَى (جب (سدرۃ المنتہیٰ) کو ڈھانپتی تھیں وہ چیزیں جو ڈھانپتی تھیں) عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا یعنی سونے کے پتنگے، حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہاں تین

چیزیں دی گئیں، پانچ نمازیں، دوسری سورۂ بقرۂ کی اختتامی آیتیں، تیسرے اللہ نے آپ ﷺ کی امت میں سے اس شخص کے تمام تباہ کرنے والے گناہوں کو بخش دیا جو اللہ کے ساتھ شرک نہ کرے۔

(الصحیح للمسلم کتاب الایمان، باب سدرۃ المنتھی، حدیث نمبر 173، صفحہ نمبر 96، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

سورۂ بقرۃ کی آخری دو آیتیں یہ ہیں:

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ۝ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

دعاء نمبر 9

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ

اے ہمارے رب! تو نے ہمیں جو ہدایت عطا فرمائی ہے اس کے بعد ہمارے دلوں میں ٹیڑھ پیدا نہ ہونے دے، اور خاص اپنے پاس سے ہمیں

لَّدُنْكَ رَحْمَةً اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ رَبَّنَآ اِنَّكَ جَامِعُ

رحمت عطا فرما بیشک تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جو بے انتہا بخشش کی خوگر ہے ہمارے پروردگار تو تمام انسانوں کو ایک ایسے دن

النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

جمع کرنے والا ہے جس کے آنے میں کوئی شک نہیں بیشک اللہ اپنے وعدے کی خلاف ورزی نہیں کرتا

(سورۃ آل عمران الآیۃ 8,9)

ان آیات میں اس بات کو سمجھایا جا رہا ہے کہ ایمان والے کبھی اپنے کمال علمی اور قوت ایمانی پر مغرور و مطمئن نہیں ہوتے بلکہ ہمیشہ حق تعالیٰ سے استقامت اور مزید فضل و عنایت کے طلب گار رہتے ہیں تا کہ کمائی ہوئی پونجی ضائع نہ ہو جائے اور خدانخواستہ دل سیدھے ہونے کے بعد راہِ حق سے بھٹک نہ جائیں، یہی وجہ ہے کہ نبی کریم ﷺ (امت کو سمجھانے کے لئے) اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ

اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جما دے

حضرت شہر بن حوشب نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے عرض کیا کہ اے ام المؤمنین! جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام آپ کے یہاں ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیادہ تر دعا کیا ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعا مانگتے تھے: يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلٰى دِيْنِكَ خود میں نے بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا: اے اللہ کے رسول! آپ اکثر یہ دعا کیوں مانگتے ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اے ام سلمہ! کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے کہ جس کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، تو اللہ جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم و ثابت قدم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے پھر معاذ (راوی) نے یہ آیت پڑھی: رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا ۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3522، صفحہ 554)

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ اس موقع پر حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے ایسی دعا کیوں نہیں سکھاتے کہ میں اس کے ذریعے اپنے لیے دعا کیا کروں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہاں یوں کہہ:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَأَذْهِبْ غَيْظَ قَلْبِيْ

اے اللہ! (میرے) نبی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رب! میرے گناہوں کو بخش دیجئے اور میرے دل سے غصہ کی عادت نکال دیجئے

وَأَجِرْنِيْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَا أَحْيَيْتَنَا

اور مجھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے اپنی پناہ میں رکھ، جب تک تو مجھے زندہ رکھے۔

(مسند احمد، باب حدیث ام سلمۃ، حدیث نمبر 26576، صفحہ نمبر 200، جلد نمبر 44، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

سنن ابی داود میں روایت ہے جس میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کی نیند سے جب بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِي وَأَسْأَلُكَ رَحْمَتَكَ اَللّٰهُمَّ زِدْنِي

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تیری ذات پاک و برتر ہے، اے اللہ! میں تجھ سے اپنے گناہ کی معافی چاہتا ہوں، اور تیری رحمت کا خواستگار ہوں، اے اللہ! میرے علم میں

عِلْمًا وَلَا تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي وَهَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

اضافہ فرما، اور ہدایت مل جانے کے بعد میرے دل کو کجی سے محفوظ رکھ، مجھے اپنی رحمت سے نواز، بے شک تو بڑا نوازنے والا ہے"۔

(سنن ابو داود، کتاب الادب، باب ما یقول الرجل الخ، حدیث نمبر 5061، صفحہ نمبر 546، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

ابن النجار نے اپنی تاریخ میں جعفر بن محمد خلدی سے روایت کیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی شخص کی کوئی چیز گم ہوگئی ہو اور وہ یہ آیت پڑھے:

رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَّا رَيْبَ فِيْهِ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

اے ہمارے رب! بیشک آپ لوگوں کو اس دن میں جمع فرمانے والے ہیں جس میں کوئی شک نہیں، بیشک اللہ وعدہ خلافی نہیں فرماتا

اوراس کے بعدان الفاظ سے دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ یَا جَامِعَ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ اِجْمَعْ بَیْنِیْ

اے اللہ! اے لوگوں کے جمع کرنے والے اس دن کے لیے جس میں کوئی شک نہیں میرے اور میرے

وَبَیْنَ مَالِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

مال کو جمع فرما دے بلا شبہ آپ ہر چیز پر قادر ہیں

تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز لوٹا دیں گے۔(الدر المنثور، سورۃ آل عمران، صفحہ نمبر 472، مطبوعہ مرکز ھجر)

دعاء نمبر 10

رَبَّنَآ اِنَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ o

اے ہمارے رب! ہم ایمان لائے ہیں تو تُو ہمارے لئے ہمارے گناہ بخش دے اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا

(سورۃ آل عمران الایۃ 16)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے متقی بندوں کے اوصاف بیان فرماتا ہے کہ وہ کہتے ہیں اے پروردگار ہم تجھ پر اور تیری کتاب پر اور تیرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے، ہمارے اس ایمان کے باعث جو تیری ذات اور تیری شریعت پر ہے، تُو ہمارے گناہوں کو اپنے فضل وکرم سے معاف فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے نجات دے۔ یہ متقی لوگ اللہ کی اطاعت کرتے ہیں، حرام سے دور رہتے ہیں، صبر کے سہارے کام لیتے ہیں اور اپنے ایمان کے دعوے میں بھی سچے ہیں، اچھے اعمال بجالاتے ہیں چاہے وہ ان کے نفس کو کتنے بھاری پڑیں، اطاعت اور خشوع خضوع والے ہیں، اپنے مال اللہ کی راہ میں جہاں جہاں حکم ہے خرچ کرتے ہیں، صلہ رحمی میں، رشتہ داری کا پاس رکھنے میں، برائیوں کے روکنے میں، آپس میں ہمدردی اور خیر خواہی کرنے میں، حاجت مندوں، مسکینوں اور فقیروں کے ساتھ احسان کرنے میں سخاوت سے کام لیتے ہیں اور سحری کے وقت پچھلی رات کو اٹھ اٹھ کر استغفار کرتے ہیں۔

دعاء نمبر 11

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ

آپ یوں کہئے کہ اے اللہ جو ملک کا مالک ہے تو جس کو چاہے ملک دے دیتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ

اور جس سے چاہے ملک چھین لیتا ہے اور تو عزت دیتا ہے جس کو چاہے اور جس کو چاہے ذلت دیتا ہے،

مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o

تیرے ہی ہاتھ میں سب بھلائی ہے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے

تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ

تو رات کو دن میں داخل کرتا ہے اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے،

وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ

اور تو زندہ کو نکالتا ہے مردہ سے اور مردہ کو زندہ سے نکالتا ہے

الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o

اور تو جس کو چاہے بے حساب رزق دیتا ہے۔

(سورۃ ال عمران الایۃ 26,27)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس دعا کو قبول کرتے ہیں وہ آل عمران کی اس آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ میں ہے۔(الجامع الصغیر للسیوطی حدیث نمبر 1033، صفحہ نمبر 68، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

ایک موقع پر حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قرض کی زیادتی کی شکایت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تم کو ایسی دعا نہ سکھاؤں کہ جس کے ذریعہ تو دعا کرے، اگر تیرے اوپر پہاڑ کے برابر قرضہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کو تیری طرف سے ادا کر دیں گے، اے معاذ اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ کے ساتھ دعا کرو:

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ

وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o
تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ
وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o

ان آیات کے بعد ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگو:

رَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِيْمَهُمَا تُعْطِيْ مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ وَتَمْنَعُ

دنیا اور آخرت کے رحمٰن اور رحیم ان میں سے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور ان میں سے جس کو چاہتا ہے

مِنْهُمَا مَنْ تَشَاءُ اَللّٰهُمَّ أَغْنِنِيْ عَنِ الْفَقْرِ وَاقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ

روک لیتا ہے اے اللہ مجھ کو تنگدستی سے بے پرواہ کر دے اور مجھ سے قرضہ کو دور کردے

وَتَوَفَّنِيْ فِيْ عِبَادِكَ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِكَ

اور مجھے اپنے بندوں اور اپنے راستے میں جہاد کرنے کے ساتھ موت دے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی حدیث نمبر 332، صفحہ نمبر 159، جلد نمبر 20، مطبوعہ مکتبۃ ابن تیمیۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بلاشبہ سورۃ الفاتحۃ، آیۃ الکرسی اور سورۂ آل عمران میں سے دو آیتیں شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَأُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًا بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ إِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْإِسْلَامُ اور قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ o تُوْلِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُوْلِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ o تک یہ (آیتیں) عرش کے ساتھ لٹکی ہوئی ہیں، ان کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں جب اللہ تعالیٰ نے انہیں نازل کرنے کا ارادہ فرمایا تو یہ عرش سے چمٹ گئیں اور کہنے لگیں کہ اے ہمارے رب آپ ہمیں اپنی زمین کی طرف اتار رہے ہیں اور ایسے لوگوں کی طرف اتار رہے ہیں جو آپ کی نافرمانی کرتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں قسم کھاتا ہوں کہ میرے بندوں میں سے جو بھی ہر فرض نماز کے بعد تمہاری تلاوت کرے گا، چاہے وہ جیسا بھی ہو میں اس کے بدلے جنت میں اس کا ٹھکانہ بناؤں گا اور میں اس کو جنت الفردوس میں جگہ دوں گا اور میں اس کی طرف ہر روز ستر مرتبہ نظر رحمت سے دیکھوں گا اور ہر روز اس کی ستر حاجتیں پوری کروں گا، ایسی حاجتیں کہ ان میں سے سب سے چھوٹی حاجت مغفرت ہوگی، اور اس کو ہر دشمن سے بچاؤں گا اور اس کے خلاف اس کی مدد کروں گا، اور اس کے اور جنت میں داخلے کے درمیان موت کے علاوہ کوئی چیز مانع نہیں ہوگی۔ (عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی باب مایقول فی دبر صلوۃ الخ، حدیث 125، صفحہ 94، مطبوعہ شرکۃ دار الارقم)

دعاء نمبر 12

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً إِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ

اے میرے رب مجھ کو اپنے پاس سے پاکیزہ اولاد عطا فرما بےشک تو دعا کا سننے والا ہے۔

(سورۃ آل عمران الایۃ 38)

حضرت زکریا علیہ السلام کی اولاد نہ تھی، اور وہ عمر (بڑھاپے) کے اس حصے میں پہنچ گئے تھے جس میں عادۃً اولاد نہیں ہوسکتی، جب آپ علیہ السلام نے دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مریم (علیہا السلام) کو بے موسم میوے عطا فرمائے ہیں تو آپ کا دل اس بات کی طرف متوجہ ہوا، کہ جو قادر مطلق بے موقع پھل عطا کرسکتا ہے، وہ بے موقع (بڑھاپے میں) اولاد بھی عطا کرے گا، لہٰذا حضرت زکریا علیہ السلام نے اس دعا کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے اولاد کا سوال کیا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں حضرت یحییٰ علیہ السلام کی صورت میں بیٹا عطا فرمایا۔ اس سے معلوم ہوا کہ اولاد کے لئے دعا کرنا انبیاء علیہم السلام اور صالحین کی سنت ہے۔

دعاء نمبر 13

رَبَّنَآ اٰمَنَّا بِمَآ أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا

اے ہمارے رب جو تو نے نازل فرمایا ہم اس پر ایمان لائے ہیں اور ہم نے پیغمبر کا اتباع کیا تو تُو ہمیں

مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

گواہوں کے ساتھ لکھ دے

(سورۃ آل عمران الایۃ 53)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی نماز ختم فرما لیتے تو یہ دعا کرتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ فَإِنَّ لِلسَّآئِلِ عَلَيْكَ حَقًّا أَيُّمَا

اے اللہ میں تجھ سے مانگنے والوں کے حق کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں کہ بےشک مانگنے والے کا تجھ پر حق ہے،

عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ مِّنْ أَهْلِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَقَبَّلْتَ دَعْوَتَهُمْ وَاسْتَجَبْتَ دُعَآءَهُمْ

خشکی و تری کے رہنے والوں میں سے جس بندہ یا بندی کی تو نے درخواست منظور کی ہے اور دعا قبول فرمائی ہے

أَنْ تُشْرِكَنَا فِيْ صَالِحِ مَا يَدْعُوْنَكَ فِيْهِ وَأَنْ تُشْرِكَهُمْ فِيْ صَالِحِ مَا نَدْعُوْكَ

تو ہمیں ان کی اچھی دعاؤں میں جو وہ تجھ سے مانگتے ہیں ان کا شریک بنا اور ان اچھی دعاؤں میں جو ہم تجھ سے مانگتے ہیں ان کو شریک کر لینا

فِيْهِ وَأَنْ تُعَافِيَنَا وَإِيَّاهُمْ وَأَنْ تَقَبَّلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ وَأَنْ تَجَاوَزَ عَنَّا وَعَنْهُمْ

اور ہمیں اور انہیں عافیت نصیب فرما اور ہم سے اور ان سے قبول فرما اور ہم سے اور ان سے درگذر فرما

فَإِنَّنَا اٰمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

کیونکہ ہم اس پر ایمان لائے ہیں جو تو نے نازل فرمایا اور ہم نے پیغمبر کا اتباع کیا تو تو ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ دے۔

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو خشکی اور تری کے رہنے والوں کی دعاؤں میں شامل فرما دیتے ہیں اور وہ اپنی جگہ پر ہوتا ہے۔

(کنز العمال حدیث نمبر 4977، صفحہ نمبر 644، جلد نمبر 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

نوٹ: مذکورہ بالا دعا الحزب الاعظم میں بدھ کی منزل میں نمبر 33 پر بھی مذکور ہے۔

دعاء نمبر 14

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ إِسْرَافَنَا فِيْ أَمْرِنَا وَثَبِّتْ

اے ہمارے رب! ہمارے گناہ بخش دے اور ہمارے کاموں میں جو زیادتی ہوئی اسے بھی معاف فرما دے

أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافر لوگوں کے خلاف ہماری مدد فرما

(سورۃ آل عمران الآیۃ 147)

اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا حال بیان فرما رہے ہیں کہ ایمان والوں پر اگر کبھی کوئی مصیبت پیش آ جاتی ہے تو وہ اس سے گھبراتے نہیں ہیں اور نہ ہی وہ سخت ترین حالات میں کفار کی طرف جھکتے ہیں، بلکہ ایمان والے تو ایسے مواقع میں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف ہی متوجہ ہوتے ہیں اور آنے والے حالات کو اپنے گناہوں کا سبب سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کرتے ہیں اور دشمن کے خلاف اسی سے مدد طلب کرتے ہیں۔

دعاء نمبر 15

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ

اے ہمارے رب ! آپ نے یہ سب کچھ بےمقصد پیدا نہیں کیا، آپ پاک ہیں، پس ہمیں دوزخ کے عذاب سے

النَّارِ o رَبَّنَآ إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهٗ

بچا لیجیے، اے ہمارے رب ! آپ جس کسی کو دوزخ میں داخل کردیں اسے آپ نے یقینا رسوا ہی کردیا،

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ o رَبَّنَآ إِنَّنَا سَمِعْنَا

اور ظالموں کو کسی قسم کے مددگار نصیب نہ ہوں گے، اے ہمارے رب ! ہم نے ایک منادی کو سنا

مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمَانِ أَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا

جو ایمان کی طرف پکار رہا تھا کہ اپنے پروردگار پر ایمان لاؤ، چنانچہ ہم ایمان لے آئے،

رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا

لہٰذا اے ہمارے پروردگار ! ہماری خاطر ہمارے گناہ بخش دیجیے، ہماری برائیوں کو ہم سے مٹا دیجیے، اور ہمیں نیک لوگوں میں

مَعَ الْاَبْرَارِ o رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ

شامل کر کے اپنے پاس بلایئے اور اے ہمارے رب ! ہمیں وہ کچھ عطا فرمایئے جس کا وعدہ آپ نے اپنے پیغمبروں کے

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ o

ذریعے ہم سے کیا ہے، اور ہمیں قیامت کے دن رسوا نہ کیجیے، یقینا آپ وعدے کی کبھی خلاف ورزی نہیں کیا کرتے۔

(سورۃ ال عمران الایۃ 194-191)

ان آیات میں اللہ جل شانہ نے عقل والوں کی دو علامات بیان فرمائیں ہیں، پہلی علامت یہ ہے کہ عقل والے کہلانے کے مستحق صرف وہی لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پہچانیں اور ہر وقت ہر حالت میں اس کو یاد کریں، عقل والوں کی دوسری علامت یہ بتلائی گئی ہے کہ وہ آسمان وزمین کی تخلیق و پیدائش میں تفکر کرتے ہیں، فکر اور تفکر کے لفظی معنی غور کرنے اور کس چیز کی حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرنے کے ہیں، اس آیت سے معلوم ہوا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کا ذکر عبادت ہے اسی طرح مخلوقات الٰہیہ میں غور وفکر کرنا بھی عبادت ہے، کیونکہ اس کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل

ہوتی ہے۔اس کے بعد قرآن کریم میں ان اہل علم ودانش کی دعاؤں کا ذکر کیا ہے جو وہ اپنے رب سے مانگتے ہیں:

پہلی درخواست یہ ہے کہ ہمیں آخرت کے عذاب اور رسوائی سے بچا، کیونکہ جن کو آپ نے جہنم میں داخل کر دیا اس کو سارے جہان کے سامنے رسوا کر دیا۔ علماء نے لکھا ہے کہ میدان حشر میں رسوائی ایسا عذاب ہوگا کہ آدمی خواہش کرے گا کہ کاش! اسے جہنم میں ڈال دیا جائے اور اس کی بدکاریوں کا چرچا اہل محشر کے سامنے نہ ہو۔

دوسری درخواست یہ ہے کہ ہم نے آپ کی طرف سے آنے والے منادی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیغام کو سنا، اور اس پر ایمان لائے تو آپ ہمارے گناہوں کو معاف فرما دیں اور ہمارے عیوب اور برائیوں کا کفارہ فرما دیں اور ہمیں نیک لوگوں کے ساتھ موت دیں، یعنی ان کے زمرہ میں شامل فرمالیں۔

یہ درخواستیں تو عذاب اور تکلیف سے بچنے کے لئے تھیں، اگلی درخواست فوائد اور منافع حاصل کرنے کے متعلق ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے ذریعے جو وعدہ آپ نے جنت کی نعمتوں کا فرمایا ہے وہ ہمیں اس طرح عطا فرما کہ قیامت میں رسوائی بھی نہ ہو، یعنی اول مواخذہ اور بدنامی اور پھر اس کے بعد معافی کی صورت کی بجائے شروع ہی سے معاف فرما دے، آپ تو وعدہ خلافی نہیں کیا کرتے، مگر اس عرض ومعروض کا مقصد یہ ہے کہ ہمیں اس قابل بنا دے کہ ہم یہ وعدہ حاصل کرنے کے مستحق ہو جائیں اور پھر اس پر قائم رہیں، یعنی ہمارا خاتمہ ایمان اور عمل صالح پر ہو۔

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ (ام المؤمنین) حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر ٹھہرا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی اہلیہ (میمونہ رضی اللہ عنہا) کے ساتھ تھوڑی دیر بات چیت کی پھر سو گئے، جب رات کا تیسرا حصہ باقی رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھ کر بیٹھ گئے اور آسمان کی طرف دیکھا اور یہ آیتیں تلاوت کی إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ ۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے اور وضو کیا اور مسواک کی، پھر گیارہ رکعتیں تہجد اور وتر کی پڑھیں۔ پھر جب حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے (فجر کی) اذان دی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رکعت (فجر کی سنت) پڑھیں اور باہر مسجد میں تشریف لائے اور فجر کی نماز پڑھائی۔ بخاری شریف کی اگلی روایت میں ہے کہ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتوں کی تلاوت فرمائی۔ (الصحیح للبخاری کتاب التفسیر باب ان فی خلق السموات الخ، حدیث نمبر 4293/94، صفحہ نمبر 1666)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات سورۂ آل عمران کی آخری دس آیتیں پڑھتے تھے۔
(عمل الیوم واللیلۃ باب ما یستحب ان یقرا فی الیوم واللیلۃ، حدیث نمبر 688، صفحہ نمبر 415)

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس نے رات میں آل عمران کی آخری آیات پڑھیں اس کے لئے پوری رات کے قیام کا ثواب لکھا جائے گا۔ (سنن الدارمی باب فی فضل ال عمران، حدیث 3439، صفحہ 2139، جلد 4، دار المغنی)

دعاء نمبر 16

رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا وَاجْعَلْ

اے ہمارے رب ! ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے باشندے ظالم لوگ ہیں

لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا ۝

اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حمایتی بنا دے اور اپنی طرف سے ہمارے لیے کوئی مددگار بنا دے

(سورۃ النساء الایۃ 75)

ہجرت مدینہ کے بعد بھی مسلمانوں کا ایک کمزور طبقہ مکہ میں رہ گیا تھا جو ہجرت پر قادر نہیں تھا اور کفار کے ظلم کا تختہ مشق بنے ہوئے تھا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں اور میری والدہ بھی ان ہی لوگوں میں شامل تھے، ان ہی میں سلمہ بن ہشام، ولید بن ولید اور ابو جندل رضی اللہ عنہم اجمعین وغیرہ بھی شامل تھے، کفار کی طرف سے انہیں طرح طرح کی تکالیف دی جاتی تھیں۔

یہ حضرات قید و بند کے دوران یوں دعائیں کرتے تھے: رَبَّنَآ أَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ أَهْلُهَا اے پروردگار! ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے باشندے ظالم لوگ ہیں اور ساتھ یہ بھی کہتے تھے۔ اے کریم مولا! وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا اپنی طرف سے ہمارا کوئی حمایتی بنا دے جو ہمیں اس ظلم سے نجات دلا سکے۔ وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا اور اپنی طرف سے ہمارے لیے کوئی مددگار بنا دے۔

دعاء نمبر 17

رَبَّنَآ أَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا

اے ہمارے رب ! ہم پر آسمان سے ایک خوان اتار دیجیے جو ہمارے لیے اور ہمارے اگلوں اور پچھلوں کے لیے ایک خوشی کا موقع بن جائے،

لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ

اور آپ کی طرف سے ایک نشانی ہو اور ہمیں یہ نعمت عطا فرما دیجیے، اور آپ سب سے بہتر عطا فرمانے والے ہیں

(سورۃ المائدۃ الایۃ 114)

اس آیت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متبعین نے ان سے آسمان سے

بھرا ہوا دسترخوان اتارنے کا مطالبہ کیا جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے ان الفاظ میں دعا مانگی، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو قبول فرمایا لیکن ساتھ ہی اس بات سے خبردار کردیا کہ

فَمَنْ يَّكْفُرْ بَعْدُ مِنْكُمْ فَإِنِّيْٓ أُعَذِّبُهٗ عَذَابًا لَّآ أُعَذِّبُهٗٓ أَحَدًا مِّنَ الْعٰلَمِيْنَ

اس کے بعد تم میں سے جو شخص بھی کفر کرے گا اس کو میں ایسی سزا دوں گا جو دنیا جہان کے کسی بھی شخص کو نہیں دوں گا

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جب نعمت غیر معمولی اور نرالی ہوگی تو اس کی شکرگزاری کی تاکید بھی معمولی سے بہت بڑھ کر ہونی چاہئے، اور ناشکری پر عذاب بھی غیر معمولی آئے گا۔

دعاء نمبر 18

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ ۝ وَنَطْمَعُ

اے ہمارے رب! ہم ایمان لے آئے ہیں، لہذا گواہی دینے والوں کے ساتھ ہمارا نام بھی لکھ لیجیے اور ہم یہ توقع رکھتے ہیں

أَنْ يُّدْخِلَنَا رَبُّنَا مَعَ الْقَوْمِ الصّٰلِحِيْنَ

کہ ہمارا رب ہمیں نیک لوگوں میں شمار کردے گا

(سورۃ المائدۃ الایۃ 83,84)

اہل کتاب میں سے ایمان والوں کا حال اور ایمان لانے کے بعد ان کی دعا کا ذکر ہے، کہ ان کے دل قرآن سنتے ہی موم ہوجاتے ہیں، ایک طرف آنکھیں آنسو بہانے لگتی ہیں تو دوسری جانب زبان سے حق کو تسلیم کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ حبشہ سے آئے تھے، وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان مبارک سے قرآن کریم سن کر ایمان لائے اور بے تحاشہ رونے لگے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ کہیں اپنے وطن پہنچ کر ایمان سے پھر تو نہیں جاؤ گے؟ انہوں نے کہا کہ یہ بات ناممکن ہے ان ہی لوگوں کے بارے میں یہ آیتیں نازل ہوئیں۔ (المعجم الاوسط للطبرانی حدیث 4639، صفحہ 49، جلد 5)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ شاہدین (گواہوں) سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہے جو اپنے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور دیگر انبیاء کرام (علیہم السلام) کی گواہی دیں گے کہ انہوں نے اللہ کا پیغام لوگوں (اپنی امتوں) تک پہنچا دیا۔ (المستدرک للحاکم کتاب التفسیر، سورۃ المائدۃ حدیث نمبر 3222، ص 343، ج 2، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

دعاء نمبر 19

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ ۝

اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے ساتھ شامل نہ فرمانا

(سورۃ الاعراف الایۃ 47)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کا حساب ہوگا، اگر ایک نیکی بھی برائیوں سے بڑھ گئی تو جنت میں داخل ہوگا اور اگر ایک برائی بھی نیکیوں سے زیادہ ہوگئی تو دوزخ میں جائے گا، پھر آپ نے آیت فَمَنۡ ثَقُلَتۡ مَوَازِیۡنُہٗ سے دو آیتوں تک تلاوت کی اور فرمایا کہ ایک رائی کے دانے کے برابر کی کمی زیادتی سے میزان کا پلڑا ہلکا بھاری ہوجاتا ہے اور جن کی نیکیاں بدیاں برابر برابر ہوجائیں گی یہ اعراف والے ہوں گے انہیں روک دیا جائے گا اور یہ جنتی دوزخی کے نام سے مشہور ہوجائیں گے، یہ جب جنت کو دیکھیں گے تو اہل جنت کو سلام کریں گے اور جب جہنم کو دیکھیں گے تو اللہ سے پناہ طلب کریں گے اور کہیں گے: رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ نیک لوگوں کو نور ملے گا جو ان کے آگے اور ان کے داہنے موجود رہے گا، ہر انسان کو چاہے وہ مرد ہوں یا عورتیں ایک نور ملے گا، لیکن پل صراط پر منافقوں کا نور چھین لیا جائے گا، اس وقت سچے مومن اللہ سے اپنے نور کے باقی رہنے کی دعائیں کریں گے، اعراف والوں کا نور چھینا نہیں جائے گا، وہ ان کے آگے آگے موجود ہوگا انہیں جنت میں جانے کی طمع ہوگی، لوگوں کی ایک نیکی دس گنا کر کے لکھی جاتی ہے اور برائی اتنی ہی لکھی جاتی ہے جتنی ہو، افسوس ان پر جن کی اکائیاں دہائیوں پر غالب آجائیں۔ (تفسیر لابن کثیر الاعراف آیت 47، ص 309، ط مؤسسۃ قرطبۃ)

دعاء نمبر 20

أَنْتَ وَلِيُّنَا فَاغْفِرْلَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ

تُو ہی ہمارا کارساز ہے پس ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما اور تو بہترین بخشنے والا ہے

الْغٰفِرِيْنَ o وَاكْتُبْ لَنَا فِيْ هٰذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي

اور ہمارے لئے اس دنیا میں بھی خوبی لکھ دے اور آخرت میں بھی

الْاٰخِرَةِ إِنَّا هُدْنَآ اِلَيْكَ o

بے شک ہم نے تیری طرف رجوع کیا

(سورۃ الاعراف الایۃ 155,156)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا تذکرہ ہے، ان آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں تو ہر مومن و کافر پر رحمت عام ہوسکتی ہے، مگر عالم آخرت اچھے برے کے امتیاز کا مقام ہے، یہاں رحمت کے مستحق صرف وہ لوگ ہوں گے جو چند شرائط کو پورا کریں، اول یہ کہ وہ تقوٰی اور پرہیزگاری اختیار کریں یعنی تمام واجبات شرعیہ کو ادا کریں اور ناجائز کاموں سے دور رہیں، دوسرے یہ کہ وہ اپنے اموال میں سے زکوٰۃ نکالیں، تیسرے یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تمام آیات پر بلا کسی استثناء اور تاویل کے ایمان لائیں، یہ موجودہ لوگ (یعنی موسیٰ علیہ السلام کے امتی) بھی اگر یہ تمام صفات اپنے اندر پیدا کرلیں تو ان کے لئے بھی دنیا و آخرت کی مکمل بھلائی لکھ دی جائے گی۔ لیکن اس کے بعد کی آیت میں اس طرف اشارہ کردیا کہ ان صفات کو پوری جامعیت کے ساتھ حاصل کرنے والے وہ لوگ ہوں گے جو ان کے بعد آخر زمانہ میں آئیں گے اور نبی امی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اتباع کریں گے اور اس کے نتیجہ میں وہ مکمل فلاح کے مستحق ہوں گے۔

سفیان بن عُیینہ رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ جب یہ آیت وَرَحْمَتِيْ وَسِعَتْ كُلَّ شَيْءٍ (میری رحمت ہر چیز پر چھائی ہوئی ہے) نازل ہوئی تو ابلیس نے اپنی گردن کو لمبا کیا اور کہا کہ میں بھی شَيْءٍ میں داخل ہوں تو یہ آیت فَسَاَكْتُبُهَا لِلَّذِيْنَ يَتَّقُوْنَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِنَا يُؤْمِنُوْنَ (تو میں یہ رحمت (مکمل طور پر) ان لوگوں کے لیے لکھوں گا جو تقوی اختیار کریں، اور زکوٰۃ ادا کریں، اور جو ہماری آیتوں پر ایمان رکھیں) نازل ہوئی تو یہود و نصاری نے اپنی گردنوں کو لمبا کیا اور کہا کہ ہم تورات اور انجیل پر ایمان لائے ہیں اور زکوٰۃ بھی دیتے ہیں، تو اللہ تعالیٰ نے ابلیس اور یہود و نصاری سے اس حکم کو چھین لیا اور اس حکم کو اس امت کے لئے خاص کردیا اور فرمایا

اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ

(جو اس رسول یعنی نبی امی کے پیچھے چلیں جس کا ذکر وہ اپنے پاس تورات اور انجیل میں لکھا ہوا پائیں گے)۔

(شعب الایمان للبیھقی، باب فی ان دار المؤمنین، ح379، ص343، ج1، دار الکتب العلمیۃ)

دعاء نمبر 21

رَبَّنَآ اِنَّكَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ وَمَا یَخْفٰی

اے ہمارے رب جو ہم چھپائیں اور جو ظاہر کریں تُو اسے جانتا ہے

عَلَی اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ

اور زمین و آسمان میں سے کوئی چیز اللہ سے چھپی ہوئی نہیں ہے

(سورۃ ابراھیم الایۃ38)

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے اپنی اہلیہ اور شیر خوار بچے کو ایک ویران اور بے آباد وادی میں چھوڑ کر جا رہے تھے، اس وقت انہوں نے کچھ دعائیں مانگی تھیں، یہ اسی دعا کا تکملہ ہے، جس میں اللہ جل شانہ کے علم محیط کا حوالہ دیا گیا ہے، معنی یہ ہیں کہ آپ ہمارے ہر حال سے واقف اور ہماری قلبی باطنی کیفیات اور ظاہری عرض ومعروض سب سے باخبر ہیں۔

باطنی کیفیات سے مراد وہ رنج وغم اور فکر ہے جو شیر خوار بچے اور اس کی والدہ کو ایک کھلے میدان میں بے سروسامان فریاد کرتے ہوئے چھوڑنے اور ان کی جدائی سے فطری طور پر لاحق ہو رہا تھا اور ظاہری عرض ومعروض سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاء اور حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے وہ کلمات مراد ہیں جو انہوں نے امر الٰہی کی خبر سن کر کہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو حکم کیا ہے تو وہ ہمارے لئے کافی ہے، وہ ہمیں ضائع نہیں کرے گا۔

دعاء نمبر 22

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا

اے ہمارے رب ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کیا اور اگر تو ہمیں معاف نہیں کرے گا اور ہم پر رحم نہیں کرے گا

لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ٥

تو ہم یقیناً خسارے والوں میں سے ہوجائیں گے۔

(سورۃ الاعراف الایۃ 23)

حضرت آدم علیہ السلام کی اس دعا کا ذکر ہے جو اللہ تعالیٰ نے انہیں سکھائی تھی اور یہ وہی دعا ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی۔ بیہقی نے شعب الایمان میں قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ کے بارے میں روایت کیا کہ ہمیں یہ بتایا گیا کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کی کہ اے میرے رب! آپ مجھے بتایئے اگر میں توبہ کرلوں اور اپنی اصلاح کرلوں تو کیا مجھے جنت میں لوٹا دے گا؟ تو جواب ملا کہ میں تجھ کو جنت میں لوٹا دوں گا، اس پر آدم علیہ السلام نے یہ کلمات فرمائے:

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ أَنْفُسَنَا وَإِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ

حضرت آدم (علیہ السلام) نے اپنے رب سے استغفار کیا اور اس کی طرف توبہ کی تو اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی لیکن اللہ کا دشمن ابلیس وہ اپنے گناہوں سے باز نہ آیا اور نہ توبہ کی یہاں تک کہ جس مصیبت میں گرفتار ہونا تھا گرفتار ہوگیا، لیکن اس نے قیامت کے دن تک مہلت مانگی تو اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو ان میں سے وہ چیز دے دی جس کا اس نے سوال کیا تھا۔ (یعنی آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمالی اور ابلیس مردود کو قیامت تک کے لئے مہلت دے دی۔ (شعب الایمان باب فی معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، حدیث نمبر 7174، صفحہ نمبر 434، جلد 5، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آدم (علیہ السلام) کو زمین پر اتارا تو وہ کعبہ شریف پر آئے اور دو رکعت نماز پڑھی، تو اللہ تعالیٰ نے ان کو یہ دعا الہام فرمائی:

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ

اے اللہ! تو میرے باطن اور ظاہر کو جانتا ہے سو میری معذرت قبول فرما اور تو میری حاجت کو جانتا ہے

حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ

سو مجھے وہ عطا فرما جو میں نے سوال کیا اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے سو میرے گناہ بخش دے۔

اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡئَلُكَ اِیۡمَانًا یُّبَاشِرُ قَلۡبِیۡ وَیَقِیۡنًا صَادِقًا حَتّٰی

اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا طالب ہوں جو میرے قلب میں جاگزیں ہوجائے اور ایسا یقین صادق کہ میں جان لوں کہ مجھے

أَعۡلَمَ أَنَّهٗ لَا یُصِیۡبُنِیۡ إِلَّا مَا کَتَبۡتَ لِیۡ وَرِضًا بِمَا قَسَمۡتَ لِیۡ

وہی کچھ پہنچتا ہے جو تو نے میری تقدیر میں لکھ دیا اور جو تو نے میرے لئے تقسیم فرما دیا ہے میں اس پر راضی ہوجاؤں۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی، اے آدم میں نے تیری توبہ قبول کر لی اور تیرے گناہ کو معاف کر دیا اور جو کوئی یہ دعا کرے گا تو اس کے گناہ ضرور معاف کروں گا اور میں اس کی ضرورت اور معاملہ میں کفایت کروں گا اور اس سے شیطان کو روک دوں گا اور اس کے لئے ہر تاجر سے آگے تجارت کروں گا اور دنیا کو اس کی طرف متوجہ کروں گا اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آئے گی، اگرچہ وہ دنیا کا ارادہ نہیں کرے گا۔(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 5974، صفحہ 117، جلد 6)

دعاء نمبر 23

رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ

اے ہمارے رب ہمارے اور ہماری قوم کے درمیان انصاف کے ساتھ فیصلہ فرما

وَأَنۡتَ خَیۡرُ الۡفٰتِحِیۡنَ ۝

اور تو بہترین فیصلہ فرمانے والا ہے

(سورۃ الاعراف الایۃ 89)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت شعیب علیہ السلام کثرت سے نماز پڑھتے تھے، جب طویل وقت گزر گیا اور آپ کی قوم اپنے کفر اور اپنی گمراہی میں سرکش ہوگئی اور آپ ان کی اصلاح سے مایوس ہو گئے تو ان کے لیے بددعا کی اور کہا: رَبَّنَا افۡتَحۡ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَ قَوۡمِنَا بِالۡحَقِّ وَأَنۡتَ خَیۡرُ الۡفٰتِحِیۡنَ تو اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور ان کی قوم کو زلزلہ کے ساتھ ہلاک اور تباہ کر دیا۔

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی سورۃ الاعراف الایۃ 89، ص 286، جلد 9، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 24

رَبَّنَآ أَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ ۝

اے ہمارے رب ہم پر صبر ڈال اور ہمیں اسلام پر موت دے

(سورۃ الاعراف الایۃ 126)

فرعون کی طرف سے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے مقابلہ کرنے والے جادوگروں کی اس دعا کا ذکر ہے جو انہوں نے فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لانے کے بعد فرعون کی دھمکیوں کے جواب میں کی تھی، وہ جادوگر جو کل تک بدترین کفر میں مبتلا تھے کہ فرعون جیسے بیہودہ انسان کو خدا مانتے تھے، اللہ تعالیٰ کی شان وعظمت سے نا آشنا تھے، ان میں اچانک ایسا انقلاب آ گیا کہ اب پچھلے سب عقائد واعمال سے تائب ہو کر دین حق پر اتنے پختہ ہو گئے کہ اس کے لئے جان تک دینے کو تیار ہو گئے، اور صرف یہی نہیں کہ ایمان کی قوت اور جہاد فی سبیل اللہ کی ہمت ان میں پیدا ہو گئی بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی علم ومعرفت کے دروازے ان پر کھل گئے تھے، یہی وجہ ہے کہ فرعون کے مقابلہ میں اس جرأت مندانہ بیان کے ساتھ یہ دعا بھی کی: رَبَّنَآ أَفۡرِغۡ عَلَيۡنَا صَبۡرًا وَّتَوَفَّنَا مُسۡلِمِيۡنَ یعنی اے ہمارے رب ہمیں کامل صبر عطا فرما اور مسلمان ہونے کی حالت میں ہمیں وفات دے۔ یہ دعا جیسے معرفت حق کا ثمرہ اور نتیجہ ہے اسی طرح اس مشکل کے حل کا بہترین ذریعہ بھی ہے جس میں یہ لوگ اس وقت مبتلا تھے، کیونکہ صبر اور ثابت قدمی ہی انسان کو اپنے حریف کے مقابلہ میں کامیاب کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ (ملخص من معارف القرآن)

دعاء نمبر 25

رَبِّ اغۡفِرۡ لِىۡ وَلِاَخِىۡ وَاَدۡخِلۡنَا فِىۡ رَحۡمَتِكَ

اے میرے رب مجھے اور میرے بھائی کو بخش دے اور ہمیں اپنی رحمت میں داخل فرما

وَاَنۡتَ اَرۡحَمُ الرّٰحِمِيۡنَ ۝

اور تو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے

(سورۃ الاعراف الایۃ 151)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر اللہ تعالیٰ سے مناجات کے لئے تشریف لے گئے، وہیں اللہ تعالیٰ نے انہیں بتایا

کہ ان کی غیر موجودگی میں ان کی قوم کفر میں مبتلا ہوگئی ہے تو وہ سخت غضبناک ہو کر واپس آئے اور فرمانے لگے کہ تم نے میرے بعد سخت نالائقی کی، میری ذرا سی تاخیر میں یہ ظلم ڈھایا کہ شرک میں مبتلا ہو گئے اور غصے کے مارے تورات کی تختیاں پھینک دیں اور اپنے بھائی حضرت ہارون علیہ السلام پر بھی سخت ناراض ہوئے کہ انہوں نے قوم کو شرک سے کیوں نہیں روکا، پھر جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کو حضرت ہارون علیہ السلام کے قصور وار نہ ہونے کا علم ہوا تو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے اور مذکورہ بالا دعا فرمائی۔ یعنی شدت غضب میں جو غلطی مجھ سے ہوئی خواہ میں اس میں کتنا ہی نیک نیت ہوں، آپ معاف فرما دیجئے اور میرے بھائی ہارون سے قوم کی اصلاح میں اگر کسی طرح کی کوتاہی ہوئی، اس سے بھی درگزر فرمایئے۔ یہ دعا کے آداب میں سے ہے کہ جب کوئی دوسرے کے لئے دعا کرے تو اپنے آپ کو بھی اس میں شامل کرے تاکہ اس کا استغناء محسوس نہ ہو یعنی یہ کہ یہ اپنے آپ کو دعا کا محتاج نہیں سمجھتا۔

دعاء نمبر 26

عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ

اللہ ہی پر ہم نے بھروسہ کیا، اے ہمارے رب ہمیں ظالم لوگوں کے لئے

الظّٰلِمِيْنَ ۝ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِكَ مِنَ الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

تختۂ مشق نہ بنا اور ہمیں اپنی رحمت سے کافر قوم سے نجات دے

(سورۃ یونس الآیۃ 85,86)

بنی اسرائیل کی اس دعا کا ذکر ہے جو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی نصیحت قبول کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے مانگی، کہ بے شک ہمارا بھروسہ خالص اللہ ہی پر ہے، اسی سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں ان ظالموں کا تختہ مشق نہ بنائے کہ یہ ہم پر اپنے زور و طاقت سے ظلم ڈھاتے رہیں اور ہم ان کا کچھ نہ بگاڑ سکیں، ایسی صورت میں ہمارا دین بھی خطرہ میں ہے اور ان ظالموں یا دوسرے دیکھنے والوں کو یہ ڈینگ مارنے کا موقع ملے گا کہ اگر ہم حق پر نہ ہوتے تو تم پر ایسا تسلط و تفوق کیوں حاصل ہوتا اور تم اس قدر پست و ذلیل کیوں ہوتے، یہ خیال ان گمراہوں کو اور زیادہ گمراہ کر دے گا، گویا ایک حیثیت سے ہمارا وجود ان کے لیے فتنہ بن جائے گا۔ اس لئے اے ہمارے رب تو ہمیں ان ظالم لوگوں کے لئے فتنے کا سبب نہ بنا اور اپنی رحمت کے طفیل ہمیں اس کافر قوم سے نجات عطا فرما، یعنی ان کی غلامی اور محکومی سے ہمیں نجات دے اور آزادی کی دولت سے مالا مال فرما۔

دعاء نمبر 27

رَبِّ إِنِّيٓ أَعُوذُ بِكَ أَنۡ أَسۡـَٔلَكَ مَا لَيۡسَ لِيۡ بِهِۦ

اے میرے رب میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ تجھ سے ایسی درخواست کروں جس کا مجھے علم نہیں

عِلۡمٌ وَإِلَّا تَغۡفِرۡ لِيۡ وَتَرۡحَمۡنِيٓ أَكُنۡ مِّنَ ٱلۡخَٰسِرِينَ

اور اگر تو مجھے نہیں بخشے گا اور مجھ پر رحم نہیں فرمائے گا تو میں خسارے والوں میں سے بن جاؤں گا

(سورۃ ھود الایۃ 47)

حضرت نوح علیہ السلام کی طرف سے جو دعا بطور معذرت پیش ہوئی اس کا ذکر ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اچھے کاموں کے کرنے اور برے کاموں سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ ہی سے مدد طلب کی جائے اور اگر انسان سے کوئی خطا سرزد ہو جائے تو آئندہ اس سے بچنے کے لئے فقط اپنے ارادے پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اللہ سے پناہ مانگے اور یہ دعا مانگے کہ یا اللہ آپ ہی مجھے خطاؤں اور گناہوں سے بچا سکتے ہیں۔

دعاء نمبر 28

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ اَنۡتَ وَلِيّٖ فِي الدُّنۡيَا

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا اور آخرت میں

وَالۡاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيۡ مُسۡلِمًا وَّاَلۡحِقۡنِيۡ بِالصّٰلِحِيۡنَ

میرا کارساز ہے مجھے اسلام پر موت دینا اور مجھے نیکوکاروں میں شامل فرمانا

(سورۃ یوسف الایۃ 101)

حضرت یوسف علیہ السلام کی دعا ہے، اس دعاء میں حسن خاتمہ کی دعاء خاص طور پر قابل نظر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں کا یہ رنگ ہوتا ہے کہ کتنے ہی درجات عالیہ دنیا و آخرت کے ان کو نصیب ہوں اور کتنے ہی جاہ و منصب ان کے قدموں میں ہوں، وہ کسی وقت ان پر مغرور نہیں ہوتے بلکہ ہر وقت اس کا کھٹکا لگا رہتا ہے کہ کہیں یہ حالات سلب یا کم نہ ہو جائیں، اس کی دعائیں مانگتے رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ظاہری اور باطنی نعمتیں نہ صرف موت تک برقرار رہیں بلکہ ان میں اضافہ ہوتا رہے۔

حضرت یوسف علیہ السلام نے ایمان واسلام پر موت کی دعاء مانگی ہے، اس سے معلوم ہوا کہ خاص حالات میں موت کی دعاء کرنا ممنوع نہیں اور احادیث صحیحہ میں جو موت کی تمنا کو منع فرمایا ہے اس کا حاصل یہ ہے کہ دنیا کی تکلیفوں سے گھبرا کر بے صبری سے موت مانگنے لگے یہ درست نہیں، رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی کسی مصیبت کی وجہ سے موت کی تمنا نہ کرے، اگر کہنا ہی ہے تو یوں کہے کہ یا اللہ مجھے جب تک میرے لئے زندگی بہتر ہے اس وقت تک زندہ رکھ اور جب موت بہتر ہو تو مجھے موت دیدے۔

اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی چاہت میں یا اور کسی غرض صالح کی وجہ سے موت کی تمنا کرسکتا ہے جیسے ساحرین فرعون نے دعا کی تھی رَبَّنَا أَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّتَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ اور جیسے حضرت مریم علیہا السلام نے کہا تھا قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَ كُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا اور جیسے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے وَإِذَا أَرَدْتَّ بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِيْ إِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ اور مسند احمد میں حدیث ہے يَكْرَهُ الْمَوْتَ وَالْمَوْتُ خَيْرٌ لِّلْمُؤْمِنِ مِنَ الْفِتَنِ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہجوم فتن کے وقت دعاء کی اَللّٰهُمَّ خُذْنِيْ إِلَيْكَ فَقَدْ سَئِمْتُهُمْ وَسَئِمُوْنِيْ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو جب امیر خراسان کے ساتھ جھگڑا پیش آیا تو یہ دعا کرنی پڑی اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنِيْ إِلَيْكَ، حدیث میں ہے کہ خروج دجال کے وقت ایک شخص کسی قبر پر گزرے گا اور فتن زلازل کو دیکھ کر کہے گا: يَالَيْتَنِيْ مَكَانَكَ کاش کہ میں تیری جگہ ہوتا۔ (ملخص من تفسیر عثمانی)

دعاء نمبر 29

إِنَّ رَبِّيْ لَسَمِيْعُ الدُّعَآءِ رَبِّ اجْعَلْنِيْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ

بے شک میرا پروردگار دعا ضرور سنتا ہے، اے رب مجھے اور میری اولاد کو نماز قائم کرنے والا بنا،

وَمِنْ ذُرِّيَّتِيْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا اغْفِرْ لِيْ

اے ہمارے رب ہماری دعا قبول فرما، اے ہمارے رب مجھے

وَلِوَالِدَيَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ الْحِسَابُ ۝

اور میرے ماں باپ کو اور سب مومنین کو اس دن بخش دینا جس دن حساب قائم ہو۔

(سورۃ ابراھیم الایۃ 41-39)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ایک جامع دعا ہے، جس میں انہوں نے اپنے لئے اور اپنی اولاد کے لئے نماز کی

پابندی پر قائم رہنے کی دعاء کی اور آخر میں بطور الحاح کے عرض کیا کہ اے میرے پروردگار میری یہ دعا قبول فرمایئے، اس کے بعد اپنے لئے اپنے والدین کے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے مغفرت کی دعا فرمائی، ان آیات میں مذکور اس دعا سے دعا کے آداب معلوم ہوئے کہ بار بار الحاح وزاری کے ساتھ دعا کی جائے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بھی کی جائے اس طرح دعاء کی قبولیت کی بڑی امید ہو جاتی ہے۔

دعاء نمبر 30

رَبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا ۝

اے میرے رب! میرے والدین پر ایسا رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا تھا

(سورۃ الاسراء الایۃ 4 2)

اللہ تعالیٰ نے والدین کے لئے دعاء کرنے کا حکم دیا ہے، یہ حقیقت ہے کہ والدین کے حقوق کی مکمل ادائیگی اور ان کی پوری راحت رسانی انسان کے بس کی بات نہیں، لہٰذا ان کو راحت پہنچاتا رہے اور ان کے حقوق کی ادائیگی کا اہتمام کرتا رہے اور ساتھ ہی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی مشکلات کو آسان فرمائے اور ان کی تکلیفوں کو دور فرمائے، والدین کے لئے دعا اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا حکم ایسا وسیع ہے کہ والدین کی وفات کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسے یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر کو لمبا کر دیں اور اس کے رزق کو زیادہ کر دیں تو اسے چاہئے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اور اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ (شعب الایمان باب فی بر الوالدین، حدیث 7855، صفحہ 185/6)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو نیک بیٹا اپنی والدہ کی طرف رحمت کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر نظر کے بدلے میں ایک حج مقبول کا ثواب عطا فرماتے ہیں صحابہؓ نے عرض کیا اگر وہ ہر دن سو مرتبہ دیکھے تو؟ فرمایا ہاں اللہ ہر چیز سے بڑا اور پاک ہے۔ (شعب الایمان حدیث 7859، ص 186/6)

ایک روایت میں والدہ کی بجائے والدین مذکور ہے۔

حضرت ابو اسید مالک بن ربیعہ ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ اسی دوران بنو سلمہ کا ایک شخص آیا اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ کے مرجانے کے بعد بھی ان کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی صورت ہے؟ آپ نے فرمایا: ہاں ہے، ان کے لیے دعا کرنا اور ان کے لئے استغفار کرنا،

ان کے بعد ان کی وصیت واقرار کو نافذ کرنا، اور جو رشتے انہیں کی وجہ سے جڑتے ہیں انہیں جوڑے رکھنا، اور ان کے دوستوں کی خاطر مدارات واکرام کرنا۔ (سنن ابو داود کتاب الادب، باب فی بر الوالدین، حدیث 5142، صفحہ 554)

دعاء نمبر 31

رَبِّ أَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ

اے میرے رب! مجھے داخل فرما سچا داخل کرنا اور مجھے نکال سچا نکالنا

صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا ۝

اور مجھے اپنے پاس سے ایسا غلبہ اور سلطنت عطا فرما جس میں تیری مدد شامل حال ہو۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب ہجرت مدینہ کا حکم دیا گیا اس وقت یہ آیت نازل ہوئی رَبِّ أَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّأَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّيْ مِنْ لَّدُنْكَ سُلْطٰنًا نَّصِيْرًا۔ (سنن الترمذی کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، حدیث نمبر 3139، صفحہ نمبر 498)

اس میں لفظ مُدْخَلَ سے مراد داخل ہونے کی جگہ یعنی مدینہ منورہ اور مُخْرَجَ سے مراد نکلنے کی جگہ یعنی مکہ مکرمہ ہے اور ان کی صفت صِدْقٍ بیان کی گئی ہے، یعنی یہ نکلنا اور داخل ہونا سب اللہ کی مرضی کے مطابق خیر وخوبی کے ساتھ ہو، ہجرت مدینہ کے وقت حق تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس دعاء کی تلقین فرمائی کہ مکہ سے نکلنا اور پھر مدینہ پہنچنا دونوں خیر وخوبی اور عافیت کے ساتھ ہوں، اسی دعاء کا ثمرہ تھا کہ ہجرت کے وقت تعاقب کرنے والے کفار کی زد سے اللہ تعالیٰ نے ہر قدم پر بچایا اور مدینہ طیبہ کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے اور سب مسلمانوں کے لئے سازگار بنایا، اسی لئے بعض علماء نے فرمایا ہے کہ یہ دعاء ہر مسلمان کو اپنے تمام مقاصد کے شروع میں یاد رکھنی چاہئے اور ہر مقصد کے لئے یہ دعاء مفید ہے۔

دعاء نمبر 32

رَبَّنَآ اٰتِنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَّهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا

اے ہمارے پروردگار ہم پر خاص اپنے پاس سے رحمت نازل فرما، اور ہماری اس صورت حال میں ہمارے لیے بھلائی کا راستہ مہیا فرما

(سورۃ الکھف الایۃ 10)

اصحاب کہف کی دعا کا ذکر ہے، اصحاب کہف وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنے دین کی حفاظت کے لئے ایک غار میں

پناہ لی اور اللہ تعالیٰ سے مدد مانگی، تو اللہ تعالیٰ نے ان کی مدد فرمائی جس کا تفصیلی واقعہ قرآن کریم میں موجود ہے۔

آپ ﷺ نے بھی اپنی امت کو انجام میں بہتری کی دعا تعلیم فرمائی ہے اور آپ ﷺ خود بھی اس کے مانگنے کا اہتمام فرماتے تھے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرماتی ہیں کہ نبی ﷺ میرے پاس کسی کام کی غرض سے تشریف لائے جبکہ میں نماز میں مصروف تھی، مجھے آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے میں دیر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عائشہ! جامع دعا کیا کرو۔ جب میں نے نماز ختم کی تو عرض کیا: اے اللہ کے رسول! جامع دعا کون سی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کہو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ مَا عَلِمْتُ

اے اللہ میں تجھ سے ہر قسم کی خیر کا سوال کرتی ہوں جلد آنے والی خیر کا بھی اور دیر سے آنے والی خیر کا بھی، جس خیر کو میں جانتی ہوں

مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَآجِلِهِ

اور جس کو نہیں جانتی اور میں تجھ سے ہر برائی سے پناہ چاہتی ہوں، جلد آنے والی برائی سے بھی اور دیر سے آنے والی برائی سے بھی،

مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا

جس برائی کو میں جانتی ہوں اور جس کو نہیں جانتی اور میں تجھ سے جنت اور اس کے قریب کرنے والے

مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ

ہر قول و فعل کا سوال کرتی ہوں اور میں آگ سے اور اس کے قریب کرنے والے

قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

ہر قول و فعل سے پناہ مانگتی ہوں اور میں ہر اس چیز کا سوال کرتی ہوں جس کا سوال محمد ﷺ نے کیا

وَسَلَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتی ہوں جس سے محمد ﷺ نے پناہ مانگی

وَمَا قَضَيْتَ لِي مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا

اور تو نے جو فیصلہ بھی میرے لیے کیا ہے اس کا انجام اچھا کر دے۔

(الادب المفرد، حدیث نمبر 639، صفحہ نمبر 222)

حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْأُمُورِ كُلِّهَا وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ

اے اللہ تمام امور میں ہماری عاقبت (انجام) کو اچھا بنا اور ہمیں دنیا

الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْآخِرَةِ

اور آخرت کے عذاب کی رسوائی سے بچا

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم، حدیث بسر بن ارطاۃ، حدیث نمبر 6508، صفحہ 683، جلد 3)

دعاء نمبر 33

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ o وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ o

اے میرے رب میرے سینے کو کھول دے اور میرے لئے میرے کاموں کو آسان فرما

(سورۃ طٰہٰ الایۃ 25,26)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جب کلام الٰہی کا شرف حاصل ہوا اور منصب نبوت و رسالت عطا ہوا تو اپنی ذات اور اپنی طاقت پر بھروسہ چھوڑ کر حق تعالیٰ ہی کی طرف متوجہ ہو گئے کہ اس منصب عظیم کی ذمہ داریاں اسی کی مدد سے پوری ہو سکتی ہیں، اس لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ (میرے رب میرا سینہ کھول دے) یعنی اس میں ایسی وسعت عطا فرما دے جو علوم نبوت کی متحمل ہو سکے۔

دوسری دعا وَیَسِّرْ لِیْٓ اَمْرِیْ (یعنی میرا کام میرے لئے آسان کر دے) یہ فہم و فراست بھی نبوت ہی کا ثمرہ تھا کہ کسی کام کا مشکل یا آسان ہونا بھی ظاہری تدبیروں کے تابع نہیں، بلکہ یہ بھی حق تعالیٰ ہی کی طرف سے عطیہ ہوتا ہے، وہ اگر چاہتے ہیں تو کسی کے لئے مشکل سے مشکل کام آسان کر دیتے ہیں اور جب چاہتے ہیں تو آسان سے آسان کام مشکل ہو جاتا ہے، اسی لیے حدیث شریف میں مسلمانوں کو تلقین کی گئی ہے کہ اپنے کاموں میں آسانی کے لئے وہ دعا مانگا کریں جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جعفر رضی اللہ عنہ کو ہجرت حبشہ میں روانگی کے موقع پر سکھلائی تھی:

اَللّٰھُمَّ الْطُفْ لِیْ فِیْ تَیْسِیْرِ کُلِّ عَسِیْرٍ فَاِنَّ تَیْسِیْرَ

الٰہی مجھ پر کرم فرما ہر دشوار کو آسان کر دینے میں کہ ہر دشوار کام کا

کُلِّ عَسِیْرٍ عَلَیْکَ یَسِیْرٌ وَّاَسْئَلُکَ الْیُسْرَ

آسان کر دینا تجھ پر آسان ہے اور میں تجھ سے مانگتا ہوں

وَالْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

سہولت اور عافیت دنیا و آخرت میں

(المعجم الاوسط حدیث نمبر 1250، صفحہ نمبر 61، جلد نمبر 2، مطبوعہ دار الحرمین)

نوٹ: یہ دعا الحزب الاعظم میں منگل کی منزل کے نمبر 43 پر بھی مذکور ہے وہاں اَلْطُفْ لِیْ کی بجائے اَلْطُفْ بِیْ کے الفاظ ہیں معنی کے اعتبار سے بظاہر دونوں میں کوئی فرق نہیں البتہ روایات کے مختلف ہونے کی بناء پر بعض اوقات الفاظ میں تغیر واقع ہو جاتا ہے۔

دعاء نمبر 34

رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا o

اے میرے رب! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما

(سورۃ طٰہٰ الایۃ 114)

ابتداء وحی میں جب حضرت جبرئیل علیہ السلام قرآن کی کوئی آیت لے کر آتے اور رسول اللہ ﷺ کو سناتے تو آپ ﷺ ان کے ساتھ ساتھ آیت کو پڑھنے کی کوشش فرماتے تھے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ آیت ذہن سے نکل جائے، اس میں آپ ﷺ کو دوہری مشقت ہوتی تھی، اول قرآن کو سننے اور سمجھنے کی، اور دوم اس کو یاد رکھنے کے لئے اپنی زبان سے ادا کرنے کی، تو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تسلی دی اور ارشاد فرمایا: وَلَا تَعْجَلْ بِالْقُرْاٰنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یُّقْضٰٓی اِلَیْكَ وَحْیُهٗ وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا (اور جب قرآن وحی کے ذریعے نازل ہو رہا ہو تو اس کے مکمل ہونے سے پہلے پڑھنے میں جلدی نہ کیا کریں اور یہ دعا مانگیں: میرے رب! مجھے علم میں اور ترقی عطا فرما)۔ اسی طرح فرمایا کہ لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ اِنَّ عَلَیْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ۔ (سورۃ القیامۃ الایۃ 16)

اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے لئے یہ آسانی پیدا فرمادی کہ جو آیات آپ پر نازل کی جاتی ہیں ان کا یاد رکھنا آپ کی ذمہ داری نہیں، وہ ہمارے ذمہ ہے ہم خود آپ کو یاد کرادیں گے، البتہ یہ دعا کرتے رہیں کہ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا، اس دعا میں نازل شدہ قرآن کا یاد رکھنا بھی داخل ہے اور غیر نازل شدہ کی طلب اس کے سمجھنے کی توفیق بھی شامل ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ یہ دعا فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِی بِمَا عَلَّمْتَنِی وَعَلِّمْنِی مَا یَنْفَعُنِی وَزِدْنِی عِلْمًا

اے اللہ! جو علم تو نے مجھے سکھایا ہے اس سے مجھے نفع دے اور مجھے وہ علم عطا فرما جو مجھے نفع دے اور میرے علم میں اضافہ فرما

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی كُلِّ حَالٍ وَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ أَهْلِ النَّارِ

ہر حال میں ساری تعریفیں اللہ کے لئے ہی ہیں اور میں جہنمیوں کے حال سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں

(سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3599، صفحہ نمبر 564، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ یہ دعا فرمایا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ زِدْنِیْ اِیْمَانًا وَّفِقْهًا وَّیَقِیْنًا وَّعِلْمًا

اے اللہ میرے ایمان، سمجھ بوجھ، یقین اور علم میں اضافہ فرما

(الدر المنثور سورۃ طٰہٰ الایۃ 114، صفحہ نمبر 247، مطبوعہ مرکز ھجر)

دعاء نمبر 35

رَبِّ أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ

اے میرے رب مجھے یہ تکلیف لگ گئی ہے، اور تو سارے رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے

(سورۃ الانبیاء الایۃ 83)

حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے، حضرت ایوب علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں مال و دولت، جائیداد، شاندار مکانات، سواریاں، اولاد اور حشم و خدم یعنی سب کچھ عطا فرمایا تھا، پھر اللہ تعالیٰ نے انہیں پیغمبرانہ آزمائش میں مبتلا کیا، اب وہ آزمائش کیا تھی؟ اس بارے میں قرآن کریم سے تو صرف اتنی بات ثابت ہے کہ ان کو کوئی شدید مرض پیش آیا جس پر وہ صبر کرتے رہے، بالآخر اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے انہیں نہ صرف اس بیماری سے نجات دی بلکہ اس بیماری کے زمانے میں ان کی اولاد اور احباب جو جدا ہو گئے تھے خواہ موت کی وجہ سے یا کسی دوسری وجہ سے، وہ اللہ تعالیٰ نے انہیں صحت و عافیت کے ساتھ واپس لوٹا دیئے اور اتنے ہی اور بھی زیادہ دے دیئے۔

دعاء نمبر 36

لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّٰلِمِينَ

(یا اللہ) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بے شک میں قصور وار ہوں

(سورۃ الانبیاء الایۃ 87)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّٰلِمِينَ کوئی مسلمان بھی ان کلمات کے ساتھ کسی چیز کے بارے میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتے ہیں۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3505، صفحہ نمبر 552، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جب اس کے ذریعہ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو اللہ اسے قبول فرماتا ہے اور جب اس کے ذریعے سے کوئی سوال کرتا ہے تو اللہ اسے عطا فرماتا ہے، وہ یونس (علیہ السلام) کی دعا ہے جو انہوں نے تین اندھیریوں میں مانگی لَآ إِلَٰهَ إِلَّآ أَنتَ سُبْحَٰنَكَ إِنِّي كُنتُ مِنَ الظَّٰلِمِينَ تو ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ!

یہ دعا یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا سب مسلمانوں کے لئے عام ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَ كَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ (ہم نے انہیں غم سے نجات دے دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں) اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان اس کے ذریعہ اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ یہ دعا کرے گا اور وہ پھر اسی بیماری میں مر جائے تو اس کو شہید کا اجر دیا جائے گا اور اگر وہ صحت یاب ہو گیا تو بھی اس کے تمام گناہوں کی مغفرت ہو چکی ہوگی۔ (المستدرک للحاکم کتاب الدعاء والتکبیر، حدیث 1865، صفحہ 685، جلد 1)

دعاء نمبر 37

رَبِّ لَا تَذَرْنِيْ فَرْدًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْوَارِثِيْنَ ○

اے میرے رب مجھے اکیلا نہ چھوڑیئے، اور آپ سب سے بہتر وارث ہیں۔

(سورۃ الانبیاء الایۃ 89)

سورۂ انبیاء کی آیت نمبر 89 میں حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے، حضرت زکریا علیہ السلام کی خواہش تھی کہ ایک فرزند وارث عطا ہو، لہٰذا اس کی دعا مانگی مگر ساتھ یہ بھی عرض کر دیا کہ اَنْتَ خَيْرُ الْوٰرِثِيْنَ کہ بیٹا ملے یا نہ ملے ہر حال میں آپ تو بہتر وارث ہیں ہی، یہ پیغمبرانہ رعایت ادب ہے کہ اصل محبوب اور اصل مطلوب اللہ ہی ہیں۔ حضرت زکریا علیہ السلام کی دعا سے متعلق کچھ کلام پہلی منزل کی دعاء نمبر 12 کے ذیل میں گزر چکا ہے۔

دعاء نمبر 38

رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ وَرَبُّنَا الرَّحْمٰنُ الْمُسْتَعَانُ

اے میرے رب! حق کا فیصلہ کر دیجیے، اور ہمارا رب بڑی رحمت والا ہے، اور جو باتیں تم بناتے ہو

عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ

ان کے مقابلے میں اسی کی مدد درکار ہے

(سورۃ الانبیاء الایۃ 112)

آپ ﷺ کی اس دعا کا ذکر ہے جو آپ ﷺ قتال کے موقع پر مانگا کرتے تھے، ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ انبیاء (علیہم السلام) (یہ دعا) فرمایا کرتے تھے رَبَّنَا افْتَحْ

بَيْنَنَا وَبَيْنَ قَوْمِنَا بِالْحَقِّ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفٰتِحِيْنَ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو حکم فرمایا کہ یوں کہو رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ یعنی فیصلہ کیجئے حق کے ساتھ اور رسول اللہ ﷺ جانتے تھے کہ وہ حق پر ہیں اور ان کے دشمن باطل ہیں پھر بھی دشمن سے مقابلہ ہوتا تو (یہ دعا) فرماتے رَبِّ احْكُمْ بِالْحَقِّ (اے میرے رب حق کے ساتھ فیصلہ فرمایئے)۔(الدر المنثور سورۃ الانبیاء، الایۃ112، صفحہ408، جلد10)

دعاء نمبر 39

رَبِّ أَنْزِلْنِيْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ

اے رب مجھے اتار برکت والا اتارنا اور تُو بہترین اتارنے والا ہے

(سورۃ المؤمنون الایۃ29)

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے جو طوفان کے بعد کشتی سے اترتے ہوئے انہیں اللہ تعالیٰ نے سکھائی۔

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ تم کو سکھا رہے ہیں کہ جب تم سواری پر سوار ہونے لگو تو کیا کہو، بس جب تم کشتی پر سوار ہونے لگو تو کہو:

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰهَا اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

اللہ ہی کے نام سے ہے اس کا چلنا بھی، اور لنگر ڈالنا بھی، بے شک میرا رب بہت بخشنے والا، بڑا مہربان ہے

اور جب اونٹ پر سوار ہونے لگو تو کہو:

سُبْحٰنَ الَّذِيْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِيْنَ

پاک ہے وہ ذات جس نے اس سواری کو ہمارے قابو میں کر دیا، اور ہم میں یہ طاقت نہیں تھی کہ اسے قابو میں لا سکتے

وَاِنَّا اِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

اور بیشک ہم اپنے رب کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں

اور جب کشتی سے اور دیگر سواریوں سے اترنے لگو تو یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْنَا مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّأَنْتَ خَيْرُ الْمُنْزِلِيْنَ

اے اللہ مجھے اتار برکت والا اتارنا اور تُو بہترین اتارنے والا ہے

(تفسیر الطبری، الزخرف الایۃ14، صفحہ558، جلد20، مطبوعہ ھجر)

دعاء نمبر 40

رَبِّ فَلَا تَجْعَلْنِیْ فِی الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

اے میرے رب تُو مجھے ظالم لوگوں کے ساتھ شامل مت کرنا

(سورۃ المؤمنون الایۃ 94)

حضور ﷺ کو تلقین کی گئی ایک دعا کا ذکر ہے جس کے مانگنے سے دشمنان دین پر اترنے والے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے خود کو بچایا جا سکتا ہے، قرآن کریم کی بہت سی آیتوں میں مشرکین و کفار پر عذاب کی وعید مذکور ہے، قیامت میں تو اس عذاب کا وقوع قطعی اور یقینی ہے، لیکن دنیا میں ہونے کا بھی احتمال ہے، پھر یہ عذاب اگر دنیا میں ان پر واقع ہو تو اس میں یہ احتمال بھی ہے کہ یہ عذاب آپ ﷺ کے زمانہ کے بعد آئے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ ﷺ کے زمانے میں آپ ﷺ ہی کے سامنے ان پر اللہ کا کوئی عذاب آجائے اور دنیا میں جب کسی قوم پر عذاب آتا ہے تو بعض اوقات اس عذاب کا اثر صرف ظالموں تک محدود نہیں رہتا بلکہ نیک لوگ بھی اس سے دنیاوی تکلیف میں متاثر ہوتے ہیں، اگرچہ آخرت میں ان کو کوئی عذاب نہ ہوگا، بلکہ اس دنیا کی تکلیف پر جو ان کو پہنچتی ہے اجر بھی ملے گا، چنانچہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً (اور ڈرو اس وبال سے جو تم میں سے صرف ان لوگوں پر نہیں پڑے گا جنہوں نے ظلم کیا ہوگا) (سورۃ الانفال الایۃ 25)۔

لہٰذا ان آیات میں رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا تلقین فرمائی گئی ہے کہ یا اللہ اگر ان لوگوں پر آپ کا عذاب میرے سامنے آئے تو مجھے ان ظالموں کے ساتھ شامل نہ کیجئے گا، اگرچہ آپ ﷺ کے لئے معصوم ہونا اور عذاب الٰہی سے محفوظ ہونا یقینی تھا، مگر پھر بھی اس دعا کی تلقین اس لئے فرمائی گئی تاکہ آپ ﷺ کے اس طرح فریاد کرتے رہنے سے آپ ﷺ کا اجر بڑھے، اور آپ ﷺ کی امت کو بھی اس کی تعلیم ہو جائے کہ نبی ﷺ باوجود عذاب سے محفوظ اور مامون ہونے کے اس دعا کا اہتمام فرما رہے ہیں تو امت کو بھی چاہئے کہ اس دعا کے مانگنے کا اہتمام کریں۔

دعاء نمبر 41

رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ هَمَزٰتِ الشَّيٰطِيْنِ o

اے میرے رب میں تیری پناہ لیتا ہوں شیطانوں کی چھیڑ سے

وَأَعُوْذُ بِكَ رَبِّ اَنْ يَّحْضُرُوْنِ o

اور اے رب میں تیری پناہ لیتا ہوں اس سے کہ وہ میرے پاس آئیں

(سورۃ المؤمنون الایۃ 94)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کو اس دعا کی تلقین فرمائی ہے تاکہ غصہ اور غیظ وغضب کی حالت میں جبکہ انسان کو اپنے نفس پر قابو نہیں رہتا اس سے محفوظ رہیں، اس کے علاوہ شیاطین اور جنات کے دوسرے آثار اور حملوں سے بچنے کے لئے بھی یہ دعا مجرب ہے۔ حضرت ولید بن ولید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جب تم (سونے کے لئے) اپنے بستر پر جاؤ تو یہ کہا کرو:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ

میں اللہ کے کامل وجامع کلمات کے ذریعہ پناہ مانگتا ہوں اللہ کے غضب سے، اور اللہ کے عذاب سے اور اللہ کے

عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ

بندوں کے شر وفساد سے اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ میرے پاس آئیں

تو وہ تجھے تکلیف نہیں دے گا اور اس کے لائق ہے کہ وہ تیرے قریب بھی نہ آئے۔ (مسند احمد، ح23839، ص258/39)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے بالغ اور سمجھدار بچوں کو یہ دعا سکھا دیتے تھے، اور جو بچے چھوٹے اور ناسمجھ ہوتے تھے ان کے لیے یہ دعا کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، ح3528، ص555)

دعاء نمبر 42

رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

اے ہمارے پروردگار ہم ایمان لائے تو تُو ہم کو بخش دے اور ہم پر رحم کر اور تو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے

(سورۃ المؤمنون الایۃ 109)

قیامت کے دن جہنمیوں کو شرمندہ کرنے کے لئے ان کا ایک زبردست گناہ ان کے سامنے لایا جائے گا کہ وہ اللہ

کے مومن بندوں کا مذاق اڑاتے تھے، وہ مومن اپنے رب سے ان الفاظ میں دعا مانگتے تھے: رَبَّنَآ اٰمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ اپنے رب سے بخشش ورحمت طلب کرتے تھے اسے خیر الراحمین یعنی سب سے بہتر رحم کرنے والا کہہ کر پکارتے تھے، لیکن یہ اسے ہنسی میں اڑاتے تھے اور اللہ کی یاد اور اس پر ایمان لانے سے انکار کرتے تھے اور ان کی عبادتوں پر ہنستے تھے، اب ان جہنمیوں سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میں نے اپنے ایماندار صبر گزار بندوں کو بدلہ دے دیا ہے وہ سعادت اور فلاح پا چکے ہیں۔

دعاء نمبر 43

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ

اے میرے رب معاف کردے اور رحم فرما کہ بے شک تُو سب رحم کرنے والوں سے بہتر رحم کرنے والا ہے

(سورۃ المؤمنون الایۃ 118)

رسول اللہ ﷺ کو دعاء مغفرت ورحمت کی تلقین کی گئی ہے باوجود یہ کہ آپ ﷺ معصوم ہیں، اس کی وجہ علماء کرام یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ دراصل امت کو سکھانے کے لئے ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کو اس دعا کی تلقین کی جارہی ہے تو تمہیں اس دعا کا کتنا اہتمام کرنا چاہئے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کوئی دعا سکھایئے کہ جس کے ذریعہ میں اپنی نماز میں دعا کرتا رہوں آپ ﷺ نے فرمایا یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور آپ کے سوا کوئی گناہ نہیں بخش سکتا

فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

تو مجھے اپنی خاص مغفرت کے ذریعے بخش دیجئے اور مجھ پر رحم فرمایئے بلاشبہ آپ ہی بخشنے والے اور رحم کرنے والے ہیں۔

(الصحیح للبخاری، باب الدعاء قبل السلام، حدیث نمبر 799، صفحہ نمبر 286)

سورۂ مومنون کی آخری چار آیتیں أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا وَّأَنَّكُمْ اِلَيْنَا لَا تُرْجَعُوْنَ فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ وَمَنْ يَّدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَا بُرْهَانَ لَهٗ بِهٖ فَاِنَّمَا حِسَابُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ وَقُلْ رَّبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ بہت بڑی فضیلت اور تاثیر رکھتی ہیں، جس کا ثبوت بعض احادیث سے بھی ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک بیمار کے کان میں کچھ پڑھا (پڑھ کر دم

کیا) تو وہ تندرست ہوگیا، تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ آپ نے اس کے کان میں کیا پڑھا تھا؟ انہوں نے کہا کہ میں نے اس کے کان میں آیت أَفَحَسِبْتُمْ أَنَّمَا خَلَقْنٰكُمْ عَبَثًا پڑھی یہاں تک کہ سورت کو ختم فرمایا (یعنی مذکورہ بالا چار آیتیں پڑھیں)، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر کوئی شخص یقین کے ساتھ ان آیات کو کسی پہاڑ پر پڑھے تو وہ بھی اپنی جگہ سے ہل جائے گا۔

(عمل الیوم و اللیلۃ باب مایقرا علی من یعرض لہ فی عقلہ، حدیث نمبر 631، صفحہ نمبر 383، مطبوعہ شرکۃ دار الارقم)

دعاء نمبر 44

رَبَّنَا اصْرِفْ عَنَّا عَذَابَ جَهَنَّمَ إِنَّ عَذَابَهَا

اے ہمارے رب ! جہنم کے عذاب کو ہم سے دور رکھیے، درحقیقت اس کا عذاب وہ تباہی ہے

كَانَ غَرَامًا ۝ إِنَّهَا سَآءَتْ مُسْتَقَرًّا وَّمُقَامًا ۝

جو چمٹ کر رہ جاتی ہے، یقیناً وہ کسی کا مستقر اور قیام گاہ بننے کے لیے بدترین جگہ ہے۔

(سورۃ الفرقان الایۃ 65,66)

اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی صفت بیان فرما رہے ہیں کہ یہ مقبولین اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں شب و روز عبادت و اطاعت میں مصروف رہنے کے باوجود بے خوف ہو کر نہیں بیٹھے رہتے، بلکہ ہر وقت خدا کا خوف اور آخرت کی فکر رکھتے ہیں، اور اس کے لئے عملی کوشش بھی جاری رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعائیں بھی مانگتے رہتے ہیں۔

دعاء نمبر 45

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ أَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ أَعْيُنٍ

اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما،

وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ إِمَامًا

اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا دے

(سورۃ الفرقان الایۃ 74)

اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں کی صفت بیان فرما رہے ہیں کہ اللہ کے مقبول بندے صرف اپنے نفس کی اصلاح اور

اعمال صالحہ پر قناعت نہیں کرتے بلکہ اپنی اولاد اور بیبیوں کی بھی اصلاح اعمال و اخلاق کی فکر کرتے ہیں اور اس کے لئے کوشش کرتے رہتے ہیں، اور ان کے نیک بن جانے کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگتے رہتے ہیں، وہ اللہ تعالیٰ سے طلب کرتے ہیں کہ ان کی اولادیں بھی ان کی طرح رب کی فرمانبردار، عبادت گزار، موحد اور غیر مشرک ہوں تاکہ دنیا میں بھی اس نیک اولاد سے ان کا دل ٹھنڈا رہے اور آخرت میں بھی یہ انہیں اچھی حالت میں دیکھ کر خوش ہوں۔

اس دعا سے ان کی غرض خوبصورتی اور جمال نہیں بلکہ نیکی اور خوش خلقی کی ہے، مسلمان کی سچی خوشی اسی میں ہے کہ وہ اپنے اہل و عیال کو دوست احباب کو اللہ کا فرمانبردار دیکھے، کہ وہ ظالم نہ ہو، بدکار نہ ہو بلکہ سچے مسلمان ہوں۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما اپنی دعا میں عرض کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ أَئِمَّةِ الْمُتَّقِيْنَ

اے اللہ! ہمیں متقیوں کا امام بنا دے۔

(الجامع لاحکام القرآن للقرطبی، سورۃ الفرقان، الآیۃ 74، صفحہ نمبر 489، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 46

رَبِّ هَبْ لِيْ حُكْمًا وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصّٰلِحِيْنَ ۝ وَاجْعَلْ لِّيْ

اے میرے پروردگار مجھے حکمت عطا فرما، اور مجھے نیک لوگوں میں شامل فرما لے اور آنے والی نسلوں میں

لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ ۝ وَاجْعَلْنِيْ مِنْ وَّرَثَةِ جَنَّةِ

میرے لیے وہ زبانیں پیدا فرما دے جو میری سچائی کی گواہی دیں اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو نعمتوں والی جنت کے وارث ہوں گے

النَّعِيْمِ ۝ وَاغْفِرْ لِاَبِيْٓ إِنَّهٗ كَانَ مِنَ الضَّآلِّيْنَ ۝

اور میرے باپ کی مغفرت فرما، یقیناً وہ گمراہ لوگوں میں سے ہے

وَلَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ يُبْعَثُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ

اور اس دن مجھے رسوا نہ کرنا جس دن لوگوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا جس دن نہ کوئی مال کام آئے گا،

وَّلَا بَنُوْنَ ۝ اِلَّا مَنْ أَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ ۝

نہ اولاد ہاں جو شخص اللہ کے پاس سلامتی والا دل لے کر آئے گا (اس کو نجات ملے گی)

(سورۃ الشعراء الآیۃ 89-83)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعاؤں کا ذکر ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ مجھے یہ چیزیں عطا فرما کر دنیا

اور آخرت میں نیک لوگوں میں شامل رکھ، چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی آخری وقت میں دعا مانگی تھی: اَللّٰهُمَّ الرَّفِيقَ الْأَعْلٰى کہ اے اللہ اعلیٰ رفیقوں میں ملا دے۔ (البخاری، کتاب الرقاق، حدیث 6144، صفحہ 2387)

ایک حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ دعا بھی مروی ہے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهُ اَللّٰهُمَّ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَّ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ

اے اللہ! تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، اے اللہ! جسے تو وسعت دے اس پر کوئی تنگی کرنے والا نہیں، اور جسے تو دور کر دے اسے کوئی

وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ اَللّٰهُمَّ

قریب کرنے والا نہیں، اور جسے تو قریب کرے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں، اور اسے کوئی دینے والا نہیں جسے تو نہ دے، اور جسے تو دے اسے

ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ

کوئی روکنے والا نہیں، اے اللہ! ہم پر اپنی برکتوں، رحمت، فضل اور رزق کے دروازے کھول دے، اے اللہ! میں تجھ سے

النَّعِيمَ الْمُقِيمَ الَّذِي لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ النَّعِيمَ يَوْمَ

قائم رہنے والی ایسی نعمتوں کا سوال کرتا ہوں جو نہ منتقل ہوں، اور نہ ختم ہوں، اے اللہ! میں تجھ سے فقر و محتاجی کے دن نعمتوں کا

الْعَيْلَةِ وَالْأَمْنَ يَوْمَ الْحَرْبِ اَللّٰهُمَّ عَائِذًا بِكَ مِنْ سُوءِ مَا أَعْطَيْتَنَا وَشَرِّ مَا

سوال کرتا ہوں، اور خوف و جنگ کے دن امن کا۔ اے اللہ! جو کچھ تو نے ہمیں دیا ہے میں اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور جو تو نے

مَنَعْتَ مِنَّا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِي قُلُوبِنَا وَكَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ

ہم سے روک لیا ہے اس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ! ایمان کو ہمارے لیے محبوب بنا دے، اور اسے ہمارے دلوں میں مزین کر دے، اور کفر،

وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِينَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ

فسق و فجور اور نافرمانی کو ہمارے لیے ناپسندیدہ بنا دے، اور ہمیں ہدایت والوں میں سے بنا دے، اے اللہ! ہمیں مسلمان ہونے کی حالت میں موت دینا،

وَأَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ

اور مسلمان ہی زندہ رکھنا، اور ہمیں نیکوں کے ساتھ ملا دے، کہ نہ ہم رسوا ہوں اور نہ فتنے میں ڈالے گئے ہوں۔ اے اللہ! ان کافروں کو

الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ

ہلاک کر دے، وہ جو تیرے راستے سے روکتے ہیں، اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں، ان پر سخت مصیبت

رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتَابَ إِلٰهَ الْحَقِّ

اور عذاب نازل فرما، اے اللہ! ان کافروں کو ہلاک کر دے جنہیں کتاب دی گئی (اور انہوں نے اسے جھٹلایا)، اے معبود برحق۔"

(الادب المفرد، باب دعوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نمبر 699، صفحہ نمبر 243)

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا کرتے ہیں کہ میرے بعد بھی میرا ذکر خیر لوگوں میں جاری رہے، لوگ نیک باتوں میں میری اقتداء کرتے رہیں، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کا ذکر اگلی نسلوں میں باقی رکھا کہ ہر ایک آپ پر سلام بھیجتا ہے، چنانچہ یہود و نصاریٰ بھی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے محبت کرتے ہیں۔

حب جاہ یعنی لوگوں سے اپنی عزت کرنے اور مدح کروانے کی خواہش شرعاً مذموم اور ناپسندیدہ ہے قرآن کریم نے دار آخرت کی نعمتوں کو حب جاہ کے ترک پر موقوف قرار دیا ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا (وہ آخرت والا گھر تو ہم ان لوگوں کے لیے مخصوص کردیں گے جو زمین میں نہ تو بڑائی چاہتے ہیں، اور نہ فساد) (سورۃ القصص الایۃ 83) اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا وَاجْعَلْ لِّيْ لِسَانَ صِدْقٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ کہ آنے والی نسلوں میں میری تعریف وثناء ہوا کرے، بظاہر حب جاہ میں داخل معلوم ہوتی ہے، لیکن دعا کے الفاظ میں غور کیا جائے تو معلوم ہوجائے گا کہ اس دعا کا اصل مقصد حب جاہ نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس بات کی دعا ہے کہ ایسے نیک اعمال کی توفیق بخشیں جو میری آخرت کا سامان بنیں اور اس کو دیکھ کر دوسرے لوگوں کو بھی اعمال صالحہ کی رغبت ہو اور میرے بعد بھی لوگ اعمال صالحہ میں میری پیروی کرتے رہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس سے کوئی وجاہت کا فائدہ حاصل کرنا مقصود ہی نہیں، جس کو حب جاہ کہا جاسکے اور قرآن و حدیث میں جہاں طلب جاہ کو ممنوع اور مذموم قرار دیا ہے اس کی مراد ہی دنیوی وجاہت اور اس سے دنیوی منافع حاصل کرنا ہے، یعنی وہ حب جاہ اور طلب ثناء مذموم ہے جو دنیوی مقاصد کے لئے مطلوب ہو یا جس کی خاطر دین میں مداہنت یا کسی گناہ کا ارتکاب کرنا پڑے اور جب یہ صورت نہ ہو تو طلب جاہ مذموم نہیں، حدیث میں خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعا منقول ہے۔:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي شَكُوْرًا وَّاجْعَلْنِي صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِيْ فِيْ عَيْنِيْ صَغِيْرًا

اے اللہ مجھے شکر کرنے والا بنادے، اور مجھے صبر کرنے والا بنادے، اور مجھے اپنی نگاہ میں چھوٹا

وَفِيْ أَعْيُنِ النَّاسِ كَبِيْرًا

اور لوگوں کی نگاہوں میں بڑا بنا دے

(البحر الزخار المعروف بمسند البزار، حدیث نمبر 4439، صفحہ نمبر 315، جلد نمبر 10)

اس دعا میں بھی لوگوں کی نگاہ میں بڑا بننے سے مقصود یہ ہے کہ لوگ نیک اعمال میں میری پیروی کریں۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا کرتے ہیں کہ میرا ذکر جمیل اس جہاں میں باقی رہے اور وہاں آخرت میں بھی جنتی بنایا جاؤں اور اے اللہ میرے گمراہ باپ کو معاف فرما، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اپنے کافر باپ کے لئے یہ استغفار کرنا ایک وعدے کی وجہ سے تھا لیکن جب آپ پر واضح ہوگیا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے کہ وہ کفر پر ہی مرا تو آپ علیہ السلام نے اس کے لئے استغفار کرنا ترک کردیا۔

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام دعا کرتے ہیں کہ مجھے قیامت کے دن کی رسوائی سے بچالینا، جبکہ تمام اگلی پچھلی مخلوق زندہ ہوکر ایک میدان میں کھڑی ہوگی، اس دن انسان اگر اپنا فدیہ مال سے ادا کرنا چاہے گو دنیا بھر کے خزانے دے

دے لیکن بے سود ہے، نہ اس دن اولاد فائدہ دے گی، تمام اہل زمین کو اپنے بدلے میں دینا چاہے پھر بھی لا حاصل، اس دن نفع دینے والی چیز ایمان اخلاص اور شرک اور اہل شرک سے بیزاری ہی ہو گیا ور یہ کہ جس کا دل صالح ہو یعنی شرک وکفر کے میل کچیل سے صاف ہو، اللہ کو سچا جانتا ہو، قیامت کو یقینی مانتا ہو، دوبارہ جی اٹھنے پر ایمان رکھتا ہو، اللہ کی توحید کا قائل اور عامل ہو، نفاق وغیرہ سے اس کا دل بیمار نہ ہو، بلکہ ایمان واخلاص اور نیک عقیدے سے دل صحیح اور تندرست ہو، بدعتوں سے نفرت رکھتا ہو اور سنت سے الفت رکھتا ہو۔ بنو کنانہ کے ایک آدمی فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے فتح مکہ کے دن نماز پڑھی تو میں نے آپ ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

اے اللہ مجھے قیامت کے دن رسوا نہ کرنا

(مسند احمد، حدیث نمبر 18056، صفحہ نمبر 596، جلد نمبر 29)

دعاء نمبر 47

رَبِّ نَجِّنِيْ وَأَهْلِيْ مِمَّا يَعْمَلُوْنَ ○

اے میرے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو ان لوگوں کے اعمال سے بچا

(سورۃ الشعراء الایۃ 169)

حضرت لوط علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے، کہ جب باوجود دعوت دینے کے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم باز نہ آئی اور اپنے مکروہ فعل میں لگے رہے تو حضرت لوط علیہ السلام نے اپنی اور اپنے، گھر والوں کی نجات کی دعا فرمائی۔

دعاء نمبر 48

رَبِّ إِنَّ قَوْمِيْ كَذَّبُوْنِ ○ فَافْتَحْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهُمْ

اے میرے رب میری قوم نے مجھے جھٹلایا تو تُو میرے اور ان کے درمیان

فَتْحًا وَّنَجِّنِيْ وَمَنْ مَّعِيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ○

فیصلہ فرما، اور مجھے اور میرے ساتھ جو مؤمنین ہیں انہیں نجات عطا فرما

(سورۃ الشعراء الایۃ 117،118)

حضرت نوح علیہ السلام کی بددعا کا ذکر ہے جس میں انہوں نے اللہ تعالیٰ سے اپنی قوم کی تکذیب کی شکایت کی اور

اللہ تعالیٰ سے نصرت اور فتح طلب کی، جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا۔

دعاء نمبر 49

رَبِّ أَوْزِعْنِيٓ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيٓ أَنْعَمْتَ

اے میرے رب ! مجھے اس بات کا پابند بنا دیجیے کہ میں ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو آپ نے

عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ

مجھے اور میرے والدین کو عطا فرمائی ہیں، اور وہ نیک عمل کروں جو آپ کو پسند ہو،

وَأَدْخِلْنِيْ بِرَحْمَتِكَ فِيْ عِبَادِكَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اور اپنی رحمت سے مجھے اپنے نیک بندوں میں شامل فرما لیجیے۔

(سورۃ النمل الایۃ 19)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی دعا، جس میں وہ اللہ تعالیٰ سے اس بات کی دعا فرما رہے ہیں کہ اے اللہ مجھے اپنی ان نعمتوں کا شکریہ ادا کرنا الہام کر جو تو نے مجھ پر انعام کی ہیں مثلاً پرندوں اور حیوانوں کی زبان سکھا دینا وغیرہ، نیز جو نعمتیں تو نے میرے والدین پر انعام کی ہیں کہ وہ مسلمان اور مومن ہوئے وغیرہ، اور مجھے ایسے نیک عمل کرنے کی توفیق دے جن سے تو خوش ہو جائے۔

حضرات انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے کہ اپنے اعمال صالحہ کے مقبول ہونے کی بھی دعا کرتے تھے جیسے حضرت ابراہیم و اسماعیل علیہما السلام نے بیت اللہ کی تعمیر کے وقت دعا فرمائی: رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اس سے معلوم ہوا کہ جو عمل نیک ہے صرف اس کو کر کے بے فکر نہیں ہو جانا چاہئے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے اس کی قبولیت کی دعا بھی مانگنی چاہئے۔

پھر حضرت سلیمان علیہ السلام نے دعا فرمائی کہ جب میری موت آجائے تو مجھے اپنے نیک بندوں اور بلند رفقاء میں ملا دے جو تیرے دوست ہیں، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نیک اعمال کرنے اور اس کے مقبول ہو جانے کے باوجود بھی جنت میں داخل ہونا اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم ہی سے ہوگا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اپنے عمل کی وجہ سے نجات نہیں پائے گا، ایک شخص نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! اور آپ بھی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں میں بھی مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے گا، لیکن تم لوگ میانہ روی اختیار کرو۔ (الصحیح للمسلم، کتاب صفۃ القیامۃ الخ، باب لن یدخل احد الجنۃ الخ، ح2816، ص1132)

حضرت سلیمان علیہ السلام بھی ان کلمات میں دخول جنت کے لئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کی دعا فرما رہے ہیں کہ اے اللہ، مجھے وہ خاص رحمت بھی عطا فرما جس سے جنت کا مستحق ہو جاؤں اور تیرے نیک بندوں میں شامل ہو جاؤں۔

دعاء نمبر 50

رَبِّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ٥

اے میرے رب! میں نے اپنی جان پر ظلم کیا پس تُو مجھے بخش دے

(سورۃ القصص الآیۃ 16)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے استغفار کا ذکر ہے، واقعہ یوں ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام جب جوان ہوئے تو فرعون کی قوم سے ان کے ظلم وکفر کی وجہ سے بیزار رہتے تھے، ایک روز دیکھا کہ دو شخص لڑ رہے ہیں، ایک اسرائیلی دوسرا قبطی، اسرائیلی نے موسیٰ علیہ السلام کو دیکھ کر فریاد کی کہ مجھے اس قبطی سے بچاؤ، حضرت موسیٰ علیہ السلام پہلے ہی قبطیوں کے ظلم وستم سے واقف تھے، لہٰذا اس کی تادیب کے لیے ایک گھونسہ رسید کیا، اس ایک ہی گھونسہ نے قبطی کا کام تمام کر دیا۔ خود حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی اندازہ نہ تھا کہ ایسا ہو جائے گا، پچھتائے کہ بے قصد خون ہو گیا، بیشک قبطی کافر حربی تھا، ظالم تھا، اور موسیٰ علیہ السلام کی نیت بھی محض تادیب کی تھی، جان سے مار ڈالنے کی نہ تھی، مگر ظاہر ہے قتل ہو چکا تھا اور اندیشہ تھا کہ اشتعال پیدا ہو کر دوسرے مصائب وفتن کا دروازہ نہ کھل جائے، اس لیے اپنے فعل پر نادم ہوئے اور سمجھ گئے کہ اس میں کسی درجہ تک شیطان کا دخل ہے، حضرات انبیاء علیہم السلام کی فطرت ایسی پاک وصاف ہوتی ہے کہ نبوت ملنے سے پیشتر ہی وہ اپنے ہر ہر عمل کا محاسبہ کرتے تھے اور ادنیٰ سی لغزش پر بھی حق تعالیٰ سے معافی مانگتے تھے، چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے اپنی غلطی کا اعتراف کر کے معافی چاہی جو دے دی گئی۔

دعاء نمبر 51

رَبِّ نَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

اے میرے رب مجھے ظالموں سے نجات عطا فرما

(سورۃ القصص الایۃ 21)

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی اس دعا، جو انہوں نے فرعون اور اس کی قوم سے نجات پانے کے لئے مانگی۔

دعاء نمبر 52

رَبِّ إِنِّیْ لِمَآ أَنْزَلْتَ إِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۝

اے میرے رب جو اچھی چیز بھی تُو میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں

(سورۃ القصص الایۃ 24)

طلب خیر کے لئے مانگی گئی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے، جب وہ مدین شہر میں جو ان کے لئے اجنبی تھا بے یار و مددگار تھے اور اس وقت حالت یہ تھی کہ ان کے پاس کھانے کو بھی کچھ نہیں تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا اور زندگی کی ساری ضروریات کا انتظام فرما دیا۔

دعاء نمبر 53

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ ۝

اے میرے رب فسادی لوگوں کے مقابلے میں میری مدد فرما

(سورۃ العنکبوت الایۃ 30)

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم جب باوجود سمجھانے کے اپنے برے افعال سے باز نہیں آئی تو انہوں نے اپنی قوم کے خلاف اللہ تعالیٰ سے مدد طلب فرمائی، کہ اے میرے رب مجھ کو ان مفسد لوگوں پر غالب کر دے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی۔

دعاء نمبر 54

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ

تو تم اللہ کی تسبیح کرو اس وقت بھی جب تمہارے پاس شام آتی ہے، اور اس وقت بھی جب تم پر صبح طلوع ہوتی ہے،

الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ

اور اسی کی حمد ہوتی ہے آسمانوں میں بھی اور زمین میں بھی اور سورج ڈھلنے کے وقت بھی (اس کی تسبیح کرو) اور اس وقت بھی جب تم پر ظہر کا وقت آتا

يُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ

ہے، وہ جاندار کو بے جان سے نکال لاتا ہے، اور بے جان کو جاندار سے نکال لیتا ہے

وَيُحْيِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ

اور وہ زمین کو اس کے مردہ ہوجانے کے بعد زندگی بخشتا ہے اور اسی طرح تم کو (قبروں سے) نکال لیا جائے گا۔

(سورۃ الروم الایۃ 19-17)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس دعا کا ذکر ہے جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنا خلیل بنایا، حضرت معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں تم کو یہ نہ بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا ایسا خلیل عہد وفا (یعنی ایسا خلیل و دوست جو وعدے کو پورا کرنے والا ہو) کیوں قرار دیا، (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا) کیونکہ وہ روزانہ صبح و شام یہ کلمات کہا کرتے تھے:

فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ وَلَهُ الْحَمْدُ

فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ

(مسند احمد، حدیث نمبر 15624، صفحہ نمبر 388، جلد نمبر 24، مطبوعہ دار الحرمین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے صبح کے وقت یہ آیات (مذکورہ بالا) پڑھیں (فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ سے وَكَذٰلِكَ تُخْرَجُوْنَ تک) تو اس دن میں اس سے جو کچھ فوت ہوا اس نے اس کو پالیا اور جس نے رات کے وقت یہ آیات پڑھیں تو رات میں اس سے جو چیز فوت ہوگئی اس نے اس کو پالیا۔

(سنن ابو داود، کتاب الادب، باب ما یقول اذا اصبح، حدیث 5076، صفحہ 547، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 55

رَبِّ هَبْ لِيْ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝

اے میرے رب مجھے نیک (بیٹا) عطا فرما

(سورۃ الصافات الایۃ 100)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے، جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے اہل وطن سے بالکل مایوس ہو گئے، اور وہاں حضرت لوط علیہ السلام کے سوا کوئی آپ پر ایمان نہیں لایا، تو ارادہ کیا کہ میں دارالکفر کو چھوڑ کر کسی ایسی جگہ چلا جاؤں گا جہاں کا مجھے اپنے رب کی طرف سے حکم ہوا ہے اور جہاں میں اپنے پروردگار کی عبادت کر سکوں گا، چنانچہ آپ اپنی زوجہ مطہرہ حضرت سارہ علیہا السلام اور اپنے بھانجے حضرت لوط علیہ السلام کو لے کر سفر پر روانہ ہوئے اور عراق کے مختلف حصوں سے ہوتے ہوئے بالآخر شام تشریف لے آئے، اس وقت تک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے یہاں کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی، اس لئے آپ نے مذکورہ بالا دعا فرمائی، یعنی جب کنبہ اور وطن چھوٹ گیا تو اچھی اولاد عطا فرما، جو دینی کام میں میری مدد کرے اور اس سلسلہ کو باقی رکھے، اسی وقت دعا قبول ہوئی اور ایک بردبار بچے کی بشارت دی گئی، یہ حضرت اسماعیل علیہ السلام تھے۔

دعاء نمبر 56

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اے اللہ اے آسمانوں اور زمین کو پیدا کرنے والے، ہر غائب و حاضر کے جاننے والے !

أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ

تو ہی اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں کا فیصلہ کرے گا جن میں وہ اختلاف کرتے رہے ہیں

(سورۃ الزمر الایۃ 46)

حضور ﷺ کو تعلیم کی گئی ایک دعا کا ذکر ہے، حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ جب قیام اللیل (تہجد) کے لیے اٹھتے تھے تو اپنی نماز کس دعا سے شروع کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ آپ ﷺ قیام اللیل فرماتے تو اپنی نماز اس دعا سے

شروع فرماتے تھے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ

اے اللہ! اے جبرائیل و میکائیل اور اسرافیل کے رب! آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے!

الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا

غیب اور ظاہر کے جاننے والے! تو ہی اپنے بندوں کے درمیان جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں، فیصلہ فرمائے گا، جن چیزوں میں اختلاف کیا گیا ہے،

اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ إِنَّكَ أَنْتَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَاءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

ان میں اپنی مرضی سے حق کی طرف میری رہنمائی فرما، بے شک تو جسے چاہتا ہے اسے سیدھی راہ کی طرف رہنمائی کرتا ہے

(سنن ابو داؤد، کتاب الصلوۃ، باب ما یستفتح بہ الصلوۃ من الدعاء، حدیث 767، صفحہ 103، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 57

رَبَّنَا وَسِعْتَ كُلَّ شَيْءٍ رَّحْمَةً وَّعِلْمًا فَاغْفِرْ لِلَّذِيْنَ

اے ہمارے پروردگار تیری رحمت اور علم ہر چیز پر حاوی ہے، اس لیے جن لوگوں نے توبہ کرلی ہے

تَابُوْا وَاتَّبَعُوْا سَبِيْلَكَ وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيْمِ رَبَّنَا

اور تیرے راستے پر چل پڑے ہیں، ان کی بخشش فرما دے اور انہیں دوزخ کے عذاب سے بچا لے اور اے ہمارے پروردگار

وَأَدْخِلْهُمْ جَنّٰتِ عَدْنِ ِالَّتِيْ وَعَدْتَّهُمْ وَمَنْ صَلَحَ

انہیں ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں داخل فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے نیز ان کے

مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيّٰتِهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ

ماں باپ اور بیوی بچوں میں سے جو نیک ہوں، انہیں بھی جنت میں داخل فرما دینا، یقیناً تیری اور صرف تیری ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی

الْحَكِيْمُ وَقِهِمُ السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ يَوْمَئِذٍ

کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل ہے اور ان کو ہر طرح کی برائیوں سے محفوظ رکھ اور اس دن جسے تو نے برائیوں سے محفوظ کرلیا

فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

اس پر تو نے بڑا رحم فرمایا اور یہی زبردست کامیابی ہے

(سورۃ المؤمن الایۃ 7)

حاملین عرش فرشتوں کی دعا کا ذکر ہے جو ان مومنین کے لئے خصوصاً جو گناہوں سے تائب اور شریعت کے متبع ہوجائیں دعائیں کرتے ہیں، یا تو اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کام پر مامور فرمایا ہے، یا ان کی فطرت وطبیعت ہی ایسی ہے

کہ وہ اللہ کے نیک بندوں کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے لئے اس کی غیر حاضری میں دعا کرتا ہے تو مقررہ فرشتہ اس کی دعا پر آمین کہتا ہے اور اس کے لئے دعا کرتا ہے کہ اللہ تجھے بھی یہی دے جو تو اس مسلمان کے لئے اللہ سے مانگ رہا ہے۔ (الصحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، ح2732، ص1093)

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ قرآن کریم کی آیت وَيَسْتَغْفِرُوْنَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (اور وہ استغفار کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائے) کے بارے میں حضرت مطرف بن عبداللہ بن شخّیر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہم نے اللہ کے بندوں میں سے اس کے بندوں کے لئے فرشتوں کو زیادہ خیر خواہی کرنے والا پایا اور ہم نے اللہ کے بندوں میں سے اس کے بندوں کے لئے شیاطین کو زیادہ دھوکہ دینے والا پایا۔

(الدر المنثور، سورۃ الغافر، الایۃ7، صفحہ نمبر 21، جلد نمبر 13، مطبوعہ مرکز ھجر)

دعاء نمبر 58

رَبِّ أَوْزِعْنِيْ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ

یا رب ! مجھے توفیق دیجیے کہ میں آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کروں جو آپ نے مجھے

وَعَلٰى وَالِدَيَّ وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَأَصْلِحْ

اور میرے ماں باپ کو عطا فرمائی، اور ایسے نیک عمل کروں جن سے آپ راضی ہوجائیں، اور میرے لیے

لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ إِنِّيْ تُبْتُ إِلَيْكَ وَإِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ

میری اولاد کی بھی اصلاح فرما دیجیے، میں آپ کے حضور توبہ کرتا ہوں اور میں فرمانبرداروں میں شامل ہوں

(سورۃ الاحقاف الایۃ15)

ایک سعادت مند آدمی کی دعا کا ذکر ہے، جس نے والدین کی خدمت کر کے یہ سعادت مندی حاصل کی، ایسے شخص نے چالیس سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد اپنے پروردگار کے حضور اس طرح دعا کی رَبِّ أَوْزِعْنِيْ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰى وَالِدَيَّ (یعنی اے میرے پروردگار مجھے توفیق دے دے یعنی میری قسمت میں کر دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کر سکوں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی)، اس نعمت میں تمام نعمتیں شامل ہیں جو اللہ نے انسان کو دی ہیں، پھر اپنے رب کے حضور عرض کیا کہ اے میرے رب ! مجھے اس بات کی بھی

توفیق دے وَأَنْ أَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ (کہ میں ایسا نیک عمل کرسکوں، جس سے تو راضی ہوجائے)، وہ سعادت مند آدمی اپنی اولاد کے لئے بھی دعا کرتا ہے وَأَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ (اور میرے لئے میری اولاد کو بھی درست فرمادے)، اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ (میں تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں) وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ (اور بیشک میں فرمانبرداری کرنے والوں میں ہوں)، یہ اللہ تعالیٰ نے ایک سعادت مند آدمی کا نظریہ اور اس کا طرز عمل بیان کیا ہے۔

ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ حَتّٰى اِذَا بَلَغَ أَشُدَّهٗ وَبَلَغَ أَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ أَوْزِعْنِيْ (یہاں تک کہ جب وہ اپنی جوانی کو پہنچ جاتا ہے اور چالیس برس کی عمر کو پہنچتا ہے تو کہتا ہے اے میرے رب مجھے توفیق دے) یہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا کو قبول فرمایا، ان کے والدین، بھائی اور اولاد سب کے سب مسلمان ہوگئے اور ان کے بارے میں یہ آیتیں بھی نازل ہوئی فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى سے سورت کے اخیر تک۔ (الدر المنثور، الاحقاف، الآیۃ15، صفحہ326/13)

دعاء نمبر 59

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا

اے ہمارے پروردگار ! ہماری بھی مغفرت فرمایئے، اور ہمارے ان بھائیوں کی بھی جو ہم سے پہلے

بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا

ایمان لاچکے ہیں، اور ہمارے دلوں میں ایمان لانے والوں کے لیے کوئی بغض نہ رکھئے

رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ۝

اے ہمارے پروردگار ! آپ بہت شفیق، بہت مہربان ہیں

(سورۃ الحشر الآیۃ10)

ایمان والوں کی صفت بتائی جارہی ہے کہ وہ سابقین کے لیے دعائے مغفرت کرتے ہیں اور کسی مسلمان بھائی کے لئے دل میں بغض نہیں رکھتے۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کے تین طبقات ہیں ان میں سے دو طبقات اس دنیا سے جاچکے ہیں جبکہ ایک طبقہ ابھی باقی ہے، تو تمہارے لئے بہتر ہے کہ تم اس طبقے میں سے ہوجاؤ، پھر یہ آیت پڑھی: لِلْفُقَرَآءِ الْمُهٰجِرِيْنَ الَّذِيْنَ أُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ (ان فقراء مہاجرین کے لیے جو اپنے گھروں اور اپنے مالوں سے نکالے گئے) پھر فرمایا اس طبقے سے مراد مہاجرین ہیں اور یہ وہ

طبقہ ہے جو گزر چکا، پھر یہ آیت پڑھی وَالَّذِيْنَ تَبَوَّؤُ الدَّارَ وَالْاِيْمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ (اور جو لوگ دارالاسلام اور ایمان میں ان مہاجرین کے آنے سے پہلے مقیم تھے)، پھر فرمایا اس سے مراد انصار ہیں اور یہ طبقہ بھی گزر چکا، پھر یہ آیت پڑھی وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ (اور جو لوگ ان کے بعد آئے اور وہ کہتے ہیں اے ہمارے رب ہم کو بخش دے اور ہمارے ان بھائیوں کو بھی جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے) اور یہ تیسرا طبقہ باقی ہے تو تمہارے لئے بہتر ہوگا کہ تم اس طبقے میں سے ہو جاؤ جو اب تک باقی ہے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب التفسیر، سورۃ الحشر، حدیث نمبر 3800، صفحہ نمبر 526، جلد نمبر 2)

ابن مردویہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے وہ فرماتی ہیں کہ مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے لیے دعائے مغفرت کریں لیکن کچھ لوگ اس کے برخلاف صحابہ کو برا بھلا کہتے ہیں پھر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے یہ آیت پڑھی وَالَّذِيْنَ جَآءُوْا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ۔ (الدر المنثور، سورۃ الحشر، الآیۃ 10، صفحہ نمبر 384، جلد نمبر 14)

دعاء نمبر 60

رَبَّنَا عَلَيْكَ تَوَكَّلْنَا وَإِلَيْكَ أَنَبْنَا وَإِلَيْكَ

اے ہمارے رب! ہم نے آپ ہی پر بھروسہ کیا ہے، اور ہم نے آپ ہی کی طرف رجوع کیا ہے، اور آپ ہی کی طرف سب کو

الْمَصِيْرُ ٥ رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا

لوٹ کر جانا ہے۔ اے ہمارے رب! ہمیں کافروں کے لئے تختۂ مشق نہ بنایئے

وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ٥

اور اے ہمارے پروردگار! ہماری مغفرت فرما دیجیے۔ یقیناً آپ کی ذات وہ ہے جس کا اقتدار بھی کامل ہے، جس کی حکمت بھی کامل ہے

(سورۃ الممتحنۃ الآیۃ 4,5)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے کہ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قوم باوجود سمجھانے کے کفر و شرک سے باز نہ آئی تو انہوں نے اپنی قوم سے برات کا اعلان فرمایا اور اللہ تعالیٰ سے عاجزی اور انکساری سے دعا فرمائی کہ اے ہمارے رب تمام کاموں میں ہمارا بھروسہ اور اعتماد تیری ہی پاک ذات پر ہے ہم اپنے تمام کام تجھے سونپتے ہیں تیری طرف رجوع و رغبت کرتے ہیں، دار آخرت میں بھی ہمیں تیری ہی جانب لوٹنا ہے، پھر کہتے ہیں الٰہی تو ہمیں

کافروں کے لئے فتنہ نہ بنا، یعنی ایسا نہ ہو کہ یہ ہم پر غالب آ کر ہمیں مصیبت میں مبتلا کر دیں، اور یہ بھی نہ ہو کہ تیری طرف سے ہم پر کوئی عتاب وعذاب نازل ہو اور وہ ان کے اور زیادہ بھٹکنے کا سبب بنے کہ اگر یہ مسلمان حق پر ہوتے تو اللہ انہیں عذاب میں کیوں مبتلا کرتا؟ اگر یہ کفار کسی میدان میں جیت گئے تو بھی یہ ان کفار کے لئے فتنہ کا سبب ہوگا کہ وہ سمجھیں گے کہ ہم اس لئے غالب آئے کہ ہم ہی حق پر ہیں، اسی طرح اگر یہ ہم پر غالب آ گئے تو ایسا نہ ہو کہ ہمیں تکلیفیں پہنچا پہنچا کر تیرے دین سے دور کر دیں، پھر دعا مانگتے ہیں کہ الٰہی ہمارے گناہوں کو بھی بخش دے، ہمیں معاف فرما، تو عزیز ہے تیری جناب میں پناہ لینے والا نامراد نہیں ہوتا اور تیرے در پر دستک دینے والا خالی ہاتھ نہیں جاتا، تو اپنی شریعت کے تقرر میں اپنے اقوال وافعال میں اور قضا وقدر کے مقدر کرنے میں حکمتوں والا ہے، تیرا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں۔

دعاء نمبر 61

رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا وَاغْفِرْ لَنَا إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اے ہمارے رب! ہمارے لیے ہمارے اس نور کو مکمل کر دیجیے اور ہماری مغفرت فرما دیجیے، یقینا آپ ہر چیز پر قدرت رکھنے والے ہیں۔

(سورۃ التحریم الایۃ 8)

ایمان والوں کی اس دعا کا ذکر ہے جو وہ قیامت کے دن مانگیں گے، قیامت کے دن جب پل صراط کے اندھیروں پر سے گزرنے کی منزل آئے گی تو اہل ایمان کا نور ان کے سامنے اور دائیں طرف دوڑ رہا ہوگا، ان کے سامنے ان کے ایمان کی روشنی ہوگی اور دائیں طرف اعمال صالحہ کی روشنی ہوگی، جس کے ذریعے وہ اندھیروں کو عبور کر لیں گے، اور منافقوں کا نور بجھ جائے گا، اس وقت ایمان والے اللہ تعالیٰ سے مذکورہ بالا دعا مانگیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ آیت يَوْمَ لَا يُخْزِى اللّٰهُ النَّبِيَّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ نُوْرُهُمْ يَسْعٰى (جس دن کہ اللہ نبی کو اور جو مسلمان ان کے ساتھ ہیں ان کو رسوا نہیں کرے گا، ان کا نور ان کے سامنے دوڑتا ہوگا) سے مراد ہے کہ موحدین میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نور عطا فرمائے گا، لیکن منافق کا نور بجھ جائے گا اور جب مومن منافق کے نور کو بجھتا ہوا دیکھے گا تو وہ ڈر جائے گا اور کہے گا رَبَّنَا أَتْمِمْ لَنَا نُوْرَنَا (اے ہمارے رب ہمارے لیے ہمارے نور کو پورا کر دیجیے)۔ (المستدرک، کتاب التفسیر، التحریم، حدیث 3832، صفحہ 538/2)

دعاء نمبر 62

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَیْتِیَ

اے میرے رب ! میری اور میرے والدین کی اور ہر اس شخص کی بخشش فرما دیجیے جو میرے گھر میں

مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ o

ایمان کی حالت میں داخل ہوا ہے اور تمام مومن مردوں اور مومن عورتوں کی بھی بخشش فرما دے۔

(سورۃ النوح الایۃ28)

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے لئے، اپنے والدین کے لئے اور تمام مومنین مرد ہوں یا عورتیں سب کے لئے دعا فرمائی ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا مانگتے ہوئے تمام مؤمنین کو دعا میں شامل کرنا یہ انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے۔

دعاء نمبر 63

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ o مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ o

(اے مخاطب) کہہ دے میں صبح کی سفیدی کے رب کی پناہ مانگتا ہوں ہر مخلوق کے شر سے

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ o وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ

اور تاریکی کے شر سے جبکہ وہ پھیل جائے اور گرہوں میں پھونکنے والیوں

فِی الْعُقَدِ o وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ o

کے شر سے اور حاسد کے شر سے جبکہ وہ حسد کرے

دعاء نمبر 64

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ o مَلِكِ النَّاسِ o اِلٰهِ

کہہ دے میں پناہ مانگتا ہوں انسانوں کے رب کی ، لوگوں کے بادشاہ کی ،

النَّاسِ o مِنۡ شَرِّ الۡوَسۡوَاسِ الۡخَنَّاسِ o

آدمیوں کے معبود کی ، وسوسہ ڈال کر چھپ جانے والے کے شر سے،

الَّذِیۡ یُوَسۡوِسُ فِیۡ صُدُوۡرِ النَّاسِ o مِنَ

جو لوگوں کے سینوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، چاہے وہ

الۡجِنَّةِ وَالنَّاسِ o

جنات میں سے ہو یا انسانوں میں سے

سورۂ فلق اور سورۂ ناس قرآن کریم کی دو عظیم سورتیں ہیں، ان دونوں سورتوں کے منافع اور برکات اس قدر عالیشان ہیں کہ کوئی انسان ان سے مستغنی نہیں ہوسکتا، ان دونوں سورتوں میں سحر اور نظر بد اور تمام آفات جسمانی و روحانی کے دور کرنے کی تاثیر ہے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ پر آج کی رات ایسی آیتیں نازل ہوئی ہیں کہ ان جیسی آیات پہلے کبھی نہیں دیکھی گئیں وہ قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ الۡفَلَقِ آخر سورت تک اور قُلۡ اَعُوۡذُ بِرَبِّ النَّاسِ آخر سورت تک ہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ما جاء فی المعوذتین، ح2902، ص463)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیمار پڑتے تو معوذات (سورۂ، اخلاص، فلق، ناس) پڑھ کر اسے اپنے اوپر دم کرتے (اس طرح کہ منہ مبارک سے ہوا کے ساتھ کچھ تھوک بھی نکلتا) پھر جب (مرض الموت میں) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف بڑھ گئی تو میں ان سورتوں کو پڑھ کر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں سے برکت کی امید میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسد مبارک پر پھیرتی تھی۔ (الصحیح للبخاری، کتاب فضائل القران باب فضل المعوذات، ح4728، ص1916)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے، جب ہم جحفہ اور ابواء کے درمیان میں پہنچے تو اچانک ہمیں شدید ہوا اور سخت اندھیرے نے گھیر لیا، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کے ذریعہ پناہ مانگنے لگے اور فرمایا اے عقبہ! ان دونوں کے ذریعہ پناہ طلب کرو، کیونکہ ان دونوں کی پناہ جیسی پناہ کسی نے طلب نہیں کی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان دونوں کے ساتھ امامت کراتے ہوئے سنا ہے۔ (شعب الایمان، ح2563، ص512، ج2)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر رات جب بستر پر آرام فرماتے تو اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملا کر قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ (تینوں سورتیں مکمل) پڑھ کر ان پر پھونکتے اور پھر دونوں ہتھیلیوں کو جہاں تک ممکن ہوتا اپنے جسم پر پھیرتے تھے، پہلے سر اور چہرہ پر اور سامنے کے بدن پر ہاتھ پھیرتے، یہ عمل آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تین مرتبہ کیا کرتے تھے۔ (بخاری، باب فضل المعوذات، حدیث4729، صفحہ1916)

حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بارش کی ایک سخت اندھیری رات میں نماز پڑھانے کے لیے تلاش کرنے نکلے، تو ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پالیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم لوگوں نے نماز پڑھ لی؟" میں نے کوئی جواب نہیں دیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کچھ کہو، اس پر بھی میں نے کچھ نہیں کہا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پھر فرمایا کہ کچھ کہو، (پھر بھی) میں نے کچھ نہیں کہا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ" کچھ تو کہو، میں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول! کیا کہوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ اور معوذتین تین مرتبہ صبح کے وقت، اور تین مرتبہ شام کے وقت پڑھ لیا کرو تو یہ تمہیں (ہر طرح کی پریشانیوں سے بچاؤ کے لیے) کافی ہوں گی۔

(سنن ابو داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، حدیث نمبر 5082، صفحہ نمبر 548، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تم پر وہ دم نہ کروں جو میرے پاس جبرائیل لے کر آئے؟ میں نے عرض کیا کہ ضرور یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین بار یہ پڑھا:

بِسْمِ اللهِ أَرْقِيكَ وَاللهُ يَشْفِيكَ مِنْ كُلِّ دَاءٍ فِيكَ مِنْ شَرِّ

اللہ کے نام سے میں تم پر دم کرتا ہوں، اللہ ہی تمہیں شفاء دے گا، تمہارے ہر مرض سے،

النَّفَّثٰتِ فِي الْعُقَدِ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ

گرہوں پر پھونکنے والیوں کے شر سے، اور حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرے"۔

(سنن ابن ماجۃ، کتاب الطب، باب النفث فی الرقیۃ، حدیث نمبر 3524، صفحہ نمبر 381، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 65

سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ

تُو پاک ہے اے اللہ اور ان کا تحفہ جنت میں سلام ہوگا

وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور ان کی اخیر گفتگو یہ ہوگی کہ سب حمد و ثناء اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے

(سورۃ یونس الآیۃ 10)

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب جنتی سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ کہیں گے تو ان کو ان کے رب کی طرف سے جنت میں سے وہ دے دیا جائے گا جو وہ چاہیں گے۔

(تفسیر الدر المنثور ج7 تفسیر سورۃ یونس، ص 634، ط مرکز ھجر)

ابن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں روایت نقل کی ہے کہ ابن جریج فرماتے ہیں کہ اہل جنت کے پاس سے جب کوئی پرندہ اڑتا ہو گزرے گا جس کے کھانے کی انہیں خواہش ہوگی تو وہ کہیں گے سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ تو ایک فرشتہ ان کے سامنے ان کی مرغوب چیز لا کر حاضر ہوگا وہ فرشتہ انہیں سلام کرے گا اور وہ جواب میں اسے سلام کریں گے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ کا یہی مطلب ہے پھر جب وہ اپنی مرغوب چیز کھا چکیں گے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں گے اللہ تعالیٰ کے اس قول وَاٰخِرُ دَعْوٰهُمْ أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ کا یہی مطلب ہے۔ (تفسیر الطبری ج15 تفسیر سورۃ یونس، ص 30، ط مکتبۃ ابن تیمیۃ القاھرۃ)

دعاء نمبر 66,67

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلِلّٰهِ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اللہ ہی کے لئے ہیں اچھے نام، تو تم پکارو اس کو ان ہی ناموں سے

وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِلّٰهِ تَعَالٰى تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں

اِسْمًا مَنْ أَحْصٰهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَفِيْ رِوَايَةٍ مَنْ حَفِظَهَا

جو ان کو شمار کرے گا وہ جنت میں داخل ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ جو انہیں یاد کرے گا

هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

اَلرَّحْمٰنُ	اَلرَّحِيْمُ	اَلْمَلِكُ	اَلْقُدُّوْسُ	اَلسَّلٰمُ
اَلْمُؤْمِنُ	اَلْمُهَيْمِنُ	اَلْعَزِيْزُ	اَلْجَبَّارُ	اَلْمُتَكَبِّرُ
اَلْخَالِقُ	اَلْبَارِئُ	اَلْمُصَوِّرُ	اَلْغَفَّارُ	اَلْقَهَّارُ
اَلْوَهَّابُ	اَلرَّزَّاقُ	اَلْفَتَّاحُ	اَلْعَلِيْمُ	اَلْقَابِضُ
اَلْبَاسِطُ	اَلْخَافِضُ	اَلرَّافِعُ	اَلْمُعِزُّ	اَلْمُذِلُّ
اَلسَّمِيْعُ	اَلْبَصِيْرُ	اَلْحَكَمُ	اَلْعَدْلُ	اَللَّطِيْفُ
اَلْخَبِيْرُ	اَلْحَلِيْمُ	اَلْعَظِيْمُ	اَلْغَفُوْرُ	اَلشَّكُوْرُ
اَلْعَلِيُّ	اَلْكَبِيْرُ	اَلْحَفِيْظُ	اَلْمُقِيْتُ	اَلْحَسِيْبُ
اَلْجَلِيْلُ	اَلْكَرِيْمُ	اَلرَّقِيْبُ	اَلْمُجِيْبُ	اَلْوَاسِعُ
اَلْحَكِيْمُ	اَلْوَدُوْدُ	اَلْمَجِيْدُ	اَلْبَاعِثُ	اَلشَّهِيْدُ
اَلْحَقُّ	اَلْوَكِيْلُ	اَلْقَوِيُّ	اَلْمَتِيْنُ	اَلْوَلِيُّ
اَلْحَمِيْدُ	اَلْمُحْصِيْ	اَلْمُبْدِئُ	اَلْمُعِيْدُ	اَلْمُحْيِيْ
اَلْمُمِيْتُ	اَلْحَيُّ	اَلْقَيُّوْمُ	اَلْوَاجِدُ	اَلْمَاجِدُ

اَلْوَاجِدُ	اَلْاَحَدُ	اَلصَّمَدُ	اَلْقَادِرُ	اَلْمُقْتَدِرُ
اَلْمُقَدِّمُ	اَلْمُؤَخِّرُ	اَلْاَوَّلُ	اَلْاٰخِرُ	اَلظَّاهِرُ
اَلْبَاطِنُ	اَلْوَالِیْ	اَلْمُتَعَالِیْ	اَلْبَرُّ	اَلتَّوَّابُ
اَلْمُنْعِمُ	اَلْمُنْتَقِمُ	اَلْعَفُوُّ	اَلرَّؤُفُ	
مَالِكُ الْمُلْكِ	ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ	اَلرَّبُّ		
اَلْمُقْسِطُ	اَلْجَامِعُ	اَلْغَنِیُّ	اَلْمُغْنِیُ	اَلْمُعْطِیُّ
اَلْمَانِعُ	اَلضَّارُّ	اَلنَّافِعُ	اَلنُّوْرُ	اَلْهَادِیُ
اَلْبَدِیْعُ	اَلْبَاقِیْ	اَلْوَارِثُ	اَلرَّشِیْدُ	اَلصَّبُوْرُ

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3507، صفحہ نمبر 552)

اچھے نام سے مراد وہ نام ہیں جو صفات کمال کے اعلیٰ درجہ پر دلالت کرنے والے ہیں، اور ظاہر ہے کہ کسی کمال کا اعلیٰ درجہ جس سے اوپر کوئی درجہ نہ ہوسکے وہ صرف خالق کائنات ہی کو حاصل ہے، اس کے سوا کسی مخلوق کو یہ مقام حاصل نہیں ہوسکتا، اسی لئے اس آیت میں ایسی عبارت اختیار کی گئی جس سے معلوم ہو کہ یہ اسماء حسنیٰ صرف اللہ ہی کی خصوصیت ہے دوسروں کو حاصل نہیں۔

پکارنا یا بلانا دعا کا ترجمہ ہے، اور دعا کا لفظ قرآن میں دو معنی کے لئے استعمال ہوتا ہے، ایک اللہ تعالیٰ کا ذکر، اس کی حمد وثنا، تسبیح وتمجید کے ساتھ، دوسرے حاجات ومشکلات کے وقت اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرنا اور مصائب وآفات سے نجات اور مشکلات کی آسانی کی درخواست کرنا، اس آیت میں فَادْعُوْهُ بِهَا کا لفظ دونوں معنی کو شامل ہے تو آیت کے معنی یہ ہوئے کہ حمد وثنا اور تسبیح کے لائق بھی صرف اسی کی پاک ذات ہے اور مشکلات ومصائب سے نجات اور حاجت روائی بھی صرف اسی کے قبضہ میں ہے، اس لئے حمد وثنا اسی کی کرو اور حاجت روائی، مشکل کشائی کے لئے اسی کو پکارو اور پکارنے کا طریقہ بھی بتلا دیا کہ ان ہی اسماء حسنی کے ساتھ پکارو جو اللہ تعالیٰ کے لئے ثابت ہیں۔

بخاری شریف میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے

ننانوے نام ہیں، ایک کم سو، جو شخص بھی انہیں یاد کرلے گا جنت میں جائے گا، اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

(الصحیح للبخاری کتاب الدعوات، باب للہ مائۃ اسم غیر واحد، حدیث نمبر 6047)

اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام پڑھ کر جس مقصد کے لئے دعا کی جائے قبول ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اُدْعُوْنِیْٓ أَسْتَجِبْ لَكُمْ یعنی تم مجھے پکارو تو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، حاجات و مشکلات کے لئے دعا سے بڑھ کر کوئی تدبیر ایسی نہیں جس میں کسی ضرر کا خطرہ نہ ہو اور نفع یقینی ہو، اپنی حاجات کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنے میں کسی نقصان کا تو کوئی احتمال ہی نہیں، اور ایک نفع نقد ہے کہ دعا ایک عبادت ہے، اس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے، ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے کہ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ یعنی دعا کرنا عبادت کا مغز ہے۔ (سنن الترمذی، ح 3371، ص 534)

اور جس مقصد کے لئے اس نے دعا کی ہے اکثر تو وہ مقصد بعینہ پورا ہو جاتا ہے، اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ جس چیز کو اس نے اپنا مقصد بنایا تھا وہ اس کے حق میں مفید نہ تھی، تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس کی دعا کو دوسری طرف پھیر دیتے ہیں جو اس کے لئے مفید ہو، اور حمد و ثنا کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا ایمان کی غذا ہے جس کے نتیجے میں انسان کی رغبت و محبت اللہ تعالیٰ سے وابستہ ہو جاتی ہے اور دنیا کی تکلیفیں اگر پیش بھی آجائیں تو حقیر اور آسان ہو جاتی ہیں۔

خلاصہ یہ ہے کہ آیت مذکورہ کے اس جملہ میں دو ہدایتیں امت کو دی گئیں، ایک یہ کہ حمد و ثناء اور حاجات کے لئے صرف اللہ کو پکارا جائے مخلوق کو نہیں، دوسرے یہ کہ اللہ کو ان ہی ناموں سے پکارا جائے جو اللہ کے لئے ثابت ہیں۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جسے کوئی فکر اور غم پہنچ جائے تو وہ یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ

اے اللہ بے شک میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری باندی کا بیٹا ہوں میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے

مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ

میرے بارے میں تیرا حکم نافذ ہونے والا ہے اور میرے حق میں تیرا فیصلہ عدل پر مبنی ہے میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ہر اس نام

لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ

کے ساتھ جو تیرے لئے ہے کہ جس کے ذریعہ تو نے اپنی ذات کا نام رکھا ہے یا اس کو تیری مخلوق میں سے کسی کو سکھایا ہو یا اس کو

فِيْ كِتَابِكَ أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ

تو نے اپنی کتاب میں نازل کیا ہے یا اس کو خاص کرلیا اس غیب کے علم میں جو آپ کے پاس ہے کہ تو اس قرآن عظیم

الْقُرْاٰنَ رَبِيعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ صَدْرِيْ وَجَلَاءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ

کو میرے دل کے لئے خوشگواری کا ذریعہ اور میری سینے کا نور بنا دے اور میرے غم و فکر کو دور کرنے کا ذریعہ بنا دے

جو کوئی پریشان حال اور غم زدہ آدمی ان (کلمات) کو کہے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے غم اور پریشانی کو دور کردیں گے اور اس

کے غم کو خوشی میں بدل دیں گے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم ان کلمات کو سیکھ نہ لیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں کیوں نہیں، جو ان کلمات کو سنے اسے چاہئے کہ انہیں سیکھ لے (یاد کر لے)۔(مسند احمد، حدیث 3712، صفحہ 246/6)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ الطَّيِّبِ الْمُبَارَكِ الْأَحَبِّ

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے اس پاکیزہ، مبارک اچھے نام کے واسطہ سے دعا کرتا ہوں جو تجھے زیادہ پسند ہے کہ جب

إِلَيْكَ الَّذِيْ إِذَا دُعِيْتَ بِهٖ أَجَبْتَ وَإِذَا سُئِلْتَ بِهٖ أَعْطَيْتَ

اس کے ذریعہ تجھ سے دعا کی جاتی ہے، تو تو قبول فرماتا ہے، اور جب اس کے ذریعہ تجھ سے سوال کیا جاتا ہے تو تو عطا کرتا ہے،

وَإِذَا اسْتُرْحِمْتَ بِهٖ رَحِمْتَ وَإِذَا اسْتُفْرِجْتَ بِهٖ فَرَّجْتَ

اور جب اس کے ذریعہ تجھ سے رحم طلب کیا جائے تو تو رحم کرتا ہے، اور جب کشادگی کی دعا کی جاتی ہے تو مصیبت اور تنگی دور کرتا ہے

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک روز آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ! کیا تم جانتی ہو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اپنا وہ نام بتایا ہے کہ جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی جائے تو وہ اسے قبول کرے گا، میں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، مجھے بھی وہ نام بتا دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ! یہ تمہارے لیے مناسب نہیں، یہ سن کر میں علیحدہ ہو کر کچھ دیر خاموش بیٹھی رہی، پھر میں نے اٹھ کر آپ کے سر مبارک کو چوما اور عرض کیا کہ اللہ کے رسول! مجھے بتا دیجئے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ عائشہ! تمہارے لیے مناسب نہیں کہ میں تمہیں بتاؤں، اور تمہارے لیے اس نام کے واسطہ سے دنیا کی کوئی چیز طلب کرنی مناسب نہیں، یہ سن کر میں اٹھی، وضو کیا، پھر میں نے دو رکعت نماز پڑھی، اس کے بعد میں نے یہ دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَدْعُوْكَ اللّٰهَ وَأَدْعُوْكَ الرَّحْمٰنَ وَأَدْعُوْكَ الْبَرَّ

اے اللہ! میں تجھ اللہ سے دعا کرتی ہوں، میں تجھ رحمٰن سے دعا کرتی ہوں، اور میں تجھ محسن و مہربان سے

الرَّحِيْمَ وَأَدْعُوْكَ بِأَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى كُلِّهَا مَا عَلِمْتُ

دعا کرتی ہوں اور میں تجھ سے تیرے تمام اسماء حسنیٰ سے دعا کرتی ہوں، جو مجھے معلوم ہوں

مِنْهَا وَمَا لَمْ أَعْلَمْ أَنْ تَغْفِرَ لِيْ وَتَرْحَمَنِيْ

اور جو معلوم نہ ہوں، یہ کہ تو مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما،

میری یہ دعا سن کر آپ ﷺ ہنسے اور فرمایا کہ وہ نام ان ہی اسماء میں سے ہے جس کے ذریعہ تم نے دعا مانگی ہے۔

(سنن ابن ماجہ، باب اسم اللہ الاعظم، ح 3859، ص 413، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

اسمِ اعظم

وَاِسْمُ اللّٰهِ الْاَعْظَمُ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِهٖ اَجَابَ

اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم جس کے ذریعے جب دعا مانگی جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبول فرماتے ہیں

وَاِذَا سُئِلَ بِهٖ اَعْطٰی

اور جب سوال کیا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں

اسمِ اعظم کے معنی ہیں، اللہ تعالیٰ کا سب سے بڑا اور سب سے عظیم نام، اسمِ اعظم وہ عظیم اور بابرکت نام ہے کہ جس کے وسیلے سے مانگی گئی ہر دعا قبول ہوتی ہے، ہر سوال قبول ہوتا ہے، ہر حاجت وضرورت پوری کردی جاتی ہے۔

احادیث مبارکہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف مواقع پر اسم اعظم کی تعلیم فرمائی ہے۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اسمِ اعظم ان دو آیتوں میں ہے:

① وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ (سورۃ البقرۃ الایۃ 163)

اور معبود تم سب کا ایک ہی معبود ہے، کوئی معبود نہیں اس کے سوا، بڑا مہربان ہے، نہایت رحم کرنے والا ہے۔

② الٓمّٓ اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ (سورۃ ال عمران الایۃ 1,2)

اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں، زندہ ہے، سب کا تھامنے والا ہے

(سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب الدعاء، حدیث نمبر 1496، صفحہ نمبر 179، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب بندہ کہتا ہے یَارَبِّ یَارَبِّ تو اللہ فرماتے ہیں میرے بندے میں حاضر ہوں تُو مانگ تجھے دیا جائے گا۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 3132، جلد نمبر 2)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا وہ اسم اعظم جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے درخواست کی جائے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول کرتے ہیں وہ آل عمران کی اس آیت قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ میں ہے۔ (الجامع الصغیر للسیوطی حدیث نمبر 1033، صفحہ نمبر 68، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کوئی کام سخت تکلیف و پریشانی میں ڈال دیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا پڑھتے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ

اے زندہ اور سب کو تھامنے والے! تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں

(سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3524، صفحہ نمبر 554، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ کے ساتھ الحاح وزاری کرو۔(سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3525، صفحہ نمبر 554، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو دعا مانگتے ہوئے سنا وہ کہہ رہا تھا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ (اے اللہ! میں تجھ سے نعمت تامہ مانگتا ہوں)، آپ ﷺ نے اس شخص سے پوچھا کہ نعمت تامہ کیا چیز ہے؟ اس شخص نے کہا کہ میں نے ایک دعا مانگی ہے اور مجھے امید ہے کہ مجھے اس سے خیر حاصل ہوگی، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ بے شک نعمت تامہ میں جنت کا دخول اور جہنم سے نجات دونوں آتے ہیں۔ آپ ﷺ نے ایک اور آدمی کو (بھی) دعا مانگتے ہوئے سنا، وہ کہہ رہا تھا: یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تیری دعا قبول ہوئی تُو مانگ لے (جو تجھے مانگنا ہو)۔ آپ ﷺ نے ایک شخص کو سنا وہ کہہ رہا تھا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ (اے اللہ! میں تجھ سے صبر مانگتا ہوں)، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تُو نے اللہ سے بلاء مانگی ہے اس لیے تُو عافیت بھی مانگ لے"۔(سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3527، صفحہ نمبر 555، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 68

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ إِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ

(یا اللہ!) تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو ہر عیب سے پاک ہے، بے شک میں قصور وار ہوں

(سورۃ الانبیاء الآیۃ 87)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم کے بارے میں نہ بتاؤں کہ جب اس کے ذریعہ سے کوئی دعا مانگتا ہے تو اللہ اسے قبول فرماتا ہے اور جب اس کے ذریعے سے کوئی سوال کرتا ہے تو اللہ اسے عطا فرماتا ہے؟ وہ یونس (علیہ السلام) کی دعا ہے جو انہوں نے تین اندھیریوں میں مانگی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ تو ایک آدمی نے کہا کہ یارسول اللہ! یہ دعا یونس علیہ السلام کے لئے خاص تھی یا سب مسلمانوں کے لئے عام ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ قول نہیں سنا کہ وَنَجَّيْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ وَكَذٰلِكَ نُنْجِي الْمُؤْمِنِيْنَ (ہم نے انہیں غم سے نجات دے دی اور ہم اسی طرح ایمان والوں کو نجات دیتے ہیں) اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان اس کے ذریعہ اپنی بیماری میں چالیس مرتبہ یہ دعا کرے گا اور وہ پھر اسی بیماری میں مرجائے تو اس کو شہید کا اجر دیا جائے گا اور اگر وہ صحت یاب ہوگیا تو بھی اس کے تمام گناہوں کی مغفرت ہوچکی ہوگی۔(المستدرک للحاکم، حدیث نمبر 1865، صفحہ نمبر 685، جلد نمبر 1)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا مچھلی والے (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں مانگی لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کوئی مسلمان بھی ان کلمات کے ساتھ کسی چیز کے بارے میں دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبول فرماتے ہیں۔(سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3505، صفحہ نمبر 552، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 69

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاَنِّیْٓ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَنْتَ اللّٰهُ

اے اللہ! میں تجھ سے مانگتا ہوں بایں طور کہ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے،

لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تو اکیلا (معبود) ہے تو بے نیاز ہے، جس نے نہ کسی کو جنا ہے

وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

اور نہ ہی کسی نے اسے جنا ہے، اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہوا ہے

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو (مذکورہ بالا) کلمات کے ساتھ دعا کرتے ہوئے سنا تو فرمایا کہ قسم ہے اس رب کی جس کے قبضے میں میری جان ہے! اس شخص نے اللہ سے اس کے اس اسم اعظم کے وسیلے سے مانگا ہے کہ جب بھی اس کے ذریعہ دعا کی گئی ہے تو اس نے وہ دعا قبول کی ہے اور جب بھی اس کے ذریعہ کوئی چیز مانگی گئی ہے تو اس نے عطا کی ہے۔(الترمذی، ماجاء فی جامع الدعوات، حدیث 3475، صفحہ 548)

حضرت محجن بن ادرع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ مسجد میں داخل ہوئے تو ایک شخص اپنی نماز پوری کر کے تشہد کی حالت میں بیٹھا تھا اور ان الفاظ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو پکار رہا تھا تو آپ ﷺ نے تین بار فرمایا کہ اللہ نے اس کی مغفرت کر دی، اللہ نے اس کی مغفرت کر دی، اللہ نے اس کی مغفرت کر دی، وہ الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ بِاللّٰهِ الْوَاحِدِ الْاَحَدِ الصَّمَدِ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

اے اللہ! میں آپ سے بوسیلہ اس کے کہ تو ایک اور یکتا ہے، بے نیاز ہے، نہ کوئی تیری اولاد، نہ تو کسی کی اولاد

وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اَنْ تَغْفِرَ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ

اور نہ تیرا کوئی ہمسر ہے، (سوال کرتا ہوں) کہ تو میرے گناہوں کو معاف فرما دے بے شک تو معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے۔

(مسند احمد حدیث نمبر 18974، صفحہ نمبر 310، جلد نمبر 31)

دعاء نمبر 70

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ بِاَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ میں تجھ سے اس بناء پر مانگتا ہوں کہ تیرے ہی لئے حمد ہے تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں

وَحْدَكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ الْحَنَّانُ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوَاتِ

تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تو نہایت شفقت اور احسان فرمانے والا ہے آسمانوں اور زمین کا موجد ہے

وَالْاَرْضِ یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ

اے صاحب جلال و بزرگی اے حی اے قیوم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو سنا کہ مذکورہ بالا کلمات کے ساتھ دعا مانگ رہا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے اس اسم اعظم کے ذریعے دعا مانگی ہے کہ جس کے ذریعے جب دعا مانگی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں اور جب دعا مانگی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ قبول فرماتے ہیں۔

نوٹ: کنز العمال کی روایت میں اَلْحَنَّانُ کا لفظ موجود نہیں ہے جبکہ صحیح ابن حبان کی روایت میں وَحْدَكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ کے الفاظ نہیں ہیں، نیز صحیح ابن حبان کی روایت میں یَاقَیُّوْمُ کی بجائے یَاقَیَّامُ ہے۔

(کنز العمال، فصل فی اسم اللہ الاعظم، حدیث 1948، صفحہ 452/1)(صحیح لابن حبان، ذکر اسم اللہ العظیم الخ، حدیث 893، صفحہ 175/3)

دعاء نمبر 71

یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اے سب سے زیادہ رحم کرنے والے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شخص کے پاس سے گزرے، اور وہ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہہ کر اللہ کو پکار رہا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ مانگ اللہ تعالیٰ تجھے اپنی نظر رحمت سے دیکھ رہے ہیں۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1995، صفحہ نمبر 728، جلد 1، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ اس آدمی پر مقرر فرمایا ہے جو یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ کہتا ہے تو جو اس کلمہ کو تین بار کہے تو فرشتہ کہتا ہے کہ أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

تیری طرف متوجہ ہے تم اس سے سوال کرو۔(المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء و التکبیر الخ، حدیث1996، صفحہ728، جلد1)

دعاء نمبر 72

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَلِيِّ الْأَعْلَى الْوَهَّابِ

پاک ہے میرا رب بلند و برتر مرتبے اور بخشش والا

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا کا افتتاح ان الفاظ (مذکورہ بالا) سے کیا کرتے تھے۔(المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء و التکبیر الخ، حدیث نمبر1835، صفحہ نمبر676، جلد نمبر1)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کوئی دعا ایسی بھی ہے جو رد نہیں ہوتی؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہاں جو اس طرح دعا مانگے:

أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْأَعْلَى الْأَعَزِّ الْأَجَلِّ الْأَكْرَمِ

(المعجم الکبیر، عکرمۃ عن ابن عباس، حدیث نمبر12015، صفحہ نمبر360، جلد نمبر11)

حضرت حمزہ بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس دعا کو لازم پکڑو کہ بے شک اس میں اللہ کے ناموں میں سے ایک نام ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الْاَعْظَمِ وَرِضْوَانِكَ الْاَكْبَرِ

اے اللہ! میں آپ سے آپ کے اسمِ اعظم اور بڑی خوشنودی کے واسطے سے سوال کرتا ہوں

(کنز العمال، حدیث نمبر3217، جلد نمبر2)

بعض بزرگوں سے منقول ہے کہ اسماء حسنیٰ کا ہر وہ اسم اسمِ اعظم کہلاتا ہے جس کے ذریعہ بندہ ایسے خلوص کے ساتھ دعا کرے کہ جس میں غیر اللہ کا تصور تک نہ ہو، اس کیفیت کے ساتھ جو دعا کی جائے گی وہ ضرور قبول ہوگی۔ لہٰذا اپنی دعاؤں سے پہلے اسماء حسنیٰ کا معانی کے استحضار کے ساتھ ورد کیا جائے پھر دعا مانگی جائے۔ کسی بھی ضرورت کے وقت دو رکعت نفل پڑھ کر مذکورہ بالا کوئی بھی اسم اعظم پڑھ کر دعا مانگیں ان شاء اللہ، اللہ تعالیٰ ضرور قبول فرمائیں گے۔

دعاء نمبر 73

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں اللہ کے مکمل کلموں کے ذریعہ اس کی ساری مخلوقات کے شر سے اللہ کی پناہ میں آتا ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اس بچھو سے مجھے بڑی تکلیف پہنچی جس نے کل رات کو مجھے کاٹا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تُو شام کو یہ (مذکورہ بالا کلمات) کہہ لیتا تو تجھے (بچھو) ضرر نہ پہنچاتا۔ (الصحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فی التعوذ الخ، حدیث 2709، صفحہ 1086)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے شام کے وقت تین مرتبہ (مذکورہ بالا کلمات) پڑھے، اسے اس رات کوئی بھی ڈنک مارنے والا جانور تکلیف نہیں پہنچا سکتا۔ سہیل (راوی) کہتے ہیں کہ میرے گھر والوں نے اسے سیکھا اور ہر رات اسے پڑھتے تھے، پھر میرے گھر والوں میں سے ایک لڑکی کو کسی جانور نے ڈنک مارا تو اس ڈنک سے اسے کچھ بھی تکلیف محسوس نہ ہوئی۔ (الترمذی، باب فی الاستعاذۃ، حدیث 3604، صفحہ 565)

حضرت خولہ بنت حکیم سلمیہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کسی منزل پر پڑاؤ ڈالے اور یہ دعا (مذکورہ بالا کلمات) پڑھے، تو جب تک کہ وہ اپنی اس منزل سے کوچ نہ کرلے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچائے گی"۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، ماجاء مایقل اذا نزل منزلا، حدیث نمبر 3437، صفحہ نمبر 543)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسن و حضرت حسین رضی اللہ عنہما کے لیے اللہ سے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے بزرگ والد (حضرت ابراہیم علیہ السلام) ان کلمات کے ذریعہ حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق علیہما السلام کے لیے اللہ کی پناہ مانگا کرتے تھے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے

(الصحیح للبخاری، کتاب الانبیاء، حدیث نمبر 3191، صفحہ نمبر 1233)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نیند میں ڈر جائے تو (یہ دعا) پڑھے:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ

میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کامل و جامع کلموں کے ذریعہ اللہ کے غضب، اللہ کے عذاب

عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَأَنْ يَّحْضُرُوْنِ

اور اللہ کے بندوں کے شر و فساد اور شیاطین کے وسوسوں سے اور اس بات سے کہ وہ ہمارے پاس آئیں

(یہ دعا پڑھنے سے) یہ پریشان کن خواب اسے کچھ نقصان نہ پہنچا سکے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما اپنے بالغ بچوں کو یہ دعا سکھا دیتے تھے، اور جو بچے نابالغ ہوتے تھے ان کے لیے یہ دعا کاغذ پر لکھ کر ان کے گلے میں لٹکا دیتے تھے۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3528، صفحہ نمبر 555)

ایک آدمی نے حضرت عبدالرحمن بن خنبش تمیمی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس رات کو کیا کیا تھا جس رات شیاطین آپ ﷺ کے قریب آئے تھے؟ انھوں نے کہا کہ اس رات کو شیاطین مختلف وادیوں اور پہاڑوں سے آپ ﷺ پر حملہ آور ہوئے، ان میں ایک ایسا شیطان بھی تھا جس کے ہاتھ میں آگ کا شعلہ تھا اور وہ آپ ﷺ کو جلانا چاہتا تھا، لیکن وہ مرعوب ہو گیا، جعفر راوی کہتے ہیں کہ وہ شیطان پیچھے ہٹ گیا، اتنے میں جبریل علیہ السلام آ گئے اور کہا کہ اے محمد! کہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں کیا کہوں؟ انہوں نے کہا کہ یہ دعا پڑھیں:

أَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ

میں اللہ کے مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں جن سے کوئی نیک و بد تجاوز نہیں کر سکتا،

مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ

ہر اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا کیا اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان سے اترتی ہے

وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ وَمِنْ

اور ہر اس چیز کے شر سے جو آسمان میں چڑھ جاتی ہے اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین میں پیدا ہوتی ہے

شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَمِنْ

اور ہر اس چیز کے شر سے جو زمین سے نکلتی ہے اور دن اور رات کے فتنوں کے شر سے

شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمٰنُ

اور رات کو آنے والے کے شر سے، سوائے اس کے کہ وہ خیر کے ساتھ آئے، اے رحمن

(جب آپ ﷺ نے یہ دعا مانگی) تو شیاطین کی آگ بجھ گئی اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں شکست دے دی۔

(مسند احمد، ح 15461، صفحہ 202، جلد 24)

دعاء نمبر 74

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَیْءٌ فِی

میں اس اللہ کے نام کے ذریعہ سے پناہ مانگتا ہوں جس کے نام کی برکت سے زمین و آسمان میں

الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَهُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ

کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی، اور وہ سننے والا جاننے والا ہے

ابان بن عثمان کہتے ہیں کہ میں نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جو شخص ہر روز صبح وشام (مذکورہ بالا کلمات) تین بار پڑھے اسے کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

ابان کو ایک جانب فالج کا اثر تھا، (یہ حدیث سن کر) حدیث سننے والا شخص ان کی طرف دیکھنے لگا، ابان نے ان سے کہا کہ کیا دیکھ رہے ہو؟ حدیث بالکل ویسی ہی ہے جیسی میں نے تم سے بیان کی ہے، لیکن بات یہ ہے کہ جس دن مجھ پر فالج کا اثر ہوا اس دن میں نے یہ دعا نہیں پڑھی تھی، اور نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ نے مجھ پر اپنی تقدیر کا فیصلہ جاری کر دیا۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات، باب ماجاء فی الدعاء اذا اصبح الخ، حدیث نمبر 3388، صفحہ نمبر 536)

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور ان کے لشکر نے جنگ یمامہ سے واپسی کے سفر میں حیرہ اور نہر کے درمیان پڑاؤ ڈالا جب اہل حیرہ نے انہیں دیکھا تو وہ اپنے قلعوں میں بند ہو گئے جن کا نام قصر اُبیض اور قصر ابن بقیلہ تھا، قصہ مختصر یہ کہ قلعہ والوں نے ایک شخص عبدالمسیح بن عمرو بن قیس بن حیان بن بقیلہ غسانی کو بھیجا جس کی عمر تین سو پچاس سال تھی، وہ جب آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی جس میں فوری طور پر مارنے والا زہر موجود تھا، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ زہر قاتل ہے، حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے کہا تم اس کا کیا کرو گے؟ اس نے کہا (جس کا خلاصہ یہ ہے) کہ اگر مجھے تم سے وہ چیز حاصل ہو گئی جو میرے اور میرے شہر والوں کے لئے موافق اور خوشگوار ہو گی تو میں اپنے خدا کا شکر ادا کروں گا اور اگر کوئی ناگوار بات پیش آئی تو میں یہ زہر پی کر اپنی جان دے دوں گا۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے اس سے وہ زہر لیا اور یہ دعا پڑھی:

بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَرَبِّ السَّمَاءِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَاءٌ

اور زہر پی لیا، اس زہر کی وجہ سے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ پر بے ہوشی طاری ہونے لگی تو انہوں اپنی ٹھوڑی اپنے سینے پر ماری جس سے پسینہ آیا اور طبیعت بحال ہو گئی، یہ دیکھ کر ابن بقیلہ اپنی قوم کے پاس واپس گیا اور کہا کہ یہ

انسان نہیں بلکہ جن ہے جو زہر پی کر بھی زندہ ہے، ان سے صلح کرلو۔(بغیۃ الطلب فی تاریخ حلب، صفحہ نمبر 3151، جلد نمبر 7، دار الفکر)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ جب حیرہ کے مقام پر اترے تو لوگوں نے آپ کو خبردار کیا کہ عجمی لوگ لوگوں کو زہر دے کر مار دیتے ہیں لہٰذا آپ احتیاط کیجئے، تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے زہر منگوایا اور بِسْمِ اللّٰہِ پڑھ کر پی لیا، اس زہر نے انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔(فضائل الصحابۃ لابن حنبل، حدیث 1478، صفحہ 815، مطبوعہ جامعۃ ام القری)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جنگ کے موقعے پر میرے ہاتھ میں نو تلواریں ٹوٹیں اور میرے ہاتھ میں صرف ایک یمنی تلوار بچی، اور ان کے سامنے زہر لایا گیا تو انہوں نے دریافت فرمایا کہ یہ کیا ہے؟ تو بتایا گیا کہ یہ زہر ہے، تو آپ نے بِسْمِ اللّٰہِ پڑھی اور زہر پی لیا۔(فضائل الصحابۃ ح 1481، ص 816)

دعاء نمبر 75

أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

ہم نے صبح کی اور سارے ملک نے اللہ کے لئے صبح کی، اللہ کا شکر ہے، کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

جو اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی سلطنت ہے تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر

شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ أَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ

قادر ہے، اے پروردگار! میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو اس دن میں ہے

مَا بَعْدَهٗ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا

اور ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو اس دن کے بعد ہے اور ہر برائی سے پناہ مانگتا ہوں جو اس دن میں ہے اور ہر برائی سے پناہ مانگتا ہوں

بَعْدَهٗ رَبِّ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْٓءِ الْكِبَرِ رَبِّ

جو اس دن کے بعد ہے، اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں، سستی اور بڑھاپے کی برائی سے،

أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ

اے میرے رب میں تیری پناہ مانگتا ہوں، جہنم کے عذاب سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب شام ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگتے:

أَمْسَيْنَا وَأَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ رَبِّ أَسْأَلُكَ خَيْرَ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ رَبِّ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَعَذَابٍ فِي الْقَبْرِ

اور جب صبح ہوتی تو یہی دعا کرتے لیکن یوں فرماتے: أَصْبَحْنَا وَأَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ

(اس صورت میں روایت میں جہاں جہاں اللَّيْلَة کا لفظ آیا ہے وہاں اَلْيَوْم پڑھا جائے گا)۔

(صحیح للمسلم، کتاب الذکر و الدعاء، حدیث نمبر 2723، صفحہ نمبر 1090، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 76

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے پوشیدہ

وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَمَلِيْكَهٗ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ

اور موجود ہر چیز کے جاننے والے، اے ہر چیز کے پالنے والے اور مالک! میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا

إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

کوئی معبود نہیں ہے، تُو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں میں تیری ذات کے ذریعہ اپنے نفس کے شر سے،

نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهٖ وَأَنْ أَقْتَرِفَ

شیطان کے شر سے، اور اس کے شرک سے پناہ مانگتا ہوں اور اس بات کے شر سے پناہ مانگتا ہوں کہ اپنے نفس پر

عَلٰى نَفْسِيْ سُوْٓءً أَوْ أَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ

گناہ کا ارتکاب کروں یا اسے کسی مسلمان کی طرف منسوب کروں

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے صبح کے وقت اور شام کے وقت اور رات کو اپنے بستر پر جانے کے وقت اس دعا کے پڑھنے کا حکم فرمایا:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اَنْتَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكُهُ أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ
وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ أَعُوْذُ
بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ وَأَنْ أَقْتَرِفَ
عَلٰى نَفْسِيْ سُوْءًا اَوْ أَجُرَّهٗ اِلٰى مُسْلِمٍ

(مسند احمد، حدیث نمبر 81، صفحہ نمبر 242، جلد نمبر 1، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! مجھے کچھ ایسے کلمات بتایئے جن کے ذریعے میں صبح اور شام میں دعا مانگا کروں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمات کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ رَبَّ كُلِّ شَيْءٍ وَّمَلِيْكَهُ
أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَشَرِّ الشَّيْطَانِ وَشِرْكِهِ

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب صبح کرو اور جب شام کرو اور جب سونے کے لئے جاؤ تو اس دعا کو پڑھ لیا کرو"۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، حدیث 5067، صفحہ 547)

دعاء نمبر 77

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ

اے اللہ! میں نے صبح کی میں تجھے گواہ بناتا ہوں، اور تیرا عرش اٹھانے والوں

عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ لَا إِلٰهَ

کو گواہ بناتا ہوں، اور تیرے فرشتوں کو گواہ بناتا ہوں اور تیری ساری مخلوقات کو گواہ بنا کر کہتا ہوں کہ تیرے سوا

إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

کوئی معبود نہیں ہے، اور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيْعَ
خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

تو اللہ اس کا ایک چوتھائی حصہ جہنم سے آزاد کردے گا، پھر جو دو مرتبہ کہے گا اللہ اس کا نصف حصہ آزاد کردے گا، اور جو تین بار کہے گا تو اللہ اس کے تین چوتھائی حصے کو آزاد کردے گا، اور اگر وہ چار بار کہے گا تو اللہ اسے پورے طور پر جہنم سے نجات دیدے گا۔ (سنن ابی داود، ابواب النوم، باب مایقول اذا اصبح، حدیث 5069، صفحہ نمبر 547)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح میں یہ کلمات کہے گا:

اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْنَا نُشْهِدُكَ وَنُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ بِأَنَّكَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اللهُ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ

تو اس دن اس سے جتنے بھی گناہ ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا اور اگر وہ شام کے وقت پڑھے گا تو اس رات اس سے جتنے بھی گناہ سرزد ہوں گے اللہ تعالیٰ انہیں بخش دے گا۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3501، صفحہ نمبر 551)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَصْبَحْتُ أُشْهِدُكَ وَأُشْهِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتَكَ وَجَمِيعَ خَلْقِكَ أَنَّكَ أَنْتَ اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُولُكَ

تو اس دن اس سے جتنے بھی گناہ ہوئے ہوں گے، سب معاف کردیئے جائیں گے، اور جس نے ان کلمات کو شام کے وقت کہا تو اس رات میں اس سے جتنے گناہ ہوئے ہوں گے سب معاف کردیئے جائیں گے۔ (ابو داود ح 5078، ص 548)

دعاء نمبر 78

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اے اللہ میں تجھ سے دنیا و آخرت میں عافیت کا طالب ہوں،

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِيْ دِيْنِيْ

اے اللہ میں تجھ سے عفو اور سلامتی کی درخواست کرتا ہوں اپنے دین میں

وَدُنْيَايَ وَأَهْلِيْ وَمَالِيْ اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِيْ

اور دنیا میں، اور اپنے اہل وعیال میں، اور اپنے مال میں عفو اور سلامتی کی درخواست کرتا ہوں، اے اللہ! ہماری شرم ناک حرکتوں

وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِیْ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِیْ مِنْ بَیْنِ یَدَیَّ

کی پردہ پوشی فرما اور ہمیں خوف وخطرات سے مامون ومحفوظ رکھ، اے اللہ! تو ہماری حفاظت فرما آگے سے،

وَمِنْ خَلْفِیْ وَعَنْ یَّمِیْنِیْ وَعَنْ شِمَالِیْ وَمِنْ

اور پیچھے سے، اور دائیں سے اور بائیں سے ہماری حفاظت فرما،

فَوْقِیْ وَأَعُوْذُبِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِیْ

اور اوپر سے ہماری حفاظت فرما، اور میں تیری عظمت کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں اچانک اپنے نیچے سے پکڑ لیا جاؤں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب صبح اور شام کرتے تو ان مذکورہ بالا دعاؤں کا پڑھنا نہیں چھوڑتے تھے۔(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، حدیث نمبر 5074، صفحہ نمبر 547)

اس حدیث کو روایت کرنے والے ایک راوی اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِیْ نقل فرماتے ہیں جبکہ دوسرے راوی اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِیْ نقل فرماتے ہیں۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خندق کے دن ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کیا کوئی دعا ہے جسے ہم پڑھیں اور کامیاب ہوں، کیونکہ ہمارے دل گردن کو پہنچ گئے ہیں، تو آپ نے فرمایا ہاں (وہ یہ دعا ہے):

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَّوْعَاتِنَا

یعنی اے اللہ ہمارے عیوب کی پردہ پوشی فرما اور ہمیں خوف سے امن میں رکھ

حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ (جب ہم نے یہ دعا پڑھی) تو اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے منہ پر ہوا کے تھپیڑے مارے اور ہوا ہی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے انہیں شکست دی۔(مسند احمد، حدیث 10996، صفحہ 27، جلد نمبر 17)

حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) منبر پر چڑھے اور پھر روئے، پھر فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کے پہلے سال منبر پر چڑھے پھر روئے اور فرمایا اللہ سے (گناہوں سے) عفو و درگزر اور مصیبتوں اور گمراہیوں سے عافیت طلب کرو کیونکہ ایمان ویقین کے بعد کسی بندے کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔(سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث 3558، صفحہ نمبر 559)

دعاء نمبر 79

رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِسَيِّدِنَا

ہم اللہ کے رب ہونے پر راضی ہیں اور اسلام کے دین ہونے پر راضی ہیں

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَسُوْلًا وَّنَبِيًّا

اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول ہونے سے راضی و خوش ہیں

ابوسلام فرماتے ہیں کہ وہ حمص کی مسجد میں تھے کہ ایک شخص کا وہاں سے گزر ہوا، لوگوں نے کہا کہ یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادم رہے ہیں، راوی کہتے ہیں کہ ابوسلام اٹھ کر ان کے پاس گئے، اور ان سے عرض کیا کہ آپ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہوئی کوئی ایسی حدیث بیان فرمایئے، جس میں آپ کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان کسی اور شخص کا واسطہ نہ ہو، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس نے صبح کے وقت اور شام کے وقت یہ دعا پڑھی:

رَضِيْنَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا

ہم اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے رسول ہونے سے راضی و خوش ہیں

تو اللہ پر اس کا یہ حق بن گیا کہ وہ اسے راضی وخوش کر دے۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، حدیث نمبر 5072، صفحہ نمبر 547، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

سنن ابن ماجہ میں رَضِيْنَا بِاللّٰهِ کی بجائے رَضِيْتُ بِاللّٰهِ اور وَبِمُحَمَّدٍ رَّسُولًا کی بجائے وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا ہے۔ (سنن ابن ماجۃ، باب مایدعو بہ الرجل اذا اصبح الخ، حدیث 3870، صفحہ 414)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد بیان کیا کہ جس نے مؤذن کی اذان سن کر کہا:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ

میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے

وَرَسُوْلُهُ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا

بندے اور رسول ہیں، میں اللہ کی ربوبیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت اور مذہب اسلام کے دین ہونے پر راضی ہوں

تو ایسے شخص کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ ابن رمح کی روایت میں أَشْهَدُ کی بجائے وَاَنَا أَشْهَدُ ہے معنی میں ومفہوم ایک ہی ہے۔ (صحیح للمسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ، حدیث 386، صفحہ 166، بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص کہے:

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا

میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوا

تو جنت اس کے لیے واجب گئی۔ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث 1529، صفحہ نمبر 414)

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے کہ جو اللہ کی حکمرانی پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کی پیغمبری پر راضی ہو گیا اس نے ایمان کا مزہ چکھ لیا۔ (صحیح للمسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی ان من رضی باللہ الخ، حدیث نمبر 34، صفحہ نمبر 48، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت مُنیذ ر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس نے صبح کے وقت یہ کلمات کہے:

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا

میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوا

تو میں اس شخص کو ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل کرانے کا ذمہ دار ہوں۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث 838، صفحہ 355، جلد 20)

حضرت ابومجلز رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو کسی امیر (بادشاہ وغیرہ) سے خوف ہو تو وہ یہ کلمات پڑھے:

رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَّبِالْإِسْلَامِ دِيْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِيًّا

میں اللہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے رسول ہونے پر راضی ہوا

تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے نجات عطا فرما دیتے ہیں۔ (المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الدعا، الرجل یخاف السلطان مایدعو، حدیث 29791، ص 95/15)

دعاء نمبر 80

اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ

اے اللہ صبح کو جو نعمتیں میرے پاس ہیں یا تیری مخلوق میں سے کسی کے پاس ہیں،

فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

تو وہ تیری ہی دی ہوئی ہیں، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں ہے، تو ہر طرح کی تعریف کا مستحق ہے، اور میں تیرا شکر گزار ہوں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے یہ کلمات (مذکورہ بالا) صبح کے وقت کہے تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا۔ (صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الاذکار، حدیث 861، صفحہ 142، جلد 3، مؤسسۃ الرسالۃ)

عبداللہ بن غنام رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے صبح کے وقت یہ دعا پڑھی:

اَللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِيْ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ وَلَكَ الشُّكْرُ

تو اس نے اس دن کا شکر ادا کر دیا اور جس نے شام کے وقت ایسا ہی کہا تو اس نے اس رات کا شکر ادا کر دیا۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، حدیث نمبر 5073، صفحہ نمبر 547)

اگر صبح کے وقت پڑھے تو أَصْبَحَ کہے اور شام کے وقت پڑھے تو أَمْسٰى کہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص صبح و شام تین مرتبہ یہ کہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَصْبَحْتُ مِنْكَ فِيْ نِعْمَةٍ وَّعَافِيَةٍ وَّسِتْرٍ فَأَتْمِمْ

اے اللہ! میں نے تیری طرف سے نعمت، عافیت اور پردہ پوشی کی حالت میں صبح کی،

عَلَيَّ نِعْمَتَكَ وَعَافِيَتَكَ وَسِتْرَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

تو تُو مجھ پر دنیا و آخرت میں اپنی نعمت، عافیت اور پردہ پوشی پوری فرما

تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے کہ وہ ان چیزوں کو اس کے لئے پورا فرما دے۔ (عمل الیوم واللیلۃ، مایقول اذا اصبح، حدیث 55، صفحہ 52)

دعاء نمبر 81

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ

اے اللہ! تو میرے جسم کو عافیت نصیب کر، اے اللہ! تو میرے کان کو عافیت عطا کر،

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ (ثلاث مرات)

اے اللہ! تو میری نگاہ کو عافیت سے نواز دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں (یہ دعا تین مرتبہ پڑھیں)

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ

اے اللہ! میں کفر و محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں،

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اے اللہ میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں،

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ (ثلاث مرات)

تیرے سوا کوئی معبود نہیں (یہ دعا تین مرتبہ پڑھیں)

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ نے اپنے والد سے کہا ابا جان میں آپ کو ہر صبح یہ دعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

آپ اسے تین مرتبہ صبح دہراتے ہیں اور تین مرتبہ شام کو دہراتے ہیں؟، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی دعا کرتے ہوئے سنا ہے، اور مجھے پسند ہے کہ میں آپ کا مسنون طریقہ اپناؤں۔

حضرت عباس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں اتنا مزید ہے کہ آپ کہتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

آپ تین مرتبہ اسے صبح دہراتے اور تین مرتبہ شام میں ان کے ذریعہ دعا کرتے تو میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کی سنت کا طریقہ اپناؤں۔ راوی فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مصیبت زدہ اور پریشان حال کے لیے یہ دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ! میں تیری ہی رحمت چاہتا ہوں، تو مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر، اور میرے تمام کام درست فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے

بعض راوی الفاظ میں کچھ اضافہ کرتے ہیں۔ (سنن ابی داود، باب مایقول اذا اصبح، حدیث 5090، صفحہ 549)

مسلم بن ابی بکرہ کہتے ہیں کہ میں نے نماز کے بعد اپنے والد کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ تو میں بھی وہی دعا کرنے لگا، تو وہ بولے کہ اے میرے بیٹے! تم نے (دعا کے) یہ کلمات کہاں سے سیکھے؟ میں نے عرض کیا کہ ابا جان! میں نے آپ کو نماز کے بعد یہی دعا مانگتے سنا، تو میں نے آپ سے ہی یہ سیکھے ہیں، وہ بولے میرے بیٹے! اس دعا کو لازم کرلو، اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ بھی نماز کے بعد یہ دعا مانگتے تھے۔ (سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من الفقر، حدیث نمبر 5475، صفحہ نمبر 1230)

دعاء نمبر 82

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں، اور اس کی تعریف کرتا ہوں، کسی میں نہ طاقت ہے اور نہ ہی قوت سوائے اللہ کے،

مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ

جو اللہ چاہے گا وہی ہو گا، اور جو وہ نہیں چاہے وہ نہیں ہوگا،

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے، اور اللہ اپنے علم سے ہر چیز کو محیط ہے

بنی ہاشم کے غلام عبدالحمید بیان کرتے ہیں کہ ان کی والدہ نے جو رسول اللہ ﷺ کی کسی بیٹی کی خدمت میں رہا

کرتی تھیں انہیں بتایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی نے انہیں بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں سکھاتے تھے کہ تم صبح کے وقت یہ کلمات کہا کرو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ
أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَّأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا

جو شخص ان کلمات کو صبح کے وقت کہے گا اس کی (اللہ کی طرف سے) شام تک حفاظت کی جائے گی، اور جو شام کے وقت کہے گا اس کی صبح تک حفاظت کی جائے گی۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، مایقول اذا اصبح، ح5075، ص 629، مطبوعہ دار الحضارۃ)

دعاء ابوالدرداء رضی اللہ عنہ

ایک آدمی حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ آپ کا گھر جل چکا ہے، آپ نے جواب دیا کہ میرا گھر نہیں جلا، اللہ تعالیٰ ان کلمات کی وجہ سے ایسا نہیں کریں گے جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنے ہیں کہ جو شخص صبح ان کلمات کو پڑھ لے، شام تک اس کو کوئی مصیبت لاحق نہیں ہوگی، اور جو شخص شام کے وقت ان کلمات کو پڑھ لے، صبح تک اس کو کوئی مصیبت لاحق نہیں ہوگی، (وہ کلمات یہ ہیں):

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَأَنْتَ رَبُّ
اے اللہ تو ہی میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں میں تجھ پر ہی بھروسہ کرتا ہوں اور تو
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ وَمَا لَمْ يَشَأْ لَمْ يَكُنْ
عرش عظیم کا رب ہے، جو اللہ چاہتا ہے وہ ہو جاتا ہے اور جو وہ نہیں چاہتا وہ نہیں ہوتا
لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ أَعْلَمُ أَنَّ اللّٰهَ
اور نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت اسی اللہ بزرگ وبرتر کی طرف سے ہے، میں جانتا ہوں کہ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَأَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا
بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اور اللہ اپنے علم کے ذریعے ہر چیز پر محیط ہے،
اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ دَابَّةٍ
اے اللہ میں اپنے نفس کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ہر چوپائے کے شر سے پناہ چاہتا ہوں
أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهَا إِنَّ رَبِّيْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
جس کی پیشانی تیری پکڑ میں ہے بے شک میرا رب سیدھے راستے پر ہے

(عمل الیوم واللیلۃ، باب مایقول اذا اصبح واذا امسی، حدیث نمبر 57، صفحہ نمبر 54، مطبوعہ دار الارقم)

دعاء نمبر 83

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ أَصْلِحْ لِيْ

اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے! تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں، میری ہر حالت

شَأْنِيْ كُلَّهٗ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ

درست فرمادے، اور مجھے پلک جھپکنے کی مقدار بھی میرے نفس کے حوالے مت فرما

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ تمہارے لئے کون سی چیز مانع ہے کہ تم صبح شام وہ دعا مانگو جس کی میں تمہیں وصیت کر رہا ہوں (یعنی صبح وشام اس دعا کے پڑھنے کا اہتمام کیا کرو) اور مذکورہ بالا کلمات تعلیم فرمائے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاو التکبیر الخ، حدیث 2000، صفحہ 730، جلد 1)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی کام سخت تکلیف و پریشانی میں ڈال دیتا تو آپ ﷺ یہ دعا مانگتے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ

اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے! تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں

(سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3524، صفحہ نمبر 554، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی مشکل معاملے سے دوچار ہوتے تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر کہتے:

سُبْحَانَ اللهِ الْعَظِيْمِ

اور جب جی جان لگا کر دعا کرتے تو کہتے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

"اے زندہ ذات! اے کائنات کا نظام چلانے والے"۔

(سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3436، صفحہ نمبر 543)

سَیِّدُ الْاِسْتِغْفَارِ

دعاء نمبر 84

اَللّٰھُمَّ أَنْتَ رَبِّیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ خَلَقْتَنِیْ

اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو نے ہی مجھے پیدا کیا

وَأَنَا عَبْدُكَ وَأَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا

اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں

اسْتَطَعْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ أَبُوْٓءُ

میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان بری حرکتوں کے شر سے جو میں نے کی ہیں اور مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں

لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَأَبُوْٓءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ

اس کا اقرار کرتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں، تو تُو میری مغفرت کر دے

فَإِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ

کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سید الاستغفار (مغفرت مانگنے کے سب کلمات کا سردار) یہ ہے اور مذکورہ بالا کلمات ارشاد فرمائے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر دل سے یقین رکھتے ہوئے ان کو کہہ لیا اور اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا تو وہ جنتی ہے۔ (بخاری، باب افضل الاستغفار، حدیث 5947، صفحہ 2323)

انبیائے کرام صلوات اللہ علیہم اجمعین کے علاوہ کوئی فردِ بشر معصوم نہیں، ہر انسان سے خطاء، لغزش اور غلطی کا صدور ہو سکتا ہے، لیکن بہترین خطار کار وہ ہے جو اپنے کئے پر نادم و شرمسار ہو، جسے اس حقیقت کا احساس ہو کہ میرا گناہ محفوظ کر لیا گیا ہے اور میرا رب مجھ سے اس بارے میں یقیناً پوچھے گا، یہی وجہ ہے کہ صاحبانِ ایمان کو بار بار گناہوں کے

''تریاق'' کی طرف متوجہ کیا گیا ہے، قرآن کریم کی دسیوں آیاتِ مبارکہ اور سینکڑوں احادیثِ مبارکہ توبہ واستغفار کی اہمیت بیان کرتی ہیں، کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ بندہ گناہ کا ارتکاب کرنے کے بعد مایوس و پریشان ہو جائے، بلکہ کتابِ مبین میں خطا کاروں کے واسطے صاف صاف اعلان کر دیا گیا ہے، چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا یعنی آپ میرے ان بندوں سے کہہ دیجئے جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا ہے اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ سب گناہ بخش دے گا، بے شک وہ بخشنے والا رحم والا ہے۔

پھر سچے دل سے استغفار و توبہ کی خیر و برکات دونوں جہانوں میں نصیب ہوتی ہیں، ایک حدیث میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی استغفار کو لازم پکڑے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے ہر تنگی میں آسانی نکالیں گے، اور ہر غم سے دوری (کا سامان) پیدا فرمائیں گے اور اُسے ایسی جگہ سے رزق نصیب فرمائیں گے، جہاں اس کا گمان بھی نہ ہوگا۔ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث نمبر 1518، صفحہ نمبر 180)

دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا کہ (قیامت کے روز) جو شخص اپنے نامۂ اعمال میں استغفار کی کثرت پائے، اس کے لیے خوش خبری ہے۔ (سنن ابن ماجۃ، کتاب الادب، باب فضل العمل، حدیث نمبر 3818، صفحہ 408)

استغفار کا عمل اللہ تعالیٰ کو بے حد محبوب ہے، ایک حدیث مبارکہ میں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہے تو اس کی توبہ سے رب کریم اس سے زیادہ راضی (اور خوش) ہوتے ہیں، جتنا تم میں سے کوئی (اس وقت خوش ہوتا ہے جب وہ) اپنی سواری پر جنگل و بیاباں میں جا رہا ہو، اچانک وہ سواری اس سے گم ہو جائے، اس حال میں کہ اس پر اس کا کھانا پینا (بھی) رکھا ہو، وہ اس (کی واپسی) سے مایوس ہو جائے اور ایک درخت کے سائے میں آ کر لیٹ جائے، ابھی وہ اس حال میں ہو کہ دفعتاً دیکھے وہ سواری اس کے پاس کھڑی ہے، بس وہ اس کی لگام تھام لے، پھر مسرت و شادمانی کے عالم میں یہ کہہ بیٹھے: ''اے اللہ! آپ میرے بندے اور میں آپ کا رب۔'' یعنی خوشی کے مارے غلط جملہ کہہ دے۔ (مسلم، کتاب التوبۃ، باب فی الحض علی التوبۃ الخ، حدیث نمبر 2747، صفحہ نمبر 1099)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مبارک عمل سے بھی اُمت کو استغفار کی طرف متوجہ فرمایا ہے ایک حدیث میں ارشاد فرمایا کہ اے لوگو! اللہ کے سامنے توبہ کرو، بے شک میں بھی دن میں سو مرتبہ توبہ کرتا ہوں۔ (مسلم، حدیث 2707، صفحہ 1083)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سو مرتبہ (استغفار کا یہ کلمہ پڑھنا) شمار کیا کرتے تھے، (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات کو ایک مجلس میں سو مرتبہ پڑھا کرتے تھے):

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

اے میرے رب! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول کر، تو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

بعض لوگ یہ کہتے سنائی دیتے ہیں کہ ہم توبہ کے باوجود گناہوں سے باز نہیں آرہے تو پھر ایسی توبہ اور ایسے استغفار کا کیا فائدہ؟ حالانکہ حدیث مبارک میں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مَا أَصَرَّ مَنِ اسْتَغْفَرَ وَإِنْ عَادَ فِي الْيَوْمِ سَبْعِينَ مَرَّةٍ یعنی جو شخص استغفار کرتا رہے، اُسے (گناہ پر) اصرار کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا، اگرچہ دن میں ستر مرتبہ وہ اس گناہ کا ارتکاب کیوں نہ کرے۔ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث نمبر 1514، صفحہ نمبر 180)

اس حدیث کی تشریح میں علماء کرام فرماتے ہیں کہ اگر کسی سے معصیت و گناہ کا کام ہوجائے اور وہ اس کے بعد استغفار کرلے اور اس پر نادم ہو، تو وہ برائی پر اصرار کرنے والا شمار نہیں ہوگا، گناہ پر اصرار کرنے والا وہ ہے جو نہ استغفار کرے اور نہ نادم ہو۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جناب نبی کریم سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بے شک شیطان نے (حق تعالیٰ سے) کہا تھا کہ لَا أَبْرَحُ أُغْوِي بَنِي آدَمَ مَا دَامَتِ الْأَرْوَاحُ فِيهِمْ یعنی اے میرے رب! تیری عزت کی قسم! میں ہمیشہ تیرے بندوں کو گمراہ کرتا رہوں گا، جب تک ان کی روحیں ان کے جسموں میں موجود رہیں گی۔ (جواب میں) اللہ رب العالمین نے ارشاد فرمایا کہ فَبِعِزَّتِي وَجَلَالِي لَا أَبْرَحُ أَغْفِرُ لَهُمْ مَا اسْتَغْفَرُونِي یعنی میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میرے بلند مرتبے کی قسم! جب تک میرے بندے مجھ سے مغفرت طلب کرتے رہیں گے، میں انہیں معاف کرتا رہوں گا۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 11244، صفحہ نمبر 344، جلد نمبر 17)

آج ہم گناہوں کے سمندر میں غرق ہیں، قدم قدم پر رب کریم کی نافرمانیاں کررہے ہیں، ہماری صبح، ہماری شام، ہماری رات گناہوں سے آلودہ ہیں، نفس و شیطان کے چنگل میں پھنس کر ہم اپنے رحیم و مہربان پروردگار کی بغاوت کے مرتکب ہورہے ہیں، دنیا کی محبت نے ہمیں آخرت سے غافل کررکھا ہے، اس فانی اور ختم ہوجانے والی زندگی کو ہم نے اپنا مطمح نظر بنایا ہوا ہے، خوف خدا، فکرِ آخرت اور بارگاہ الٰہی میں حاضری کا احساس معدوم ہوتا جارہا ہے، نتیجہ سامنے ہے، گناہوں کی کثرت نے ہم پر آفات و بلیات اور مصائب و آلام کے وہ پہاڑ توڑے ہیں کہ الامان الحفیظ!

اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے گناہوں پر ندامت کے ساتھ آنسو بہائے جائیں رب کریم کے سامنے عاجزی اختیار کرتے ہوئے اس کے حضور توبہ و استغفار کی جائے تاکہ دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے محبوب بندوں میں شامل فرما کر اپنی رضا کا پروانہ نصیب فرمادیں، تو آئیں توبہ کریں اور اپنے رب کو منالیں، جسے منانا ماں کو منانے سے زیادہ آسان ہے۔ توبہ کی تین شرائط ہیں:

۱ گناہ سے فی الفور باز آجائے۔

۲ جو گناہ ہوئے ان پر ندامت ہو۔

۳ آئندہ گناہ نہ کرنے کا پختہ ارادہ ہو۔

اگر مذکورہ باتوں میں سے ایک بھی کم ہوگی تو توبہ نامکمل رہے گی، یہ شرائط اس وقت ہیں جب معصیت کا تعلق حقوق اللہ سے ہو، اور اگر وہ گناہ کسی حقوق العباد سے متعلق ہے تو پھر چوتھی شرط یہ ہے کہ صاحبِ حق کو اس کا حق لوٹایا جائے۔

دعاء نمبر 85

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ أَحَقُّ مَنْ ذُكِرَ وَأَحَقُّ مَنْ عُبِدَ وَأَنْصَرُ

اے اللہ تو ہی زیادہ مستحق ہے جس کا ذکر کیا جائے اور زیادہ مستحق ہے جس کی عبادت کی جائے اور جن سے مدد مانگی جاتی ہے

مَنِ ابْتُغِيَ وَأَرْأَفُ مَنْ مَّلَكَ وَأَجْوَدُ مَنْ سُئِلَ وَأَوْسَعُ

ان میں سب سے زیادہ مدد کرنے والے اور سب مالکوں سے زیادہ شفیق اور جن سے کچھ مانگا جاتا ہے ان سب سے زیادہ سخی

مَنْ أَعْطٰى اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَالْفَرْدُ

اور دینے والوں میں سب سے بڑھا ہوا ہے اے اللہ! تو بادشاہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں اور یگانہ ہے

لَا نِدَّ لَكَ كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَكَ لَنْ تُطَاعَ إِلَّا

تیرا کوئی مثل نہیں تیری ذات کے علاوہ ہر چیز فانی ہے بغیر تیری اجازت کے تیری اطاعت نہیں ہوسکتی

بِإِذْنِكَ وَلَنْ تُعْصٰى إِلَّا بِعِلْمِكَ تُطَاعُ فَتَشْكُرُ

اور بغیر تیرے علم کے تیری معصیت نہیں ہوسکتی تیری اطاعت کی جاتی ہے تو تُو قدر فرماتا ہے

وَتُعْصٰى فَتَغْفِرُ أَقْرَبُ شَهِيْدٍ وَّأَدْنٰى حَفِيْظٍ حُلْتَ

اور معصیت کی جاتی ہے تو تُو بخش دیتا ہے، قریب ترین گواہ ہے اور نزدیک ترین نگہبان ہے،

دُوْنَ النُّفُوْسِ وَأَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ وَ كَتَبْتَ الْاٰثَارَ

نفوس پر تیرا تصرف ہے اور تیرے قبضہ میں تمام پیشانیاں ہیں اور نشانات تیری لکھے ہوئے ہیں

وَنَسَخْتَ الْاٰجَالَ اَلْقُلُوْبُ لَكَ مُفْضِيَةٌ وَالسِّرُّ

اور زندگیاں (عمریں) تیری تحریر میں ہیں قلوب تیرے سامنے واضح ہیں اور پوشیدہ اور مخفی

عِنْدَكَ عَلَانِيَةٌ اَلْحَلَالُ مَا أَحْلَلْتَ وَالْحَرَامُ مَا

تیرے نزدیک علانیہ ہے حلال وہی ہے جسے تو نے حلال قرار دیا اور حرام وہی ہے

حَرَّمْتَ وَالدِّيْنُ مَا شَرَعْتَ وَالْاَمْرُ مَا قَضَيْتَ

جسے تو نے حرام قرار دیا اور دین وہی ہے جو تو نے تجویز کیا اور حکم وہی ہے جو تو نے صادر فرمایا

وَالْخَلْقُ خَلْقُكَ وَالْعَبْدُ عَبْدُكَ وَأَنْتَ اللّٰهُ الرَّؤُفُ

اور مخلوق سب تیری مخلوق ہے اور ہر بندہ تیرا ہی بندہ ہے اور تو ہی اللہ ہے شفقت

الرَّحِيْمُ أَسْئَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ الَّذِىْ أَشْرَقَتْ لَهُ

اور رحمت والا، میں تجھ سے تیرے چہرے کے اس نور کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں جس سے

السَّمٰوٰتُ وَالْاَرْضُ وَبِكُلِّ حَقٍّ هُوَ لَكَ وَبِحَقِّ

آسمان اور زمین روشن ہوگئے اور ہر اس استحقاق کا واسطہ دے کر جو تیرے لئے ہے اور اس حق کا واسطہ دے کر

السَّآئِلِيْنَ عَلَيْكَ أَنْ تُقِيْلَنِىْ فِىْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ أَوْ فِىْ

جو سائلین کا تجھ پر ہے کہ آج کے دن میں میری خطا معاف فرما (یا یوں کہے)

هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ وَأَنْ تُجِيْرَنِىْ مِنَ النَّارِ بِقُدْرَتِكَ

کہ آج کی شام میں میری خطا معاف فرما اور یہ کہ مجھے اپنی قدرت سے جہنم سے پناہ دے

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت اور شام کے وقت مذکورہ بالا دعا کے مانگنے کا اہتمام فرماتے تھے۔ (المعجم الکبیر، حدیث نمبر 8027، صفحہ نمبر 316، جلد نمبر 8)

نوٹ: المعجم الکبیر میں منقول دعا اور الحزب الاعظم میں موجود دعا میں کچھ الفاظ میں فرق ہے۔

1. الحزب الاعظم میں اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَا نِدَّ لَكَ ہے جبکہ المعجم الکبیر میں اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَالْفَرْدُ لَا تَهْلِكُ مذکور ہے۔
2. الحزب الاعظم میں حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ ہے جبکہ المعجم الکبیر میں حُلْتَ دُوْنَ الثُّغُوْرِ ہے۔

۳ الحزب الاعظم میں حُلْتَ دُوْنَ النُّفُوْسِ ہے جبکہ المعجم الکبیر میں حُلْتَ دُوْنَ الثُّغُوْرِ ہے۔

نوٹ: مذکورہ بالا دعا اگر صبح کے وقت مانگی جائے تو أَنْ تُقِيْلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْغَدَاةِ پڑھا جائے اور شام کے وقت مانگی جائے تو أَنْ تُقِيْلَنِيْ فِيْ هٰذِهِ الْعَشِيَّةِ پڑھا جائے، دعا میں اسے بھی سرخ رنگ سے نمایاں کر دیا گیا ہے۔

دعاء نمبر 86

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَأَعُوْذُ بِكَ

اے اللہ! میں غم اور حزن سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اے اللہ میں

مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ

عاجزی و سستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اے اللہ میں بزدلی

وَالْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ

اور کنجوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور اے اللہ میں قرض کے غلبہ اور لوگوں کے تسلط سے تیری پناہ مانگتا ہوں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اپنے یہاں کے لڑکوں میں سے کوئی بچہ تلاش کرو جو میری خدمت کیا کرے، چنانچہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ مجھے اپنی سواری پر پیچھے بیٹھا کر لے گئے، تو نبی کریم ﷺ جب بھی گھر ہوتے تو میں آپ کی خدمت کیا کرتا تھا، میں نے سنا کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا اکثر مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ

اے اللہ! میں غم و الم سے اور عاجزی و کمزوری سے اور بخل سے

وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

اور بزدلی سے اور قرض کے بوجھ سے اور انسانوں کے غلبہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کی خدمت کرتا رہا، پھر ہم خیبر سے واپس آئے اور نبی کریم ﷺ ام المؤمنین حضرت صفیہ بنت حُیَیٍ رضی اللہ عنہا کے ساتھ واپس ہوئے، نبی کریم ﷺ نے انہیں اپنے لیے منتخب کیا تھا، نبی کریم ﷺ نے ان کے لیے عبا یا، یا چادر سے پردہ کیا اور انہیں اپنی سواری پر اپنے پیچھے بٹھایا، جب ہم مقام صہباء پہنچے تو آپ ﷺ نے ایک چرمی دستر خوان پر کچھ مالیدہ تیار کرا کے رکھوایا، پھر

مجھے بھیجا اور میں کچھ صحابہ کو بلا لایا اور سب نے اسے کھایا، یہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت ولیمہ تھی، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آگے بڑھے یہاں تک کہ ہمیں احد پہاڑ دکھائی دیا، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: یہ پہاڑ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ منورہ پہنچے تو فرمایا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُحَرِّمُ مَا بَيْنَ جَبَلَيْهَا مِثْلَ مَا حَرَّمَ بِهٖ

"اے اللہ! میں ان دونوں پہاڑوں کے درمیانی علاقہ کو اس طرح حرمت والا قرار دیتا ہوں جس طرح ابراہیم (علیہ السلام)

إِبْرَاهِيْمُ مَكَّةَ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مُدِّهِمْ وَصَاعِهِمْ

نے مکہ کو حرمت والا قرار دیا تھا، اے اللہ! یہاں والوں کے مد میں اور ان کے صاع میں برکت عطا فرما

(الصحیح للبخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من غلبۃ الرجال، حدیث نمبر 6002، صفحہ نمبر 2340، مطبوعہ دار ابن کثیر)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک دن مسجد میں داخل ہوئے تو اچانک آپ کی نظر ایک انصاری پر پڑی، جنہیں ابوامامہ کہا جاتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے کہا کہ "ابوامامہ! کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں نماز کے وقت کے علاوہ بھی مسجد میں بیٹھا دیکھ رہا ہوں؟" انہوں نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول! پریشانیوں اور قرضوں نے مجھے گھیر لیا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھاؤں کہ جب تم انہیں کہو تو اللہ تم سے تمہارے غم دور اور قرض ادا کر دے"، میں نے کہا کہ ضرور، اللہ کے رسول! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ "صبح وشام یہ کہا کرو (اور مذکورہ بالا کلمات تعلیم فرمائے)، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ پڑھنا شروع کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرا غم دور کر دیا اور میرا قرض ادا کروا دیا۔ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، حدیث 1555، صفحہ 183)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کچھ دعائیں تھیں جنہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (پڑھنا) نہیں چھوڑتے تھے، (ان دعاؤں میں سے ایک دعا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ

اے اللہ! میں فکر و سوچ اور پریشانی سے، عاجزی

وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ

اور کاہلی سے، کنجوسی اور بزدلی سے، قرض سے اور لوگوں کے غالب آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں"۔

(سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من الھم، حدیث نمبر 5460، صفحہ نمبر 1227، مطبوعہ دار الفکر)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ پانچ باتوں کا حکم دیتے تھے اور انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حوالہ سے ذکر کرتے تھے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان سے پناہ مانگنے کا حکم کرتے تھے (وہ یہ ہیں):

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ

اے اللہ! میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور اے اللہ! میں بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں

وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھاپا مجھ پر آ جائے اور دنیا کے فتنہ سے

الدُّنْيَا يَعْنِيْ فِتْنَةَ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

تیری پناہ مانگتا ہوں یعنی دجال کے فتنہ سے اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(الصحیح للبخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من عذاب القبر، حدیث نمبر 6004، صفحہ نمبر 2341، مطبوعہ دار ابن کثیر)

دعاء نمبر 87

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِيْ

حاضر ہوں اے اللہ حاضر ہوں حاضر ہوں اور تیری اطاعت کے لئے تیار ہوں اور ہر بھلائی

يَدَيْكَ وَمِنْكَ وَإِلَيْكَ اَللّٰهُمَّ مَا قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ

تیرے ہاتھ میں ہے اور تیری ہی طرف سے اور تیری ہی جانب منسوب ہے اے اللہ جو بات بھی میں نے منہ سے نکالی

أَوْ حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ أَوْ نَذَرْتُ مِنْ نَذْرٍ

یا جو قسم بھی میں نے کھائی یا جو منت بھی میں نے مانی

فَمَشِيَّتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَا شِئْتَ كَانَ

سو تیری مشیت کے آگے ہے جو تو نے چاہا وہ ہوا

وَمَا لَمْ تَشَأْ لَا يَكُوْنُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ إِنَّكَ

اور جو نہ چاہا وہ نہیں ہوسکتا اور نہ زور ہے اور نہ طاقت مگر تجھ سے

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ مَا صَلَّيْتُ مِنْ صَلٰوةٍ

بیشک تو ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ جو بھی میں نے رحمت کی دعا مانگی وہ اس پر ہو

فَعَلٰى مَنْ صَلَّيْتَ وَمَا لَعَنْتُ مِنْ لَّعْنٍ فَعَلٰى مَنْ

جس پر تو نے رحمت فرمائی اور جو بھی میں نے لعنت کی وہ اس پر ہو جس پر

لَّعَنْتَ أَنْتَ وَلِيِّ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِيْ مُسْلِمًا

تو نے لعنت فرمائی، تو ہی دنیا اور آخرت میں میرا کارساز ہے مجھے موت دینا اسلام پر

وَّأَلْحِقْنِيْ بِالصَّالِحِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الرِّضَآءَ

اور نیک بندوں میں شامل فرما دینا اے اللہ میں تجھ سے تیرے ہر فیصلے پر

بَعْدَ الْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ

رضامندی مانگتا ہوں اور مرنے کے بعد اچھی زندگی مانگتا ہوں اور تیرے دیدار کی

النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَشَوْقًا إِلٰى لِقَآئِكَ فِيْ غَيْرِ

لذت مانگتا ہوں اور تجھ سے ملاقات کا شوق مانگتا ہوں بغیر کسی

ضَرَّآءَ مُّضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَّأَعُوْذُ بِكَ أَنْ

تکلیف دہ مضرت کے اور بغیر کسی ایسے فتنہ کے جو مجھے گمراہ کردے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں

أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَعْتَدِيَ أَوْ يُعْتَدٰى عَلَيَّ أَوْ

اس بات سے کہ ظالم بنوں یا مظلوم بنوں یا کسی پر زیادتی کروں یا مجھ پر کوئی زیادتی کرے

أَكْسِبَ خَطِيْئَةً أَوْ ذَنْبًا لَّا تَغْفِرُهٗ اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ

یا ارتکاب کروں ایسی خطا یا گناہ کا جسے تو معاف نہ فرمائے، اے اللہ اے پیدا کرنے والے

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

آسمانوں اور زمین کے، اے پوشیدہ اور حاضر کے جاننے والے

ذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَاِنِّيْ أَعْهَدُ إِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ

اے صاحب جلال و اکرام میں تجھ سے عہد کرتا ہوں

الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَأُشْهِدُكَ وَ كَفٰى بِكَ شَهِيْدًا أَنِّيْ

اس دنیوی زندگی میں اور میں تجھے گواہ بناتا ہوں اور تیری گواہی کافی ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ

کہ میں دل سے اقرار کرتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے تیرے، تو اکیلا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں

لَكَ الْمُلْكُ وَلَكَ الْحَمْدُ وَأَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

تیرے ہی لئے بادشاہت ہے اور تیرے ہی لئے ہر تعریف ہے اور تو ہر چیز پر قادر ہے

وَّأَشْهَدُ أَنَّ سَيِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ

اور میں اقرار کرتا ہوں کہ سیدنا محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تیرے بندے اور تیرے پیغمبر ہیں،

وَأَشْهَدُ أَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ وَّلِقَآئَكَ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ سچا ہے اور تجھ سے ملنا برحق ہے اور قیامت

اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَأَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ

آنے والی ہے جس میں کوئی شبہ نہیں اور بےشک تو ان سب کو اٹھائے گا جو قبروں میں ہیں

وَأَنَّكَ إِنْ تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ تَكِلْنِيْ إِلٰى ضَعْفٍ

اور بےشک اگر تو مجھے میرے نفس کے حوالہ کردے گا تو اس صورت میں تو مجھے حوالہ کردے گا کمزوری

وَّعَوْرَةٍ وَّذَنْبٍ وَّخَطِيْئَةٍ وَّأَنِّيْ لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ

اور خلل اور گناہ اور قصور کے ، اور بےشک مجھے صرف تیری رحمت پر ہی بھروسہ ہے

فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ كُلَّهَا إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا

پس تُو بخش دے میرے سارے گناہوں کو کہ تیرے سوا کوئی گناہوں کو معاف نہیں کر سکتا

أَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

اور مجھ پر عنایت فرما کہ بےشک تو بڑا عنایت فرمانے والا اور مہربان ہے۔

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں (مذکورہ بالا) دعا سکھائی اور انہیں حکم دیا کہ وہ اپنے گھر والوں کو روزانہ صبح اس دعا کے پڑھنے کا پابند بنائیں۔ (المستدرک للحاکم، حدیث 1900، صفحہ 697، جلد 1)

نوٹ: مستدرک حاکم کی روایت میں لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ کے بعد لَبَّيْكَ کا لفظ نہیں ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کرتے وقت یہ کلمات کہے، تو وہ اس دن کے (فتنوں) سے محفوظ و مستثنیٰ رہے گا (وہ کلمات یہ ہیں):

اَللّٰهُمَّ مَا حَلَفْتُ مِنْ حَلْفٍ أَوْ قُلْتُ مِنْ قَوْلٍ أَوْ نَذَرْتُ

"اے اللہ! میں جو بھی قسم کھاؤں یا جو بھی بات کہوں یا جو بھی نذر مانوں،

مِنْ نَذْرٍ فَمَشِيْئَتُكَ بَيْنَ يَدَيْ ذٰلِكَ كُلِّهٖ مَا شِئْتَ كَانَ وَمَا

ان تمام میں تیری مشیت ہی میری نظروں میں مقدم ہے، جو تو چاہے گا وہ ہو گا، اور جو تو نہیں چاہے گا

لَمْ تَشَأْ لَمْ يَكُنْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَتَجَاوَزْ لِيْ عَنْهُ اَللّٰهُمَّ

وہ نہیں ہوگا، اے اللہ! تو مجھے بخش دے، اور مجھ سے درگزر فرما، اے اللہ! جس پر تیری رحمت ہو تو میری دعا بھی اس کے

فَمَنْ صَلَّيْتَ عَلَيْهِ فَعَلَيْهِ صَلَاتِيْ وَمَنْ لَعَنْتَ فَعَلَيْهِ لَعْنَتِيْ

شامل حال رہے اور جس پر تو لعنت فرمائے اس پر میری طرف سے بھی لعنت ہو

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، حدیث 5087، صفحہ 549)

دعاء نمبر 88

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ اَسْئَلُكَ صِحَّةً فِيْ إِيْمَانٍ وَّإِيْمَانًا فِيْ

اے اللہ! میں تجھ سے ایمان کی درستگی کا، اور حسن اخلاق والے ایمان کا

حُسْنِ خُلُقٍ وَّنَجَاةً يَّتْبَعُهَا فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً

اور ایسی نجات کا جس کے پیچھے کامیابی ہو سوال کرتا ہوں

مِّنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا

اور میں تجھ سے رحمت، عافیت، بخشش اور رضامندی کا سوال کرتا ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ بے شک اللہ کا نبی تجھے ایسے کلمات عطا کرنا چاہتا ہے کہ تُو ان کے ذریعے رحمٰن سے دعا مانگے گا اور ان کے ذریعے اس کی طرف رغبت کا اظہار کرے گا اور رات اور دن کو ان کا ورد کرے گا، (اور مذکورہ بالا کلمات ارشاد فرمائے)۔

(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 9333، صفحہ نمبر 132، جلد نمبر 9)

دعاء نمبر 89

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِكَلِمَاتِكَ

اے اللہ! میں تیرے معزز چہرے اور تیرے مکمل کلموں

التَّآمَّةِ مِنْ شَرِّ مَا أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اَللّٰهُمَّ

کے ذریعہ ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جو تیرے قبضے میں ہے،

أَنْتَ تَكْشِفُ الْمَغْرَمَ وَالْمَأْثَمَ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ تو ہی قرض کا بوجھ اتارتا ہے، اور گناہوں کو معاف فرماتا ہے، اے اللہ!

لَا يُهْزَمُ جُنْدُكَ وَلَا يُخْلَفُ وَعْدُكَ وَلَا يَنْفَعُ

تیرے لشکر کو شکست نہیں دی جا سکتی، تیرا وعدہ ٹل نہیں سکتا، مالدار کی مالداری

ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ سُبْحٰنَكَ وَبِحَمْدِكَ

تیرے سامنے کام نہ آئے گی، پاک ہے تیری ذات، میں تیری حمد و ثنا بیان کرتا ہوں

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بستر میں جاتے وقت یہ دعا (مذکورہ بالا) پڑھتے تھے۔

نوٹ: سنن ابوداود میں وَبِكَلِمَاتِكَ کی بجائے وَكَلِمَاتِكَ ہے۔(سنن ابی داود، باب مایقال عند النوم، حدیث 5052، صفحہ 545)

دعاء نمبر 90

لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ لَا شَرِيْكَ لَكَ سُبْحٰنَكَ

تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، تیری ذات پاک و برتر ہے،

اَللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَأَسْئَلُكَ رَحْمَتَكَ

اے اللہ میں تجھ سے اپنے گناہ کی معافی چاہتا ہوں، اور تیری رحمت کا خواستگار ہوں،

اَللّٰهُمَّ زِدْنِيْ عِلْمًا وَّلَا تُزِغْ قَلْبِيْ بَعْدَ

اے اللہ میرے علم میں اضافہ فرما، اور ہدایت مل جانے کے بعد

إِذْ هَدَيْتَنِيْ وَهَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً

میرے دل کو کجی سے محفوظ رکھ، اور مجھے اپنی رحمت سے نواز،

إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

بے شک تو بڑا نوازنے والا ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رات کی نیند سے جب بیدار ہوتے تو (مذکورہ بالا) دعا پڑھتے تھے۔(سنن ابو داود، کتاب الادب، باب مایقول الرجل الخ، حدیث نمبر 5061، صفحہ نمبر 546)

نوٹ: سنن ابوداود کی روایت میں لَا شَرِيْكَ لَكَ مذکور نہیں ہے۔

دعاء نمبر 91

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ

اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں کشادگی عطا فرما،

وَبَارِكْ لِيْ فِيْ رِزْقِيْ

اور میرے رزق میں برکت دے

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپ ﷺ نے وضو فرمایا، میں نے سنا کہ آپ ﷺ یہ دعا (مذکورہ بالا کلمات) مانگ رہے ہیں، تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں نے آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا، تو رسول اللہ ﷺ نے جواب میں ارشاد فرمایا کہ کیا اس دعا نے کسی قسم کی بھلائی کو چھوڑ دیا؟ (یعنی یہ دعا تمام نعمتوں اور بھلائیوں کو شامل ہے)۔ (عمل الیوم واللیلۃ، مایقول بین ظہرانی وضوئہ، حدیث 28، صفحہ 35)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ اللہ کے رسول! میں نے آج رات آپ کا دعا کا مانگنا سنا، میں نے آپ کی جو دعا سنی وہ یہ تھی:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَوَسِّعْ لِيْ فِيْ دَارِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ

اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے گھر میں کشادگی دے، اور میرے رزق میں برکت دے

آپ ﷺ نے فرمایا کہ "کیا ان دعائیہ کلمات نے کچھ چھوڑا؟ (یعنی ان میں دین دنیا کی تمام بھلائیاں آ گئی ہیں)۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3500، صفحہ نمبر 551)

دعاء نمبر 92

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں میں سے بنا دے اور پاک رہنے والوں میں سے بنا دے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اچھی طرح وضو کرے پھر یوں کہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے

وَرَسُولُهُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ

اور رسول ہیں، اے اللہ! مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں میں سے بنا دے

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جائیں گے وہ جس سے بھی چاہے جنت میں داخل ہو۔

(سنن الترمذی، کتاب الطھارۃ، باب فی مایقال بعد الوضوء، ح55، ص28)

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنا کام خود کرتے تھے، باری باری اپنے اونٹوں کو چراتے تھے، ایک دن اونٹ چرانے کی میری باری آئی، میں انہیں شام کے وقت لے کر چلا، تو رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں پایا کہ آپ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے، میں نے آپ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ تم میں سے جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرے، پھر کھڑے ہو کر دو رکعت نماز پوری توجہ اور حضور قلب (دل جمعی) کے ساتھ ادا کرے تو اس نے (اپنے اوپر جنت) واجب کر لی، میں نے کہا کہ واہ واہ یہ کیا ہی اچھی (بشارت) ہے، اس پر میرے سامنے موجود شخص نے عرض کیا کہ عقبہ! جو بات رسول اللہ ﷺ نے اس سے پہلے فرمائی، وہ اس سے بھی زیادہ عمدہ تھی، میں نے دیکھا تو وہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تھے، میں نے عرض کیا کہ ابو حفص! وہ کیا تھی؟ آپ نے فرمایا کہ تمہارے آنے سے پہلے ابھی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم میں سے جو شخص بھی اچھی طرح وضو کرے، پھر وضو سے فارغ ہونے کے بعد یہ کلمات کہے:

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور محمد ﷺ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے، وہ جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔

(سنن ابی داود، کتاب الطھارۃ، باب مایقول الرجل اذا توضا، ح169، ص42)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے سورۂ کہف کی تلاوت کی، تو یہ پڑھنے والے کے لیے روز قیامت اس کی اقامت گاہ سے مکہ تک نور کا سبب ہوگا اور جس نے اس سورت کی آخری دس آیات پڑھیں اور پھر دجال نکل آیا تو وہ اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور جس نے وضو کر کے یہ دعا پڑھی:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ

اے اللہ! تو پاک ہے اپنی تعریفوں کے ساتھ، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، میں تجھ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں

تو یہ کلمات ایک ورق میں لکھ کر مہر شدہ (حفاظت گاہ) میں رکھ دیے جاتے ہیں، جسے قیامت کے دن تک نہیں توڑا جا سکتا۔ (المعجم الاوسط، حدیث نمبر 1455، صفحہ نمبر 123، جلد نمبر 2)

دعاء نمبر 93

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَرَبَّ الْاَرْضِ وَرَبَّ

اے اللہ اے آسمانوں کے رب اور اے زمین کے رب اور اے

الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ فَالِقَ

بڑے عرش کے رب اور اے ہمارے رب اور اے ہر چیز کے رب،

الْحَبِّ وَالنَّوٰی وَمُنْزِلَ التَّوْرٰۃِ وَالْاِنْجِیْلِ

اے دانے اور گٹھلی کے چیرنے والے اور اے تورات اور انجیل

وَالْفُرْقَانِ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَیْءٍ اَنْتَ اٰخِذٌ

اور قرآن کے اتارنے والے ، میں تیری پناہ مانگتا ہوں ہر چیز کے شر سے جس کی پیشانی تو تھامے ہے

بِنَاصِیَتِهٖ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَیْسَ قَبْلَكَ شَیْءٌ

(یعنی تیرے اختیار میں ہے) تو اول (سب سے پہلے) ہے تجھ سے پہلے کوئی شے نہیں

وَّاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَیْسَ بَعْدَكَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الظَّاهِرُ

اور تو آخر (سب کے بعد) ہے تیرے بعد کوئی شے نہیں، (یعنی ازلی اور ابدی ہے) اور تو ظاہر ہے

فَلَیْسَ فَوْقَكَ شَیْءٌ وَّاَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَیْسَ دُوْنَكَ

تیرے اوپر کوئی شے نہیں، اور تو باطن ہے (یعنی لوگوں کی نظر سے چھپا ہوا) تجھ سے درے کوئی شے نہیں،

شَیْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّیْنَ وَاَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ

(یعنی تجھ سے زیادہ چھپی ہوئی) تو ہمارے قرض ادا کر دے اور محتاجی دور کر کے ہمیں غنی کردے

حضرت سہل رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی سونے لگتا تو ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ فرماتے کہ داہنی کروٹ پر لیٹ جاؤ اور یہ دعا پڑھو (مذکورہ بالا کلمات)۔ ابوصالح رحمۃ اللہ علیہ اس دعا کو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے تھے اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک خدمت گار مانگنے کے لئے آئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

فرمایا: "یہ دعا پڑھ لیا کرو اور مذکورہ بالا کلمات ارشاد فرمائے۔ (المسلم، کتاب الذکر والدعاء، مایقول عندالنوم، حدیث 2713، ص 1087)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں ایک خادم طلب کرنے کے لیے آئیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ میرے پاس تو خادم نہیں ہے جو میں تمہیں دوں، (یہ سن کر) وہ واپس چلی گئیں، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ جو چیز تم نے طلب کی تھی وہ تمہیں زیادہ پسند ہے، یا میں اس سے بہتر چیز تمہیں بتاؤں"؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم کہو کہ مجھے وہ چیز زیادہ پسند ہے جو خادم سے بہتر ہو، چنانچہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے یہی کہا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ کلمات کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْاٰنِ الْعَظِيْمِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنَّا الدَّيْنَ وَأَغْنِنَا مِنَ الْفَقْرِ

(سنن ابن ماجة، کتاب الدعاء، باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حدیث 3830، صفحہ نمبر 410)

دعاء نمبر 94

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ

اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں اور ان سب کے رب جن پر وہ سایہ فگن ہیں،

الْاَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيٰطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ

اور اے ساری زمینوں اور ان ساری چیزوں کے رب جن کا وہ بوجھ اٹھائے ہوئے ہیں اور اے شیاطین کے رب اور ان سب کے رب

كُنْ لِّيْ جَارًا مِّنْ شَرِّ خَلْقِكَ أَجْمَعِيْنَ أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ

جنہیں ان شیاطین نے گمراہ کیا ہے، اپنی ساری مخلوق کے شر سے بچانے کے لیے میرا محافظ بن جا، تاکہ ان میں سے کوئی مجھ پر

أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ أَنْ يَّطْغٰى عَزَّ جَارُكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

نہ ظلم و زیادتی کر سکے، اور نہ ہی بغاوت و سرکشی کر سکے، تیری حفاظت بڑی مضبوط اور تیرا نام بہت بابرکت ہے

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہیں نیند نہ آنے کی شکایت تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

کہ میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھادوں کہ جب تم ان کو کہو تو تمہیں نیند آجائے، تم یہ کہا کرو پھر آپ ﷺ نے انہیں مذکورہ بالا کلمات تعلیم فرمائے۔ (الترغیب والترھیب، فی کلمات یقولھن من یارق او یفزع باللیل، حدیث 2343، صفحہ 660، جلد 2)

نوٹ: الترغیب والترھیب میں مذکور روایت میں اَنْ یَّطْغٰی کی بجائے یَطْغٰی مذکور ہے۔

سنن ترمذی میں منقول ہے کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خالد بن ولید مخزومی رضی اللہ عنہ نے نبی اکرم ﷺ سے شکایت کرتے ہوئے کہا کہ اللہ کے رسول! میں رات بھر نیند نہ آنے کی وجہ سے سو نہیں پاتا ہوں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے جاؤ تو پڑھو:

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَمَا أَظَلَّتْ وَرَبَّ الْأَرَضِيْنَ وَمَا أَقَلَّتْ وَرَبَّ الشَّيَاطِيْنِ وَمَا أَضَلَّتْ كُنْ لِّيْ جَارًا مِنْ شَرِّ خَلْقِكَ كُلِّهِمْ جَمِيْعًا أَنْ يَّفْرُطَ عَلَيَّ أَحَدٌ مِّنْهُمْ أَوْ أَنْ يَّبْغِيَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3523، صفحہ 554)

دعاء نمبر 95

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ

اے اللہ ہر حمد و ثنا تیرے ہی لئے ہے، تو تھامنے والا ہے آسمانوں اور زمین کا

وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوٰتِ

اور ان سب کا جو ان میں آباد ہیں، اور تیرے ہی لئے ہر خوبی ہے، تو مالک ہے آسمانوں اور زمین کا

وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ

اور ان کا جو ان میں آباد ہیں، اور تیرے ہی لئے ہر خوبی ہے تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے

السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ

اور ان سب کا نور ہے جو ان میں آباد ہیں اور تیرے ہی لئے ہر خوبی ہے، تو برحق ہے،

الْحَقُّ وَوَعْدُكَ حَقٌّ وَّلِقَاءُكَ حَقٌّ وَّقَوْلُكَ حَقٌّ

اور تیرا وعدہ برحق ہے اور تجھ سے ملنا برحق ہے، اور تیرا ارشاد برحق ہے،

وَّالْجَنَّةُ حَقٌّ وَّالنَّارُ حَقٌّ وَّالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ وَّسَيِّدُنَا

اور جنت برحق ہے اور دوزخ برحق ہے، اور سب انبیاء برحق ہیں،

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ حَقٌّ وَّالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ

اور سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ برحق ہیں اور قیامت برحق ہے،

أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ

اے اللہ میں نے (اپنے آپ کو) تیرے سپرد کردیا، اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسہ کیا

أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ وَأَنْتَ

اور تیری طرف متوجہ ہوا، اور تیرے بل پر لڑا جھگڑا، اور تیری ہی طرف فیصلہ لایا

رَبُّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا

اور تو ہی ہمارا رب ہے اور تیری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے پس بخش دے جو میں نے پہلے کیا

أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ

اور جو پیچھے کیا اور جو چھپا کر کیا اور جو علانیہ کیا اور جو کچھ بھی قصور کیا

وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ

اور جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو ہی آگے بڑھانے والا ہے

الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

اور تو ہی پیچھے ہٹانے والا ہے کوئی معبود نہیں مگر تو اور نہ زور ہے نہ طاقت مگر اللہ سے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں تہجد کے لیے کھڑے ہوتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُكَ الْحَقُّ وَلِقَاؤُكَ حَقٌّ وَقَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّوْنَ حَقٌّ

وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اَللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ
وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْكَ أَنَبْتُ وَبِكَ خَاصَمْتُ وَإِلَيْكَ
حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ
أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

سفیان (راوی) نے بیان کیا کہ عبدالکریم ابوامیہ نے (اپنی روایت میں) اس دعا میں ان الفاظ کی زیادتی کی ہے (وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ)۔ (الصحیح للبخاری، ابواب التھجد، باب التھجد باللیل، حدیث نمبر 1069، صفحہ 377)

بخاری شریف میں مذکور دعا اور الحزب الاعظم میں موجود مذکورہ بالا دعا کے الفاظ میں کچھ فرق ہے:

1. الحزب الاعظم میں وَلَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ مذکور ہے، جبکہ بخاری شریف میں وَلَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمَنْ فِيْهِنَّ مذکور ہے۔
2. الحزب الاعظم میں وَوَعْدُكَ حَقٌّ مذکور ہے، جبکہ بخاری شریف میں وَوَعْدُكَ الْحَقُّ مذکور ہے۔
3. الحزب الاعظم میں وَّسَيِّدُنَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللهِ حَقٌّ مذکور ہے، جبکہ بخاری شریف میں وَمُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقٌّ مذکور ہے۔
4. الحزب الاعظم میں وَإِلَيْكَ حَاكَمْتُ کے بعد وَأَنْتَ رَبُّنَا وَإِلَيْكَ الْمَصِيْرُ مذکور ہے، جبکہ بخاری شریف میں یہ الفاظ مذکور نہیں۔
4. الحزب الاعظم میں وَمَا اَعْلَنْتُ کے بعد وَمَا اَسْرَفْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ مذکور ہے، جبکہ بخاری شریف میں یہ الفاظ مذکور نہیں۔

مذکورہ بالا دعا کچھ الفاظ کے تغیر کے ساتھ صحیح مسلم حدیث نمبر 769، سنن ابوداود حدیث نمبر 771، سنن نسائی حدیث نمبر 1615، جامع ترمذی حدیث نمبر 3418 اور سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 1355 میں بھی موجود ہے۔

دعاء نمبر 96

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ

یعنی اے اللہ! مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحم فرما، اور مجھے عافیت دے، اور مجھے ہدایت دے

وَارْزُقْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَارْفَعْنِیْ

اور مجھے رزق دے، اور میری اصلاح فرما، اور مجھے بلندی عطا فرما

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں سجدوں کے درمیان یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

(سنن ابی داود، أبواب تفریع استفتاح الصلاۃ، باب الدعاء بین السجدتین، حدیث نمبر 850، صفحہ 111)

الحزب الاعظم میں موجود مذکورہ بالا دعا وَارْزُقْنِیْ تک سنن ابوداود کی مذکورہ بالا روایت میں مذکور ہے اور وَاجْبُرْنِیْ کا لفظ جامع ترمذی کی حدیث نمبر 284 میں جبکہ وَارْفَعْنِیْ کا لفظ سنن ابن ماجہ کی حدیث نمبر 898 میں مذکور ہے۔

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور بولا: یارسول اللہ! میں کیا کہوں جب اپنے رب سے مانگوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ کلمات کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلموں کو فرماتے وقت ایک ایک انگلی بند کرتے جاتے تھے تو سب انگلیاں بند کرلیں صرف انگوٹھا کھلا رہ گیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمے دنیا اور آخرت دونوں کے فائدے تیرے لیے اکٹھا کردیں گے۔

جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے نماز کی تعلیم دیتے اور پھر اسے مذکورہ کلمات کے ساتھ دعا مانگنے کا حکم فرماتے تھے۔ (الصحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التھلیل الخ، حدیث نمبر 2697، صفحہ 1082)

حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ مجھے کوئی کلام بتایئے جس کو میں کہا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمات کہا کرو:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ

وہ دیہاتی کہنے لگا کہ ان کلموں میں تو میرے رب کی تعریف ہے، میرے لیے بتائیں میں کیا کہا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کلمات کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ

موسیٰ جو اس حدیث کے راوی ہیں وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے عَافِنِیْ کہا تھا یا نہیں کہا تھا اس کا مجھے وہم ضرور ہے البتہ مجھے یاد نہیں۔ (الصحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب فضل التھلیل الخ، حدیث نمبر 2696، صفحہ 1082)

عاصم بن حمید فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رات کے قیام کی شروعات کس سے کرتے تھے؟ تو وہ فرمانے لگیں کہ تم نے مجھ سے ایک ایسی چیز پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی، رسول اللہ ﷺ دس بار اَللّٰہُ اَکْبَر، دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، دس بار سُبْحَانَ اللّٰہِ اور دس بار لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہتے تھے، اور یہ کلمات کہتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ أَعُوْذُ بِاللّٰہِ

اے اللہ! مجھے بخش دے، مجھے راہ دکھا، مجھے رزق عطا فرما، اور مجھے عافیت عطا فرما، میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں

مِنْ ضِیْقِ الْمَقَامِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

قیامت کے روز جگہ کی تنگی سے

(سنن النسائی، کتاب قیام اللیل وتطوع النھار، باب ذکر مایستفتح بہ القیام، حدیث نمبر 1613، صفحہ 412)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں قرآن میں سے کچھ نہیں پڑھ سکتا، اس لیے آپ مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیں جو اس کے بدلے مجھے کفایت کرے، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ کلمات کہا کرو:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ أَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

اس نے پھر عرض کیا کہ یہ تو اللہ کی تعریف ہوئی، میرے لیے کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم یہ کلمات کہا کرو:

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ وَاھْدِنِیْ

اے اللہ! مجھ پر رحم فرما، مجھے روزی دے، مجھے عافیت دے اور مجھ کو ہدایت دے

جب وہ شخص کھڑا ہوا تو اس نے اپنے ہاتھ سے اس طرح اشارہ کیا (یعنی دونوں ہاتھوں کو سمیٹا جس طرح کوئی عمدہ چیز سمیٹ کر آدمی اسے محفوظ کر لیتا ہے) اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ "اس نے تو اپنا ہاتھ خیر سے بھر لیا"۔

(سنن ابو داؤد، باب مایجزی الامی الخ حدیث نمبر 832، صفحہ نمبر 109)

دعاء نمبر 97

إِنِّيْ لِمَا أَنْزَلْتَ إِلَيَّ مِنْ خَيْرٍ فَقِيْرٍ

(اے میرے رب) جو خیر تُو میری طرف اتارے میں اس کا محتاج ہوں

اس دعا سے متعلق تفصیل الحزب الاعظم کی پہلی منزل بروز ہفتہ کی دعا نمبر 52 کے ذیل میں گزر چکی ہے۔

دعاء نمبر 98

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ

اے اللہ! اے جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے رب،

فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ

اے آسمانوں اور زمین کے پیدا کرنے والے، اے پوشیدہ اور ظاہر کے جاننے والے

أَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ

تو اپنے بندوں کے درمیان ان باتوں میں فیصلہ کرے گا جس میں وہ اختلاف کرتے ہیں،

يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِإِذْنِكَ

تو اختلافی باتوں میں اپنے اذن سے امر حق کی طرف میری رہنمائی فرما،

إِنَّكَ تَهْدِيْ مَنْ تَشَآءُ إِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ

بیشک تو ہی جسے چاہے اس کی سیدھی راہ کی طرف رہبری کرتا ہے

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رات کو اٹھتے تو اپنی نماز کے شروع میں کیا پڑھتے تھے؟ تو اس کے جواب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے مذکورہ بالا دعا بیان فرمائی۔ (صحیح للمسلم، کتاب الصلوۃ، باب الدعاء فی صلوۃ اللیل وقیامہ، حدیث نمبر 770، صفحہ نمبر 304)

مذکورہ بالا روایت سنن ابوداود حدیث نمبر 767، سنن نسائی حدیث نمبر 1621، جامع ترمذی حدیث نمبر 3420 اور سنن ابن ماجہ حدیث نمبر 1357 میں بھی موجود ہے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

دوسری منزل بروز اتوار

دعاء نمبر 1

اَللّٰھُمَّ اھۡدِنِیۡ فِیۡمَنۡ ھَدَیۡتَ وَعَافِنِیۡ فِیۡمَنۡ

اے اللہ! مجھے ہدایت دے ان لوگوں میں (داخل کر کے) جن کو تو نے ہدایت دی ہے اور مجھے عافیت دے ان لوگوں میں

عَافَیۡتَ وَتَوَلَّنِیۡ فِیۡمَنۡ تَوَلَّیۡتَ وَبَارِكۡ لِیۡ فِیۡمَا

(داخل کر کے) جن کو تو نے عافیت دی ہے اور میری کارسازی فرما ان لوگوں میں (داخل کر کے) جن کی تو نے کارسازی کی ہے

أَعۡطَیۡتَ وَقِنِیۡ شَرَّ مَا قَضَیۡتَ فَاِنَّكَ تَقۡضِیۡ

اور مجھے اس چیز میں برکت دے جو تو نے عطا کی ہے اور مجھے اس چیز کی برائی سے بچا جو تو نے مقدر کی ہے، کہ بے شک تو

وَلَا یُقۡضٰی عَلَیۡكَ إِنَّهٗ لَا یَذِلُّ مَنۡ وَّالَیۡتَ

فیصلہ کرتا ہے اور تیرے خلاف فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، بے شک جسے تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہو سکتا

وَلَا یَعِزُّ مَنۡ عَادَیۡتَ تَبَارَكۡتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیۡتَ

اور جس سے تو دشمنی رکھے وہ عزت نہیں پا سکتا، اے ہمارے رب تو بابرکت اور بلند و بالا ہے،

نَسۡتَغۡفِرُكَ وَنَتُوۡبُ إِلَیۡكَ وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ

ہم تجھ سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نبی کریم ﷺ پر اپنی رحمتیں بھیجے

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے چند کلمات سکھائے جنہیں میں وتر میں کہا کرتا ہوں (ابن جوَاسؒ کی روایت میں ہے "جنہیں میں وتر کے قنوت میں کہا کروں") وہ کلمات یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ اھۡدِنِیۡ فِیۡمَنۡ ھَدَیۡتَ وَعَافِنِیۡ فِیۡمَنۡ عَافَیۡتَ وَتَوَلَّنِیۡ فِیۡمَنۡ تَوَلَّیۡتَ

وَبَارِكۡ لِیۡ فِیۡمَا أَعۡطَیۡتَ وَقِنِیۡ شَرَّ مَا قَضَیۡتَ إِنَّكَ تَقۡضِیۡ وَلَا یُقۡضٰی عَلَیۡكَ

وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ

(سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب القنوت فی الوتر، حدیث نمبر 1425، صفحہ نمبر 172، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

الحزب الاعظم میں موجود مذکورہ بالا دعا اور سنن ابوداود کی روایت میں موجود دعا کے الفاظ میں کچھ فرق ہے:

الحزب الاعظم میں فَإِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ ہے جبکہ سنن ابوداود میں إِنَّكَ تَقْضِي وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ ہے۔

الحزب الاعظم میں إِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ہے جبکہ سنن ابوداود میں وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ ہے۔

الحزب الاعظم میں نَسْتَغْفِرُكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ ہے جبکہ سنن ابوداود میں وَإِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ کے بعد یہ جملہ نہیں ہے، البتہ حصن حصین میں یہ جملہ مذکور ہے۔(الحصن الحصین، صفحہ نمبر 132، مطبوعہ غراس کویت)

الحزب الاعظم میں وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ ہے جبکہ سنن ابوداود میں یہ جملہ نہیں ہے، البتہ سنن نسائی میں وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ مُحَمَّدٍ مذکور ہے۔(سنن النسائی، کتاب قیام اللیل الخ، باب الدعاء فی الوتر، حدیث 1742، صفحہ 437، دار الفکر)

دعاء نمبر 2

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اے اللہ مجھے بخش دے اور سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں کو بخش دے

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَلِّفْ بَيْنَ

اور سب مسلمان مردوں اور سب مسلمان عورتوں کو بخش دے اور ان کے دلوں میں

قُلُوْبِهِمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ

اتفاق پیدا فرما اور ان کے آپس کے معاملات کی اصلاح فرما اور ان کو اپنے دشمن پر

عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ

اور ان کے دشمن پر فتح دے، اے اللہ کافروں پر لعنت فرما

الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ

جو تیری راہ سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو

رُسُلَكَ وَيُقَاتِلُوْنَ أَوْلِيَائَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ

جھٹلاتے ہیں اور تیرے دوستوں سے جنگ کرتے ہیں، اے اللہ ان کی تقریر میں

بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَأَنْزِلْ بِهِمْ

پھوٹ ڈال دے اور ان کے پاؤں لڑکھڑا دے

بَأْسَكَ الَّذِىْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ

اور ان پر اپنا وہ عذاب نازل فرما جس کو تو مجرموں سے واپس نہیں لیا کرتا

عبید بن عمیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکوع کے بعد قنوت میں ان (مذکورہ بالا) الفاظ کے ساتھ دعا مانگی، یہ روایت کنز العمال اور السنن الکبری للبیھقی میں ہے البتہ الحزب الاعظم میں مذکور دعا اور روایت میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ تغیر ہے:

❶ الحزب الاعظم میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ مذکور ہے، جبکہ روایت میں اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ مذکور ہے۔

❷ الحزب الاعظم میں اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ مذکور ہے، جبکہ روایت میں اَللّٰهُمَّ الْعَنِ كَفَرَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ مذکور ہے۔ (السنن الکبری، باب دعاء القنوت، ح3143، 298/2، دار الکتب العلمیۃ) (کنز العمال، ح21957، 76/8، مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 3

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنَسْتَهْدِيْكَ

اے اللہ ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تجھ سے ہدایت طلب کرتے ہیں

وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتُوْبُ إِلَيْكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْكَ وَنُثْنِىْ

اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تیری طرف رجوع کرتے ہیں اور تجھ پر بھروسہ رکھتے ہیں

عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهٗ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ

اور تیری مکمل ثناء خیر کرتے ہیں اور تیرا شکر ادا کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور جو تیری نافرمانی کرے

وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ

اس کو چھوڑتے ہیں اور اس سے قطع تعلق کرتے ہیں، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز پڑھتے ہیں

وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى

اور تیرے ہی لئے سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف لپکتے اور دوڑتے ہیں اور تیری رحمت کی توقع رکھتے ہیں

عَذَابَكَ الْجِدَّ إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

اور تیرے یقینی عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا یقینی عذاب کافروں کے شاملِ حال ہوگا

حضرت خالد بن عمران سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ قبیلۂ مضر کے لئے بددعا فرما رہے تھے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور آپ ﷺ سے اشارے سے درخواست کی کہ کچھ دیر توقف فرمائیں تو آپ ﷺ خاموش ہوگئے، حضرت جبرئیل عیہ السلام نے عرض کیا اے محمد (ﷺ) اللہ تعالیٰ نے آپ کو برا بھلا کہنے والا اور لعنت کرنے والا بنا کر مبعوث نہیں فرمایا بلکہ آپ کو تو رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے اور آپ کو عذاب بنا کر مبعوث نہیں فرمایا، آپ کے ہاتھ میں ان کفار (کی جزاء وسزا) کا معاملہ نہیں (بلکہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے) کہ چاہے (ان کو توبہ کی توفیق دے کر) ان کی توبہ کو قبول فرمائے، یا (توبہ نہ کرنے کی صورت میں) انہیں عذاب دے کہ وہ ظالم ہیں، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپ ﷺ کو یہ دعائے قنوت سکھلائی:

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْضَعُ لَكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّكْفُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ وَنَخَافُ عَذَابَكَ الْجِدَّ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ

(السنن الکبری، باب دعاء القنوت، حدیث نمبر 3142، صفحہ نمبر 298، جلد نمبر 2، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

حضرت عبید بن عمیر فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز میں رکوع کے بعد قنوت میں یہ دعا مانگی:

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَلَكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ نَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

وہ فرماتے ہیں کہ ان تک یہ بات پہنچی ہے کہ یہ دونوں سورتیں ہیں جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

مصحف میں موجود تھیں۔ (کنز العمال، کتاب الصلوۃ من قسم الافعال الخ، الباب الثانی، القنوت، حدیث 21949، صفحہ 75، جلد 8)

حضرت ابو عبد الرحمن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں قنوت میں پڑھنے کے لئے یہ دعا سکھلائی:

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ الْجِدَّ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

(المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الصلوۃ، باب فی قنوت الوتر من الدعاء، حدیث 6965، صفحہ 518، جلد 4، مطبوعہ شرکۃ دار القبلۃ)

حضرت عبد الرحمن بن اسود کاہلی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ فجر کی نماز میں ان دو سورتوں کے ساتھ قنوت پڑھا کرتے تھے، البتہ وہ دوسری سورت کو مقدم کیا کرتے تھے اور (اس طرح) کہتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخَافُ عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَهْدِيْكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ كُلَّهُ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ

(المصنف لعبد الرزاق، باب القنوت، حدیث 4978، صفحہ 114، جلد 3، مطبوعہ المکتب الاسلامی)

دعاء نمبر 4

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ

اے اللہ! میں تیری رضا مندی کی پناہ مانگتا ہوں تیری ناراضگی سے، اور میں تیری عافیت کی پناہ مانگتا ہوں

مِنْ عُقُوْبَتِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا أُحْصِيْ ثَنَآءً

تیری سزا سے، اور میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں میں تیری ایسی تعریف نہیں کر سکتا جیسا کہ تیری تعریف کرنے کا حق ہے،

عَلَيْكَ أَنْتَ كَمَآ أَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ

تو ویسے ہی ہے جیسے تو نے خود اپنی تعریف فرمائی ہے

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر موجود نہ پایا تو

میں آپ کو ڈھونڈھنے لگی (مکان میں اندھیرا تھا) تو میرا ہاتھ آپ ﷺ کے قدموں کے تلووں پر جا پڑا، آپ ﷺ کے دونوں پاؤں کھڑے تھے اور آپ ﷺ (سجدہ میں) یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگ رہے تھے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الدعاء، باب ماتعوذ منہ رسول اللہ ﷺ، حدیث نمبر 3841، صفحہ نمبر 411، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ اپنی وتر کے آخر میں یہ (مذکورہ بالا دعا) مانگتے تھے۔

(سنن النسائی، کتاب قیام اللیل الخ، باب الدعاء فی الوتر، حدیث 1743، صفحہ 437)

دعاء نمبر 5

اَللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ

اے اللہ اے جبرئیل کے رب اور اے میکائیل کے رب اور اے اسرافیل کے رب

وَمُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

اور اے (ہمارے آقا حضرت) محمد ﷺ کے رب میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں

حضرت اسامہ بن عمیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کے قریب فجر کی دو رکعتیں (سنتیں) پڑھیں، آپ ﷺ نے دو ہلکی رکعتیں پڑھیں، انہوں نے سنا کہ آپ ﷺ نے (مذکورہ بالا) دعا تین مرتبہ مانگی۔

(المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ذکر اسامۃ بن عمیر، حدیث نمبر 6610، صفحہ نمبر 721)

دعاء نمبر 6

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَضِلَّ أَوْ أُضَلَّ أَوْ أَزِلَّ

اے اللہ میں اس بات سے تیری پناہ چاہتا ہوں کہ گمراہ ہوجاؤں یا مجھے گمراہ کردیا جائے یا سیدھے راستے سے پھسل جاؤں

أَوْ أُزَلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

یا مجھے پھسلا دیا جائے، یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا جہالت برتوں یا مجھ سے جہالت برتی جائے

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم ﷺ جب بھی میرے گھر سے نکلتے تو اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھاتے پھر (مذکورہ بالا دعا) مانگتے۔

نوٹ: سنن ابوداود کی روایت میں مِنْ أَنْ أَضِلَّ کی بجائے أَنْ أَضِلَّ ہے۔

(سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا خرج من بیتہ، حدیث نمبر 5094، صفحہ نمبر 549، مطبوعہ بیت الفکار الدولیۃ)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ نَزِلَّ

شروع اللہ کے نام سے، میں اللہ پر بھروسہ کرتا ہوں، اے اللہ تیری پناہ چاہتا ہوں حق وصواب سے پھسل جانے سے، یا راہ حق سے بھٹکنے سے،

أَوْ نَضِلَّ أَوْ نَظْلِمَ أَوْ نُظْلَمَ أَوْ نَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيْنَا

یا میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے، یا میں کسی کے ساتھ جاہلانہ برتاؤ کروں یا کوئی میرے ساتھ جہالت سے پیش آئے

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ماجاء مایقول اذا خرج من بیتہ، حدیث 3427، صفحہ 542، مطبوعہ بیت الفکار الدولیۃ)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنے گھر سے نکلتے تو یہ دعا پڑھتے تھے:

بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ
أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ

(سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من الضلال، حدیث 5496، صفحہ 1234)

دعاء نمبر 7

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ

اے اللہ! میرے دل میں نور کر دے اور میری آنکھ میں نور کر دے

سَمْعِيْ نُوْرًا وَّعَنْ يَّمِيْنِيْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِيْ نُوْرًا وَّمِنْ

اور میرے کان میں نور کر دے اور میرے دائیں نور کر دے اور میرے بائیں نور کر دے

خَلْفِيْ نُوْرًا وَّمِنْ اَمَامِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ مِنْ فَوْقِيْ نُوْرًا

اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے

وَّمِنْ تَحْتِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا

اور میرے نیچے نور کر دے اور مجھے نور عطا فرما اور میرے لیے نور کر دے

وَّفِيْ عَصَبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لَحْمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ دَمِيْ نُوْرًا وَّفِيْ

اور میرے پٹھوں میں نور ڈال دے اور میرے گوشت میں نور ڈال دے اور میرے خون میں نور ڈال دے

شَعْرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَشَرِيْ نُوْرًا وَّفِيْ لِسَانِيْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ

اور میرے بالوں میں نور ڈال دے اور میری کھال میں نور ڈال دے اور میری زبان میں نور ڈال دے

فِیْ نَفْسِیْ نُوْرًا وَّأَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ نُوْرًا

اور میرے نفس میں نور ڈال دے اور میرے لئے نور بڑھا دے اور مجھے مجسم نور بنا دے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں ایک رات اپنی خالہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کے گھر رہا تا کہ آپ ﷺ کی رات کی نماز کی کیفیت دیکھوں، وہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ بیدار ہوئے، استنجاء کیا، منہ دھویا، دونوں ہاتھ دھوئے، پھر سو گئے، پھر اٹھے اور مشک کے پاس گئے اور اس کا بندھن کھولا اور لگن یا بڑے پیالے میں پانی ڈالا اور اس کو اپنے ہاتھ سے جھکایا اور بہت اچھی طرح وضو کیا، دو وضوؤں کے بیچ کا (یعنی نہ بہت ہلکا، نہ مبالغہ کا) پھر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے تو میں بھی (وضو کر کے) آیا اور آپ ﷺ کے بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے مجھے پکڑا اور اپنی دائیں طرف کھڑا کر دیا، پھر آپ ﷺ کی نماز پوری تیرہ رکعت ہو گئی، پھر آپ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ نفخ (ہلکی آواز میں خراٹے) لینے لگے اور ہم آپ ﷺ کے سو جانے کو اس نفخ ہی سے پہچانتے تھے، پھر آپ ﷺ نماز کے لئے نکلے، نماز پڑھی اور اپنی نماز یا سجدہ میں یہ دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ شِمَالِیْ نُوْرًا وَّأَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا أَوْ قَالَ وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا

دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کی دعا کے الفاظ یہ تھے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا وَّفِیْ بَصَرِیْ نُوْرًا وَّفِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّمِیْنِیْ نُوْرًا وَّعَنْ یَّسَارِیْ نُوْرًا وَّفَوْقِیْ نُوْرًا وَّتَحْتِیْ نُوْرًا وَّأَمَامِیْ نُوْرًا وَّخَلْفِیْ نُوْرًا وَّعَظِّمْ لِیْ نُوْرًا

کریب (جو حدیث کے راوی ہیں) فرماتے ہیں کہ سات لفظ اور فرمائے تھے کہ وہ میرے دل میں (یعنی منہ پر نہیں آتے اس لئے کہ میں بھول گیا) پھر میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے بچوں میں سے بعض سے ملاقات کی، انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ لفظ یہ ہیں عَصَبِیْ وَلَحْمِیْ وَدَمِیْ وَشَعْرِیْ وَبَشَرِیْ (میرا پٹھا اور میرا گوشت اور میرا لہو اور میرے بال اور میری کھال) اور دو چیزیں اور ذکر کی (یعنی ان سب میں آپ ﷺ نے نور مانگا)۔

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے تہجد کے لئے بیدار ہونے کے موقع پر إِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّیْلِ وَالنَّھَارِ لَاٰیٰتٍ لِّأُولِی الْأَلْبَابِ سے سورۂ آل عمران کے آخر تک تلاوت بھی فرمائی۔ (الصحیح للمسلم، کتاب الصلوۃ، باب الدعاء فی صلوۃ اللیل وقیامہ، حدیث نمبر 763، صفحہ نمبر 302، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

اوپر ذکر کی گئی روایات میں سے وہ روایت جس میں کریب رحمۃ اللہ علیہ (حدیث کے راوی) فرماتے ہیں کہ کچھ الفاظ میری زبان پر نہیں آرہے، یہ روایت بخاری شریف میں بھی مذکور ہے۔ (البخاری، باب الدعاء اذا انتبہ باللیل، حدیث 5957، صفحہ 2327)

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وتر کے بعد (مذکورہ بالا) دعا مانگی۔ (مسند احمد، حدیث 3541، 473/5)

نوٹ: مذکورہ بالا روایات میں مذکور دعا اور الحزب الاعظم میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ تغیر ہے، بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الحزب الاعظم میں مذکور دعا میں ان تمام الفاظ کو جمع کر دیا گیا ہے جو اس سلسلے کی مختلف روایات میں وارد ہوئے ہیں، واللہ اعلم بالصواب وعلمہ اتم۔

دعاء نمبر 8

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لَنَا أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ وَسَهِّلْ

اے اللہ ہمارے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور اے اللہ ہمارے لئے

لَّنَا أَبْوَابَ رِزْقِكَ

رزق کے دروازے آسانی کے ساتھ کھول دے

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگتے تھے۔ (مسند ابی عوانۃ، کتاب المساجد، بیان حظر السعی لاتیان المسجد الخ، حدیث 1236، صفحہ 345، جلد 1، مطبوعہ دار المعرفۃ)

عبد الملک بن سعید رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابوحمید یا ابواسید رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسجد میں آئے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اور جب نکلے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں

(الصحیح للمسلم، کتاب الصلوۃ، باب مایقول اذا دخل المسجد، حدیث نمبر 713، صفحہ نمبر 282، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں داخل ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ

میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں، اور رسول اللہ پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو

ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

بخش دے، اور میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے

اور جب (مسجد سے) نکلتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ

میں اللہ کا نام لے کر داخل ہوتا ہوں، اور رسول اللہ پر سلام ہو، اے اللہ! میرے گناہوں کو

ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ فَضْلِكَ

بخش دے، اور میرے لیے اپنے فضل کے دروازے کھول دے

(سنن ابن ماجۃ، کتاب المساجد، باب الدعاء عند دخول المسجد، حدیث نمبر 771، صفحہ نمبر 93، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حیوہ بن شریح کہتے ہیں کہ میں عقبہ بن مسلم سے ملا تو میں نے ان سے کہا کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ آپ نے عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما سے اور انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مسجد میں تشریف لے جاتے تو فرماتے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِوَجْهِهِ الْكَرِیْمِ وَسُلْطَانِهِ

میں اللہ عظیم کی، اس کی ذات کریم کی اور اس کی قدیم بادشاہت کی

الْقَدِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

شیطان مردود سے پناہ چاہتا ہوں

تو عقبہ نے کہا کہ کیا بس اتنا ہی؟ میں نے کہا کہ ہاں تو انہوں نے کہا کہ جب مسجد میں داخل ہونے والا آدمی یہ کہتا ہے تو شیطان کہتا ہے کہ اب وہ میرے شر سے دن بھر کے لئے محفوظ کر لیا گیا۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، حدیث 466، صفحہ 75)

دعاء نمبر 9

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

اے اللہ شیطان مردود سے میری حفاظت فرما

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص مسجد میں جائے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے اور کہے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِیْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اور جب مسجد سے نکلے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام بھیجے، اور کہے:

اَللّٰهُمَّ اعْصِمْنِیْ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

(سنن ابن ماجة، کتاب المساجد، باب الدعاء عند دخول المسجد، حدیث نمبر 773، صفحہ نمبر 93، مطبوعہ بیت الافکار الدولیة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جب کوئی مسجد سے نکلنا چاہتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں، اور شہد کی مکھیوں کی طرح جو شہد کے چھتے پر جمع ہوتی ہیں جمع ہو جاتے ہیں، تو جب تم میں سے کوئی مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو کہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِهٖ

اے اللہ میں ابلیس اور اس کے لشکر سے تیری پناہ مانگتا ہوں

جب یہ کہے گا تو اس کو نقصان نہ ہوگا۔ (عمل الیوم واللیلة، باب مایقول اذا قام علی باب المسجد، ح155، ص108)

دعاء نمبر 10

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِیْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا یَهْدِیْ

اے اللہ تو بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما کہ بے شک

لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّیْ سَیِّئَهَا

تیرے سوا بہترین اخلاق کی طرف کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا، اور مجھ سے بد اخلاقیوں کو دور فرما دے

لَا یَصْرِفُ عَنِّیْ سَیِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ

کہ بے شک مجھ سے بداخلاقیوں کو تیرے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا

مذکورہ بالا دعاء ایک طویل دعا کا حصہ ہے جو مسلم شریف میں مذکور ہے مکمل روایت اور دعاء یہ ہے: حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو پڑھتے:

وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِیْفًا وَّمَا أَنَا مِنَ

میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمان و زمین بنایا یکسو ہو کر اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں،

الْمُشْرِكِیْنَ إِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُكِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

بے شک میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو رب العالمین ہے،

لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ

اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور میں مسلمانوں میں سے ہوں، اے اللہ تو بادشاہ ہے تیرے سوا

إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّيْ وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ

کوئی معبود نہیں، تو میرا رب ہے اور میں تیرا بندہ ہوں، میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور میں نے اپنے گناہوں کا اقرار کیا، سو میرے سب گناہوں کو

ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا إِنَّهُ لَايَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ

بخش دے اس لیے کہ گناہوں کو تیرے سوا کوئی نہیں بخشتا، اور بہترین اخلاق کی طرف میری رہنمائی فرما

لَايَهْدِيْ لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَايَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا

بے شک تیرے سوا بہترین اخلاق کی طرف کوئی رہنمائی نہیں کر سکتا، اور مجھ سے بد اخلاقیوں کو دور فرما دے کہ بے شک مجھ سے بد اخلاقیوں کو

إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِيْ يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ

تیرے سوا کوئی دور نہیں کر سکتا، میں تیری بارگاہ میں حاضر ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں اور ساری خوبی تیرے ہاتھوں میں ہے اور شر کی تیری طرف نسبت نہیں

أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ

میری توفیق اور میری التجا تیری طرف ہے تو بڑی برکت اور بلند ذات والا ہے میں تجھ سے مغفرت مانگتا ہوں اور تیری طرف جھکتا ہوں

اور جب رکوع کرتے تو پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ

اے اللہ میں تیرے لیے جھکتا ہوں، اور تجھ پر ایمان رکھتا ہوں اور تیرا فرمانبردار ہوں، تیرے لیے جھک گئے

سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ

میرے کان اور میری آنکھیں اور میرا دماغ اور میری ہڈیاں اور میرے پٹھے۔

اور جب رکوع سے سر اٹھاتے تو پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَمِلْأَ الْأَرْضِ

اے اللہ، اے ہمارے پروردگار تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں، آسمانوں اور زمین کے بھراؤ کے بقدر

وَمِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ

اور ان کے درمیان کے بھراؤ کے بقدر اور اس کے بعد جتنا تو چاہے اس کے بھراؤ کے بقدر

اور جب سجدہ کرتے تو کہتے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُّ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ

اے اللہ میں نے تیرے لیے ہی سجدہ کیا اور تجھ پر ایمان لایا اور میں تیرا فرمانبردار ہوں، میرے منہ نے

وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ

اس ذات کے لیے سجدہ کیا جس نے اسے بنایا اور اس کو صورت بخشی ہے اور اس کے کان اور آنکھوں کو چیرا (بنایا)،

تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ

بڑی برکت والا ہے وہ اللہ جو سب بنانے والوں سے بہترین ہے

پھر آخر میں تشہد اور سلام کے بیچ میں کہتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ

اے اللہ میرے ان سب گناہوں کو معاف کردے جو میں نے پہلے کئے اور جو میں نے مؤخر کئے اور جو میں نے چھپ کر

وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ أَنْتَ

کئے اور جو میں نے اعلانیہ کئے اور جو میں نے حد سے تجاوز کرتے ہوئے کئے اور جو تو میری طرف سے جانتا ہے،

الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں

(الصحیح للمسلم، کتاب الصلوۃ، باب الدعاء فی صلوۃ اللیل و قیامہ، حدیث نمبر 771، صفحہ نمبر 305)

دعاء نمبر 11

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ

اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کردے جتنی دوری

بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ

مشرق اور مغرب کے درمیان ہے، اے اللہ میرے گناہوں کو پانی،

بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا

برف اور اولے سے دھو ڈال اور مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر

نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ

جیسے سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے، ابوزرعہ نے کہا میں سمجھتا ہوں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، آپ تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے دوران کیا پڑھتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس دوران یہ دعا مانگتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ

اے اللہ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب

وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ

کے درمیان دوری ہے، اے اللہ مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک کیا جاتا ہے،

مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

اے اللہ میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو ڈال

(الصحیح للبخاری، کتاب صفۃ الصلوۃ، باب مایقول بعد التکبیر، حدیث نمبر 711، صفحہ نمبر 259، مطبوعہ دار ابن کثیر)

نوٹ: مذکورہ بالا روایات میں اور الحزب الاعظم میں موجود دعاء میں کچھ تغیر اور تقدیم و تاخیر ہے۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو (نماز کے لیے) کھڑے ہوتے تو تکبیر تحریمہ کہتے پھر یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

اے اللہ! تیری ذات پاک ہے، ہم تیری حمد و ثنا بیان کرتے ہیں، تیرا نام بابرکت ہے اور تیری ذات بلند و بالا ہے، تیرے علاوہ کوئی معبود نہیں

پھر تین بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہتے، تین بار اللّٰهُ أَكْبَرُ كَبِيْرًا کہتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

أَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيْعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ مِنْ هَمْزِهٖ وَنَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ

میں اللہ سمیع و علیم کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے، اس کے وسوسوں سے، اور اس کے کبر و نخوت سے اور اس کے جادو سے

پھر قرأت (شروع) کرتے۔ (سنن ابی داؤد، کتاب الصلوۃ، باب من رای الاستفتاح الخ، حدیث 775، صفحہ 104)

دعاء نمبر 12

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَمِلْأَ

اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے تعریف ہے آسمانوں اور زمین کے بھراؤ کے بقدر

الْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ

اور جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے اس کے بھراؤ کے بقدر اور پھر ہر اس چیز کے

شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَآءِ وَالْكِبْرِيَآءِ وَالْمَجْدِ

بھراؤ کے بقدر جسے تو اس کے بعد چاہے، تو تعریف اور کبریائی اور بزرگی کے لائق ہے،

أَحَقُّ مَا قَالَ الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ لَّا مَانِعَ

بہت سچی بات جو بندے نے کہی اور ہم سب تیرے بندے ہیں (وہ یہ ہے)، کہ جو تو دے

لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ

اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں، اور جو تو فیصلہ کردے

لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اسے کوئی رد کرنے والا نہیں، اور کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے سامنے فائدہ نہیں دیتی

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب رکوع سے سر اٹھاتے تو فرماتے:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَمِلْأَ مَا

اے ہمارے پروردگار! تیرے ہی لئے تعریف ہے آسمانوں اور زمین کے بھراؤ کے بقدر اور پھر ہر اس چیز کے

شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ أَهْلَ الثَّنَاءِ وَالْمَجْدِ أَحَقُّ مَا قَالَ

بھراؤ کے بقدر جسے تُو اس کے بعد چاہے، تُو تعریف اور بزرگی کے لائق ہے، بہت سچی بات جو بندے نے کہی

الْعَبْدُ وَكُلُّنَا لَكَ عَبْدٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ

اور ہم سب تیرے بندے ہیں (یہ ہے)، اے ہمارے اللہ! جو تُو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں

وَلَامُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اور جو تُو روکے اس کا کوئی دینے والا نہیں، اور کوشش کرنے والے کی کوشش تیرے سامنے فائدہ نہیں دیتی

(الصحیح للمسلم، کتاب الصلوۃ، باب مایقول اذا رفع راسہ من الرکوع، حدیث 477، صفحہ نمبر 198، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

نوٹ: مذکورہ بالا روایت میں موجود دعاء اور الحزب الاعظم میں موجود دعاء میں کچھ الفاظ میں تغیر بھی ہے۔

مذکورہ بالا روایات میں وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ مذکور نہیں البتہ امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الدعاء میں نماز کے بعد کے اذکار میں اسے ذکر فرمایا ہے۔

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث مبارکہ لکھ کر بھیجو، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے انہیں لکھ کر بھیجا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا ہے:

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

(کتاب الدعاء، جامع ابواب القول فی ادبار الصلوات، حدیث 686، صفحہ نمبر 1109، مطبوعہ دار البشائر الاسلامیۃ)

دعاء نمبر 13

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ کُلَّہٗ دِقَّہٗ وَجِلَّہٗ وَأَوَّلَہٗ

اے اللہ میرے سب گناہوں کو بخش دے، چھوٹے گناہوں کو بھی اور بڑے گناہوں کو بھی، اگلے گناہوں کو بھی

وَاٰخِرَہٗ وَعَلَانِیَتَہٗ وَسِرَّہٗ

اور پچھلے گناہوں کو بھی، چھپے ہوئے گناہوں کو بھی اور اعلانیہ گناہوں کو بھی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدہ میں یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرتے تھے۔

(الصحیح للمسلم، کتاب الصلوۃ، باب مایقال فی الرکوع والسجود، حدیث 483، صفحہ 200)

دعاء نمبر 14

رَبِّ أَعْطِ نَفْسِیْ تَقْوٰھَا وَزَکِّھَا أَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰھَا

اے میرے رب میرے نفس کو تقویٰ دے اور اس کو پاک کر دے، تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے،

أَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلٰھَا

تو ہی اس کا آقا اور مولیٰ ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ (ایک رات) میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بستر پر موجود نہ پایا تو میں اپنے ہاتھ سے آپ کو ٹٹولنے لگی، تو میرے ہاتھ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اس حال میں چھوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سجدے میں تھے، اور (مذکورہ بالا کلمات) کہہ رہے تھے۔ (مسند احمد، مسند عائشۃ رضی اللہ عنہا، حدیث نمبر 25757، صفحہ 492، جلد 42، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں تم سے وہی کہوں گا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْکَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں، عاجزی سے اور سستی سے اور بزدلی سے اور بخیلی سے

وَالْھَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اَللّٰھُمَّ اٰتِ نَفْسِیْ تَقْوَاھَا وَزَکِّھَا

اور بڑھاپے سے اور قبر کے عذاب سے، یا اللہ! میرے نفس کو تقویٰ دے اور اس کو پاک کر دے،

أَنْتَ خَیْرُ مَنْ زَکّٰاھَا أَنْتَ وَلِیُّھَا وَمَوْلَاھَا اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ

تو اس کا بہتر پاک کرنے والا ہے، تو ہی اس کا آقا اور مولیٰ ہے،

أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَمِنْ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو فائدہ نہ دے اور ایسے دل سے جو تیرے سامنے نہ جھکے

نَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنْ دَعْوَةٍ لَّا يُسْتَجَابُ لَهَا

اور ایسے نفس سے جو آسودہ نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو

(الصحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ماعلم الخ، حدیث 2722، صفحہ 1090، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب (یہ آیت) وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰاهَا فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰاهَا تلاوت فرماتے، تو وقف فرماتے پھر کہتے اَللّٰهُمَّ اٰتِ نَفْسِيْ تَقْوٰاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَخَيْرُ مَنْ زَكّٰاهَا۔ (مجمع الزوائد، کتاب التفسیر، سورۃ والشمس وضحاھا، حدیث 11495، صفحہ 209، جلد 7، دار الکتب العلمیۃ)

دعاء نمبر 15

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ

اے اللہ بے شک میں نے اپنی جان پر (گناہ کر کے) بہت زیادہ ظلم کیا ہے اور گناہوں کو

الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ

تیرے سوا کوئی دوسرا معاف کرنے والا نہیں ہے، تو مجھے اپنی خاص مغفرت سے معافی عطا فرما

وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اور مجھ پر رحم فرما کہ بے شک مغفرت کرنے والا اور رحم کرنے والا تُو ہی ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے جسے میں نماز میں مانگا کروں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرو۔ (الصحیح للبخاری، کتاب صفۃ الصلوۃ، حدیث 799، صفحہ 286)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ

اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دجال کے فتنہ سے

الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَفِتْنَةِ

تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی کے اور موت کے فتنوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

الْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

اور اے اللہ میں گناہوں سے اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں

کسی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ آپ تو قرض سے بہت ہی زیادہ پناہ مانگتے ہیں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی مقروض ہو جاتا ہے تو وہ جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔ (الصحیح للبخاری، کتاب صفۃ الصلوۃ، باب الدعاء قبل السلام، حدیث نمبر 798، صفحہ نمبر 286، مطبوعہ دار ابن کثیر)

دعاء نمبر 16

اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا

اے اللہ تُو مجھ سے آسان حساب لینا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول ﷺ کو کسی نماز میں یہ دعا: اَللّٰهُمَّ حَاسِبْنِيْ حِسَابًا يَّسِيْرًا مانگتے ہوئے سنا تو میں نے عرض کیا کہ اے اللہ کے نبی! آسان حساب سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اس سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ) اس کے نامہ اعمال پر نظر ڈال کر اس سے درگزر فرمائے گا، کیونکہ اے عائشہ! اس روز جس کے حساب کی جانچ پڑتال کی گئی تو وہ مارا گیا، (پھر آپ ﷺ نے فرمایا) اور مومن کو کوئی مصیبت بھی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے گناہ معاف فرماتے ہیں یہاں تک کہ کانٹا چبھنے کی وجہ سے بھی (گناہ معاف ہوتے ہیں)۔ (مسند احمد، مسند عائشۃ رضی اللہ عنہا، حدیث نمبر 24215، صفحہ نمبر 260، جلد نمبر 40، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 17

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ

اے اللہ میں تجھ سے ہر طرح کی خیر (اور بھلائی) مانگتا ہوں، جو میں جانتا ہوں وہ بھی

مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ

اور جو نہیں جانتا وہ بھی، اے اللہ میں تجھ سے ہر طرح کے شر سے پناہ مانگتا ہوں،

مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

جو میں جانتا ہوں اس کے شر سے بھی اور اس برائی کے شر سے بھی جو میں نہیں جانتا، اے اللہ میں

أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ

تجھ سے ہر وہ خیر (اور بھلائی) مانگتا ہوں، جو تیرے نیک بندوں نے

الصَّالِحُوْنَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ

تجھ سے مانگی ہو، اور میں تجھ سے ہر اس چیز کے شر سے پناہ مانگتا ہوں جس کے شر سے

عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا

تیرے نیک بندوں نے پناہ مانگی ہو، اے ہمارے رب تو ہمیں دنیا میں بھی

حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

(ہر) اچھائی (اور بھلائی و نیکی) عطا فرما، اور آخرت میں بھی (ہر) اچھائی (اور خوبی) عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا،

رَبَّنَا إِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَقِنَا عَذَابَ

اے ہمارے پروردگار بے شک ہم ایمان لے آئے، پس تو ہمارے گناہوں کو بخش دے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لے،

النَّارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ

اے ہمارے پروردگار اور ہمیں وہ سب کچھ عطا فرما جس کے وعدے تو نے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے کئے ہیں

وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کرنا، بے شک تو (کبھی) وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

حضرت عمیر بن سعید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہمیں نماز میں تشہد پڑھنا سکھاتے تھے، پھر فرماتے تھے کہ جب تم نماز میں تشہد پڑھنے سے فارغ ہو جاؤ تو کہو (یعنی یہ دعا مانگو):

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَ مِنْهُ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ رَبَّنَا إِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الصلوۃ، مایقال بعد التشھد الخ، حدیث 3042، صفحہ 48، جلد 3، مطبوعہ شرکۃ دار القبلۃ جدۃ)

نوٹ: مصنف ابن ابی شیبہ کی مذکورہ بالا روایت میں موجود دعا اور الحزب الاعظم میں موجود دعا کے الفاظ میں کمی بیشی ہے:

❶ مصنف ابن ابی شیبہ موجود دعا میں مَا سَئَلَكَ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ مذکور ہے جبکہ الحزب الاعظم میں موجود دعا میں مَا سَئَلَكَ بِهٖ عِبَادُكَ الصَّالِحُوْنَ مذکور ہے۔

❷ مصنف ابن ابی شیبہ موجود دعا میں رَبَّنَا إِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا کے بعد وَ كَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ مذکور ہے جبکہ الحزب الاعظم میں موجود دعا میں رَبَّنَا إِنَّنَا اٰمَنَّا فَاغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا کے بعد وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ مذکور ہے۔

دعاء نمبر 18

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ

اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں،

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ

اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اور اے اللہ میں مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں،

الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

اور اے اللہ میں زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں،

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

اور اے اللہ میں گناہ اور قرض کے بوجھ سے تیری پناہ چاہتا ہوں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ
عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ
وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ کسی نے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول آپ قرض سے اتنی زیادہ پناہ کیوں

مانگتے ہیں تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدمی جب مقروض ہوجاتا ہے تو جب بات کرتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔(الصحیح لابن حبان، مایتعوذ بہ المرء بعد تشہدہ الخ، حدیث 1968، صفحہ 299/5، مؤسسۃ الرسالۃ)

نوٹ: صحیح ابن حبان کی روایت میں مذکور دعا میں اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ ہے جبکہ الحزب الاعظم میں مذکور دعا میں اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ انہیں یہ دعا اسی طرح سکھاتے تھے جس طرح قرآن کی سورت سکھاتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

(سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، حدیث 1542، صفحہ نمبر 183، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، بہت زیادہ بڑھاپے سے، گناہ سے،

وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ

قرض سے اور قبر کی آزمائش سے اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کی آزمائش سے

النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اور دوزخ کے عذاب سے اور مال داری کی آزمائش سے اور فقر کی آزمائش سے

فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ

تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں ،

اغْسِلْ عَنِّيْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ

اے اللہ مجھ سے میرے گناہوں کو برف سے اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے

الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ

اس طرح پاک و صاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک صاف کر دیا

بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں دوری ہے۔

(الصحیح للبخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من المأثم والمغرم، حدیث 6007، صفحہ نمبر 2341، مطبوعہ دار ابن کثیر)

دعاء نمبر 19

اَللّٰھُمَّ أَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِكَ وَشُکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ تُو میری مدد فرما تیرا ذکر کرنے میں اور تیرا شکر کرنے میں اور تیری اچھی طرح عبادت کرنے میں

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا کہ اے معاذ اللہ کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں، اللہ کی قسم مجھے تم سے محبت ہے، پھر فرمایا کہ اے معاذ میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھنا کبھی نہ چھوڑنا (پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو **مذکورہ بالا دعا** تعلیم فرمائی) حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے صنابحی رحمۃ اللہ علیہ کو اور صنابحی رحمۃ اللہ علیہ نے ابوعبدالرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کو اس کی وصیت فرمائی۔ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث نمبر 1522، صفحہ نمبر 181، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس بات کو پسند کرتے ہو کہ دعا میں خوب محنت و کوشش کرو، تو اس طرح کہو:

اَللّٰھُمَّ أَعِنَّا عَلٰی شُکْرِكَ وَذِکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ

اے اللہ تُو ہماری مدد فرما تیرا شکر کرنے میں اور تیرا ذکر کرنے میں اور تیری اچھی طرح عبادت کرنے میں

(مسند احمد، حدیث نمبر 7982، صفحہ نمبر 360، جلد نمبر 13، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 20

اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ کُلِّ شَیْءٍ أَنَا شَھِیْدٌ أَنَّكَ أَنْتَ

اے اللہ، اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب میں گواہ ہوں کہ تو ہی

الرَّبُّ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ

اکیلا رب ہے، تیرا کوئی شریک نہیں، اے اللہ، اے ہمارے رب

کُلِّ شَیْءٍ أَنَا شَھِیْدٌ أَنَّ (سَیِّدَنَا) مُحَمَّدًا (صَلَّی اللّٰہُ

اور ہر چیز کے رب میں گواہ ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا

تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں، اے اللہ، اے ہمارے رب

وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ أَنَا شَهِيْدٌ أَنَّ الْعِبَادَ كُلُّهُمْ اِخْوَةٌ

اور ہر چیز کے رب میں گواہ ہوں کہ تمام بندے بھائی بھائی ہیں،

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ اِجْعَلْنِيْ مُخْلِصًا لَّكَ

اے اللہ اے ہمارے رب اور ہر چیز کے رب مجھے اور میرے گھر والوں کو

وَأَهْلِيْ فِيْ كُلِّ سَاعَةٍ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ذَا الْجَلَالِ

دنیا و آخرت کی ہر ساعت میں اپنا مخلص بنا لے،اے جلال

وَالْاِكْرَامِ اِسْمَعْ وَاسْتَجِبْ اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ

اور بزرگی اور عزت والے! سن لے اور قبول فرما لے، اللہ ہر بڑے سے بڑا ہے،

اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ

اے اللہ تو آسمانوں اور زمین کا نور ہے، اللہ ہر بڑے سے بڑا ہے،

حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ الْأَكْبَرُ

اللہ میرے لیے کافی ہے اور بہت بہتر وکیل ہے، اللہ ہر بڑے سے بڑا ہے

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مذکورہ بالا دعا مانگتے ہوئے سنا، (یہ مسدد رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے) سلیمان رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں اس طرح ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نماز کے بعد مذکورہ بالا دعا مانگتے تھے، پھر مذکورہ بالا دعا ارشاد فرمائی، البتہ سلیمان بن داود رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ کے بجائے اَللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ ہے۔(سنن ابی داود، کتاب الوتر، مایقول الرجل اذا سلم، حدیث 1508، صفحہ 180)

دعاء نمبر 21

اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ أَمْرِیْ

اے اللہ میرے دین کو سنوار دے جو میری آخرت کے کام کا محافظ اور نگہبان ہے

وَاَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَأَصْلِحْ

اور میری دنیا کو سنوار دے جس میں میری روزی اور زندگی ہے اور میری آخرت کو سنوار دے

لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَأَحْیِنِیْ مَا کَانَتِ

جہاں مجھے واپس جانا ہے، اور مجھے اس وقت تک زندہ رکھ

الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ إِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ

جب تک زندہ رہنا میرے لئے خیر کا سبب ہو، اور مجھے اس وقت موت دے دینا جب موت

خَیْرًا لِّیْ وَاجْعَلِ الْحَیٰوۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ

میرے لئے خیر کا باعث ہو، اور زندگی کو میرے لئے ہر بہتری میں زیادتی کا سبب بنا دے

وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ

اور موت کو میرے لئے ہر ایک برائی سے راحت کا سبب بنادے

مذکورہ بالا دعا کا کچھ حصہ مسلم شریف میں جبکہ کچھ حصہ بخاری شریف میں مذکور ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ أَصْلِحْ لِیْ دِیْنِیَ الَّذِیْ ھُوَ عِصْمَۃُ أَمْرِیْ وَأَصْلِحْ لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَاشِیْ وَأَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ فِیْھَا مَعَادِیْ وَاجْعَلِ الْحَیَاۃَ زِیَادَۃً لِّیْ فِیْ کُلِّ خَیْرٍ وَّاجْعَلِ الْمَوْتَ رَاحَۃً لِّیْ مِنْ کُلِّ شَرٍّ

(صحیح للمسلم، کتاب الذکر و الدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل الخ، حدیث 2720، صفحہ 1089)

صحیح بخاری میں حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی تکلیف میں مبتلا ہو تو اسے موت کی تمنا نہیں کرنی چاہیئے اور اگر کوئی موت کی تمنا کرنے ہی لگے تو اسے یہ کہنا چاہیئے:

اَللّٰهُمَّ أَحْيِنِي مَا كَانَتِ الْحَيَاةُ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا كَانَتِ الْوَفَاةُ خَيْرًا لِّيْ

اے اللہ مجھے اس وقت تک زندہ رکھ جب تک زندہ رہنا میرے لئے خیر کا سبب ہو، اور مجھے اس وقت موت دے دینا جب موت میرے لئے خیر کا باعث ہو

(صحیح للبخاری، کتاب المرضی، باب نہی تمنی المریض الموت، حدیث نمبر 5347، صفحہ نمبر 2146، مطبوعہ دار ابن کثیر)

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ وہ فرماتے تھے کہ آپ ﷺ جب صبح کی نماز پڑھ لیتے تو اپنی آواز بلند فرماتے یہاں تک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم آپ ﷺ کی آواز سن لیتے اور تین مرتبہ پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِي دِيْنِيَ الَّذِيْ جَعَلْتَهُ لِيْ عِصْمَةً

اے اللہ تُو میرے لئے میرے دین کو درست فرمادے جسے تُو نے میرے لئے بچاؤ بنایا ہے

پھر تین مرتبہ فرماتے:

اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ دُنْيَايَ الَّذِيْ جَعَلْتَ فِيْهَا مَعَاشِيْ

اے اللہ میری دنیا کو سنوار دے جس میں تُو نے میری روزی اور زندگی رکھی ہے

پھر تین مرتبہ فرماتے:

اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ اٰخِرَتِيَ الَّتِيْ جَعَلْتَ إِلَيْهَا مَرْجِعِيْ

اے اللہ میری آخرت کو سنوار دے جسے تُو نے میری واپسی کی جگہ بنایا ہے

پھر تین مرتبہ فرماتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ

اے اللہ میں آپ کی رضامندی کے ذریعے آپ کے غصے سے پناہ چاہتا ہوں

پھر تین مرتبہ فرماتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِعَفْوِكَ مِنْ نِقْمَتِكَ

اے اللہ میں آپ کی معافی کے ذریعے آپ کے عذاب سے پناہ چاہتا ہوں

پھر تین مرتبہ فرماتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ

اے اللہ میں آپ کے ذریعے آپ سے پناہ چاہتا ہوں

پھر فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اے اللہ جسے تو دے اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جسے تو نہ دے اسے دینے والا کوئی نہیں اور کسی مالدار کو اس کی دولت تیری بارگاہ میں کوئی نفع نہیں پہنچا سکتی

(المعجم الاوسط للطبرانی، حدیث نمبر 7106، صفحہ نمبر 141، جلد نمبر 7، مطبوعہ دار الحرمین)

دعاء نمبر 22

اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡئَلُكَ رِزۡقًا طَیِّبًا وَّعِلۡمًا

اے اللہ میں تجھ سے پاکیزہ روزی اور نفع بخش علم

نَّافِعًا وَعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

اور مقبول عمل کا سوال کرتا ہوں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فجر کی نماز کے بعد یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرتے تھے۔

(الروض الدانی الی المعجم الصغیر للطبرانی، من اسمہ عامر، حدیث 735، صفحہ 36، جلد نمبر 2، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز فجر میں سلام پھیرتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡأَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّرِزۡقًا طَیِّبًا وَّعَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

(سنن ابن ماجۃ، کتاب اقامۃ الصلوۃ، باب مایقال بعد التسلیم، حدیث 925، صفحہ 108، جلد نمبر 2، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 23

اَللّٰھُمَّ أَشۡبَعۡتَ وَأَرۡوَیۡتَ فَھَنِّئۡنَا وَرَزَقۡتَنَا

اے اللہ تُو نے سیر بھی کیا اور سیراب بھی کیا تو تُو اسے اور خوشگوار بنا دے اور تُو نے ہمیں رزق دیا

فَاَکۡثَرۡتَ وَأَطَبۡتَ فَزِدۡنَا

تو بہت زیادہ دیا اور اچھا دیا تو تُو اس میں ترقی عطا فرما

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگا کرتے تھے۔

(المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الاطعمۃ، حدیث نمبر 25001، صفحہ نمبر 407، جلد نمبر 12، مطبوعہ شرکۃ دار القبلۃ)

دعاء نمبر 24

اَللّٰھُمَّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ

اے اللہ جو تُو نے مجھے روزی بخشی ہے مجھے اس پر قناعت بخش اور اس میں میرے لئے برکت عطا فرما

وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ

اور جو چیز مجھ سے غائب ہے تُو اس میں میری طرف سے خیر کے ساتھ نگران بن جا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرتے تھے۔

(المستدرک للحاکم، کتاب الدعاو التکبیر الخ، حدیث نمبر 1778، صفحہ نمبر 690، جلد نمبر 1، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے تھے کہ اس حدیث کو یاد کرلو اور وہ اس کی نسبت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف کیا کرتے تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دونوں رکنوں (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی) کے درمیان اس دعا کو مانگا کرتے تھے:

رَبِّ قَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَبَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاخْلُفْ عَلٰی كُلِّ غَائِبَةٍ لِّیْ بِخَیْرٍ

(صحیح ابن خزیمۃ، باب الدعاء بین الرکنین الخ، حدیث نمبر 2728، صفحہ نمبر 217، جلد نمبر 4، مطبوعہ المکتب الاسلامی)

دعاء نمبر 25

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ

اے میرے رب معاف فرما دے اور رحم فرما، بے شک تُو سب سے زیادہ عزت اور بزرگی والا ہے

حضرت شقیق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب بطن وادی (سبز ستونوں کے درمیان) میں سعی فرماتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ

(المصنف لابن ابی شیبۃ، مایقول للرجل فی المسعی، حدیث نمبر 15807، صفحہ نمبر 724، جلد نمبر 8، مطبوعہ شرکۃ دار القبلۃ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بطن مسیل (سبز ستونوں کے درمیان) میں سعی فرماتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَأَنْتَ الْأَعَزُّ الْأَكْرَمُ

(المعجم الاوسط، مایقول للرجل فی المسعی، حدیث نمبر 2757، صفحہ نمبر 147، جلد نمبر 3، مطبوعہ دار الحرمین)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاهْدِنِي السَّبِيلَ الْأَقْوَمَ

اے میرے رب معاف فرما دے اور رحم فرما، اور سیدھے راستے کی طرف میری رہنمائی فرما

(مسند احمد، حدیث نمبر 26685، صفحہ نمبر 282، جلد نمبر 44، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 26

اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ

اے اللہ میرے سینے کو کھول دے اور میرے کاموں کو آسان فرما دے اور اے اللہ میں

مِنْ وَسَاوِسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ

سینہ کے وسوسوں سے اور امور کی پراگندہ حالی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور قبر کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَمِنْ

اے اللہ میں رات میں اترنے والی چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں تیری پناہ مانگتا ہوں، اور دن میں اترنے والی چیزوں کے

شَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَمِنْ شَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ

شر سے اور ان تمام چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن کو ہوائیں لے کر چلتی ہیں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے آنے والے انبیاء کرام کی عرفات میں اکثر دعا یہ ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے

وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا

اور وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ میرے دل میں نور کردے

وَفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ

اور میرے کانوں میں نور کردے اور میری آنکھوں میں نور کردے، اے اللہ میرے سینے کو کھول دے

وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَسْوَاسِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ

اور میرے کاموں کو آسان فرما دے اور اے اللہ میں سینہ کے وسوسوں سے اور امور کی پراگندہ حالی

الْاَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا يَلِجُ

اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ میں رات میں اترنے والی چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ

اور دن میں اترنے والی چیزوں کے شر سے اور ان تمام چیزوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن کو ہوائیں لے کر چلتی ہیں

(المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الحج، باب مایقال عشیۃ عرفۃ الخ، حدیث 15366، صفحہ 629، جلد 8، مطبوعہ شرکۃ دار القبلۃ)

مذکورہ بالا دعا السنن الکبری للبیھقی حدیث نمبر 9475 میں بھی کچھ اضافے کے ساتھ مذکور ہے، نیز الحزب الاعظم میں مذکور دعا اور روایت میں مذکور دعا میں کچھ الفاظ کی کمی بیشی اور تغیر ہے۔

دعاء نمبر 27

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى

اے اللہ مجھے ہدایت کے راستے پر چلا اور تقویٰ کے ذریعے مجھے پاک وصاف فرما

وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى

اور دنیا و آخرت میں مجھے معاف فرما

حضرت ابو مجلز رحمۃ اللہ علیہ ایک طویل روایت میں بیان فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے عرفات میں عصر کی نماز کے بعد ہاتھ اٹھا کر یوں دعا فرمائی:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ وَلِلّٰهِ

اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے، اللہ سب سے بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے، اللہ سب سے

الْحَمْدُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ اَللّٰهُمَّ

بڑا ہے اور اللہ ہی کے لئے تعریف ہے اس کے علاوہ کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے

اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَقِنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْ لِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْأُوْلٰى

تعریف ہے، اے اللہ مجھے راہ ہدایت پر چلا اور تقویٰ سے آراستہ فرما اور دنیا وآخرت میں میری مغفرت فرما

پھر اپنے ہاتھ نیچے کر لئے اور اتنی دیر تک خاموش رہے جتنی دیر میں سورۂ فاتحہ پڑھی جاتی ہے، پھر آپ نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور اسی طرح دعا مانگنے لگے اور آپ مسلسل یہ عمل کرتے رہے یہاں تک کہ عرفات سے لوٹنے کا وقت ہو گیا۔

(المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الحج، من کان یامر بتعلیم المناسک، حدیث 14924، صفحہ 522، جلد 8، مطبوعہ شرکۃ دار القبلۃ)

نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکور دعا اور روایت میں مذکور دعا میں کچھ الفاظ کی کمی بیشی اور تغیر ہے۔

دعاء نمبر 28

اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا

اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا اور وسعت والے رزق کا

وَّشِفَآءً مِّنۡ كُلِّ دَاءٍ

اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زمزم کا پانی جس نیت سے پیا جائے وہ پوری کی جائے گی، اگر تم اسے بیماری سے شفاء حاصل کرنے کی نیت سے پیو گے، تو اللہ تمہیں شفاء عطا فرمائیں گے، اور اگر تم اسے کسی چیز سے پناہ مانگنے کی نیت سے پیو گے، تو اللہ تمہیں پناہ عطا فرمائیں گے، اور اگر تم اسے پیاس بجھانے کی نیت سے پیو گے، تو اللہ تمہاری پیاس کو بجھا دیں گے، راوی فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما جب زمزم کا پانی پیتے تو یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ أَسۡئَلُكَ عِلۡمًا نَّافِعًا وَّرِزۡقًا وَّاسِعًا وَّشِفَآءً مِّنۡ كُلِّ دَاءٍ

اے اللہ میں تجھ سے نفع دینے والے علم کا اور وسعت والے رزق کا اور ہر بیماری سے شفاء کا سوال کرتا ہوں

(المستدرک للحاکم، کتاب المناسک، حدیث نمبر 1739، صفحہ نمبر 646، جلد نمبر 1، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

دعاء نمبر 29

اَللّٰھُمَّ أَنۡتَ عَضُدِیۡ وَنَصِیۡرِیۡ بِكَ أَحُوۡلُ وَبِكَ

اے اللہ تو ہی میرا بازو ہے اور تو ہی میرا مددگار ہے، تیری ہی مدد سے میں چلتا پھرتا ہوں، اور تیری ہی مدد سے

أَصُوۡلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ وَلَا حَوۡلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

میں حملہ کرتا ہوں، اور تیری ہی مدد سے میں قتال کرتا ہوں اور نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت تیری ہی مدد سے ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غزوہ کے لئے جاتے تو فرماتے:

اَللّٰھُمَّ أَنۡتَ عَضُدِیۡ وَنَصِیۡرِیۡ بِكَ أَحُوۡلُ وَبِكَ أَصُوۡلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ

(سنن ابی داود، کتاب الجہاد، باب ما یدعی عند اللقاء، حدیث نمبر 2632، صفحہ نمبر 297، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت صہیب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ حنین کے ایام میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بِكَ أُحَاوِلُ وَبِكَ أُصَاوِلُ وَبِكَ أُقَاتِلُ

(سنن الدارمی، باب فی الدعاء عند القتال، حدیث نمبر 2485، صفحہ نمبر 1585، مطبوعہ دار المغنی)

حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی **کتاب بذل الماعون فی فضل الطاعون** میں مذکورہ بالا دعا کو **وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ** کے اضافے کے ساتھ نقل فرمایا ہے۔ (بذل الماعون فی فضل الطاعون، صفحہ 835، دار العاصمۃ ریاض)

دعاء نمبر 30

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَّ

اے اللہ تیرے ہی لئے ساری تعریفیں ہیں، جسے تو وسعت دے اسے کوئی تنگی دینے والا نہیں

وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ وَلَا هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ

اور جسے تو تنگی دے اسے کوئی وسعت دینے والا نہیں اور جسے تو گمراہ کردے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا

وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ

اور جسے تو ہدایت دیدے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا، اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں

وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَاعَدْتَّ

اور جسے تو عطا کرے اسے کوئی روکنے والا نہیں اور جسے تو دور کردے اسے کوئی قریب کرنے والا نہیں

وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ

اور جسے تو قریب کردے اسے کوئی دور کرنے والا نہیں اے اللہ ہم پر

بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

اپنی برکتیں اور اپنی رحمتیں اور اپنا فضل اور اپنا رزق پھیلا دے اے اللہ میں تجھ سے

أَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ

سوال کرتا ہوں ایسی دائمی نعمت کا جو نہ منتقل ہو اور نہ زائل ہو

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

اے اللہ میں تجھ سے خوف والے دن میں امن کا سوال کرتا ہوں اے اللہ

عَآئِذٌ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا مَنَعْتَنَا

جو تو نے ہمیں عطا کیا ہے اس کے شر سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور اس کے شر سے بھی پناہ مانگتا ہوں جو تو نے عطا نہیں کیا

اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْإِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَ كَرِّهْ

اے اللہ ایمان کو ہمارے لئے محبوب بنا دے اور اس (ایمان) سے ہمارے دلوں کو مزین فرما

إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ

اور ہمارے نزدیک کفر کو ناگوار بنا دے اور فسق کو ناگوار بنا دے اور معصیت کو ناگوار بنا دے اور ہمیں

الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ

ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا دے اے اللہ ہمیں اسلام کی حالت میں موت عطا فرما اور ہمیں نیکوں کے ساتھ شامل فرما

غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ

کہ نہ ہم رسوا ہوں اور نہ ہی مصیبت زدہ اے اللہ کافروں کو ہلاک کردے

الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ

جو تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے راستے سے روکتے ہیں

وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ إِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ

اور ان پر اپنا وبال اور اپنا عذاب نازل فرما اے سچے معبود دعا قبول فرما

حضرت عبید بن رافع الزرقی رحمۃ اللہ علیہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ جب احد کا دن تھا اور مشرکین شکست کھا گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی صفیں درست کرلو یہاں تک کہ میں اپنے رب کی حمد وثناء بیان کروں تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے صف باندھیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ لَا قَابِضَ لِمَا بَسَطْتَّ وَلَا بَاسِطَ لِمَا قَبَضْتَ
وَلَا هَادِيَ لِمَنْ أَضْلَلْتَ وَلَا مُضِلَّ لِمَنْ هَدَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ
وَلَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُقَرِّبَ لِمَا بَعَدْتَّ وَلَا مُبَاعِدَ لِمَا قَرَّبْتَ
اَللّٰهُمَّ ابْسُطْ عَلَيْنَا مِنْ بَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَرِزْقِكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ
أَسْئَلُكَ النَّعِيْمَ الْمُقِيْمَ الَّذِيْ لَا يَحُوْلُ وَلَا يَزُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ
الْاَمْنَ يَوْمَ الْخَوْفِ اَللّٰهُمَّ عَآئِذٌ مِنْ شَرِّ مَا أَعْطَيْتَنَا وَمِنْ شَرِّ مَا

مَنَعْتَنَا اَللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْاِيْمَانَ وَزَيِّنْهُ فِيْ قُلُوْبِنَا وَ كَرِّهْ إِلَيْنَا الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ وَاجْعَلْنَا مِنَ الرَّاشِدِيْنَ اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَأَلْحِقْنَا بِالصّٰلِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ اَللّٰهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَاجْعَلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ إِلٰهَ الْحَقِّ اٰمِيْنَ

(المستدرک للحاکم، کتاب المغازی والسرایا، حدیث نمبر 4308، صفحہ نمبر 26، جلد نمبر 3، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

نوٹ: مذکورہ بالا روایت میں مذکور دعاء اور الحزب الاعظم میں مذکور دعاء کے الفاظ میں کچھ تغیر اور کمی بیشی ہے، یہ روایت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب الادب المفرد میں نمبر 699 پر کچھ الفاظ کے تغیر کے ساتھ مذکور ہے۔

دعاء نمبر 31

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ

اے اللہ، اے کتاب کے نازل کرنے والے، اے بادلوں کو چلانے والے،

وَهَازِمَ الْاَحْزَابِ اِهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ

اے احزاب (دشمن کے لشکروں) کو شکست دینے والے، انہیں شکست دے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرما

عمر بن عبید اللہ کے غلام سالم ابی النضر نے جو ان کے کاتب تھے بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما نے انہیں خط لکھا، تو میں نے اسے پڑھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دنوں میں جن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کفار سے جنگ ہوئی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورج کے ڈھل جانے کا انتظار فرمایا پھر اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ لوگو! دشمن کے ساتھ جنگ کی خواہش اور تمنا دل میں نہ رکھا کرو، بلکہ اللہ تعالیٰ سے امن و عافیت کی دعا کیا کرو، البتہ جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو ہی جائے تو پھر صبر و استقامت کا ثبوت دو، یاد رکھو کہ جنت تلواروں کے سائے تلے ہے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوں دعا (مذکورہ بالا) فرمائی۔

(الصحیح للبخاری، کتاب الجہاد والسیر، باب کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا لم یقاتل الخ، حدیث 2804، صفحہ 1082، مطبوعہ دار ابن کثیر)

ایک اور روایت میں ہے کہ غزوۂ احزاب کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مشرکین کے لئے بددعا فرمائی:

اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ سَرِيْعَ الْحِسَابِ اَللّٰهُمَّ اهْزِمِ

اے اللہ، اے کتاب کے نازل کرنے والے، اے (قیامت کے دن) سرعت سے حساب لینے والے، اے اللہ

الْأَحْزَابَ اَللّٰهُمَّ اهْزِمْهُمْ وَزَلْزِلْهُمْ

کفار کے لشکروں کو شکست دے، اے اللہ انہیں شکست دے اور جھنجھوڑ کر رکھ دے

(الصحیح للبخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الدعاء علی المشرکین الخ، حدیث 2775، صفحہ 1072، مطبوعہ دار ابن کثیر)

دعاء نمبر 32

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَجْعَلُكَ فِيْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ

اے اللہ ہم تجھے ان کے بالمقابل کرتے ہیں اور ان کی برائیوں سے

مِنْ شُرُوْرِهِمْ

تیری پناہ طلب کرتے ہیں

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کسی قوم سے خوف (محسوس) ہوتا تو یہ دعا (مذکورہ بالا) فرماتے۔ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، مایقول الرجل اذا خاف قوما، حدیث نمبر 1537، صفحہ نمبر 182، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 33

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ

اے اللہ! میں تیری ہی رحمت چاہتا ہوں، تو مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر،

عَيْنٍ وَّأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهٗ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اور میرے تمام کام درست فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے

عبدالرحمٰن بن ابی بکرہ رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے کہا ابا جان میں آپ کو ہر صبح یہ دعا پڑھتے ہوئے سنتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَدَنِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ سَمْعِيْ اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ بَصَرِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ! تو میرے جسم کو عافیت نصیب کر، اے اللہ! تو میرے کان کو عافیت عطا کر، اے اللہ! تو میری نگاہ کو عافیت سے نواز دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں

آپ اسے تین مرتبہ صبح دہراتے ہیں تین مرتبہ شام کو دہراتے ہیں؟، تو انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہی دعا کرتے ہوئے سنا ہے، اور مجھے پسند ہے کہ میں آپ کا مسنون طریقہ اپناؤں۔

عباس رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں اتنا مزید ہے کہ آپ کہتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ! میں کفر و محتاجی سے تیری پناہ چاہتا ہوں، اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ چاہتا ہوں، تیرے سوا کوئی معبود نہیں

تین مرتبہ اسے صبح دہراتے اور تین مرتبہ شام میں ان کے ذریعہ آپ دعا کرتے تھے تو میں پسند کرتا ہوں کہ آپ کی سنت کا طریقہ اپناؤں۔ راوی کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مصیبت زدہ اور پریشان حال کے لیے یہ دعا ہے:

اَللّٰهُمَّ رَحْمَتَكَ أَرْجُوْ فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَأَصْلِحْ لِيْ شَأْنِيْ كُلَّهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ! میں تیری ہی رحمت چاہتا ہوں، تو مجھے ایک لمحہ کے لئے بھی میرے نفس کے حوالے نہ کر، اور میرے تمام کام درست فرما دے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے

بعض راوی الفاظ میں کچھ اضافہ کرتے ہیں۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، حدیث 5090، صفحہ 549)

دعاء نمبر 34

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ أَسْتَغِيْثُ

اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے میں تیری رحمت کے وسیلے سے تیری مدد چاہتا ہوں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی کام سخت تکلیف و پریشانی میں ڈال دیتا تو آپ ﷺ یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگتے تھے۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3524، صفحہ نمبر 554)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ جب کسی مشکل معاملے سے دوچار ہوتے تو اپنا سر آسمان کی طرف اٹھاتے پھر فرماتے:

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

اللہ پاک و برتر ہے

اور جب خوب آہ وزاری سے دعا کرتے تو فرماتے:

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

اے زندہ اور ہمیشہ رہنے والے

(سنن الترمذی کتاب الدعوات، باب ما جاء مایقول عند الکرب، حدیث نمبر 3436، صفحہ نمبر 543، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 35

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندہ کا بیٹا ہوں اور تیری باندی کا بیٹا ہوں

نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ

میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرا حکم میرے بارے میں نافذ ہے تیرا فیصلہ میرے حق میں عین انصاف ہے

أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ نَفْسَكَ

میں تجھ سے اس نام کے واسطے سے مانگتا ہوں جو تو نے اپنی ذات کے لئے تجویز کیا

أَوْ أَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهٗ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ

یا اس کو اپنی کتاب میں اتارا یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو تعلیم فرمایا

أَوِ اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ

یا اس کو علم غیب میں اپنے پاس محفوظ رکھا، یہ دعا (مانگتا ہوں) کہ قرآن عظیم کو

الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجَلَآءَ

میرے دل کی بہار بنا دے اور میری آنکھوں کی روشنی بنا دے اور میرے غم کا

حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ

ازالہ بنا دے اور میری فکر کو دفع کرنے والا بنا دے

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسے کوئی غم یا پریشانی پہنچے اور وہ یہ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ عَبْدُكَ ابْنُ عَبْدِكَ ابْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ
حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْئَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهٖ
نَفْسَكَ أَوْ أَنْزَلْتَهٗ فِيْ كِتَابِكَ أَوْ عَلَّمْتَهٗ أَحَدًا مِّنْ خَلْقِكَ أَوِ
اسْتَأْثَرْتَ بِهٖ فِيْ عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ
وَنُوْرَ بَصَرِيْ وَجَلَآءَ حُزْنِيْ وَذَهَابَ هَمِّيْ

تو اللہ تعالیٰ اس کے غم اور پریشانی کو دور فرما دیں گے اور اس کے بدلے اسے فرحت اور سرور بخشیں گے، صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کہا یا رسول اللہ پھر تو ہمیں ان کلمات کو سیکھ لینا (یاد کر لینا) چاہیئے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں جو شخص ان کلمات کو سنے اسے چاہیئے کہ ان کلمات کو سیکھ لے (یاد کر لے)۔

(صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، حدیث نمبر 972، صفحہ نمبر 253، جلد نمبر 3)

نوٹ: روایت بالا میں مذکور دعاء اور الحزب الاعظم میں مذکور دعاء کے الفاظ میں کچھ کمی بیشی ہے۔

دعاء نمبر 36

اَللّٰهُمَّ لَا سَهْلَ إِلَّا مَا جَعَلْتَهٗ سَهْلًا

اے اللہ آسان نہیں مگر وہی جسے تو آسان بنا دے

وَّأَنْتَ تَجْعَلُ الْحَزْنَ سَهْلًا إِذَا شِئْتَ

اور تُو جب چاہتا ہے تو مشکل کو بھی آسان کر دیتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگتے تھے۔

(صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، ذکر مایستحب للمرء سؤال الباری الخ، حدیث 972، صفحہ 255، جلد 3)

دعاء نمبر 37

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ

کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو بردبار اور کریم ہے، اللہ پاک ذات ہے

الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

جو عرشِ عظیم کا مالک ہے، تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا رب ہے

أَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ

میں تجھ سے مانگتا ہوں وہ تمام اسباب جو تیری رحمت کو لازم کرنے والے ہوں اور وہ اسباب جو تیری مغفرت کو لازم

وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ

بنانے والے ہوں اور ہر گناہ سے حفاظت مانگتا ہوں اور ہر نیکی کی عطا مانگتا ہوں

وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا

اور ہر گناہ سے بچاؤ کا سوال کرتا ہوں ، میرا کوئی گناہ ایسا نہ چھوڑنا کہ

غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا كَرْبًا إِلَّا نَفَّسْتَهٗ

جسے تو بخش نہ دے اور کوئی فکر ایسی نہ چھوڑ کہ جسے رفع نہ فرمادے اور کوئی ایسی کڑھن نہ چھوڑ کہ جسے دور نہ فرما دے

وَلَا ضُرًّا إِلَّا كَشَفْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًى إِلَّا

اور کوئی ایسی مضرت نہ چھوڑ کہ جسے دور نہ کر دے اور کوئی ایسی حاجت نہ چھوڑ کہ وہ حاجت جو تیری مرضی کے موافق ہو

قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

جسے پورا نہ فرما دے اے ارحم الراحمین

یہ دعاء الحاجۃ کہلاتی ہے جو صلوۃ الحاجۃ کے آخر میں پڑھنی چاہئے ،حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ سے کوئی ضرورت ہو یا بنی آدم میں سے کسی سے کوئی کام ہو تو پہلے وہ اچھی طرح وضو کرے، پھر دو رکعتیں ادا کرے، پھر اللہ کی حمد وثنا بیان کرے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلاۃ (درود) و سلام بھیجے، پھر کہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
رَبِّ الْعَالَمِيْنَ أَسْأَلُكَ مُوجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ
كُلِّ بِرٍّ وَالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ إِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا إِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهٗ
وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(سنن الترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ماجاء فی صلوۃ الحاجۃ، حدیث نمبر 479، صفحہ نمبر 99، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

نوٹ: روایت بالا میں مذکور دعاء اور الحزب الاعظم میں مذکور دعاء کے الفاظ میں کچھ کمی بیشی ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشانی کے وقت یہ کلمات کہا کرتے تھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيْمُ الْحَلِيْمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ
لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَرَبُّ الْأَرْضِ رَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ

(الصحیح للبخاری، کتاب التوحید، باب وکان عرشہ علی الماء، حدیث نمبر 6990، صفحہ نمبر 2701، مطبوعہ دار ابن کثیر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسے کلمات نہ سکھا دوں کہ ان کلمات کو جب تم کہو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف فرما دے گا، اگرچہ تم ان لوگوں میں سے ہو جن کے گناہ

پہلے ہی معاف کئے جا چکے ہیں"، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمات کہو:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3504، صفحہ نمبر 552، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے مردوں (جو لوگ مرنے کے قریب ہوں) کو یہ کلمات کہنے کی تلقین کیا کرو:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دعا زندوں کے لیے کیسی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بہت بہتر ہے، بہت بہتر ہے۔ (سنن ابن ماجۃ، باب ما جاء فی تلقین المیت، حدیث 1446، صفحہ 160)

صلوۃ الحاجۃ کا ایک انمول طریقہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم دن یا رات میں بارہ رکعت پڑھ لیا کرو، (اور اس کی ترتیب اس طرح ہوگی) کہ ہر دو رکعت کے بعد تشہد کے لئے بیٹھا کرو اور جب نماز کا آخری تشہد یعنی بارہویں رکعت کا تشہد پڑھ لو، تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کرو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجو، اور پھر سجدہ کرو اور سجدے میں سات مرتبہ سورۂ فاتحہ اور سات مرتبہ آیت الکرسی پڑھو اور دس مرتبہ پڑھو: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ پھر یہ دعا مانگو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَمُنْتَهَى الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَاسْمِكَ الْأَعْظَمِ وَجَدِّكَ الْأَعْلٰى وَكَلِمَاتِكَ التَّامَّةِ

پھر اپنی ضرورت کا سوال کرو، پھر سجدے سے سر اٹھا کر دائیں بائیں سلام پھیر دو۔ اور یہ دعا بیوقوفوں کو مت سکھانا، کیونکہ وہ اس کے ذریعے سے دعا کریں گے اور ان کی دعا قبول ہو جائے گی (یعنی کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اپنی بیوقوفی کی وجہ سے کسی نقصان کی دعا مانگ لیں اور وہ قبول ہو جائے)۔ (الترغیب والترھیب، حدیث نمبر 990، صفحہ نمبر 311)

نوٹ: وہ دعائیں جو قرآن وحدیث میں وارد ہوئی ہیں، وہ تو ان ہی الفاظ کے ساتھ مانگیں، البتہ اپنی ضرورت سے متعلق (اردو وغیرہ میں) دعائیں دل ہی دل میں مانگے، الفاظ ادا نہ کرے۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تیسری منزل بروز پیر

دعاء نمبر 1

اَللّٰھُمَّ ارۡحَمۡنِیۡ بِتَرۡكِ الۡمَعَاصِیۡ أَبَدًا مَّا

اے اللہ مجھ پر رحم فرما کہ ہمیشہ کے لئے گناہ چھوٹ جائیں جب تک بھی

أَبۡقَیۡتَنِیۡ وَارۡحَمۡنِیۡ أَنۡ أَتَكَلَّفَ مَا لَا یَعۡنِیۡنِیۡ

تُو مجھے زندہ رکھے، اور مجھ پر رحم فرما کہ فضول مشغلہ میں نہ لگ جاؤں

وَارۡزُقۡنِیۡ حُسۡنَ النَّظَرِ فِیۡمَا یُرۡضِیۡكَ عَنِّیۡ

اور مجھے ان اعمال کی اچھی نظر نصیب فرما جو تجھے مجھ سے راضی کر دیں

اَللّٰھُمَّ بَدِیۡعَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ ذَا الۡجَلَالِ

اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے موجد! اے جلال

وَالۡاِكۡرَامِ وَالۡعِزَّةِ الَّتِیۡ لَا تُرَامُ أَسۡئَلُكَ یَا اَللّٰهُ

اور اکرام والے! اور اے ایسی عزت والے! کہ جس تک پہنچنے کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے اللہ

یَا رَحۡمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوۡرِ وَجۡهِكَ أَنۡ تُلۡزِمَ قَلۡبِیۡ

اے رحمن تیرے جلال کے واسطے سے اور تیرے چہرے کے نور کے واسطے سے کہ میرے دل میں

حِفۡظَ كِتَابِكَ كَمَا عَلَّمۡتَنِیۡ وَارۡزُقۡنِیۡ أَنۡ أَتۡلُوَهٗ

قرآن کا حفظ ایسا جما دے جیسا کہ تو نے مجھے یاد کرایا ہے اور مجھے توفیق دے کہ اس کی اس طرح تلاوت کرتا رہوں

عَلَى النَّحۡوِ الَّذِیۡ یُرۡضِیۡكَ عَنِّیۡ اَللّٰھُمَّ بَدِیۡعَ

جو تجھے مجھ سے راضی کر دے، اے اللہ!

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

اے آسمانوں اور زمین کے موجد! اے جلال اور اکرام والے!

وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ أَسْئَلُكَ يَا اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ

اور اے ایسی عزت والے! کہ جس کے حصول کا قصد بھی نہیں کیا جاسکتا، میں تجھ سے مانگتا ہوں اے اللہ اے رحمن

بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ تُنَوِّرَ بِكِتَابِكَ بَصَرِیْ

تیرے جلال کے واسطے سے اور تیرے چہرے کے نور کے واسطے سے کہ قرآن سے میری بینائی کو منور کردے

وَأَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَأَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَأَنْ

اور اس کو میری زبان پر جاری کر دے اور اس سے میرے دل کو کشادہ فرما دے،

تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَأَنْ تَسْتَعْمِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ

اور اس کے ذریعے میرا سینہ کھول دے اور میرے بدن کو اس کا عامل بنا

لَا يُعِيْنُنِیْ عَلَى الْحَقِّ غَيْرُكَ وَلَا يُؤْتِيْهِ إِلَّا أَنْتَ

کہ کوئی میری مدد نہیں کر سکتا حق پر سوائے تیرے اور وہ تیرے سوا کوئی نہیں دے سکتا،

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ

اور نہ زور ہے اور نہ ہی طاقت ہے مگر اللہ برتر و عظمت والے کی طرف سے

حفظ قرآن میں آسانی کے لئے دعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور عرض کیا کہ یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوجائیں، قرآن پاک میرے سینے سے نکل جاتا ہے، جو یاد کرتا ہوں وہ محفوظ نہیں رہتا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تجھے ایسی ترکیب بتلاؤں کہ جو تجھے بھی نفع دے اور جس کو تو بتلائے اس کے لئے بھی نافع ہو اور جو کچھ تو سیکھے وہ محفوظ رہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دریافت کرنے پر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب جمعہ کی شب آئے تو اگر تم رات کے آخری تہائی حصہ میں اٹھ سکتے ہو تو یہ بہت ہی اچھا ہے کہ یہ وقت فرشتوں کے نازل ہونے کا ہے اور دعا اس وقت میں خاص طور سے قبول ہوتی ہے، اسی وقت کے انتظار میں حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے

کہا تھا کہ سَوْفَ أَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّيْ (میں تمہارے لئے اپنے رب سے مغفرت طلب کروں گا)۔

یعنی جمعہ کی رات کے آخری حصہ میں اور اگر اس وقت میں جاگنا دشوار ہو تو آدھی رات کے وقت، اور یہ بھی نہ ہو سکے تو پھر شروع ہی رات میں کھڑے ہو جاؤ اور چار رکعت نفل اس طرح پڑھو کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ یٰسین پڑھو اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ دخان اور تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ الم سجدہ اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورۂ ملک پڑھو اور جب تشہد سے فارغ ہو جاؤ تو اوّل حق تعالیٰ شانہ کی خوب حمد وثنا کرو، اس کے بعد مجھ پر درود اور سلام بھیجو، اس کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام پر درود بھیجو، اس کے بعد تمام مؤمنین کے لئے اور ان تمام مسلمانوں کے لئے جو تجھ سے پہلے مر چکے ہیں، استغفار کرو اور اس کے بعد (مذکورہ بالا) دعا پڑھو۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوالحسن (حضرت علی کی کنیت ہے) اس عمل کو تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات جمعہ تک کرو، دعا ضرور قبول کی جائے گی، قسم ہے اس ذات پاک کی جس نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے کسی مؤمن سے بھی قبولیتِ دعا نہ چوکے گی۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو پانچ یا سات جمعے ہی گزرے ہوں گے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ میں اس سے پہلے چار آیتیں یا ان جیسی دو ایک آیتیں کم وبیش یاد کر پاتا تھا، اور جب انہیں دل میں آپ ہی آپ دہراتا تھا تو وہ بھول جاتی تھیں، اور اب یہ حال ہے کہ میں چالیس آیتیں سیکھتا ہوں یا چالیس سے دو چار کم وبیش، پھر جب میں انہیں اپنے آپ دہراتا ہوں تو مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے کتاب اللہ میری آنکھوں کے سامنے کھلی ہوئی رکھی ہے (اور میں روانی سے پڑھتا چلا جاتا ہوں) اور ایسے ہی میں اس سے پہلے حدیث سنا کرتا تھا، پھر جب میں اسے دہراتا تو وہ دماغ سے نکل جاتی تھی، لیکن آج میرا حال یہ ہے کہ میں حدیثیں سنتا ہوں پھر جب میں انہیں بیان کرتا ہوں تو ان میں سے ایک حرف بھی کم نہیں کرتا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر ارشاد فرمایا کہ رب کعبہ کی قسم اے ابوالحسن تم مومن ہو۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء الحفظ، حدیث نمبر 3570، صفحہ نمبر 560)

نوٹ: سنن ترمذی میں وَأَنْ تَغْسِلَ بِهِ بَدَنِيْ جبکہ الحزب الاعظم میں وَأَنْ تَسْتَعْمِلَ بِهِ بَدَنِيْ مذکور ہے۔

مذکورہ بالا روایت میں ارشاد فرمایا گیا کہ چار رکعت نفل پڑھنے کے بعد اوّل حق تعالیٰ شانہ کی خوب حمد وثنا کرے، اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود اور سلام بھیجے، اس کے بعد تمام انبیاء علیہم السلام پر درود بھیجے، اس کے بعد تمام مؤمنین کے لئے اور ان تمام مسلمانوں کے لئے جن کا پہلے انتقال ہو چکا ہو، استغفار کرے، نیچے دیئے گئے کلمات کے پڑھ لینے سے یہ تمام ان شاء اللہ امور ادا ہو جائیں گے۔

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا يَنْبَغِيْ لِجَلَالِ وَجْهِكَ وَلِعَظِيْمِ سُلْطَانِكَ
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى جَمِيْعِ الْاَنْبِيَاءِ
وَالْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ
اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ وَاغْفِرِ اللّٰهُمَّ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ
وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

دعاء نمبر 2

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَتُوْبُ إِلَيْكَ مِنَ الْمَعَاصِيْ لَا أَرْجِعُ إِلَيْهَا أَبَدًا

اے اللہ میں تیرے حضور گناہوں سے توبہ کرتا ہوں اب کبھی ان کی طرف واپس نہیں جاؤں گا

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انسان جو کچھ بولتا ہے وہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے چنانچہ اگر انسان سے کوئی خطاء ہوجائے تو اسے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کر لینی چاہئے، ایسے شخص کو چاہئے کہ وہ کوئی ایسا عمل کرے جو اس خطاء کا ازالہ کردے، پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہاتھ پھیلائے اور یہ کلمات (مذکورہ بالا) کہے، تو اس کی اس خطاء کو معاف کر دیا جاتا ہے، جب تک کہ وہ دوبارہ اس میں مبتلا نہ ہوجائے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء و التکبیر الخ، حدیث نمبر 1899، صفحہ نمبر 697، جلد نمبر 1)

دعاء نمبر 3

اَللّٰهُمَّ مَغْفِرَتُكَ أَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِيْ وَرَحْمَتُكَ

اے اللہ تیری مغفرت میرے گناہوں سے وسیع تر ہے اور تیری رحمت سے

أَرْجٰى عِنْدِيْ مِنْ عَمَلِيْ

مجھے اپنے عمل کی بنسبت زیادہ امید ہے

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور وہ کہہ رہا تھا: ہائے میرے گناہ، ہائے میرے گناہ، یہ بات اس نے دو یا تین مرتبہ کہی، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے

کہا کہ تم یہ کلمات (مذکورہ بالا) کہو، اس نے یہ کلمات کہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا دوبارہ کہو، اس نے پھر یہ کلمات کہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا پھر کہو، اس نے تیسری بار یہ کلمات کہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کھڑے ہو جاؤ! اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ معاف کر دیئے۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث 1994، ص 728/1)

دعاء نمبر 4

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ آپ معاف کرنے والے ہیں معافی کو پسند کرتے ہیں تو مجھے بھی معاف فرما دیجئے

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھے شب قدر مل جائے تو کیا دعا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ دعا مانگنا اور مذکورہ بالا کلمات تعلیم فرمائے۔

(سنن ابن ماجۃ، کتاب الدعاء، باب الدعاء بالعفو والعافیۃ، ح 3850، ص 412)

ترمذی شریف کی روایت میں یہ الفاظ وارد ہوئے ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ كَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3513، صفحہ نمبر 553)

رمضان کی راتوں میں ایک رات شبِ قدر کہلاتی ہے جو بہت ہی خیر و برکت والی رات ہے اور جس میں عبادت کرنے کو قرآن کریم کی سورت یعنی سورۂ قدر میں ہزار مہینوں سے افضل بتلایا گیا ہے، گویا اِس رات کی عبادت پوری زندگی کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے، اور ہزار مہینوں سے کتنا زیادہ ہے؟ یہ صرف اللہ ہی کو معلوم ہے۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ رات رمضان کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے، شبِ قدر کی تعیین اٹھالی گئی ہے، متعین طور پر معلوم نہیں ہے کہ یہ کون سی رات ہے، اس کی ایک حکمت علماء کرام نے یہ لکھی ہے کہ مختلف راتوں میں زیادہ سے زیادہ اعمال کی ترغیب مقصود ہے، تاکہ امت مختلف طاق راتوں میں خوب عبادت کرے، ایسا نہ ہو کہ صرف ایک رات میں مخصوص وقت مخصوص عبادت کر لے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا ہے کہ جب آخری عشرہ داخل ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی اس کی راتیں جاگتے تھے اور اپنے گھر والوں کو بھی جگاتے تھے اور کمر بند کس لیا کرتے تھے، نیز فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رمضان کے آخری عشرے میں جتنی محنت فرماتے تھے اتنی محنت اور دنوں میں نہیں فرماتے تھے، لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی کو بھی چاہیے کہ وہ بالخصوص آخری عشرے کی طاق راتوں میں فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ نفل نماز، تلاوت، درود شریف، دعاؤں اور دیگر اذکار کا

اہتمام کرے، اس رات کا کوئی خاص عمل نہیں ہے، لہٰذا تھوڑے تھوڑے سب ہی اعمال کیے جائیں، اس طرح ہر قسم کے اعمال کا ثواب بھی حاصل ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے امید ہے کہ اسے شبِ قدر بھی حاصل ہو جائے گی۔

دعاء نمبر 5

اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ بِحَلَالِكَ عَنْ حَرَامِكَ وَأَغْنِنِیْ

اے اللہ! تو ہمیں حلال دے کر حرام سے کفایت کر دے، اور اپنے فضل (رزق، مال و دولت) سے نواز کر اپنے سوا کسی

بِفَضْلِكَ عَمَّنْ سِوَاكَ

اور سے مانگنے سے بے نیاز کر دے

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مکاتب غلام نے ان کے پاس آ کر کہا کہ میں اپنی مکاتبت کی رقم ادا نہیں کر پا رہا ہوں، آپ میری کچھ مدد فرمائیں، تو انہوں نے کہا کہ کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھا دوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں سکھائے تھے؟ کہ اگر تیرے اوپر صیر پہاڑ کے برابر بھی قرض ہو تو اللہ اسے تیری جانب سے ادا فرما دے گا، پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے مذکورہ بالا کلمات تعلیم فرمائے۔ (الترمذی، کتاب الدعوات، ح3563، ص559)

نوٹ: مکاتب اس غلام کو کہا جاتا ہے جس سے اس کے آقا نے کہا ہو کہ تم اگر مجھے اتنی رقم ادا کر دو تو تم آزاد ہو جاؤ گے۔

دعاء نمبر 6

اَللّٰھُمَّ فَارِجَ الْھَمِّ کَاشِفَ الْغَمِّ مُجِیْبَ دَعْوَةِ

اے اللہ! اے پریشانی کے رفع کرنے والے! اے غم کو دور کرنے والے! اے بے کسوں کی

الْمُضْطَرِّیْنَ رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَرَحِیْمَھُمَا

دعا کو قبول فرمانے والے! اے دنیا و آخرت میں رحم کرنے والے اور غایت درجہ مہربان!

أَنْتَ تَرْحَمُنِیْ فَارْحَمْنِیْ بِرَحْمَةٍ تُغْنِیْنِیْ بِھَا

تو ہی مجھ پر رحم فرمائے گا، تُو مجھ پر ایسی مہربانی فرما

عَنْ رَّحْمَةِ مَنْ سِوَاكَ

جو مجھے دوسروں کی مہربانی سے بے نیاز کر دے

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے پاس حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور فرمانے لگے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے ایک دعا سکھلائی ہے، کیا تم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کبھی وہ دعا سنی ہے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے پوچھا وہ کون سی دعا ہے؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ وہ دعا ہے جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے اصحاب کو سکھایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ اگر تمہارے اوپر پہاڑ کے برابر سونا قرضہ ہوگا اور تم یہ دعا مانگو گے تو اللہ تعالیٰ اس قرض کو ادا فرما دیں گے، وہ یہ دعا (مذکورہ بالا) ہے۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے ذمہ کافی قرض تھا اور میں اس بات کو ناپسند کرتا تھا کہ میرے اوپر کسی کا قرضہ ہو، تو میں یہ دعا مانگا کرتا تھا، اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا فائدہ دیا کہ میرا سارا قرض اتر گیا۔

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرے ذمہ اسماء بنت عمیس کا ایک دینار اور تین درہم قرض تھا، وہ جب بھی میرے پاس آتیں تو میں شرمندگی کی وجہ سے ان کی طرف نظر اٹھا کر نہیں دیکھ سکتی تھی، کیونکہ میرے پاس اس قرض کو ادا کرنے کے لئے کچھ بھی نہیں تھا، چنانچہ میں نے یہ دعا مانگنی شروع کر دی، زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اتنا رزق عطا فرمایا کہ میرا سارا قرضہ بھی ادا ہو گیا اور میں نے اسے اپنے گھر والوں میں بھی تقسیم کیا اور عبدالرحمن کی بیٹی (ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بھتیجی) کے لئے تین اوقیہ چاندی کا زیور بھی بنایا، اور یہ سارا مال نہ تو کسی کا دیا ہوا صدقہ تھا اور نہ ہی کسی ایسی وراثت کا حصہ تھا جو مجھے بطور میراث ملا ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنا خاص فضل فرمایا۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1898، صفحہ نمبر 696، جلد نمبر 1)

دعاء نمبر 7

اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ

اے اللہ! اے آسمانوں اور زمین کے رب! اے غائب

وَالشَّهَادَةِ اِنِّيْٓ اَعْهَدُ اِلَيْكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَيٰوةِ

اور حاضر کے جاننے والے! میں اس دنیوی زندگی میں تجھ سے وعدہ لینا چاہتا ہوں

الدُّنْيَا أَنِّيْ اَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ

کہ میں دل سے اس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو اکیلا ہے

لَا شَرِيْكَ لَكَ وَأَنَّ (سَيِّدَنَا) مُحَمَّدًا عَبْدُكَ

تیرا کوئی شریک نہیں اور بے شک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے بندے

وَرَسُوْلُكَ فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ فَإِنَّكَ إِنْ

اور رسول ہیں ، پس تو مجھے میرے نفس کے حوالہ مت کرنا،

تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ تُقَرِّبْنِيْ مِنَ الشَّرِّ وَتُبَاعِدْنِيْ

کیونکہ اگر تو نے مجھے میرے نفس کے حوالہ کر دیا تو وہ مجھے شر کے قریب لے آئے گا اور خیر سے

مِنَ الْخَيْرِ وَأَنِّيْ لَا أَثِقُ إِلَّا بِرَحْمَتِكَ

دور لے جائے گا اور مجھے تیری رحمت کے علاوہ کسی پر بھروسہ نہیں،

فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ عَهْدًا تُوْفِيْنِيْهِ يَوْمَ

پس میرے لئے یہ وعدہ پختہ فرما لے جسے تو بروز قیامت پورا فرمائے گا

الْقِيٰمَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ

بے شک تو وعدہ کی خلاف ورزی نہیں کیا کرتا

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو یہ کلمات کہے، پھر مذکورہ بالا کلمات ارشاد فرمائے۔ (مجمع الزوائد کی روایت میں فَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ کے الفاظ نہیں ہیں باقی مکمل دعا اسی طرح مذکور ہے) تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرشتوں سے کہیں گے کہ میرے بندے نے مجھ سے عہد لیا تھا تو تم اس عہد کو پورا کر دو، چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرما دیں گے۔

سہیلؒ (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے قاسم بن عبدالرحمنؒ سے کہا کہ عون نے مجھے اس طرح (مذکورہ بالا دعا) بیان کیا ہے تو قاسم بن عبدالرحمن نے کہا کہ (اس میں تعجب کی کیا بات ہے) ہمارے گھر کی ہر پردہ نشین (بالغ) لڑکی اپنے پردے میں رہتے ہوئے اس دعا کو مانگا کرتی ہے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب الادعیۃ الماثورۃ الخ، حدیث 17368، صفحہ 200)

یہ دعا مسند احمد کی روایت میں بھی مذکور ہے البتہ اس میں اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ کی بجائے اَللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ مذکور ہے۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 3916، صفحہ 32، جلد 7)

دعاء نمبر 8

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَیْهِ

میں اللہ سے معافی طلب کرتا ہوں کہ جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، وہ حی (زندہ) ہے اور قیوم (تھامنے والا) ہے، اور میں اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آزاد کردہ غلام حضرت زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بھی **مذکورہ بالا کلمات استغفار** کہے گا، تو اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے، اگرچہ وہ میدان جنگ سے فرار ہی کیوں نہ ہوا ہو۔ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث نمبر 1517، صفحہ نمبر 180)

نوٹ: میدان جنگ سے فرار ہونا ہلاک کر دینے والے گناہوں میں سے ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سات گناہوں سے بچتے رہو جو تباہ کر دینے والے ہیں۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ نے حرام قرار دیا ہے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جہاد میں میدان جنگ سے بھاگ جانا اور پاک دامن بھولی بھالی مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔ (البخاری، کتاب الوصایا، باب...ان الذین یاکلون، ح2615، ص1017)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بستر پر سونے کے لیے جاتے ہوئے تین بار کہے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَأَتُوبُ إِلَیْهِ

اللہ اس کے گناہ بخش دے گا، اگرچہ وہ گناہ سمندر کی جھاگ کی طرح (بے شمار) ہوں، اگرچہ وہ گناہ درخت کے پتوں کی تعداد کے برابر ہوں، اگرچہ وہ گناہ عالج (صحرائے عرب) کی ریت کے ذروں کی تعداد کے برابر ہوں، اگرچہ وہ دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3397، صفحہ نمبر 537)

دعاء نمبر 9

رَبِّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

اے میرے رب! مجھے بخش دے، میری توبہ قبول فرما، تُو ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم ایک مجلس میں رسول اللہ ﷺ کے سو مرتبہ **مذکورہ بالا کلمات** کہنے کو شمار کیا کرتے تھے۔ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، حدیث نمبر 1516، صفحہ نمبر 180)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چاشت کی نماز پڑھی اور پھر یہ دعا مانگتے رہے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَتُبْ عَلَیَّ إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ

یہاں تک کہ آپ ﷺ نے سو مرتبہ یہ دعا پڑھی۔ (الادب المفرد، باب سید الاستغفار، حدیث نمبر 619، صفحہ 217)

دعاء نمبر 10

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں عاجزی سے اور سستی سے، اور بزدلی سے،

وَالْھَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ

اور بہت زیادہ بڑھاپے سے، اور قرض کے تاوان سے اور گناہ کے بوجھ سے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں

مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ

دوزخ کے عذاب سے اور دوزخ کی آزمائش سے اور قبر کی آزمائش سے

وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰی وَشَرِ فِتْنَةِ الْفَقْرِ

اور قبر کے عذاب سے اور مال کے فتنے کے شر سے اور فقر کے فتنے کے شر سے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ 2 یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، اور بہت زیادہ بڑھاپے سے، اور گناہ کے بوجھ سے، اور قرض کے تاوان سے اور قبر کی آزمائش سے

وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَأَعُوْذُ بِكَ

اور قبر کے عذاب سے اور دوزخ کی آزمائش سے اور دوزخ کے عذاب سے اور مال داری کے فتنے سے

مِنْ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ عَنِّيْ

اور محتاجی کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور مسیح دجال کی آزمائش سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! مجھ سے میرے گناہوں کو

خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ

برف اور اولے کے پانی سے دھو دے اور میرے دل کو خطاؤں سے اس طرح پاک وصاف کر دے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل سے پاک صاف کر دیا

مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اور مجھ میں اور میرے گناہوں میں اتنی دوری کر دے جتنی مشرق اور مغرب میں دوری ہے

(الصحیح للبخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من المأثم والمغرم، حدیث نمبر 6007، صفحہ نمبر 2341)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ
وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ

(الصحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر الفتن، حدیث نمبر 2706، صفحہ 1085)

نوٹ: یہ روایت تقدیم وتاخیر کے ساتھ ابوداود حدیث نمبر 1540 اور نسائی حدیث نمبر 5462 میں بھی مذکور ہے۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ
وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ
الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ قَلْبِي بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا
نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

(الصحیح للبخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من المأثم والمغرم، حدیث نمبر 6016، صفحہ نمبر 2344)

نوٹ: مذکورہ روایات میں موجود دعا اور الحزب الاعظم میں مذکور دعا میں کچھ الفاظ کا تغیر اور تقدیم وتاخیر ہے۔

دعاء نمبر 11

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ

اور اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سنگ دلی سے اور غفلت سے اور محتاجی سے

وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ

اور ذلت و خواری سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں ناداری سے

وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ

اور کفر سے اور فسق سے اور تفرقہ اور سناوے سے اور دکھاوے سے

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْبَرَصِ

اور تیری پناہ مانگتا ہوں بہرے پن سے اور گونگے پن سے اور برص سے

وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ

اور جنون سے اور کوڑھ سے اور تمام برے امراض سے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَالْقَسْوَةِ وَالْغَفْلَةِ وَالْعَيْلَةِ وَالذِّلَّةِ وَالْمَسْكَنَةِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَالْكُفْرِ وَالْفُسُوْقِ وَالشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَالسُّمْعَةِ وَالرِّيَآءِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَالْجُنُوْنِ وَالْجُذَامِ وَالْبَرَصِ وَسَيِّئِ الْاَسْقَامِ

(المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1898، صفحہ نمبر 696، جلد نمبر 1)

دعاء نمبر 12

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ بِعِزَّتِكَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ! میں تیری صفت عزت کے واسطے سے تیری پناہ مانگتا ہوں تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں

أَنْ تُضِلَّنِیْ أَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ

اس بات سے کہ تُو مجھے بہکا دے ، تُو وہ زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی،

وَالْجِنُّ وَالْاِنْسُ یَمُوْتُوْنَ

اور جنات اور انسان مرجائیں گے

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْكَ تَوَكَّلْتُ وَإِلَیْكَ أَنَبْتُ

اے اللہ میں تیرا فرمانبردار ہوگیا اور تجھ پر ایمان لایا اور تجھ پر بھروسا کیا اور تیری طرف رجوع کیا

وَبِكَ خَاصَمْتُ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْ تُضِلَّنِیْ

اور تیری مدد سے دشمنوں سے لڑا، اے میرے اللہ میں تیری عزت کی پناہ مانگتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اس بات سے

أَنْتَ الْحَیُّ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ یَمُوْتُوْنَ

کہ تُو مجھے بہکا دے ، تُو وہ زندہ ہے جسے موت نہیں آئے گی ، اور جنات اور انسان مرجائیں گے

(الصحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل الخ حدیث 2717، صفحہ 1089)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے:

أَعُوْذُ بِعِزَّتِكَ الَّذِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الَّذِیْ لَا یَمُوْتُ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ یَمُوْتُوْنَ

(الصحیح للبخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ تعالیٰ وھو العزیز الخ، حدیث 6948، صفحہ 2688)

دعاء نمبر 13

اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْكِ

اے اللہ! ہم مصیبت کی سختی سے تیری پناہ چاہتے ہیں اور حصول بدبختی سے تیری پناہ چاہتے ہیں

الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَةِ الْاَعْدَآءِ

اور بد قسمتی سے تیری پناہ چاہتے ہیں اور دشمنوں کی ہنسی سے تیری پناہ چاہتے ہیں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مصیبت کی سختی، تباہی تک پہنچ جانے، قضاء وقدر کی برائی اور دشمنوں کے خوش ہونے سے پناہ مانگتے تھے۔ (بخاری، کتاب الدعوات، باب التعوذ من جھد البلاء، حدیث 5987، صفحہ 2336)

دعاء نمبر 14

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْٓ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَلِمْتُ

اے اللہ! میں ہر اس برائی کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے میں جانتا ہوں

وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْلَمْ

اور ہر اس برائی کے شر سے جسے میں نہیں جانتا

مذکورہ بالا دعا سنن ابن ماجہ میں مذکور دعا کا ایک حصہ ہے، جو الحزب الاعظم کی اسی منزل میں نمبر 43 پر بھی مذکور ہے، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ دعا سکھائی:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْٓ أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَیْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ

اے اللہ! میں تجھ سے دنیا و آخرت کی ساری بھلائی کی دعا مانگتا ہوں، چاہے وہ بھلائی جلد ملنے والی ہو یا تاخیر سے، چاہے مجھے معلوم ہے یا معلوم نہ ہو،

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ

اور میں دنیا اور آخرت کی تمام برائیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں چاہے وہ برائی جلد پہنچنے والی ہو یا تاخیر سے، چاہے مجھے معلوم ہو یا معلوم نہ ہو،

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْٓ أَسْأَلُكَ مِنْ خَیْرِ مَا سَأَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

اے اللہ! میں تجھ سے اس بھلائی کا طالب ہوں جو تیرے بندے اور تیرے نبی نے طلب کی ہے، اور میں اس برائی سے تیری پناہ چاہتا ہوں

مَا عَاذَ بِهٖ عَبْدُكَ وَنَبِیُّكَ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْٓ أَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ إِلَیْهَا مِنْ قَوْلٍ

جس سے تیرے بندے اور تیرے نبی نے پناہ چاہی ہے، اے اللہ! میں تجھ سے جنت کا طالب ہوں اور ہر اس قول و عمل کا بھی جو جنت سے قریب کر دے،

أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ

اور میں جہنم سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ہر اس قول وعمل سے جو جہنم سے قریب کر دے، اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر وہ حکم

أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا

جس کا تو نے میرے لیے فیصلہ کیا ہے اسے میرے حق میں بہتر کر دے

(سنن ابن ماجہ، کتاب، باب، حدیث نمبر 3846، صفحہ نمبر 411)

دعاء نمبر 15

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَمِلْتُ

اے اللہ! میں ہر اس عمل کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں نے کیا

وَمِنْ شَرِّ مَا لَمْ أَعْمَلْ

اور ہر اس عمل کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میں نے نہیں کیا

فروہ بن نوفل اشجعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ، میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ سے کیا دعا مانگا کرتے تھے؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرتے تھے۔

(الصحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل الخ، حدیث 2716، صفحہ 1089)

دعاء نمبر 16

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں تیری نعمت کے زوال سے اور تیری دی ہوئی عافیت

عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ

اور صحت کے پلٹ جانے سے اور تیرے ناگہانی عذاب سے اور ان سب کاموں سے جو تیرے غصے کا سبب ہوں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا یہ تھی، اور مذکورہ بالا دعا ارشاد فرمائی۔

(الصحیح للمسلم، کتاب الرقاق، باب اکثر اھل الجنۃ الخ، حدیث 2739، ص 1095)

دعاء نمبر 17

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ

اے اللہ! میں اپنے کان کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اپنی آنکھ کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ

اور اپنی زبان کے اپنے دل کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور اپنی منی (شرمگاہ) کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیجئے کہ جسے پڑھ کر میں اللہ کی پناہ حاصل کر لیا کروں، تو آپ نے میرا کندھا پکڑا اور فرمایا کہ کہو (مذکورہ بالا دعا مانگو)۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3492، صفحہ نمبر 550)

دعاء نمبر 18

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْھَدَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ التَّرَدِّیْ

اے اللہ! کسی مکان یا دیوار کے اپنے اوپر گرنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور کسی اونچے مقام سے گر پڑنے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں،

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْغَرَقِ وَالْحَرَقِ وَالْھَرَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اور ڈوبنے اور جل جانے اور بہت بوڑھا ہوجانے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ موت کے وقت

أَنْ یَّتَخَبَّطَنِیَ الشَّیْطَانُ عِنْدَ الْمَوْتِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ

مجھے شیطان اچک لے، اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ میں تیری راہ میں

أَمُوْتَ فِیْ سَبِیْلِكَ مُدْبِرًا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَمُوْتَ لَدِیْغًا

پیٹھ دکھا کر بھاگتے ہوئے مارا جاؤں اور اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ کسی زہریلے جانور کے کاٹنے سے میری موت آئے

حضرت ابوالیسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگتے تھے۔

(سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، حدیث نمبر 1552، صفحہ نمبر 183)

نوٹ: سنن ابی داود کی روایت میں مذکور دعا کے الفاظ میں معمولی فرق ہے۔

دعاء نمبر 19

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُّنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ

اے اللہ! میں تجھ سے بری عادتوں سے پناہ مانگتا ہوں

وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ وَالْأَدْوَاءِ

اور برے کاموں اور بری خواہشوں سے اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں

زیاد بن علاقہؒ کے چچا حضرت قطبہ بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مُنْكَرَاتِ الْأَخْلَاقِ وَالْأَعْمَالِ وَالْأَهْوَاءِ

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب دعاء ام سلمۃ، حدیث نمبر 3591، صفحہ نمبر 563)

سنن ترمذی کی روایت میں وَالْأَدْوَاءِ مذکور نہیں ہے جبکہ کنز العمال کی روایت میں وَالْأَدْوَاءِ بھی مذکور ہے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 3671، صفحہ نمبر 186، جلد 2)

دعاء نمبر 20

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ

اے اللہ! میں تجھ سے وہ بھلائی (خیر) مانگتا ہوں جو تجھ سے تیرے نبی

(سَيِّدُنَا) مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ

سیدنا محمد ﷺ نے مانگی ہے اور میں ہر اس شر (برائی) سے تیری پناہ چاہتا ہوں

شَرِّ مَا اسْتَعَاذَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ (سَيِّدُنَا) مُحَمَّدٌ صَلَّى

جس سے تیرے نبی محمد ﷺ نے پناہ مانگی ہے،

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ

اور تو ہی مددگار ہے، اور تیرے ہی اختیار میں ہے (خیر و شر کا) پہنچانا،

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور عبادت کرنے کی قوت اللہ کے سہارے کے بغیر ممکن نہیں ہے جو بلند اور عظیم تر ہے

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت ساری دعائیں فرمائیں، مگر مجھے ان میں سے کوئی دعا یاد نہ رہی، میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! دعائیں تو آپ نے بہت سی کیں مگر میں کوئی دعا یاد نہ رکھ سکا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ بتادوں جو ان سب دعاؤں کی جامع ہو، یہ کلمات کہو:

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَأَلَكَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اسْتَعَاذَ مِنْهُ نَبِيُّكَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَعَلَيْكَ الْبَلَاغُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3521، صفحہ نمبر 554)

دعاء نمبر 21

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ

اے اللہ! میں اپنے محل قیام میں برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں

فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ وَمِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ

کہ جنگل (سفر) کا پڑوسی تو بدلتا رہتا ہے اے اللہ! میں بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ بہت بری

الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

ہم خواب ہے، اور میں خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ بہت بری باطنی خصلت ہے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں یہ مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ فَإِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ

(المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1951، صفحہ نمبر 714، جلد نمبر 1)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

(سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، حدیث نمبر 1547، صفحہ نمبر 183)

دعاء نمبر 22

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ وَ قَلْبٍ

اے اللہ! میں ایسے علم سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو فائدہ نہ پہنچائے، اور میں ایسے دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو ڈرتا نہ ہو

لَّا یَخْشَعُ وَدُعَآءٍ لَّا یُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ

(خوف الٰہی نہ ہو)، اور ایسی دعا سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو سنی نہ جائے، اور اس نفس سے بھی تیری پناہ مانگتا ہوں جو سیر نہ ہو،

وَمِنْ ھٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ

اور میں ان چاروں چیزوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے۔

(سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من الشقاق الخ حدیث نمبر 5480، صفحہ نمبر 1231)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3482، صفحہ نمبر 549)

نوٹ: سنن نسائی اور سنن ترمذی کی روایت میں مذکور دعا کے الفاظ میں معمولی فرق ہے۔

دعاء نمبر 23

اَللّٰھُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ نَّرْجِعَ عَلٰی أَعْقَابِنَا

اے اللہ ہم اس بات سے تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم الٹے پاؤں (دین سے) پھر جائیں

أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِیْنِنَا

یا اپنے دین کے بارے میں فتنہ میں ڈال دیئے جائیں

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں حوض پر موجود رہوں گا اور دیکھوں گا کہ تم میں سے کون میرے پاس آتا ہے، پھر کچھ لوگوں کو مجھ سے الگ کر دیا جائے گا، میں عرض کروں گا کہ اے میرے رب! یہ تو میرے ہی آدمی ہیں اور میری امت کے لوگ ہیں، مجھ سے کہا جائے گا کہ تمہیں معلوم بھی ہے کہ انہوں نے تمہارے بعد کیا کام کئے تھے؟ واللہ یہ مسلسل الٹے پاؤں لوٹتے رہے۔ (دین اسلام سے پھر گئے)

ابن ابی ملیکہ (جو کہ یہ حدیث حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے روایت فرماتے ہیں) کہا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَعُوْذُ بِكَ أَنْ نَرْجِعَ عَلٰى أَعْقَابِنَا أَوْ نُفْتَنَ عَنْ دِيْنِنَا

(الصحیح للبخاری، کتاب الرقاق، باب فی الحوض، حدیث نمبر 6220، صفحہ نمبر 2409)

دعاء نمبر 24

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ يَّوْمِ السُّوْٓءِ وَمِنْ

اے اللہ! میں برے دن سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

لَيْلَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ سَاعَةِ السُّوْٓءِ وَمِنْ صَاحِبِ

اور بری رات سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور برے وقت سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور برے ساتھی سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

السُّوْٓءِ وَمِنْ جَارِ السُّوْٓءِ فِيْ دَارِ الْمُقَامَةِ

اور محل قیام میں برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرتے تھے۔

(المعجم الکبیر، علی بن رباح الخ، حدیث نمبر 810، صفحہ نمبر 294، جلد 17)

دعاء نمبر 25

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ

اے اللہ! میں پھوٹ پڑنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور نفاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں

وَسُوْٓءِ الْأَخْلَاقِ

اور برے اخلاق سے تیری پناہ مانگتا ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دعا کرتے تھے تو (مذکورہ بالا کلمات) فرماتے تھے۔ (سنن ابی داود، کتاب الوتر، باب فی الاستعاذۃ، حدیث 1546، صفحہ 183)

دعاء نمبر 26

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَئِیْ

اے اللہ! میرے ان گناہوں کو بخش دے جو میں نے اپنے ارادے سے کئے اور جو مذاق میں کئے

وَعَمَدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ

اور جو غلطی سے کئے اور جو جان بوجھ کر کئے اور جو میری طرف سے ہوئے

مذکورہ بالا دعا ایک طویل دعا کا حصہ ہے جو مسلم شریف میں مذکور ہے۔

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ خَطِیْئَتِیْ وَجَھْلِیْ وَإِسْرَافِیْ فِیْ أَمْرِیْ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ

اے اللہ! میری غلطی اور میری نادانی کو اور میری اس زیادتی کو جو مجھ سے اپنے معاملے میں ہوئی اور وہ برائی جس کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے بخش دے،

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ جِدِّیْ وَھَزْلِیْ وَخَطَئِیْ وَعَمَدِیْ وَکُلُّ ذٰلِكَ عِنْدِیْ

اے اللہ! میرے وہ گناہ جو میں نے اپنے ارادے سے کئے اور جو میں نے مذاق میں کئے اور جو غلطی سے کئے اور جو جان بوجھ کر کئے اور جو میری طرف

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَنْتَ

سے ہوئے ان سب کو معاف فرما دے، اے اللہ! میرے اگلے اور پچھلے گناہوں کو اور چھپ کر اور علی الاعلان کئے ہوئے گناہوں کو بخش دے

أَعْلَمُ بِهٖ مِنِّیْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ وَأَنْتَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ

اور ان گناہوں کو بھی بخش دے جن کو تو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تُو ہی آگے کرنے والا ہے اور تُو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تُو ہر چیز پر قادر ہے

(الصحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل الخ، حدیث 2719، صفحہ 1089)

دعاء نمبر 27

اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوْبِ صَرِّفْ قُلُوْبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ

اے اللہ! اے دلوں کے پھیرنے والے! ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ انسانوں کے دل رحمٰن کی دو انگلیوں کے درمیان میں ہیں، جیسے ایک دل ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو پھیرتا ہے جس طرح چاہتا ہے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ صَرِّفْ قُلُوبَنَا عَلٰی طَاعَتِكَ

اے اللہ اے دلوں کے پھیرنے والے، ہمارے دلوں کو اپنی اطاعت پر پھیر دے

(صحیح للمسلم، کتاب القدر، باب تصریف اللہ تعالی القلوب، حدیث نمبر 2654، صفحہ نمبر 1065)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان کی طرف اپنا سر مبارک اٹھاتے تو یہ دعا مانگتے تھے:

يَا مُصَرِّفَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰی طَاعَتِكَ

(مسند احمد، حدیث نمبر 9420، صفحہ نمبر 246، جلد نمبر 15)

حضرت شہر بن حوشبؒ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المؤمنین! جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام آپ کے یہاں ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکثر دعا کیا ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰی دِيْنِكَ

"اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جما دے

خود میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ اکثر یہ دعا کیوں مانگتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ام سلمہ! کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے اس کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، اللہ جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم و ثابت قدم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے پھر (راوی حدیث) معاذ نے آیت رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا (اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دے دینے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی (گمراہی) نہ پیدا کر) پڑھی۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3522، صفحہ نمبر 554)

دعاء نمبر 28

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْهُدٰی وَالتُّقٰی وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰی

اے اللہ! میں تجھ سے ہدایت اور پرہیزگاری مانگتا ہوں اور پاکدامنی اور دل کی تونگری کا سوال کرتا ہوں

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مذکورہ بالا دعا) مانگتے تھے۔

(الصحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل الخ، حدیث 2721، صفحہ 1090)

دعاء نمبر 29

رَبِّ أَعِنِّيْ وَلَا تُعِنْ عَلَيَّ وَانْصُرْنِيْ وَلَا تَنْصُرْ عَلَيَّ

اے میرے رب! میری مدد کر اور میرے خلاف کسی کی مدد نہ کر، تو میری نصرت فرما اور میرے خلاف کسی کی نصرت نہ فرما،

وَامْكُرْ لِيْ وَلَا تَمْكُرْ عَلَيَّ وَاهْدِنِي الْهُدٰى وَيَسِّرِ

اور میرے لیے تدبیر فرما اور میرے خلاف کسی کے لیے تدبیر نہ فرما، اور تو مجھے ہدایت بخش اور ہدایت کو میرے لیے

الْهُدٰى لِيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ بَغٰى عَلَيَّ رَبِّ اجْعَلْنِيْ

آسان فرما، اور میری مدد فرما اس شخص کے مقابلے میں جو میرے خلاف بغاوت و سرکشی کرے، اے میرے رب! تو مجھے

لَكَ ذَكَّارًا لَّكَ شَكَّارًا لَّكَ رَهَّابًا لَّكَ مِطْوَاعًا لَّكَ

اپنا بہت زیادہ ذکر کرنے والا بنا لے، مجھے اپنا بہت زیادہ شکر گزار بنا لے، اپنے سے بہت ڈرنے والا بنا دے، اپنی بہت زیادہ

مُخْبِتًا إِلَيْكَ أَوَّاهًا مُّنِيْبًا رَبِّ تَقَبَّلْ تَوْبَتِيْ

اطاعت کرنے والا بنا دے، اور اپنے سامنے عاجزی کرنے والا بنا دے، اور اپنا گرویدہ اور اپنی طرف رجوع کرنے والا بنا دے،

وَاغْسِلْ حَوْبَتِيْ وَأَجِبْ دَعْوَتِيْ وَثَبِّتْ حُجَّتِيْ وَسَدِّدْ

اے میرے رب! میری توبہ قبول فرما اور میرے گناہ دھو دے، اور میری دعا قبول فرما، اور میری حجت (میری دلیل) کو ثابت وٹھوس بنا

لِسَانِيْ وَاهْدِ قَلْبِيْ وَاسْلُلْ سَخِيْمَةَ صَدْرِيْ

دے، اور میری زبان کو ٹھیک بات کہنے والی بنا دے، اور میرے دل کو ہدایت عطا فرما، اور میرے دل کی سازش (یعنی کینہ) نکال دے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگتے تھے۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3551، صفحہ 558)

نوٹ: ترمذی شریف میں مذکورہ دعا میں اور الحزب الاعظم میں مذکورہ دعا میں کچھ کمی بیشی اور تقدیم و تاخیر ہے۔

دعاء نمبر 30

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا وَارْضَ عَنَّا

اے اللہ! ہمیں بخش دے، اور ہم پر رحم فرما، اور ہم سے راضی ہوجا،

وَتَقَبَّلْ مِنَّا وَأَدْخِلْنَا الْجَنَّةَ وَنَجِّنَا مِنَ النَّارِ

اور ہماری عبادت قبول فرما، اور ہمیں جنت میں داخل فرما، اور ہمیں جہنم سے بچا،

وَأَصْلِحْ لَنَا شَأْنَنَا كُلَّهٗ

اور ہمارے سارے کام درست فرما دے

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عصا (چھڑی) پر سہارا لگائے ہمارے پاس باہر تشریف لائے، جب ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا تو ہم کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم ایسے کھڑے نہ ہوا کرو جیسے فارس کے لوگ اپنے بڑوں کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! کاش آپ ہمارے لیے اللہ سے دعا فرماتے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا (مذکورہ بالا) فرمائی، حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہماری خواہش ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے لئے اور کچھ دعا فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہارے لیے جامع دعا نہیں کر دی۔ (سنن ابن ماجة، کتاب الدعاء، باب دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حدیث 3836، صفحہ 410)

دعاء نمبر 31

اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْئَلُكَ

اے اللہ! میں تجھ سے ہر معاملے میں استقلال (ٹھہراؤ) مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے

عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَأَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ

نیکی و بھلائی کی پختگی چاہتا ہوں، اور میں چاہتا ہوں کہ تو مجھے اپنی نعمت کے شکر کی توفیق دے،

عِبَادَتِكَ وَأَسْئَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَّقَلْبًا سَلِيْمًا

اور اپنی اچھی عبادت کرنے کی توفیق دے، اور میں تجھ سے سچ بولنے والی زبان اور قلب سلیم

وَّخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا وَّأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ

اور اچھی عادت کا طلب گار ہوں، اور میں اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو تیرے علم میں ہے

وَأَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا

اور میں اس خیر کا تجھ سے طلب گار ہوں جو تیرے علم میں ہے اور تجھ سے ان گناہوں کی مغفرت مانگتا ہوں

تَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

جنہیں تو جانتا ہے بے شک تُو ہی ساری پوشیدہ باتوں کا جاننے والا ہے

بنی حنظلہ کے ایک شخص فرماتے ہیں کہ میں شداد بن اوس رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھا، تو انہوں نے کہا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ سکھاؤں جو ہمیں رسول اللہ ﷺ سکھاتے تھے، آپ ﷺ نے ہمیں سکھایا کہ ہم یہ کلمات (مذکورہ بالا) کہیں۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3407، صفحہ نمبر 539)

نوٹ: ترمذی شریف کی روایت میں وَّخُلُقًا مُّسْتَقِيْمًا مذکور نہیں ہے۔

حضرت حسان بن عطیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ ایک سفر میں تھے، ایک جگہ پڑاؤ کیا تو اپنے غلام سے کہنے لگے کہ دسترخوان بچھا دو اور کچھ دیر اس سے دل لگی کرتے رہے، میں نے اس پر ناگواری کا اظہار کیا تو وہ کہنے لگے کہ اسلام لانے کے بعد سے میری زبان سے ایک کلمہ بھی ایسا نہیں نکلا، جس پر میں نے لگام نہ لگائی ہو، لیکن یہ جملہ میرے منہ سے نکل گیا ہے، تو تم اسے میری طرف سے یاد نہ رکھنا بلکہ جو میں اب بات کرنے لگا ہوں، اسے یاد رکھو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس وقت لوگ سونے چاندی کے خزانے جمع کرنے میں لگ جائیں تو تم ان کلمات کا خزانہ جمع کرنا، پھر حضرت شداد رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا کلمات اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ سے اخیر تک ارشاد فرمائے۔ (مسند احمد، حدیث 17114، صفحہ 338، جلد 28)

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنی نماز میں کہتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَالْعَزِيْمَةَ عَلَى الرُّشْدِ وَأَسْئَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْئَلُكَ قَلْبًا سَلِيْمًا وَّلِسَانًا صَادِقًا وَأَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تَعْلَمُ

(سنن النسائی، کتاب السھو، حدیث نمبر 1300، صفحہ نمبر 328)

دعاء نمبر 32

اَللّٰهُمَّ أَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا

اے اللہ! تو ہمارے دلوں میں الفت و محبت پیدا کر دے، اور ہماری حالتوں کو درست فرما دے،

وَاهْدِنَا سُبُلَ السَّلَامِ وَنَجِّنَا مِنَ الظُّلُمٰتِ إِلَى

اور راہ سلامتی کی جانب ہماری رہنمائی کر دے اور ہمیں تاریکیوں سے نجات دے کر روشنی عطا کر دے،

النُّوْرِ وَجَنِّبْنَا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا

اور ہمیں بے حیائی کے کاموں سے بچالے چاہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ ہوں

بَطَنَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْ أَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُلُوْبِنَا

اور ہمارے کانوں اور ہماری آنکھوں، اور ہمارے دلوں

وَأَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا وَتُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ

اور ہماری بیویوں اور ہمارے بچوں میں برکت عطا کر دے، اور ہماری توبہ قبول فرما لے بے شک تو

التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ وَاجْعَلْنَا شَاكِرِيْنَ لِنِعْمَتِكَ

توبہ قبول فرمانے والا اور رحم و کرم کرنے والا ہے، اور ہمیں اپنی نعمتوں پر شکر گزار

مُثْنِيْنَ بِهَا قَابِلِيْهَا وَأَتِمَّهَا عَلَيْنَا

وثناء خواں اور اسے قبول کرنے والا بنا دے، اور اے اللہ! ان نعمتوں کو ہمارے اوپر کامل کر دے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں معلوم نہیں تھا کہ جب ہم نماز میں (تشہد کی حالت میں) بیٹھیں تو کیا کہیں، پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بتایا گیا، پھر راوی نے اسی طرح کی روایت ذکر کی۔

شریک کہتے ہیں کہ ہم سے جامع یعنی ابن شداد نے بیان کیا کہ انہوں نے ابووائل سے اور ابووائل نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے اسی کے مثل روایت کی ہے، اس میں (اتنا اضافہ) ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں چند کلمات سکھاتے تھے اور انہیں اس انداز میں نہیں سکھاتے تھے جیسے تشہد سکھاتے تھے اور وہ کلمات یہ (مذکورہ بالا) ہیں۔

(سنن ابی داود، کتاب الصلوۃ، باب التشھد، حدیث نمبر 969، صفحہ نمبر 122)

دعاء نمبر 33

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِكَ مَا تَحُوْلُ بِهٖ بَیْنَنَا

اے اللہ! تُو ہمارے درمیان اپنا اتنا خوف بانٹ دے جو ہمارے اور ہمارے گناہوں

وَبَیْنَ مَعَاصِیْكَ وَمِنْ طَاعَتِكَ مَا تُبَلِّغُنَا بِهٖ جَنَّتَكَ

کے درمیان حائل ہوجائے، اور ہمارے درمیان اپنی اطاعت وفرمانبرداری کا اتنا جذبہ پھیلا دے جو ہمیں تیری جنت تک پہنچا دے،

وَمِنَ الْیَقِیْنِ مَا تُھَوِّنُ بِهٖ عَلَیْنَا مَصَآئِبَ الدُّنْیَا

اور ہمیں اتنا یقین دیدے جس کے سہارے دنیا کی مصیبتیں ہیچ اور آسان ہوجائیں،

وَمَتِّعْنَا بِأَسْمَاعِنَا وَأَبْصَارِنَا وَقُوَّتِنَا مَا أَحْیَیْتَنَا

اور تُو ہمیں اپنے کانوں اپنی آنکھوں اور اپنی قوتوں سے فائدہ اٹھانے کی توفیق دیتا رہ جب تک تُو ہمیں زندہ رکھے،

وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنَّا وَاجْعَلْ ثَأْرَنَا عَلٰی مَنْ ظَلَمَنَا

اور ان سب کو (ہماری موت تک) باقی رکھ، اور جو ہم پر ظلم کرے ان سے ہمارا قصاص اور ہمارا بدلہ لے،

وَانْصُرْنَا عَلٰی مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِیْبَتَنَا فِیْ

اور جو ہم سے دشمنی کرے اس کے مقابلے میں ہماری مدد فرما، اور ہمارے دین میں ہمارے لئے مصیبت نہ بنا

دِیْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْیَا أَکْبَرَ ھَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا

اور دنیا کو ہمارا بڑا مقصد نہ بنا، اور نہ ہمارے علم کی انتہاء بنا (کہ ہمارا سارا سیکھنا سکھانا صرف دنیا کی خاطر ہو)

وَلَا تُسَلِّطْ عَلَیْنَا مَنْ لَّا یَرْحَمُنَا

اور ہم پر کسی ایسے شخص کو مسلط نہ کر جو ہم پر رحم نہ کرے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کم ہی ایسا ہوتا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی کسی مجلس سے اپنے صحابہ کے لیے یہ دعا کئے بغیر اٹھے ہوں (اور پھر مذکورہ بالا دعا کے کلمات ارشاد فرمائے)۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3502، صفحہ 551)

نوٹ: ترمذی شریف میں تَحُوْلُ کی بجائے یَحُوْلُ اور مَصَآئِبَ الدُّنْیَا کی بجائے مُصِیْبَاتِ الدُّنْیَا ہے۔

دعاء نمبر 34

اَللّٰھُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَأَكْرِمْنَا وَلَا تُھِنَّا

اے اللہ! ہمیں زیادہ عطا فرما اور ہمیں دینے میں کمی نہ کر، اور ہمیں عزت دے اور ذلیل و رسوا نہ کر،

وَأَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا

اور ہمیں اپنی نعمتوں سے نواز اور اپنی نوازشات سے ہمیں محروم نہ رکھ،، اور ہمیں (اوروں) پر فضیلت دے اور دوسروں کو

وَأَرْضِنَا عَنْكَ وَارْضَ عَنَّا

ہم پر فضیلت نہ دے، اور ہمیں راضی کر دے اور ہم سے راضی ہو جا

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ پر جب وحی نازل ہوتی تھی، تو آپ ﷺ کے منہ کے قریب بھنبھناہٹ (شہد کی مکھی کے اڑنے کی طرح آواز) سنائی دیتی تھی، (ایک مرتبہ) آپ ﷺ پر وحی نازل ہوئی، ہم کچھ دیر (خاموش) رہے، جب آپ ﷺ سے نزول وحی کی کیفیت دور ہوئی تو آپ ﷺ قبلہ رخ ہوئے اور اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر (مذکورہ بالا) دعا فرمائی، پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر دس آیتیں نازل ہوئی ہیں جو ان پر عمل کرتا رہے گا، وہ جنت میں جائے گا، پھر آپ ﷺ نے قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ سے شروع کر کے دس آیتیں مکمل تلاوت فرمائیں۔ (الترمذی، کتاب تفسیر القرآن، باب ومن سورۃ المؤمنین، ح3173، ص504)

نوٹ: ترمذی شریف کی روایت میں وَأَرْضِنَا کے بعد عَنْكَ مذکور نہیں ہے۔

دعاء نمبر 35

اَللّٰھُمَّ أَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَأَعِذْنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ

اے اللہ! تو میرے دل میں میری بھلائی ڈال دے، اور مجھے میرے نفس کے شر سے محفوظ رکھ

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے میرے والد سے پوچھا کہ اے حصین! آج کل تم کتنے معبودوں کو پوجتے ہو؟ میرے والد نے جواب دیا کہ سات کو، چھ زمین میں ہیں اور ایک آسمان میں، آپ ﷺ نے پوچھا کہ ان میں سے کس کی سب سے زیادہ رغبت و امید اور خوف و ڈر کے ساتھ عبادت کرتے ہو؟

انہوں نے کہا کہ اس کی جو آسمان میں ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے حصین! سنو، اگر تم اسلام لے آتے تو میں تمہیں دو کلمے سکھا دیتا وہ دونوں تمہیں مسلسل نفع پہنچاتے رہتے، پھر جب حضرت حصین رضی اللہ عنہ اسلام لے آئے تو انہوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! مجھے وہ دونوں کلمے سکھا دیجئے جنہیں سکھانے کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ (**مذکورہ بالا کلمات**) کہو۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3483، صفحہ 549)

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ حضرت حصین رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد آپ سے زیادہ تو عبدالمطلب اپنی قوم کا خیر خواہ تھا، وہ اپنی قوم کو کلیجے اور کوہان (یعنی اونٹ) کھلاتا تھا، اور تم ان کا نحر (ہلاک) کر رہے ہو، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس کے جواب میں جو کچھ کہنا تھا کہا (اسلام قبول کرنے کی دعوت دی) تو حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ مجھے کیا کہنے کا حکم دیتے ہیں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمات کہو:

اَللّٰهُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی أَرْشَدِ أَمْرِیْ

اے اللہ، مجھے اپنے نفس کے شر سے بچا اور مجھے درست معاملے پر رہنے میں پختگی عطا فرما

راوی کہتے ہیں کہ پھر وہ چلے گئے اور پھر انہوں نے اسلام قبول کر لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور کہا کہ میں آپ کے پاس آیا تھا اور آپ نے مجھے مذکورہ بالا کلمات کہنے کی تلقین کی تھی، تو اب میں کیا کہا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم یہ کلمات کہو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَخْطَأْتُ

اے اللہ میرے ان گناہوں کو معاف فرما جو میں نے چھپ کر کئے، اور جو علی الاعلان کئے، اور جو غلطی سے کئے،

وَمَا عَمَدْتُّ وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَهِلْتُ

اور جو جان بوجھ کر کئے اور جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا

(مسند احمد، حدیث نمبر 19992، صفحہ نمبر 197، جلد نمبر 33)

دعاء نمبر 36

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَیْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ

اے اللہ! میں تجھ سے بھلے کاموں کے کرنے اور منکرات (ناپسندیدہ کاموں) سے بچنے کی،

وَحُبَّ الْمَسَاكِیْنِ وَأَنْ تَغْفِرَ لِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَإِذَا أَرَدْتَّ

اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں، اور یہ کہ تو مجھے معاف کر دے اور مجھ پر رحم فرمائے، اور جب تو کسی قوم کو

بِقَوْمٍ فِتْنَةً فَتَوَفَّنِیْ غَیْرَ مَفْتُوْنٍ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ

آزمائش میں ڈالنا چاہے، تو مجھے تو فتنہ میں ڈالنے سے پہلے موت دیدے، اے اللہ میں تجھ سے تیری محبت کا سوال کرتا ہوں

حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّكَ

اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہو، اور ایسے کام کی محبت چاہتا ہوں جو تیری محبت تک پہنچا دے

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھانے سے روکے رکھا، یہاں تک کہ قریب تھا کہ ہم سورج کی ٹکیہ کو دیکھ لیں، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیزی سے (حجرہ سے) باہر تشریف لائے، لوگوں کو نماز کے لیے بلایا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی، اور نماز کو مختصر کیا، پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلام پھیرا تو آواز دے کر لوگوں کو (اپنے قریب) بلایا اور فرمایا کہ اپنی اپنی جگہ پر بیٹھ جاؤ، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف متوجہ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں آپ حضرات کو بتاتا ہوں کہ فجر میں بروقت مجھے تم لوگوں کے پاس مسجد میں پہنچنے سے کس چیز نے روک لیا، میں رات میں اٹھا، وضو کیا، (تہجد کی) نماز پڑھی جتنی بھی میرے لئے لکھی گئی تھی، پھر میں نماز میں اونگھنے لگا یہاں تک کہ مجھے گہری نیند آ گئی، اچانک کیا دیکھتا ہوں کہ میں اپنے بزرگ و برتر رب کے سامنے ہوں وہ بہترین صورت وشکل میں ہے، اس نے کہا کہ اے محمد! میں نے کہا کہ میرے رب! میں حاضر ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ملائے اعلیٰ (فرشتوں کی اونچے مرتبے والی جماعت) کس بات پر جھگڑ رہی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ رب کریم میں نہیں جانتا، اللہ تعالیٰ نے یہ بات تین بار پوچھی۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو دیکھا کہ اس نے اپنا ہاتھ میرے دونوں کندھوں کے درمیان رکھا یہاں تک کہ میں نے اس کی انگلیوں کی ٹھنڈک اپنے سینے کے اندر محسوس کی اور ہر چیز میرے سامنے روشن ہو گئی، اور میں جان گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد! میں نے کہا کہ میرے رب! میں حاضر ہوں، اس نے کہا کہ ملائے

اعلیٰ کے فرشتے کس بات پر جھگڑ رہے ہیں؟ میں نے کہا کہ کفارات کے بارے میں، اس نے پوچھا کہ وہ کیا ہیں؟ میں نے کہا کہ نماز باجماعت کے لیے پیدل جانا، نماز کے بعد مسجد میں بیٹھنا (دوسری نماز کے انتظار میں)، ناگواری کے وقت بھی مکمل وضو کرنا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے پوچھا کہ پھر کس چیز کے بارے میں (بحث کر رہے ہیں)؟ میں نے کہا کہ کھانا کھلانے کے بارے میں، نرم بات چیت میں، جب لوگ سو رہے ہوں اس وقت اٹھ کر نماز پڑھنے کے بارے میں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مانگو تو میں نے یہ کلمات کہے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ

اے اللہ! میں تجھ سے بھلے کاموں کے کرنے اور منکرات (ناپسندیدہ کاموں) سے بچنے کی، اور مساکین سے محبت کا سوال کرتا ہوں،

وَأَنْ تَغْفِرَ لِي وَتَرْحَمَنِيْ وَإِذَا أَرَدْتَّ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِيْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ

اور چاہتا ہوں کہ تو مجھے معاف کردے اور مجھ پر رحم فرمائے، اور جب تو کسی قوم کو آزمائش میں ڈالنا چاہے، تو مجھے فتنہ میں ڈالنے سے پہلے موت دیدے،

أَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُّقَرِّبُ إِلٰى حُبِّكَ

میں تجھ سے تیری محبت کا اور اس شخص کی محبت کا سوال کرتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہو، اور ایسے عمل کی توفیق چاہتا ہوں جو تیری محبت کے قریب کردے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "یہ حق ہے، اسے پڑھو یاد کرو اور دوسروں کو پڑھاؤ اور سکھاؤ۔

(سنن الترمذی، کتاب تفسیر القران، باب و من سورۃ ص، حدیث نمبر 3235، صفحہ 514)

دعاء نمبر 37

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَّفْسِيْ وَأَهْلِيْ

اے اللہ! تو اپنی محبت کو مجھے میری جان اور میرے گھر والوں

وَمِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ

اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے بھی زیادہ کر دے

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت داود علیہ السلام کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ تھی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يُحِبُّكَ وَالْعَمَلَ الَّذِي يُبَلِّغُنِيْ حُبَّكَ

اے اللہ! میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے اس شخص کی محبت، مانگتا ہوں جو تجھ سے محبت کرتا ہے، اور ایسا عمل چاہتا ہوں جو مجھے تیری محبت

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِيْ وَأَهْلِيْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ

تک پہنچ دے، اے اللہ! تو اپنی محبت کو مجھے میری جان اور میرے گھر والوں اور ٹھنڈے پانی کی محبت سے بھی زیادہ کر دے

(راوی) کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب حضرت داود علیہ السلام کا ذکر کرتے تو ان کے بارے میں بتاتے ہوئے کہتے تھے کہ وہ لوگوں میں سب سے زیادہ عبادت گزار تھے۔(ترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3490، ص 550)

دعاء نمبر 38

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ حُبَّكَ وَحُبَّ مَنْ يَّنْفَعُنِيْ حُبُّهٗ

اے اللہ! تو مجھے اپنی محبت عطا کر، اور مجھے اس شخص کی بھی محبت عطا کر جس کی محبت مجھے تیرے دربار میں

عِنْدَكَ اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِيْ مِمَّا أُحِبُّ

فائدہ دے، اے اللہ! جو بھی تو مجھے میرا پسندیدہ و پاکیزہ رزق عطا کرے

فَاجْعَلْهُ قُوَّةً لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ اَللّٰهُمَّ وَمَا زَوَيْتَ

اس رزق کو اپنی پسندیدہ چیزوں میں استعمال کرنے کے لیے قوت وطاقت کا ذریعہ بنادے اور میری پسندیدہ اشیاء میں سے

عَنِّيْ مِمَّا أُحِبُّ فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ

جو چیز مجھے عطا نہیں فرمائی ان کو اپنے پسندیدہ کاموں میں مشغول ہونے کے لئے فراغت کا سبب بنادے

حضرت عبداللہ بن یزید اخطمی انصاری فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں (مذکورہ بالا کلمات) کہتے تھے۔(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3491، صفحہ 550)

نوٹ: سنن ترمذی کی روایت میں اَللّٰهُمَّ فَكَمَا رَزَقْتَنِيْ کی بجائے اَللّٰهُمَّ مَا رَزَقْتَنِيْ اور فَاجْعَلْهُ فَرَاغًا لِّيْ فِيْمَا تُحِبُّ کی بجائے فَاجْعَلْهُ لِّيْ فَرَاغًا فِيْمَا تُحِبُّ مذکور ہے۔

دعاء نمبر 39

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ

اے دلوں کے پھیرنے والے میرے دل کو اپنے دین پر جما دے

حضرت شہر بن حوشبؒ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ اے ام المؤمنین! جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام آپ کے یہاں ہوتا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اکثر دعا کیا ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا کہ آپ اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ

"اے دلوں کے پھیرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر جما دے

خود میں نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ اے اللہ کے رسول! آپ اکثر یہ دعا کیوں مانگتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ام سلمہ! کوئی بھی شخص ایسا نہیں ہے جس کا دل اللہ کی انگلیوں میں سے اس کی دو انگلیوں کے درمیان نہ ہو، تو اللہ جسے چاہتا ہے (دین حق پر) قائم وثابت قدم رکھتا ہے اور جسے چاہتا ہے اس کا دل ٹیڑھا کر دیتا ہے پھر (راوی حدیث) معاذ نے آیت رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا (اے ہمارے رب! ہمیں ہدایت دے دینے کے بعد ہمارے دلوں میں کجی (گمراہی) نہ پیدا کر) پڑھی۔ (سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3522، صفحہ نمبر 554)

نوٹ: مزید تفصیل کے لئے اسی منزل (پیر) کی دعاء نمبر 27 ملاحظہ فرمائیں۔

دعاء نمبر 40

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ إِيْمَانًا لَّا يَرْتَدُّ وَنَعِيْمًا

اے اللہ میں تجھ سے ایسا ایمان مانگتا ہوں جسے ارتداد لاحق نہ ہو اور ایسی نعمت مانگتا ہوں

لَّا يَنْفَدُ وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ

جو ختم نہ ہو اور اے اللہ میں تجھ سے ہمارے نبی محمد ﷺ کی مرافقت کا سوال کرتا ہوں

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أَعْلٰى دَرَجَةِ الْجَنَّةِ جَنَّةِ الْخُلْدِ

جنت کے بلند ترین درجے میں ایسی جنت جو جنت خلد یعنی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جب نبی کریم ﷺ نے آپ سے کہا تھا کہ مانگو تمہیں عطا کیا جائے گا تو آپ نے کیا دعا مانگی تھی؟ تو حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ (مذکورہ بالا) کی تھی۔

(المستدرک، کتاب الدعاء الخ، حدیث 1928، ص 707، ج 1)

نوٹ: مستدرک حاکم کی روایت میں وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّنَا کی بجائے وَمُرَافَقَةَ نَبِيِّكَ اور دَرَجَةِ الْجَنَّةِ کی بجائے دَرَجِ الْجَنَّةِ مذکور ہے۔

دعاء نمبر 41

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا

اے اللہ! مجھے اس علم سے نفع دے جو تو نے مجھے سکھایا ہے اور مجھے وہ علم سکھا جو

یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ

مجھے فائدہ دے اور میرے علم میں اضافہ فرما، ہر حال میں اللہ ہی کے لیے تمام تعریفیں ہیں

وَّأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ حَالِ اَهْلِ النَّارِ

اور میں جہنمیوں کے حال سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگی۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3599، صفحہ نمبر 564)

دعاء نمبر 42

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي

اے اللہ! میں تیرے علم غیب اور تمام مخلوق پر تیری قدرت کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو مجھے اس وقت تک زندہ رکھ

مَا عَلِمْتَ الْحَيٰوةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا عَلِمْتَ

جب تک تیرے علم کے مطابق زندگی میرے لیے باعث خیر ہے، اور مجھے موت دیدے جب تیرے علم کے مطابق

الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَأَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ

موت میرے لیے بہتر ہے، اے اللہ میں غیب و حضور دونوں حالتوں میں تیری خشیت (خوف)

وَالشَّهَادَةِ وَكَلِمَةَ الْإِخْلَاصِ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ

کا طلب گار ہوں، اور میں تجھ سے خوشی و ناراضگی دونوں حالتوں میں کلمہ اخلاص (حق) کہنے کی توفیق مانگتا ہوں،

وَأَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَأَسْئَلُكَ نَعِيْمًا

اور تنگ دستی و خوشحالی دونوں میں میانہ روی کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں

لَّا يَنْفَدُ وَقُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَأَسْئَلُكَ الرِّضَا

جو ختم نہ ہو، اور میں تجھ سے ایسی آنکھوں کی ٹھنڈک کا طلبگار ہوں جو منقطع نہ ہو، اور میں تجھ سے تیری قضاء پر

بِالْقَضَآءِ وَبَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَلَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى

رضامندی کا سوال کرتا ہوں، اور میں تجھ سے موت کے بعد کی راحت اور آسائش کا طالب ہوں، اور میں تجھ سے

وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَآئِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضَرَّآءَ

تیرے دیدار کی لذت، اور تیری ملاقات کے شوق کا طالب ہوں، اور میں تیری پناہ چاہتا ہوں اس مصیبت

مُضِرَّةٍ وَّفِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيْمَانِ

سے جس پر صبر نہ ہو سکے، اور ایسے فتنے سے جو گمراہ کر دے، اے اللہ! ہم کو ایمان کے زیور سے آراستہ رکھ،

وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ

اور ہمیں رہنمائی کرنے والا اور ہدایت یافتہ بنا دے

حضرت سائب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما نے ہمیں مختصر نماز پڑھائی، تو کچھ لوگوں نے ان سے کہا کہ آپ نے نماز ہلکی کر دی، راوی کو شک ہے کہ ہلکی کر دی کہا یا مختصر کر دی کہا، تو انہوں نے فرمایا کہ اس کے باوجود میں نے اس میں ایسی دعائیں مانگی ہیں جن کو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے، تو جب وہ جانے کے لیے کھڑے ہوئے تو قوم میں سے ایک آدمی ان کے پیچھے ہولیا (وہ میرے والد تھے، مگر انہوں نے اپنا نام چھپایا) انہوں نے حضرت عمار رضی اللہ عنہ سے اس دعا کے بارے میں سوال کیا، پھر آ کر لوگوں کو بتایا کہ وہ دعا یہ تھی:

اَللّٰهُمَّ بِعِلْمِكَ الْغَيْبَ وَقُدْرَتِكَ عَلَى الْخَلْقِ أَحْيِنِي مَا عَلِمْتَ الْحَيَاةَ خَيْرًا لِّيْ وَتَوَفَّنِيْ إِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاةَ خَيْرًا لِّيْ اَللّٰهُمَّ وَأَسْئَلُكَ خَشْيَتَكَ فِي الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ وَأَسْئَلُكَ كَلِمَةَ الْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَأَسْئَلُكَ الْقَصْدَ فِي الْفَقْرِ وَالْغِنٰى وَأَسْئَلُكَ نَعِيْمًا لَّا يَنْفَدُ وَأَسْئَلُكَ قُرَّةَ عَيْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَأَسْئَلُكَ الرِّضَاءَ بَعْدَ الْقَضَاءِ وَأَسْئَلُكَ بَرْدَ الْعَيْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَأَسْئَلُكَ لَذَّةَ النَّظَرِ إِلٰى وَجْهِكَ وَالشَّوْقَ إِلٰى لِقَآئِكَ فِي غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ اَللّٰهُمَّ زَيِّنَّا بِزِينَةِ الْإِيْمَانِ وَاجْعَلْنَا هُدَاةً مُّهْتَدِيْنَ

(سنن النسائی، کتاب السھو، حدیث نمبر 1301، صفحہ نمبر 328)

نوٹ: سنن نسائی کی روایت میں مذکور دعا اور الحزب الاعظم میں مذکور دعا میں کچھ الفاظ میں کمی بیشی اور تغیر ہے۔

دعاء نمبر 43

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ

اے اللہ میں تجھ سے ہر قسم کی خیر کا سوال کرتا ہوں جلد آنے والی خیر کا بھی

وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُ بِكَ

اور دیر سے آنے والی خیر کا بھی ، جس خیر کو میں جانتا ہوں اور جس کو نہیں جانتا اور میں تجھ سے

مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ عَاجِلِهٖ وَاٰجِلِهٖ مَا عَلِمْتُ مِنْه

ہر برائی سے پناہ چاہتا ہوں، جلد آنے والی برائی سے بھی اور دیر سے آنے والی برائی سے بھی جس برائی کا مجھے علم ہو

وَمَا لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ وَمَا قَرَّبَ

اور جس کا علم نہ ہو اور میں تجھ سے جنت کا سوال کرتا ہوں اور اس کے قریب کرنے والے

إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَّأَعُوْذُ بِكَ مِنَ النَّارِ

ہر قول و فعل کا سوال کرتا ہوں اور میں آگ سے تیری پناہ چاہتا ہوں

وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَّأَسْئَلُكَ أَنْ

اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول وفعل سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

تَجْعَلَ كُلَّ قَضَآءٍ لِّيْ خَيْرًا وَّأَسْئَلُكَ مَا قَضَيْتَ

کہ تیرے ہر فیصلے کو میرے حق میں خیر کا سبب بنا دے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو نے جو فیصلہ بھی

لِيْ مِنْ أَمْرٍ أَنْ تَجْعَلَ عَاقِبَتَهٗ رُشْدًا

میرے لیے کیا ہے اس کے انجام کو اچھا کر دے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے پاس کسی کام کی غرض سے تشریف لائے، میں نماز میں مصروف تھی، مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہونے میں دیر ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! جامع دعا کیا کرو۔ میں نے نماز کے بعد کہا: یارسول اللہ جامع دعا کون سی ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم کہو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَاٰجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمْ

اے اللہ! میں تجھ سے ہر قسم کی خیر کا سوال کرتی ہوں جلد آنے والی خیر کا بھی اور دیر سے آنے والی خیر کا بھی، جس خیر کو میں جانتی ہوں اور جس کو نہیں جانتی

وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَاٰجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا لَمْ أَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ الْجَنَّةَ

اور میں تجھ سے ہر برائی سے پناہ چاہتی ہوں، جلد آنے والی برائی سے بھی اور دیر سے آنے والی برائی سے بھی، جس برائی کا مجھے علم ہو اور جس کا علم نہ ہو اور میں تجھ سے جنت

وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ

اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول وفعل کا سوال کرتی ہوں اور میں آگ سے اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول وفعل سے پناہ مانگتی ہوں

عَمَلٍ وَأَسْأَلُكَ مِمَّا سَأَلَكَ بِهِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَعُوْذُبِكَ مِمَّا تَعَوَّذَ مِنْهُ

اور میں ہر اس چیز کا سوال کرتی ہوں جس کا سوال محمد ﷺ نے کیا اور ہر اس چیز سے پناہ مانگتی ہوں جس سے

مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَضَيْتَ لِي مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهُ رُشْدًا

محمد ﷺ نے پناہ مانگی اور تو نے جو فیصلہ بھی میرے لیے کیا ہے اس کا انجام اچھا کر دے

(الادب المفرد، حدیث نمبر 639، صفحہ نمبر 222)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَاٰجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا

اے اللہ میں تجھ سے ہر قسم کی خیر کا سوال کرتا ہوں جلد آنے والی خیر کا بھی اور دیر سے آنے والی خیر کا بھی، جس خیر کو میں جانتا ہوں

لَمْ أَعْلَمْ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهِ عَاجِلِهِ وَاٰجِلِهِ مَا عَلِمْتُ مِنْهُ وَمَا

اور جس کو نہیں جانتا اور میں تجھ سے ہر برائی سے پناہ چاہتا ہوں، جلد آنے والی برائی سے بھی اور دیر سے آنے والی برائی سے بھی، جس برائی کا

لَمْ أَعْلَمْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا سَئَلَكَ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ

مجھے علم ہو اور جس کا علم نہ ہو اور اے اللہ میں تجھ سے ہر اس خیر کا سوال کرتا ہوں جس کا سوال تیرے بندے اور تیرے نبی (ﷺ) نے کیا

وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا عَاذَبِهِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْجَنَّةَ

اور میں تجھ سے ہر اس شر سے پناہ مانگتا ہوں جس سے تیرے بندے اور نبی (ﷺ) نے پناہ مانگی اور میں تجھ سے جنت

وَمَا قَرَّبَ إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ النَّارِ وَمَا قَرَّبَ

اور اس کے قریب کرنے والے ہر قول اور عمل کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے آگ سے اور ہر اس قول اور عمل سے پناہ مانگتا ہوں

إِلَيْهَا مِنْ قَوْلٍ أَوْ عَمَلٍ وَأَسْئَلُكَ أَنْ تَجْعَلَ كُلَّ قَضَاءٍ قَضَيْتَهُ لِي خَيْرًا

جو آگ سے قریب کردے اور میں تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ تو اپنے ہر فیصلے کو میرے حق میں خیر کا سبب بنا دے

(سنن ابن ماجۃ، کتاب الدعاء، باب الجوامع من الدعاء، حدیث نمبر 3846، صفحہ نمبر 411)

نوٹ: مذکورہ بالا روایات میں مذکور دعا اور **الحزب الاعظم** میں مذکور دعا میں کچھ کمی بیشی اور تقدیم وتاخیر ہے۔

دعاء نمبر 44

اَللّٰهُمَّ أَحْسِنْ عَاقِبَتَنَا فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا

اے اللہ ہمارے تمام کاموں کے انجام کو بہترین کردے

وَأَجِرْنَا مِنْ خِزْيِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْاٰخِرَةِ

اور ہمیں دنیا اور آخرت کے عذاب کی رسوائی سے بچا

حضرت بسر بن ارطاۃ رضی اللہ عنہ سے فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرتے تھے۔

(المستدرک للحاکم، حدیث نمبر 6508، صفحہ 683، جلد 3)

ایک روایت میں ہے کہ جو اس دعا کو پابندی سے مانگے گا اللہ تعالیٰ مصیبت اور بلاء کے اس پر نازل ہونے سے پہلے ہی اسے موت دیدیں گے (یعنی موت تک ہر قسم کی بلاؤں سے محفوظ رہے گا)۔ (المعجم الکبیر، حدیث 1197، ص 33/2)

دعاء نمبر 45

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا وَّاحْفَظْنِيْ

اے اللہ! میری حفاظت فرما کہ میں اسلام پر رہوں کھڑے ہونے کی حالت میں اور میری حفاظت فرما

بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا

کہ میں اسلام پر رہوں بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں اور میری حفاظت فرما کہ میں اسلام پر رہوں سوئے ہوئے ہونے

وَّلَا تُشْمِتْ بِيْ عَدُوًّا وَّلَا حَاسِدًا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

کی حالت میں اور مجھ پر دشمن کو اور حاسد کو مت ہنسا، اے اللہ! میں تجھ سے

أَسْئَلُكَ مِنْ كُلِّ خَيْرٍ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ

ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور ہر اس برائی سے

مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ

تیری پناہ چاہتا ہوں جس کے خزانے تیرے ہاتھ میں ہیں اور ہر اس چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں

مَا أَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ

جس کی پیشانی تُو تھامے ہوئے ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مذکورہ بالا) دعا مانگا کرتے تھے، البتہ مستدرک کی روایت میں مذکور دعا مِنْ كُلِّ شَرٍّ خَزَآئِنُهٗ بِيَدِكَ تک ہے، یعنی دعا کا آخری جملہ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ اس روایت میں موجود نہیں ہے۔ (المستدرک، کتاب والدعاء والتکبیر الخ، حدیث 1924، صفحہ 706/1)

ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کوئی پریشانی لاحق ہوئی، تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اس پریشانی کی شکایت کی اور درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا حکم فرمادیں کہ مجھے ایک وسق (وزن کا پیمانہ) کھجور دی جائے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں ایک وسق کھجور دینے کا حکم دیدوں اور اگر تم چاہو تو تمہیں ایسے کلمات سکھا دوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہیں، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ کلمات بھی سکھا دیں اور کھجوریں دینے کا حکم بھی فرمادیں، کیونکہ ابھی مجھے ضرورت ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمات کہو:

اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَاعِدًا وَّاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ قَائِمًا

اے اللہ! میری حفاظت فرما کہ میں اسلام پر رہوں بیٹھے ہوئے ہونے کی حالت میں اور میری حفاظت فرما کہ میں اسلام پر رہوں کھڑے ہونے کی

وَاحْفَظْنِيْ بِالْاِسْلَامِ رَاقِدًا وَّلَا تُطِعْ فِيَّ عَدُوًّا حَاسِدًا وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ

حالت میں اور یہ کہ میں اسلام پر رہوں سوئے ہوئے ہونے کی حالت میں اور میرے معاملے میں دشمن اور حاسد کی بات مت ماننا، اور میں ہر اس

شَرِّ مَا اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهٖ وَاَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ الَّذِيْ هُوَ بِيَدِكَ كُلِّهٖ

چیز کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی پیشانی تو تھامے ہوئے ہے اور میں تجھ سے ہر وہ بھلائی مانگتا ہوں جو تمام کی تمام تیرے ہاتھ میں ہے

(صحیح ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الادعیۃ، حدیث نمبر 934، صفحہ نمبر 214، جلد نمبر 3)

دعاء نمبر 46

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِيْشَةً نَّقِيَّةً وَّمِيْتَةً

اے اللہ! میں تجھ سے صاف ستھری زندگانی کا سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے اچھی موت کا سوال کرتا ہوں

سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مَخْزِيٍّ وَّلَا فَاضِحٍ

اور میں تجھ سے ایسی واپسی (آخرت) کا سوال کرتا ہوں جس میں ذلت اور رسوائی نہ ہو

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مذکورہ بالا) دعا مانگا کرتے تھے۔

(المستدرک للحاکم، کتاب والدعاء والتکبیر الخ، حدیث 1986، صفحہ 725، جلد 1)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیدین کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی:

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عِيْشَةً تَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَّلَا فَاضِحٍ

اے اللہ ہم تجھ سے صاف زندگی اور آسان موت کا سوال کرتے ہیں اور ایسی لوٹنے کی جگہ کا سوال کرتے ہیں جہاں نہ رسوائی ہو اور نہ ہی خواری ہو

اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَاءَةً وَّلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً وَّلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِيَّةٍ اَللّٰهُمَّ

اے اللہ ہمیں اچانک موت مت دینا اور اچانک ہماری پکڑ نہ فرمانا اور کسی کے حق اور کسی کی وصیت سے ہمیں غافل مت کرنا اے اللہ

إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰى وَالتُّقٰى وَالْهُدٰى وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا

ہم تجھ سے پاک دامنی اور بے نیازی کا سوال کرتے ہیں اور پرہیزگاری اور ہدایت طلب کرتے ہیں اور دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کرتے ہیں

وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِيْ دِيْنِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ

اور شک اور اختلاف سے اور ریاکاری اور بناوٹ سے دینی باتوں میں تیری پناہ مانگتے ہیں اے دلوں کے پھیرنے والے اللہ

لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

ہمارے قلوب کو ہدایت دینے کے بعد سیدھی راہ سے مت پھیر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما بے شک تو ہی بڑا دینے والا ہے

(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 7572، صفحہ نمبر 306، جلد نمبر 7)

دعاء نمبر 47

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّ فِیْ رِضَاكَ ضَعْفِیْ

اے اللہ میں کمزور ہوں تو تُو اپنی رضامندی میں میری کمزوری کو قوت دے،

وَخُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ وَاجْعَلِ الْاِسْلَامَ

اور خیر کی طرف میری پیشانی کو کھینچ کر لے جا، اور اسلام کو

مُنْتَھٰی رِضَائِیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ضَعِیْفٌ فَقَوِّنِیْ

میری انتہائی خوشی بنا دے، اے اللہ میں کمزور ہوں تُو مجھے قوت عطا فرما،

وَاِنِّیْ ذَلِیْلٌ فَاَعِزَّنِیْ وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ

اور میں ذلیل ہوں تُو مجھے عزت عطا فرما، اور میں محتاج اور فقیر ہوں تُو مجھے روزی عطا فرما

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ تم (مذکورہ بالا) دعا مانگو۔

(المستدرک، کتاب والدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1924، صفحہ نمبر 706، جلد نمبر 1)

ایک روایت کے مطابق حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے بریدہ! کیا میں تمہیں چند کلمات سکھاؤں؟ کہ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ خیر کا ارادہ فرماتے ہیں اسے یہ کلمات سکھا دیتے ہیں جسے وہ کبھی نہیں بھولتا، میں نے عرض کیا کیوں نہیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذکورہ بالا کلمات تعلیم فرمائے، البتہ اس روایت میں وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَارْزُقْنِیْ کی بجائے وَاِنِّیْ فَقِیْرٌ فَاَغْنِنِیْ ہے۔ (المعجم الاوسط، حدیث 6585، صفحہ 346/32)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

چوتھی منزل بروز منگل

دعاء نمبر 1

اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡئَلُكَ خَیۡرَ الۡمَسۡئَلَةِ وَخَیۡرَ الدُّعَآءِ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بہتر مانگنا اور بہتر پکارنا

وَخَیۡرَ النَّجَاحِ وَخَیۡرَ الۡعَمَلِ وَخَیۡرَ الثَّوَابِ

اور بہتر کامیابی اور بہتر عمل اور بہتر ثواب

وَخَیۡرَ الۡحَیٰوةِ وَخَیۡرَ الۡمَمَاتِ وَثَبِّتۡنِیۡ وَثَقِّلۡ

اور بہتر جینا اور بہتر مرنا اور مجھے ثابت قدم رکھ

مَوَازِیۡنِیۡ وَحَقِّقۡ إِیۡمَانِیۡ وَارۡفَعۡ دَرَجَتِیۡ وَتَقَبَّلۡ

اور میرے میزان اعمال کو بھاری کر دے اور میرے ایمان کو سچا بنا دے اور میرا درجہ بلند فرما دے

صَلَاتِیۡ وَاغۡفِرۡ خَطِیۡئَتِیۡ وَأَسۡئَلُكَ الدَّرَجَاتِ

اور میری نماز قبول فرما اور میری خطا بخش دے اور میں تجھ سے جنت کے

الۡعُلٰی مِنَ الۡجَنَّةِ اٰمِیۡنَ اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡئَلُكَ

بلند درجات مانگتا ہوں تو میری دعا قبول فرما لے، اے اللہ میں تجھ سے ہر خیر و خوبی کا

فَوَاتِحَ الۡخَیۡرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَ كَوَامِلَهٗ

آغاز مانگتا ہوں اور ہر خیر وخوبی کا انجام مانگتا ہوں اور ہر خیر وخوبی کا مجموعہ مانگتا ہوں اور ہر خیر وخوبی کا کامل حصہ مانگتا ہوں

وَأَوَّلَهٗ وَاٰخِرَهٗ وَظَاهِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الۡعُلٰی

اور ہر خیر کا اول مانگتا ہوں اور ہر خیر کا آخر مانگتا ہوں اور ہر خیر کا ظاہر مانگتا ہوں اور ہر خیر وخوبی کا باطن مانگتا ہوں

مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ نَجِّنِيْ مِنَ النَّارِ وَاغْفِرْ

اور جنت کے بلند درجات مانگتا ہوں تُو میری دعا قبول فرما لے اے اللہ مجھے دوزخ سے نجات عطا فرما اور مجھے شب و روز

لِيْ مَغْفِرَةً بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْمَنْزِلَ الصَّالِحَ مِنَ

مغفرت نصیب فرما اور مجھے جنت میں عمدہ مکان عطا فرما

الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ خَلَاصًا مِّنَ

میری دعا قبول فرما لے اے اللہ میں تجھ سے دوزخ سے سلامتی کے ساتھ

النَّارِ سَالِمًا وَّأَنْ تُدْخِلَنِيَ الْجَنَّةَ اٰمِنًا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

رہائی مانگتا ہوں اور یہ کہ مجھے جنت میں امن کے ساتھ داخل فرما دے اے اللہ میں تجھ سے

اَسْئَلُكَ خَيْرَ مَا اٰتِيْ وَخَيْرَ مَا أَفْعَلُ وَخَيْرَ مَا

اے اللہ میں تجھ سے اپنے کردار کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اپنے فعل کی خیر کا سوال کرتا ہوں

أَعْمَلُ وَخَيْرَ مَا بَطَنَ وَخَيْرَ مَا ظَهَرَ وَالدَّرَجَاتِ

اور اپنے عمل کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو چیزیں پوشیدہ ہیں ان کی بھلائی مانگتا ہوں اور جو ظاہر ہیں ان کی بھلائی مانگتا ہوں

الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ أَنْ

اور جنت کے بلند درجات مانگتا ہوں تُو میری دعا قبول فرما، اے اللہ میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں

تَرْفَعَ ذِكْرِيْ وَتَضَعَ وِزْرِيْ وَتُصْلِحَ أَمْرِيْ وَتُطَهِّرَ

کہ تُو میرا ذکر خیر بلند فرما اور تُو میرا بوجھ نیچے اتار دے اور تُو میرا کام بنا دے

قَلْبِيْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِيْ وَتُنَوِّرَ لِيْ فِيْ قَبْرِيْ وَتَغْفِرَ لِيْ

اور تُو میرا دل پاک کر دے اور تُو میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور تُو میری قبر کو نور سے بھر دے

ذَنْبِيْ وَأَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى مِنَ الْجَنَّةِ

اور تُو میرے گناہ بخش دے اور میں تجھ سے مانگتا ہوں جنت کے بلند درجات

اٰمِيْنَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ أَنْ تُبَارِكَ لِيْ فِيْ سَمْعِيْ

تُو میری دعا قبول فرما لے، اے اللہ میں تجھ سے اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تُو میری سماعت میں برکت عطا فرما

وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ خُلُقِیْ وَفِیْ

اور میری بصارت میں برکت عطا فرما اور میری روح میں برکت عطا فرما اور میرے بدن میں برکت عطا فرما اور میری خصلت میں

اَھْلِیْ وَفِیْ مَالِیْ وَ فِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ

برکت عطا فرما اور میرے بال بچوں اور میرے مال میں برکت عطا فرما اور میرے جینے اور میرے مرنے میں برکت عطا فرما

اَللّٰھُمَّ وَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ وَأَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ

اور میرے عمل میں برکت عطا فرما اور اے اللہ میری نیکیوں کو قبول فرما لے اور میں تجھ سے جنت کے

الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ

بلند درجات کا سائل ہوں تو میری دعا قبول فرما لے

مذکورہ بالا دعا کچھ الفاظ کے تغیر کے ساتھ مستدرک حاکم اور مجمع الزوائد میں مذکور ہے نیز دعا کا ایک حصہ مستدرک حاکم اور ایک حصہ مجمع الزوائد میں مذکور ہے، ذیل میں دونوں روایات ذکر کی جارہی ہیں۔

مستدرک حاکم میں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ یہ وہ دعا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَسْئَلَةِ وَخَیْرَ الدُّعَآءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوةِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ مَوَازِیْنِیْ وَحَقِّقْ إِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَاتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ وَأَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ فَوَاتِحَ الْخَیْرِ وَخَوَاتِمَهٗ وَجَوَامِعَهٗ وَاَوَّلَهٗ وَظَاھِرَهٗ وَبَاطِنَهٗ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ خَیْرَ مَا اٰتِیْ وَخَیْرَ مَا أَفْعَلُ وَخَیْرَ مَا أَعْمَلُ وَخَیْرَ مَا بَطَنَ وَخَیْرَ مَا ظَھَرَ وَالدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ أَنْ تَرْفَعَ ذِکْرِیْ وَتَضَعَ وِزْرِیْ وَتُصْلِحَ أَمْرِیْ وَتُطَھِّرَ قَلْبِیْ وَتُحَصِّنَ فَرْجِیْ وَتُنَوِّرَ لِیْ قَلْبِیْ وَتَغْفِرَ لِیْ ذَنْبِیْ وَأَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ اَنْ تُبَارِكَ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَفِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ

خُلُقِیْ وَفِیْ اَھْلِیْ وَفِیْ مَحْیَایَ وَفِیْ مَمَاتِیْ وَفِیْ عَمَلِیْ فَتَقَبَّلْ حَسَنَاتِیْ
وَأَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ

(المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء و التکبیر الخ، حدیث نمبر 1911، صفحہ نمبر 701، جلد نمبر 1)

مجمع الزوائد کی روایت میں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجہ محترمہ فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَا شَیْءَ قَبْلَكَ وَأَنْتَ الْاٰخِرُ لَا شَیْءَ بَعْدَكَ اَللّٰھُمَّ
أَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ دَابَّةٍ نَاصِیَتُھَا بِیَدِكَ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْإِثْمِ
وَالْكَسَلِ وَمِنْ عَذَابِ النَّارِ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْغِنٰی
وَفِتْنَةِ الْفَقْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰھُمَّ نَقِّ قَلْبِیْ مِنَ
الْخَطَایَا كَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْأَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ بَعِّدْ بَیْنِیْ
وَبَیْنَ خَطِیْئَتِیْ كَمَا بَعَّدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں کہ یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب سے مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ خَیْرَ الْمَسْئَلَةِ وَخَیْرَ الدُّعَآءِ وَخَیْرَ النَّجَاحِ وَخَیْرَ
الْعَمَلِ وَخَیْرَ الثَّوَابِ وَخَیْرَ الْحَیٰوةِ وَخَیْرَ الْمَمَاتِ وَثَبِّتْنِیْ وَثَقِّلْ
مَوَازِیْنِیْ وَأَحِقَّ إِیْمَانِیْ وَارْفَعْ دَرَجَتِیْ وَتَقَبَّلْ صَلَاتِیْ وَاغْفِرْ خَطِیْئَتِیْ
وَأَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ وَنَجِّنِیْ مِنَ النَّارِ
وَمَغْفِرَةً بِاللَّیْلِ وَالنَّھَارِ وَالْمَنْزِلَ الصَّالِحَ اٰمِیْنَ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ
خَلَاصًا مِّنَ النَّارِ سَالِمًا وَّأَدْخِلْنِیَ الْجَنَّةَ اٰمِنًا اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ أَنْ
تُبَارِكَ لِیْ فِیْ نَفْسِیْ وَفِیْ سَمْعِیْ وَفِیْ بَصَرِیْ وَفِیْ رُوْحِیْ وَفِیْ خَلْقِیْ وَفِیْ
خَلِیْقَتِیْ وَاَھْلِیْ وَ فِیْ مَحْیَایَ وَ فِیْ مَمَاتِیْ اَللّٰھُمَّ وَثَقِّلْ حَسَنَاتِیْ
وَأَسْئَلُكَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مِنَ الْجَنَّةِ اٰمِیْنَ

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب الادعیۃ الماثورۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ، حدیث 17385، صفحہ 204، جلد 10)

دعاء نمبر 2

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ أَوْسَعَ رِزْقِكَ عَلَيَّ عِنْدَ كِبَرِ

اے اللہ سب سے زیادہ فراخ روزی مجھے میرے بڑھاپے میں عطا فرما

سِنِّيْ وَانْقِطَاعِ عُمْرِيْ

اور میری عمر کے اختتام کے وقت عطا فرما

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرتے تھے۔

(المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث 1987، صفحہ 726، جلد 1)

دعاء نمبر 3

يَا مَنْ لَّا تَرَاهُ الْعُيُوْنُ وَلَا تُخَالِطُهُ الظُّنُوْنُ

اے وہ ذات جس کو نہ آنکھیں دیکھ سکتی ہیں اور نہ گمانوں کی اس تک رسائی ہو سکتی ہے

وَلَا يَصِفُهُ الْوَاصِفُوْنَ وَلَا تُغَيِّرُهُ الْحَوَادِثُ

اور نہ تعریف کرنے والے اس کے اوصاف کو بیان کرسکتے ہیں اور نہ حوادث اس میں تغیر پیدا کرسکتے ہیں

وَلَايَخْشَى الدَّوَآئِرَ يَعْلَمُ مَثَاقِيْلَ الْجِبَالِ

اور نہ اس کو گردش زمانہ کا اندیشہ لاحق ہوسکتا ہے وہ پہاڑوں کے وزن جانتا ہے

وَمَكَآئِيْلَ الْبِحَارِ وَعَدَدَ قَطْرِ الْأَمْطَارِ وَعَدَدَ

اور سمندروں کے پیمانے جانتا ہے اور بارش کی بوندوں کی شمار جانتا ہے

وَرَقِ الْأَشْجَارِ وَعَدَدَ مَا أَظْلَمَ عَلَيْهِ اللَّيْلُ

اور درختوں کے پتوں کی تعداد جانتا ہے اور جن پر رات تاریکی ڈالتی ان کی گنتی جانتا ہے

وَأَشْرَقَ عَلَيْهِ النَّهَارُ وَلَا تُوَارِيْ مِنْهُ سَمَآءٌ

اور جن پر دن روشنی ڈالتا ہے ان کی گنتی جانتا ہے اور ایک آسمان دوسرے آسمان کو اس سے چھپا نہیں سکتا

سَمَآءٍ وَّلَا أَرْضٌ أَرْضًا وَّلَا بَحْرٌ مَّا فِيْ قَعْرِهٖ

اور ایک زمین دوسری زمین کو اس سے چھپا نہیں سکتی اور سمندر اپنی تہہ کی چیزوں کو اس سے چھپا نہیں سکتا

وَلَا جَبَلٌ مَا فِيْ وَعْرِهٖ اِجْعَلْ خَيْرَ عُمْرِيْ اٰخِرَهٗ

اور پہاڑ اپنے اندر کی چیزوں کو اس سے چھپا نہیں سکتا، اے اللہ میری عمر کا بہترین حصہ میری اخیر عمر کو بنا دے

وَخَيْرَ عَمَلِيْ خَوَاتِيْمَهٗ وَخَيْرَ أَيَّامِيْ يَوْمَ أَلْقَاكَ فِيْهِ

اور میرا بہترین عمل میرے آخری عمل کو بنا دے اور میرے ایام کا بہترین دن اس دن کو بنا جس میں مجھے تجھ سے ملنا ہو

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک اعرابی (دیہاتی) کے پاس سے گزرے اور وہ نماز میں (مذکورہ بالا کلمات کے ساتھ) دعا مانگ رہا تھا، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک صاحب کے ذمہ لگایا کہ جب یہ اعرابی نماز سے فارغ ہو جائے تو وہ اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں لے کر آئیں، جب وہ اعرابی نماز سے فارغ ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس کسی کان سے کچھ سونا بطور ہدیہ آیا ہوا تھا، جب وہ اعرابی آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے وہ سونا دے دیا اور اس سے کہا کہ تم کس قبیلے کے ہو؟ اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرا تعلق بنی عامر بن صعصعہ سے ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں سونا کیوں دیا؟ اس اعرابی نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے مجھے سونا رشتہ داری کی بناء پر عطا فرمایا ہے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بے شک رشتہ داری کا بھی حق ہوتا ہے لیکن میں نے تمہیں یہ سونا تیری اللہ تعالیٰ کے لئے حمد وثناء کرنے کی بناء پر عطا کیا ہے۔ (المعجم الاوسط، حدیث نمبر 9448، صفحہ نمبر 172، جلد نمبر 9)

دعاء نمبر 4

يَا وَلِيَّ الْاِسْلَامِ وَأَهْلِهٖ ثَبِّتْنِيْ بِهٖ حَتّٰى أَلْقَاكَ

اے اسلام اور اہل اسلام کے مولیٰ مجھے اسلام پر قائم رکھ یہاں تک کہ میں تجھ سے ملوں

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مذکورہ بالا) کلمات کہا کرتے تھے۔

(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 661، صفحہ نمبر 334، جلد نمبر 1)

دعاء نمبر 5

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ غِنَایَ وَغِنَا مَوْلَایَ

اے اللہ میں تجھ سے اپنی تونگری مانگتا ہوں اور اپنے عزیزوں کی تونگری مانگتا ہوں

حضرت ابوصرمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث ابی صرمۃ، حدیث نمبر 15754، صفحہ نمبر 33، جلد نمبر 25)

دعاء نمبر 6

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَأَدْخِلْنِیَ الْجَنَّةَ

اے اللہ میری مغفرت فرما اور مجھ پر رحم فرما اور مجھے جنت میں داخل فرما

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے لئے کافی ہے کہ وہ یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگے۔ (المعجم الکبیر، یزید بن خصیفۃ عن السائب، حدیث نمبر 6670، صفحہ نمبر 182، جلد نمبر 7)

دعاء نمبر 7

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَبُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ شَکُوْرًا وَّاجْعَلْنِیْ

اے اللہ مجھے بہت زیادہ صبر کرنے والا اور بہت زیادہ شکر کرنے والا بنا دے

فِیْ عَیْنِیْ صَغِیْرًا وَّفِیْ أَعْیُنِ النَّاسِ کَبِیْرًا

اور مجھے اپنی نگاہ میں چھوٹا اور دوسروں کی نگاہ میں بڑا بنا دے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مذکورہ بالا) دعا مانگا کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد، باب الادعیۃ الماثورۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ح 17412، ص 211، ج 10)

دعاء نمبر 8

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّعَمَلًا

اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں ایسے علم کا جو نفع دے اور ایسے عمل کا

مُّتَقَبَّلًا وَّرِزْقًا حَلَالًا طَيِّبًا

جو تیری بارگاہ میں مقبول ہو اور ایسے رزق کا جو پاک اور حلال ہو

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز کے بعد ان (مذکورہ بالا) کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے۔(مسند احمد، حدیث ام سلمۃ، حدیث نمبر 26521، صفحہ نمبر 140، جلد نمبر 44)

دعاء نمبر 9

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَأَسْتَهْدِيْكَ لِمَرَاشِدِ

اے اللہ میں تجھ سے اپنے گناہوں کی معافی چاہتا ہوں اور تجھ سے اپنے ہر کام میں شائستگی کی رہنمائی

أَمْرِيْ وَأَسْتَجِيْرُكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ

چاہتا ہوں اور اپنے نفس کی شرارت سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور تجھ سے توبہ کرتا ہوں

فَتُبْ عَلَيَّ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّيْ اَللّٰهُمَّ فَاجْعَلْ رَغْبَتِيْ

تو تُو میری توبہ قبول فرما بیشک تُو ہی میرا رب ہے تو اے اللہ میری رغبت

إِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ صَدْرِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا

اپنی طرف کر دے اور میرا استغناء میرے سینہ میں رکھ دے اور مجھے اس روزی میں برکت عطا فرما

رَزَقْتَنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّيْ

جو تُو نے مجھے عطا فرمائی ہے اور میرا عمل قبول فرما بے شک تو ہی میرا رب ہے

ربیع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نماز کے بعد ان کلمات کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ أَسْتَغْفِرُكَ لِذَنْبِيْ وَأَسْتَهْدِيْكَ لِمَرَاشِدِ أَمْرِيْ وَأَتُوْبُ إِلَيْكَ

فَتُبْ عَلَيَّ اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ فَاجْعَلْ رَغْبَتِيْ إِلَيْكَ وَاجْعَلْ غِنَايَ فِيْ صَدْرِيْ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا رَزَقْتَنِيْ وَتَقَبَّلْ مِنِّيْ إِنَّكَ أَنْتَ رَبِّيْ

(المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، حدیث نمبر 29878، صفحہ نمبر 138، جلد نمبر 15)

عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَخَطَئِيْ وَعَمْدِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَهْدِيْكَ لِأَرْشَدِ أَمْرِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ

(مسند احمد، حدیث نمبر 17905، صفحہ نمبر 434، جلد نمبر 29)

دعاء نمبر 10

يَا مَنْ أَظْهَرَ الْجَمِيْلَ وَسَتَرَ عَلَيَّ الْقَبِيْحَ يَا مَنْ

اے وہ ذات جس نے خوبی کا اظہار فرمایا اور میرے عیب پر پردہ ڈالا اے وہ ذات

لَّا يُؤَاخِذُ بِالْجَرِيْرَةِ وَلَا يَهْتِكُ السِّتْرَ يَا عَظِيْمَ

جو نہ جرم کی گرفت کرتی ہے اور نہ ہی پردہ دری فرماتی ہے اے بے حد

الْعَفْوِ يَا حَسَنَ التَّجَاوُزِ يَا وَاسِعَ الْمَغْفِرَةِ يَا بَاسِطَ

معافی والے اے خوب درگزر کرنے والے اے وسیع مغفرت والے اے لطف و کرم کے

الْيَدَيْنِ بِالرَّحْمَةِ يَا صَاحِبَ كُلِّ نَجْوٰى وَّيَا مُنْتَهٰى

دونوں ہاتھ پھیلانے والے اے ہر سرگوشی کے ساتھی اور اے ہر شکوہ کے

كُلِّ شَكْوٰى يَا كَرِيْمَ الصَّفْحِ يَا عَظِيْمَ الْمَنِّ

منتہاء، اے عجیب درگزر کرنے والے اے شاندار احسانات والے

يَا مُبْدِئَ النِّعَمِ قَبْلَ اسْتِحْقَاقِهَا يَا رَبَّنَا

اے بغیر کسی استحقاق کے شروع ہی سے انعام کرنے والے اے ہمارے رب

وَيَا سَيِّدَنَا وَيَا مَوْلَانَا وَيَا غَايَةَ رَغْبَتِنَا أَسْئَلُكَ

اور اے ہمارے سردار اور اے ہمارے مولیٰ اور اے ہمارے انتہائی مقصود میں تجھ سے التجا کرتا ہوں

يَا اَللّٰهُ أَنْ لَّا تَشْوِيَ خَلْقِيْ بِالنَّارِ

اے اللہ کہ میرے جسم کو آگ میں مت جلانا

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ ان کے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت جبرئیل علیہ السلام بہت حسین وجمیل صورت میں رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں ہنستے مسکراتے تشریف لائے اور فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد تو آپ ﷺ نے جواباً فرمایا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ يَا جِبْرَئِيْل، پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک تحفہ دے کر آپ کی طرف بھیجا ہے، جو عرش کے خزانوں میں سے ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے ذریعے آپ کا اکرام فرمایا ہے۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اے جبرئیل وہ کون سا تحفہ ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کلمات (مذکورہ بالا) کے ساتھ دعا مانگیں۔

(المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء و التکبیر الخ، حدیث نمبر 1998، صفحہ نمبر 729، جلد نمبر 1)

نوٹ: المستدرک کی روایت میں وَسَتَرَ عَلَيَّ الْقَبِيْحَ کی بجائے وَسَتَرَ الْقَبِيْحَ ہے۔

دعاء نمبر 11

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

اے اللہ میں تجھ سے تیرے فضل اور تیری رحمت کا سوال کرتا ہوں،

فَإِنَّهٗ لَا يَمْلِكُهَا إِلَّا أَنْتَ

بے شک تیرے سوا اس کا کوئی مالک نہیں ہے

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا، تو آپ ﷺ نے کھانا لانے کے لیے (ایک آدمی کو) اپنی ازواج کے پاس بھیجا لیکن ان میں سے کسی کے پاس بھی کھانا نہ ملا، تو آپ ﷺ نے دعا (مذکورہ بالا) فرمائی، چنانچہ آپ ﷺ کے پاس بھنی ہوئی بکری کا تحفہ لایا گیا، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اللہ کا فضل ہے اور ہم رحمت کا انتظار کر رہے ہیں۔ (المعجم الکبیر، حدیث نمبر 10379، صفحہ نمبر 220، جلد 10)

دعاء نمبر 12

اَللّٰھُمَّ أَحْسَنْتَ خَلْقِیْ فَاَحْسِنْ خُلُقِیْ

اے اللہ تُو نے میری صورت کو حسین بنایا ہے تو تُو میری سیرت کو بھی حسین بنا دے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مذکورہ بالا) دعا مانگا کرتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر 3823، صفحہ نمبر 373، جلد نمبر 6)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آئینے میں اپنا چہرہ مبارک دیکھتے تھے تو یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰھُمَّ کَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

(عمل الیوم واللیلۃ، باب مایقول اذا نظر فی المراۃ، حدیث نمبر 163، صفحہ نمبر 112)

دعاء نمبر 13

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ وَاھْدِنِیْ السَّبِیْلَ الْأَقْوَمَ

اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور سیدھے راستے کی طرف میری رہنمائی فرما

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مذکورہ بالا) دعا مانگا کرتے تھے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر 26685، صفحہ نمبر 282، جلد نمبر 44)

مسند احمد ہی کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے:

رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَاھْدِنِیْ لِلطَّرِیْقِ الْأَقْوَمَ

اے میرے رب مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور سیدھے راستے کی طرف میری رہنمائی فرما

(مسند احمد، حدیث نمبر 26591، صفحہ نمبر 213، جلد نمبر 44)

دعاء نمبر 14

اَللّٰھُمَّ رَبَّ النَّبِیِّ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

اے اللہ! اے ہمارے نبی سیدنا محمد (ﷺ) کے ربّ!

وَسَلَّمَ) اِغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَأَذْھِبْ عَنِّیْ غَیْظَ قَلْبِیْ

میرے گناہ بخش دے، اور میرے دل کے غصے کو دور کر دے

وَأَجِرْنِیْ مِنْ مُّضِلَّاتِ الْفِتَنِ مَآ أَحْیَیْتَنَا

اور مجھے گمراہ کرنے والے فتنوں سے بچا، جب تک تو ہمیں زندہ رکھے

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے یہ دعا کرتے تھے: اَللّٰھُمَّ مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِیْ عَلٰی دِیْنِكَ (اے دلوں کو الٹ پلٹ کرنے والے! میرے دل کو اپنے دین پر ثابت رکھنا)۔ ایک دن میں نے کہا: اے اللہ کے رسول! کیا دل بھی الٹ پلٹ ہو جاتے ہیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں بالکل، بنی آدم میں سے ہر بشر کا دل اللہ تعالیٰ کی انگلیوں میں سے دو انگلیوں کے درمیان میں ہے، اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو اس کو قائم رکھے گا اور چاہے تو ٹیڑھا کر دے گا، تو ہم اپنے رب سے یہ سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ہدایت دینے کے بعد ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرے اور ہم اس سے سوال کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اپنی جناب سے رحمت عطا کر دے، بے شک وہ عطا کرنے والا ہے۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ کیا آپ مجھے بھی کوئی ایسی دعا سکھلا دیں گے، تاکہ میں اس کے ذریعے اپنے لیے دعا کیا کروں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں کیوں نہیں، مذکورہ بالا دعا مانگا کرو۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 26576، صفحہ نمبر 200، جلد نمبر 44)

نوٹ: مسند احمد کی روایت میں وَأَذْھِبْ عَنِّیْ غَیْظَ قَلْبِیْ کی بجائے وَأَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ ہے۔

حضرت قاسم بن محمد بن ابوبکر فرماتے ہیں کہ جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو (کسی بات پر) غصہ آتا تو آپ ﷺ (ازراہ محبت) ان کی ناک کو ملتے اور فرماتے یَا عُوَیْشُ (آپ ﷺ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو پیار سے اس انداز سے پکارا کرتے تھے) تم یہ کلمات کہو:

اَللّٰھُمَّ رَبَّ مُحَمَّدٍ اِغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَأَذْھِبْ غَیْظَ قَلْبِیْ وَأَجِرْنِیْ مِنْ مُضِلَّاتِ الْفِتَنِ

(عمل الیوم واللیلۃ، باب مایقول اذا غضب، حدیث نمبر 455، صفحہ نمبر 272)

دعاء نمبر 15

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ طَیِّبًا وَّاسْتَعْمِلْنِیْ طَیِّبًا

اے اللہ مجھے حلال روزی نصیب فرما اور مجھے اچھے عمل میں لگائے رکھ

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل جب کبھی میرے پاس آتے تو مجھے ان دو دعاؤں کے مانگنے کا کہتے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ طَیِّبًا وَّاسْتَعْمِلْنِیْ صَالِحًا

اے اللہ مجھے حلال روزی نصیب فرما اور مجھے اچھے عمل میں لگائے رکھ

(کنز العمال، ح 3861، ص 224، ج 2، / نوادر الاصول ح 896، ص 639)

دعاء نمبر 16

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ مِنْ فُجَآءَةِ الْخَیْرِ

اے اللہ میں تجھ سے بغیر کسی سبب کے بھلائی کا سوال کرتا ہوں

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فُجَآءَةِ الشَّرِّ

اور ناگہانی برائی اور شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت اور شام کے وقت (مذکورہ بالا) دعا مانگا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ کسی بندے کو معلوم نہیں کہ اسے ناگہانی طور پر (اچانک) کیا پیش آجائے۔

(مسند ابی یعلی، حدیث نمبر 3371، صفحہ نمبر 106، جلد نمبر 6)

دعاء نمبر 17

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ

اے اللہ آپ سلام ہیں اور آپ کی جانب سے سلامتی ہے اور آپ ہی کی طرف

يَعُوْدُ السَّلَامُ أَسْئَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

سلامتی لوٹتی ہے اے جلال اور اکرام والے میں آپ سے سوال کرتا ہوں

أَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَأَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا

کہ آپ ہماری دعا قبول فرمایئے اور اپنی رغبت سے ہمیں نواز دیجئے

وَأَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ أَغْنَيْتَهٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ

اور ہمیں اس سے مستغنی رکھئے جس کو آپ نے اپنی مخلوق میں سے ہم سے مستغنی رکھا ہے

یہ دعا ایک طویل دعا کا حصہ ہے جو امام نووی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب **الاذکار** میں نقل فرمائی ہے، حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب سورج طلوع ہوتا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ کلمات کہا کرتے تھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَلَّلَنَا الْيَوْمَ عَافِيَتَهٗ وَجَاءَ بِالشَّمْسِ مِنْ مَّطْلِعِهَا

تمام تعریف اللہ کے لئے جس نے آج عافیت کے دن میں داخل کیا اور سورج کو اپنے طلوع ہونے کی جگہ سے نکالا

اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْتُ أُشْهِدُ لَكَ بِمَا شَهِدْتَّ بِهٖ لِنَفْسِكَ وَشَهِدَتْ مَلَائِكَتُكَ

اے اللہ میں نے اس حالت میں صبح کی کہ میں آپ کے حق میں وہ گواہی دیتا ہوں جس کی گواہی آپ نے اپنے نفس پر دی اور اور وہ گواہی آپ کے فرشتوں نے دی

وَحَمَلَةُ عَرْشِكَ وَجَمِيْعُ خَلْقِكَ أَنَّكَ اللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ الْقَائِمُ بِالْقِسْطِ لَا إِلٰهَ

اور وہ گواہی حاملین عرش نے دی اور وہ گواہی تمام مخلوق نے دی کہ آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ انصاف کے ساتھ قائم ہیں

إِلَّا أَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ اُكْتُبْ شَهَادَتِيْ بَعْدَ شَهَادَةِ مَلَائِكَتِكَ وَأُولِي الْعِلْمِ

آپ کے سوا کوئی معبود نہیں آپ غالب حکمت والے ہیں ، آپ میری اس گواہی کو فرشتوں اور اہل علم کی گواہی کے بعد لکھ لیجئے

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَإِلَيْكَ السَّلَامُ أَسْأَلُكَ يَا ذَا الْجَلَالِ

اے اللہ آپ سلام ہیں اور آپ کی جانب سے سلامتی ہے اور آپ ہی کی طرف سلامتی ہے اے جلال

وَالْإِكْرَامِ أَنْ تَسْتَجِيْبَ لَنَا دَعْوَتَنَا وَأَنْ تُعْطِيَنَا رَغْبَتَنَا وَأَنْ تُغْنِيَنَا عَمَّنْ

اور اکرام والے میں آپ سے سوال کرتا ہوں کہ آپ ہماری دعا قبول فرمایئے اور اپنی رغبت سے ہمیں نواز دیجئے اور ہمیں اس سے مستغنی رکھئے

أَغْنَيْتَهٗ عَنَّا مِنْ خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ أَصْلِحْ لِيْ دِيْنِيَ الَّذِيْ هُوَ عِصْمَةُ أَمْرِيْ وَأَصْلِحْ

جس کو آپ نے اپنی مخلوق میں سے ہم سے مستغنی رکھا ہے ، اے اللہ میرے دین کو درست کردیجئے جس میں میرے ہر کام کی حفاظت ہے،

لِیْ دُنْیَایَ الَّتِیْ فِیْهَا مَعِیْشَتِیْ وَأَصْلِحْ لِیْ اٰخِرَتِیَ الَّتِیْ إِلَیْهَا مُنْقَلَبِیْ

اور میری دنیا سنوار دیجئے جس میں مجھے رہنا ہے اور میری آخرت سنوار دیجئے جہاں میرا ٹھکانہ ہے

(کتاب الاذکار للنووی، حدیث نمبر 241، صفحہ نمبر 163)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی نماز سے فارغ ہوتے تو تین بار استغفار کرتے اور یہ کلمات کہا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

ولید فرماتے ہیں کہ میں نے اوزاعی سے پوچھا استغفار کیسے کرتے تھے تو انہوں نے فرمایا کہ وہ ان الفاظ کے ساتھ استغفار کیا کرتے تھے:

أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ

(الصحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ الخ، حدیث نمبر 591، صفحہ نمبر 593)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز کا سلام پھیرتے تو اتنی مقدار بیٹھتے تھے جتنی مقدار میں یہ کلمات کہے جاسکیں:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ

ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

اور ابن نمیر کی روایت میں یَاذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ ہے۔

(الصحیح مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلوۃ الخ، حدیث نمبر 592، صفحہ نمبر 593)

حضرت مکحول رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مکہ مکرمہ میں داخل ہوتے اور بیت اللہ کا دیدار فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ بلند فرماتے اور اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے اور یہ کلمات کہا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ فَحَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ

اَللّٰهُمَّ زِدْ هٰذَا الْبَيْتَ تَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّمَهَابَةً وَّزِدْ مَنْ

حَجَّهُ أَوِ اعْتَمَرَهُ تَكْرِيْمًا وَّتَشْرِيْفًا وَّتَعْظِيْمًا وَّبِرًّا

(السنن الکبریٰ للبیھقی، کتاب الحج، باب القول عن رؤیۃ البیت، حدیث 9213، صفحہ 118، ج5)

دعاء نمبر 18

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

اے میرے رب! مجھے اس دن کے عذاب سے بچالے جس دن کہ تُو اپنے بندوں (مُردوں) کو اٹھا کر زندہ کرے گا

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے وقت اپنے داہنے ہاتھ کا تکیہ بناتے تھے، اور پھر یہ کلمات کہا کرتے تھے:

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب....اذا اوی الی فراشہ، حدیث نمبر 3399، صفحہ نمبر 537)

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیچھے داہنی طرف کھڑے ہونے کو پسند کرتے تھے (یعنی نماز میں) تاکہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری طرف چہرہ مبارک کرکے بیٹھیں اور میں نے سنا کہ وہ کہتے تھے:

رَبِّ قِنِیْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ أَوْ تَجْمَعُ عِبَادَكَ

(الصحیح للمسلم، کتاب الصلوۃ، باب استحباب یمین الامام، حدیث نمبر 709، صفحہ نمبر 280)

دعاء نمبر 19

اَللّٰهُمَّ خِرْلِیْ وَاخْتَرْلِیْ

اے اللہ میرے لیے بہتر کا انتخاب فرما اور میرے لیے بہتر پسند فرما

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کام کا ارادہ کرتے تو یہ (مذکورہ بالا) دعا فرماتے۔ (سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث 3516، صفحہ 553)

استخارہ اور نماز استخارہ

استخارہ کرنا (اللہ سے خیر طلب کرنا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سنت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم کو اس طرح استخارہ سکھایا کرتے تھے جس طرح قرآن کریم کی سورتیں سکھایا کرتے تھے، استخارہ کرنا نیک نیتی کی علامت ہے جبکہ استخارہ نہ کرنا بدقسمتی کی علامت ہے جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد مبارک ہے کہ ابن آدم کی سعادت مندی کی

علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرتا ہے اور ابن آدم کی سعادت مندی کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی ہوتا ہے اور ابن آدم کی بدبختی کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے استخارہ کرنا چھوڑ دیتا ہے اور ابن آدم کی بدبختی کی علامت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی نہیں ہوتا ہے۔(مسند احمد، حدیث 1444، صفحہ 54، جلد نمبر 3)

اسی طرح اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ وَلَا نَدِمَ مَنِ اسْتَشَارَ وَلَا عَالَ مَنِ اقْتَصَدَ یعنی جس نے استخارہ کیا اسے کبھی نقصان نہیں ہوگا اور جس نے مشورہ کیا وہ کبھی نادم و پشیمان نہیں ہوگا اور جو میانہ روی اختیار کرے گا وہ کبھی فقیر نہیں ہوگا۔(المعجم الاوسط، حدیث 6627، صفحہ 365، جلد نمبر 6) لہٰذا ہر کام خصوصاً ہر اہم کام سے پہلے استخارہ کرنے کی عادت ڈالی جائے ان شاء اللہ اس کے ثمرات جاگتی آنکھوں سے محسوس ہوں گے۔

استخارہ کا طریقہ

دو رکعت نماز پڑھ کر استخارہ کی دعا مانگی جائے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ

اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیرے علم کی بدولت خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کی بدولت تجھ سے طاقت مانگتا ہوں

فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ

اور تیرے فضل عظیم کا طلبگار ہوں کہ تو ہی قدرت رکھتا ہے اور مجھے کوئی قدرت نہیں، اور تجھے ہی علم ہے اور میں کچھ نہیں جانتا

عَلَّامُ الْغُيُوْبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ

اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے، اے میرے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام جس کے لیے استخارہ کیا جا رہا ہے میرے دین،

دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَاٰجِلِهِ

دنیا اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے میرے لیے بہتر ہے (یا یہ فرمایا کہ) میرے لیے وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے

فَاقْدُرْهُ لِيْ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ

یہ (خیر ہے) تو اسے میرے لیے نصیب کر اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین، دنیا

وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَاٰجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ

اور میرے کام کے انجام کے اعتبار سے برا ہے، (یا یہ فرمایا کہ) وقتی طور پر اور انجام کے اعتبار سے (برا ہے) تو اسے مجھ سے ہٹا دے

وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِيْ بِهِ

اور مجھے بھی اس سے ہٹا دے، پھر میرے لیے خیر مقدر فرما دے، جہاں بھی وہ ہو اور اس سے میرے دل کو مطمئن بھی کر دے

(الصحیح للبخاری، کتاب الدعوات، باب الدعاء عند الاستخارۃ، حدیث 6019، صفحہ 2345)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس کام کی جگہ اس کام کا نام لے، یعنی دعا کے دوران دونوں مرتبہ جب هٰذَا الْأَمْر پر پہنچے تو جس کام کے ارادے سے استخارہ کر رہا ہے اس کا نام لے یا اس کی نیت کرے۔

سنن ترمذی کی روایت میں موجود دعاء کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَخِيْرُكَ بِعِلْمِكَ وَأَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ خَيْرٌ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَاٰجِلِهِ فَيَسِّرْهُ لِيْ ثُمَّ بَارِكْ لِيْ فِيْهِ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْأَمْرَ شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعِيْشَتِيْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِيْ أَوْ قَالَ فِيْ عَاجِلِ أَمْرِيْ وَاٰجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِيْ بِهِ

(سنن الترمذی، کتاب الصلوۃ، باب ما جاء فی صلوۃ الاستخارۃ، حدیث 480، صفحہ 99)

اگر کام فوری نوعیت کا ہو یا نماز استخارہ پڑھنے کا موقع نہ ملے تو مختصر استخارہ کرلے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کام کی نیت سے اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ وَاخْتَرْ لِيْ پڑھ لے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی کام کے کرنے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا پڑھا کرتے تھے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم کسی کام کا ارادہ کیا کرو تو اپنے رب سے سات مرتبہ استخارہ کرلیا کرو، اس کے بعد غور کرو جو بات تمہارے دل میں آئے اس میں بھلائی ہوگی۔

(عمل الیوم واللیلۃ، باب کم مرۃ یستخیر الخ، حدیث 598، صفحہ 362)

استخارہ کی حقیقت اور اس کی روح یہ ہے کہ بندہ اپنے رب کے سامنے اپنی عاجزی، بے کسی اور بے علمی کا اعتراف کرتے ہوئے اپنے تمام معاملات اپنے رب کے حوالے کردے کہ جو اللہ کے نزدیک بہتر ہو، وہ ہوجائے اور جس میں بہتری نہ ہو اس کے شر سے حفاظت ہوجائے۔

استخارہ سے متعلق چند ضروری وضاحتیں

1. نماز استخارہ پڑھنے کے لئے کسی وقت کی کوئی قید نہیں، یہ ہرگز ضروری نہیں کہ نماز استخارہ عشاء کے بعد یا سونے سے پہلے پڑھی جائے، البتہ وہ اوقات جن میں نوافل پڑھنا مکروہ ہے ایسے اوقات میں استخارہ کے نفل نہ پڑھے جائیں۔
2. استخارہ کرنے کے بعد کسی خواب کا آنا ضروری نہیں، نہ ہی احادیث مبارکہ میں ایسی کوئی بات بتلائی گئی ہے اور نہ ہی خواب میں آنے والے جواب کو ہر شخص صحیح طور پر سمجھ سکتا ہے، لہٰذا کسی خواب کا انتظار نہ کیا جائے، بلکہ استخارہ کرنے کے بعد اپنے قلبی رجحان اور دل کے جھکاؤ کو دیکھتے ہوئے کام کرنے یا نہ کرنے کا فیصلہ کرے اور اگر دل کا جھکاؤ بھی کسی ایک طرف نہ ہو تو اللہ سے مدد طلب کرتے ہوئے اس کام کا آغاز کردیا جائے، اگر اس کام میں خیر ہوگی تو اللہ اس کو تکمیل تک پہنچائیں گے اور اگر اس کام میں خیر نہ ہوئی تو استخارہ کی برکت سے اس کام میں رکاوٹ آجائے گی اور ان

شاءاللہ نقصان سے حفاظت ہوگی۔

❸ استخارہ خود کرنا چاہئے، آپ ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے امور میں خود استخارہ فرمایا کرتے تھے، لہٰذا یہ کہنا کہ ہم بہت گناہ گار ہیں اس لئے ہم استخارہ نہیں کر سکتے یہ شیطانی دھوکہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کریم ہے وہ فرمانبرداروں کا بھی رب ہے اور نافرمانوں کا بھی، اور اللہ تعالیٰ کی ذات ایسی ہے جو بغیر استحقاق کے اپنے بندوں پر عنایات کی بارش برساتی ہے، اس لئے اس ذات سے براہ راست مانگا جائے اور ہر ہر عمل میں حضور ﷺ کی پیروی اور اتباع کی جائے، اسی سے مسئلے حل ہوں گے اور دنیا و آخرت کی خیریں اور خوشیاں نصیب ہوں گی۔

❹ استخارہ کے ساتھ ساتھ استشارہ یعنی مشورے کا بھی اہتمام کیا جائے، مشورہ بہت ہی اہم اور پسندیدہ عمل ہے، اس لئے ہر کام سے پہلے استخارہ کے ساتھ ساتھ دین دار اور اس کام کے ماہر تجربہ کار لوگوں سے مشورہ کیا جائے۔

دعاء نمبر 20

اَللّٰهُمَّ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ

اے اللہ! اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھلائی عطا کر

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اور ہمیں دوزخ سے بچا

یہ دعا سورۂ بقرہ کی آیت نمبر 200 میں مذکور ہے، یہ ایک ایسی جامع دعا ہے کہ جس میں انسان کے تمام دنیوی اور دینی مقاصد آجاتے ہیں، اس دعا میں مذکور لفظ حسنة تمام ظاہری اور باطنی خوبیوں اور بھلائیوں کو شامل ہے مثلاً دنیا کی حسنة میں بدن کی صحت اہل وعیال کی صحت، رزق حلال میں وسعت و برکت، سب دنیوی ضروریات کا پورا ہونا، اعمال صالحہ، اخلاق محمودہ علم نافع، عزت و وجاہت، عقائد کی درستی، صراط مستقیم کی ہدایت، عبادات میں اخلاص کامل سب داخل ہیں اور آخرت کی حسنة میں جنت اور اس کی لازوال نعمتیں اور حق تعالیٰ کی رضا اور اس کا دیدار یہ سب چیزیں شامل ہیں، گویا اس دعا کے مانگنے والے کو دنیا و آخرت دونوں جہان میں راحت وسکون میسر آتا ہے اور آخر میں خاص طور پر جہنم کی آگ سے پناہ کا بھی ذکر ہے یہی وجہ کہ رسول اللہ ﷺ بکثرت یہ دعاء مانگا کرتے تھے، حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی اکثر دعا یہی (یعنی مذکورہ بالا دعا) ہوا کرتی تھی۔

(الصحیح للبخاری کتاب الدعوات باب قول النبی ﷺ ربنا اتنا الخ حدیث نمبر 6026 صفحہ نمبر 2347)

مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ کون سی دعا زیادہ مانگتے تھے؟ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ اکثر یہ دعا مانگتے تھے

اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی جب دعا کرنا چاہتے تو یہی دعا کرتے اور جب دوسری کوئی دعا کرتے تو اس میں بھی یہ دعا ملا لیتے۔ (الصحیح للمسلم باب فضل الدعاء باللھم اتنا الخ حدیث 2690 صفحہ نمبر 1080)

مسلم شریف میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مسلمان کی عیادت کی جو بیماری سے چوزے کی طرح ہو گیا تھا (یعنی بہت ضعیف اور ناتواں ہو گیا تھا) آپ ﷺ نے اس سے فرمایا "تُو کچھ دعا کیا کرتا تھا یا اللہ تعالیٰ سے کچھ سوال کیا کرتا تھا؟" اس نے کہا کہ ہاں میں یہ کہا کرتا تھا یا اللہ! جو کچھ تو مجھ کو آخرت میں عذاب کرنے والا ہے وہ دنیا ہی میں کر لے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سبحان اللہ! تجھے اتنی طاقت کہاں ہے کہ اللہ کا عذاب (دنیا میں) اٹھا سکے تو نے یہ کیوں نہیں کہا: اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (یا اللہ! مجھ کو دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور مجھ کو بچا لے جہنم کے عذاب سے)، پھر آپ ﷺ نے اللہ عزوجل سے اس کے لیے دعا کی تو اللہ تعالیٰ نے اس کو اچھا کر دیا۔ (الصحیح للمسلم کتاب الذکر والدعاء باب کراھۃ الدعاء بتعجیل الخ حدیث 2688 صفحہ 1079)

دعاء نمبر 21

بِسْمِ اللّٰہِ عَلٰی نَفْسِیْ وَمَالِیْ وَدِیْنِیْ اَللّٰھُمَّ أَرْضِنِیْ

میری جان میرے مال اور میرے دین پر اللہ تعالیٰ کے مبارک نام کی برکت ہو اے اللہ مجھے اپنے فیصلے پر

بِقَضَآئِكَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا قُدِّرَ لِیْ حَتّٰی لَا أُحِبَّ

رضامندی نصیب فرما اور جو میرے لئے مقدر ہوا اس میں میرے لئے برکت عطا فرما تاکہ جسے تو نے مؤخر کیا ہے

تَعْجِیْلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَاْخِیْرَ مَا عَجَّلْتَ

اس میں عجلت کو پسند نہ کروں اور جسے تُو نے فی الحال مقدر فرما دیا ہے اس میں تاخیر کو پسند نہ کروں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم پر معاشی تنگی ہوتی ہے تو تمہیں اس بات سے کیا چیز روکتی ہے کہ تم یہ دعا مانگو، (پھر مذکورہ بالا دعاء ارشاد فرمائی)۔

نوٹ: مذکورہ بالا روایت میں اَرْضِنِیْ کی بجائے رَضِّنِیْ ہے۔(عمل الیوم واللیلۃ، مایقول اذا عسرت علیہ معیشتہ، ح350، ص215)

دعاء نمبر 22

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ غزوۂ خندق کے موقع پر موجود تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی خندق کھودتے تھے اور ہم مٹی کو اٹھا کر لے جاتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں دیکھتے ہوئے فرماتے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے، پس تو انصار و مہاجرین کی مغفرت فرما

(الصحیح للبخاری، کتاب الرقاق، باب ماجاء فی الصحۃ والفراغ الخ، حدیث نمبر 6051، صفحہ نمبر 2357)

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ انصار خندق کھودتے ہوئے (غزوۂ خندق کے موقع پر) کہتے تھے:

نَحْنُ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا مُحَمَّدَا

ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے بیعت کی ہے

عَلَی الْجِھَادِ مَا حَیِیْنَا اَبَدَا

جہاد پر ہمیشہ کے لیے، جب تک ہمارے جسم میں جان ہے

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں جواب دیتے ہوئے فرماتے:

اَللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاَکْرِمِ الْاَنْصَارَ وَالْمُھَاجِرَۃَ

اے اللہ! زندگی تو بس آخرت ہی کی زندگی ہے، پس تو انصار و مہاجرین کا اکرام فرما

(الصحیح للبخاری، کتاب الجہاد، باب البیعۃ فی الحرب الخ، حدیث نمبر 2801، صفحہ نمبر 1081)

دعاء نمبر 23

اَللّٰھُمَّ أَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّأَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا

اے اللہ مجھے مسکینی کی حالت میں زندہ رکھ، مسکینی کی حالت میں موت دے،

وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنِ

اور میرا حشر مسکینوں کے زمرے میں فرمانا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مسکینوں اور فقیروں سے محبت کرو، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی دعا میں (مذکورہ بالا کلمات) کہتے ہوئے سنا ہے۔ (سنن ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب مجالسۃ الفقراء، حدیث 4126، صفحہ 446)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی:

اَللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاَمِتْنِیْ مِسْکِیْنًا وَّاحْشُرْنِیْ فِیْ زُمْرَۃِ الْمَسَاکِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ

تو ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ایسا کیوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس لیے کہ مساکین اغنیاء سے چالیس سال پہلے جنت میں داخل ہوں گے، لہٰذا اے عائشہ کسی بھی مسکین کو دروازے سے واپس نہ کرو چاہے اسے کھجور کا ایک ٹکڑا ہی دے دو، اے عائشہ! مسکینوں سے محبت کرو اور ان سے قربت اختیار کرو، بے شک اللہ تعالیٰ تم کو روز قیامت اپنے سے قریب کرے گا۔ (الترمذی، کتاب الزھد، حدیث 2352، صفحہ 387)

دعاء نمبر 24

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ الَّذِیْنَ إِذَا أَحْسَنُوْا

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے کہ وہ جب نیک کام کرتے ہیں

اسْتَبْشَرُوْا وَإِذَا أَسَاءُوْا اسْتَغْفَرُوْا

تو خوش ہوتے ہیں، اور جب برا کام کرتے ہیں تو استغفار کرتے ہیں

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مذکورہ بالا) دعا مانگا کرتے تھے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب فضل العمل، حدیث 3820، صفحہ 408)

دعاء نمبر 25

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا

اے اللہ! میں تجھ سے ایسی رحمت کا طالب ہوں، جس کے ذریعہ تو میرے دل کو ہدایت عطا کر دے،

قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعْثِيْ وَتُصْلِحُ

اور جس کے ذریعہ میرے معاملے کو مجتمع و مستحکم کر دے، میرے پراگندہ امور کو درست فرما دے، اور میرے دین کو

بِهَا دِيْنِيْ وَتَقْضِيْ بِهَا دَيْنِيْ وَتَحْفَظُ بِهَا غَآئِبِيْ

سنوار دے اور میرے قرضے کو ادا کردے اور میرے پس پشت کی حفاظت فرمائے

وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُبَيِّضُ بِهَا وَجْهِيْ وَتُزَكِّيْ

اور میرے پیش نظر کو رفعت بخشے اور میرے منہ کو روشن فرمائے اور میرے عمل کو

بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِيْ

صالح بنائے اور مجھے سیدھے راستے کا الہام فرمائے اور میری انسیت کو واپس لائے

وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْٓءٍ اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ إِيْمَانًا

اور مجھے ہر برائی سے محفوظ رکھے اے اللہ مجھے وہ ایمان عطا فرما

لَّا يَرْتَدُّ وَيَقِيْنًا لَّيْسَ بَعْدَهٗ كُفْرٌ وَّرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا

جسے ارتداد لاحق نہ ہو اور وہ یقین عطا فرما جس کے بعد کفر نہ ہو اور وہ رحمت عطا فرما

شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

جس سے مجھے تیری عزت بخشی کا شرف نصیب ہو دنیا و آخرت میں، اے اللہ میں تجھ سے

أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْقَضَآءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَآءِ وَعَيْشَ

امر مقدر میں کامیابی مانگتا ہوں اور میں تجھ سے شہداء کی ضیافت اور صلحاء کی زندگی کا

السُّعَدَآءِ وَمُرَافَقَةَ الْأَنْبِيَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَى

سوال کرتا ہوں اور میں تجھ سے انبیاء کی رفاقت اور دشمنوں پر غلبہ کا سوال کرتا ہوں

الْأَعْدَاءِ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَآءِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُنْزِلُ بِكَ

بیشک تو دعا سنتا ہے، الٰہی میں تجھ پر اپنی حاجت پیش کرتا ہوں

حَاجَتِيْ وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ اِفْتَقَرْتُ

اگر چہ میری رائے کوتاہ ہے اور میرا عمل ضعیف ہے ، میں تیری رحمت کا

إِلٰى رَحْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ

محتاج ہوں ،پس میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اے وہ ذات جو تمام کاموں کو پورا کرنے والی ہے اور سینوں کے امراض کو

الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ أَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ

شفاء دینے والی ہے، جس طرح تو سمندروں کے درمیان فاصلہ رکھتا ہے اسی طرح مجھے عذاب دوزخ سے

عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ

اپنی پناہ میں رکھنا اور واویلے کی پکار سے اپنی پناہ میں رکھنا اور قبروں کے فتنہ سے اپنی پناہ میں رکھنا

الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصُرَ عَنْهُ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَنْهُ

اے اللہ وہ خوبی جس کے سمجھنے سے میری عقل قاصر ہے اور جس کے حصول میں

عَمَلِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مُنْيَتِيْ وَمَسْأَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ

میری عملی قوت کمزور ہے اور اس تک میری تمنا اور سوال کی رسائی نہیں ہوگی

وَّعَدْتَّهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيْهِ

اور اس کا تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی سے وعدہ فرمایا ہو یا وہ خوبی ایسی ہے جسے تو

أَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَإِنِّيْ أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيْهِ

اپنے کسی بندہ کو آئندہ عطا فرمائے گا پس میں تیرے حضور اس کی خواہش کرتا ہوں،

وَأَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعٰلَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ذَا

اور تجھ سے تیری رحمت کے واسطے سے اس کا سوال کرتا ہوں اے پروردگار عالم، اے اللہ

الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيْدِ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ

اے مضبوط رسی والے اور اے شائستہ امر والے میں تجھ سے روز جزاء میں

يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ

امن مانگتا ہوں اور بروز دوام جنت مانگتا ہوں مقربین کے ساتھ،

الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ إِنَّكَ

حاضر باشوں کے ساتھ ،جو کہ رکوع کرنے والےاور سجدہ کرنے والے او عہد و پیمان پورا کرنے والے ہیں

رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ إِنَّكَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا

بےشک تو مہربان و محبوب ہے بےشک تو جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے،

هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَآلِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا

الٰہی ہمیں سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرنے والا بنا ہدایت یافتہ بنا، گمراہ اور گمراہ کرنے والا نہ بنا اپنے دوستوں کے ساتھ

لِّأَوْلِيَائِكَ وَحَرْبًا لِّأَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ

صلح کرنے والا بنا اور اپنے دشمنوں کے ساتھ جنگ کرنے والا بنا کہ تیری محبت کے سبب اس سے محبت کریں

أَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ مِنْ

جو تجھ سے محبت رکھے اور تیری دشمنی کے سبب اس سے دشمنی رکھیں جو مخلوق میں

خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَيْكَ الْإِجَابَةُ

تیرا مخالف ہوائے اللہ یہ میری دعا ہے اور قبولیت تیرے ہاتھوں میں ہے

وَهٰذَا الْجَهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِّيْ

اور یہ میری کوشش ہے اور تجھ پر ہی بھروسہ ہے، اے اللہ! میرے لئے

نُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا مِّنْ بَيْنِ يَدَيَّ

نور کر دے میرے قلب میں نور کر دے اور میری قبر میں نور کر دے اور میرے آگے نور کر دے

وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ

اور میرے پیچھے نور کر دے اور میرے دائیں نور کر دے اور میرے بائیں

شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ

نور کر دے اور میرے اوپر نور کر دے اور میرے نیچے نور کر دے

سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ

اور میری سماعت میں نور کر دے اور میری بینائی میں نور کر دے اور میرے بال بال میں نور کر دے

بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَنُوْرًا فِیْ مُخِّیْ

اور میری کھال میں نور کر دے اور میرے گوشت میں نور کر دے اور میرے خون میں نور کر دے اور میرے دماغ میں نور کر دے

وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ اَللّٰھُمَّ أَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّأَعْطِنِیْ

اور میری ہڈیوں میں نور کر دے، اے اللہ میرے لئے نور کو عظمت والا بنا دے

نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا وَّزِدْنِیْ نُوْرًا وَّزِدْنِیْ نُوْرًا

اور مجھے نور عطا فرما اور میرے لئے نور کر دے اور میرے نور میں اضافہ فرما اور میرے نور میں اضافہ فرما

وَّزِدْنِیْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ بِالْعِزِّ وَقَالَ بِہٖ

اور میرے نور میں اضافہ فرما، پاک ہے وہ ذات جس نے عزت کو اپنا اوڑھنا بنایا، اور عزت ہی کو اپنا شعار بنانے کا حکم دیا

سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَکَرَّمَ بِہٖ سُبْحَانَ

پاک ہے وہ ذات جس نے مجد و شرف کو اپنا لباس بنایا اور جس کے سبب سے وہ مکرم و مشرف ہوا

الَّذِیْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ إِلَّا لَہٗ سُبْحَانَ مَنْ

پاک ہے وہ ذات جس کے سوا کسی اور کے لیے تسبیح سزاوار نہیں پاک ہے وہ ذات

أَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ بِعِلْمِہٖ سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ

جس نے ہر شے کا اپنے علم سے احاطہ کر رکھا ہے پاک ہے صاحب فضل و عطاء

وَالطَّوْلِ سُبْحَانَ ذِی الْمَنِّ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی

پاک ہے صاحب احسان و انعامات ، پاک ہے

الْمَجْدِ وَالْکَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْإِکْرَامِ

صاحب رفعت و صاحب سخا پاک ہے صاحب جلال و اکرام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک رات نماز (تہجد) سے فارغ ہو کر یہ دعا مانگتے ہوئے سنا (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگ رہے تھے):

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تَهْدِيْ بِهَا قَلْبِيْ وَتَجْمَعُ بِهَا أَمْرِيْ وَتَلُمُّ بِهَا شَعَثِيْ وَتُصْلِحُ بِهَا غَائِبِيْ وَتَرْفَعُ بِهَا شَاهِدِيْ وَتُزَكِّيْ بِهَا عَمَلِيْ وَتُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ وَتَرُدُّ بِهَا أُلْفَتِيْ وَتَعْصِمُنِيْ بِهَا مِنْ كُلِّ سُوْءٍ اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ إِيْمَانًا وَّيَقِيْنًا لَّيْسَ بَعْدَهُ كُفْرٌ وَرَحْمَةً أَنَالُ بِهَا شَرَفَ كَرَامَتِكَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْفَوْزَ فِي الْعَطَاءِ وَيُرْوَى فِي الْقَضَاءِ وَنُزُلَ الشُّهَدَاءِ وَعَيْشَ السُّعَدَاءِ وَالنَّصْرَ عَلَى الْأَعْدَاءِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أُنْزِلُ بِكَ حَاجَتِيْ وَإِنْ قَصُرَ رَأْيِيْ وَضَعُفَ عَمَلِيْ افْتَقَرْتُ إِلٰى رَحْمَتِكَ فَأَسْأَلُكَ يَا قَاضِيَ الْأُمُوْرِ وَيَا شَافِيَ الصُّدُوْرِ كَمَا تُجِيْرُ بَيْنَ الْبُحُوْرِ أَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ وَمِنْ دَعْوَةِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْقُبُوْرِ اَللّٰهُمَّ مَا قَصَّرَ عَنْهُ رَأْيِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ نِيَّتِيْ وَلَمْ تَبْلُغْهُ مَسْأَلَتِيْ مِنْ خَيْرٍ وَّعَدْتَّهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ خَيْرٍ أَنْتَ مُعْطِيْهِ أَحَدًا مِّنْ عِبَادِكَ فَإِنِّيْ أَرْغَبُ إِلَيْكَ فِيْهِ وَأَسْأَلُكَهُ بِرَحْمَتِكَ رَبَّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِيْدِ وَالْأَمْرِ الرَّشِيْدِ أَسْأَلُكَ الْأَمْنَ يَوْمَ الْوَعِيْدِ وَالْجَنَّةَ يَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِيْنَ الشُّهُوْدِ الرُّكَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِيْنَ بِالْعُهُوْدِ إِنَّكَ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ وَّأَنْتَ تَفْعَلُ مَا تُرِيْدُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا هَادِيْنَ مُهْتَدِيْنَ غَيْرَ ضَالِّيْنَ وَلَا مُضِلِّيْنَ سِلْمًا لِّأَوْلِيَائِكَ وَعَدُوًّا لِّأَعْدَائِكَ نُحِبُّ بِحُبِّكَ مَنْ أَحَبَّكَ وَنُعَادِيْ بِعَدَاوَتِكَ مَنْ خَالَفَكَ اَللّٰهُمَّ هٰذَا الدُّعَاءُ وَعَلَيْكَ الْاِسْتِجَابَةُ وَهٰذَا الْجُهْدُ وَعَلَيْكَ التُّكْلَانُ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لِيْ نُوْرًا فِيْ قَبْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ قَلْبِيْ وَنُوْرًا مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَنُوْرًا مِنْ خَلْفِيْ وَنُوْرًا عَنْ يَّمِيْنِيْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِيْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِيْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِيْ وَنُوْرًا فِيْ سَمْعِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَصَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ شَعْرِيْ وَنُوْرًا فِيْ بَشَرِيْ وَنُوْرًا فِيْ لَحْمِيْ وَنُوْرًا فِيْ دَمِيْ وَنُوْرًا فِيْ عِظَامِيْ اَللّٰهُمَّ أَعْظِمْ لِيْ نُوْرًا وَأَعْطِنِيْ نُوْرًا وَاجْعَلْ لِّيْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِيْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَكَرَّمَ بِهِ سُبْحَانَ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ التَّسْبِيْحُ إِلَّا لَهُ سُبْحَانَ ذِي الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِي الْمَجْدِ وَالْكَرَمِ سُبْحَانَ ذِي الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ

(سنن الترمذی کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3419، صفحہ نمبر 540)

نوٹ: سنن ترمذی کی روایت میں مذکور دعا میں کچھ کمی بیشی اور کچھ الفاظ میں تغیر ہے۔

دعاء نمبر 26

اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ

اے اللہ مجھے پلک جھپکنے کے برابر بھی میرے نفس کے حوالے مت فرما

وَّلَا تَنْزِعْ مِنِّيْ صَالِحَ مَا أَعْطَيْتَنِيْ

اور جو بھلائیاں مجھے عطا کرچکا ہے وہ مجھ سے مت چھینا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ (مذکورہ بالا دعا) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں سے تھی۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، ح17409، ص210/10)

مسند فردوس کی روایت میں مذکورہ بالا دعا کچھ اضافہ کے ساتھ منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ مِنِّيْ صَالِحَ مَا اَعْطَيْتَنِيْ فَاِنَّهُ لَا نَازِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَعْصِمُ ذُو الْحَمْدِ مِنْكَ

(الفردوس بماثور الخطاب، حدیث نمبر 2008، صفحہ نمبر 492، جلد نمبر 1)

دعاء نمبر 27

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ لَسْتَ بِإِلٰهٍ اسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا بِرَبٍّ

اے اللہ تُو ایسا معبود نہیں جسے ہم نے ایجاد کر لیا ہو اور نہ ہی ایسا رب ہے

يَّبِيْدُ ذِكْرُهُ ابْتَدَعْنَاهُ وَلَا عَلَيْكَ شُرَكَآءُ

جس کا ذِکر ناپائیدار ہو اور ہم نے اسے گھڑ لیا ہو اور نہ ہی تیرے شریک ہیں

يَقْضُوْنَ مَعَكَ وَلَا كَانَ لَنَا قَبْلَكَ مِنْ إِلٰهٍ نَّلْجَأُ

جو تیری حکومت میں شرکت رکھتے ہوں اور نہ ہی تجھ سے پہلے ہمارا کوئی معبود تھا جس کی طرف ہم التجاء لے جائیں

إِلَيْهِ وَنَذَرُكَ وَلَا أَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا أَحَدٌ

اور تجھ کو چھوڑ دیں اور نہ ہی ہماری تخلیق میں تیری کسی نے مدد کی ہے

فَنُشْرِكَهٗ فِيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ فَنَسْأَلُكَ

کہ ہم اسے تیرا شریک کار سمجھ لیں تُو بابرکت وبالاتر ہے لہٰذا تجھ سے درخواست کرتے ہیں

لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ اغْفِرْ لِيْ

تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تُو ہماری مغفرت فرما

حضرت صہیب بن سنان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِاِلٰهٍ اسْتَحْدَثْنَاهُ وَلَا بِرَبٍّ ابْتَدَعْنَاهُ وَلَا كَانَ لَنَا قَبْلَكَ اَحَدٌ نَّلْجَأُ اِلَيْهِ وَنَذْرُكَ وَلَا اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا اَحَدٌ فَنُشْرِكَهٗ فِيْكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ

حضرت کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت داود علیہ السلام ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے۔

(المستدرک للحاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، ح5708، ص453/3)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک بلند قامت دیہاتی اپنی سرخ اونٹنی پر آیا، اس نے مسجد کے دروازے پر اپنی اونٹنی بٹھائی اور مسجد کے اندر آ کر سلام کر کے بیٹھ گیا جب اس کی حاجت پوری ہوگئی تو لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ اس دیہاتی کے پاس جو اونٹنی ہے یہ اس نے چوری کی ہوئی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس بات کا کوئی گواہ ہے؟ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ جی ہاں گواہ ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی اگر گواہوں سے ثابت ہوجائے تو اس دیہاتی سے اللہ کا حق لے لو اور اگر گواہوں سے اس کی چوری ثابت نہ ہو تو اس کی اونٹنی اسے واپس کر دو، وہ دیہاتی کچھ دیر سر جھکا کر بیٹھا رہا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے فرمایا کہ اے دیہاتی اللہ کے حکم کے لئے اٹھو یا پھر اپنی دلیل پیش کرو، تو دروازے کے باہر سے اونٹنی بولی کہ یارسول اللہ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو عزت وکرامت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اس دیہاتی نے مجھے چرایا نہیں ہے اور نہ ہی اس کے سوا میرا کوئی اور مالک ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دیہاتی سے فرمایا کہ تجھے اس ذات کی قسم جس نے اس اونٹنی کو تیرے حق میں بات کرنے کی طاقت بخشی ہے، تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم نے کیا دعا مانگی تھی؟ اس دیہاتی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے ان کلمات کے ساتھ دعا مانگی تھی:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ لَسْتَ بِرَبٍّ اسْتَحْدَثْنَاكَ وَلَا مَعَكَ اِلٰهٌ اَعَانَكَ عَلٰى خَلْقِنَا

اے اللہ تُو ایسا رب نہیں ہے کہ ہم نے تجھے نیا بنایا ہے اور نہ ہی تیرے ساتھ کوئی دوسرا معبود ہے جس نے ہماری تخلیق میں تیری مدد کی ہو

وَلَا مَعَكَ رَبٌّ فَنَشُكُّ فِيْ رُبُوْبِيَّتِكَ أَنْتَ رَبُّنَا كَمَا نَقُوْلُ وَفَوْقَ مَا يَقُوْلُ

اور نہ تیرے ساتھ کوئی دوسرا رب ہے کہ ہم تیری ربوبیت میں شک کریں تُو ہی ہمارا رب ہے جیسا کہ ہم کہتے ہیں اور تُو اس سے بھی بلند وبرتر ہے

الْقَائِلُوْنَ أَسْأَلُكَ اَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاَنْ تُبْرِيَنِيْ بِبَرَاءَتِيْ

جو کہنے والے کہتے ہیں میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ تُو محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور مجھے بری فرما

آپ ﷺ نے اس سے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس نے مجھے عزت کے ساتھ بھیجا ہے اے دیہاتی! میں نے گلیوں کے کونوں پر فرشتوں کو تیری طرف جلدی جلدی آتے ہوئے دیکھا وہ تیری اس دعا کو لکھ رہے تھے، لہٰذا مجھ پر کثرت کے ساتھ درود پڑھا کر۔ (المستدرک للحاکم، کتاب تواریخ المتقدمین الخ، حدیث نمبر 4236، ص 676/2)

دعاء نمبر 28

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ

اے اللہ بے شک تُو میری بات کو سنتا ہے اور تُو میری جگہ کو دیکھتا ہے

سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ أَمْرِيْ

اور تُو میرے چھپے اور کھلے کو جانتا ہے تجھ پر میرا کوئی معاملہ بھی پوشیدہ نہیں

وَأَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ

اور میں مصیبت زدہ ہوں محتاج ہوں، دہائی دیتا ہوں، پناہ ڈھونڈتا ہوں،

الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِيْ أَسْأَلُكَ

خوف زدہ ہوں، کانپ رہا ہوں، اپنے گناہوں کا اقرار اور اعتراف کر رہا ہوں میں تجھ سے ایسے سوال کرتا ہوں

مَسْأَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَأَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالِ

جیسے مسکین سوال کرتا ہے اور میں تیرے سامنے ایسے گڑگڑاتا ہوں

الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَأَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الضَّرِيْرِ

جیسے ذلیل گناہ گار گڑگڑاتا ہے اور تجھے ایسے پکارتا ہوں جیسے خوف زدہ آفت رسیدہ پکارتا ہے

وَدُعَآءَ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ

اور اس جیسا پکارتا ہوں کہ جس کی گردن تیرے سامنے جھک گئی ہو اور اس کے آنسو

عَبْرَتُهٗ وَذَلَّ لَكَ جِسْمُهٗ وَرَغِمَ لَكَ أَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ

جاری ہوگئے ہوں اور اس کا بدن زیر ہوگیا ہو اور اس کی ناک خاک آلود ہوگئی ہو،

لَا تَجْعَلْنِيْ بِدُعَآئِكَ شَقِيًّا وَّ كُنْ لِّيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا

اے اللہ مجھے اپنے سامنے مانگنے سے محروم نہ فرما اور میرے لئے شفیق و مہربان بن جا

يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ

اے وہ ذات جو ان سب سے بہتر ہے جن سے سوال کیا جاتا ہے اور اے بہترین عطا کرنے والے

عرفات میں مانگی جانے والی دعائیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقع پر آپ ﷺ نے جو دعائیں مانگیں ان میں سے ایک دعا یہ بھی ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَسْمَعُ كَلَامِيْ وَتَرٰى مَكَانِيْ وَتَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ لَا يَخْفٰى عَلَيْكَ شَيْءٌ مِّنْ اَمْرِيْ اَنَا الْبَآئِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْأَلُكَ مَسْأَلَةَ الْمِسْكِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْكَ ابْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْخَآئِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَكَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَكَ عَيْنَاهُ وَذَلَّ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ اَنْفُهٗ لَكَ اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْنِيْ بِدُعَآئِكَ شَقِيًّا وَّ كُنْ بِيْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَا خَيْرَ الْمُعْطِيْنَ

(المعجم الکبیر، حدیث نمبر 11405، صفحہ نمبر 174، جلد نمبر 11)

نوٹ: المعجم الکبیر میں مذکور دعاء کے کچھ الفاظ میں تغیر اور کچھ کمی بیشی ہے۔

حضرت عبداللہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بہتر دعا عرفہ والے دن کی دعا ہے اور میں نے اب تک جو کچھ (بطور ذکر) کہا ہے اور مجھ سے پہلے جو دوسرے نبیوں نے کہا ہے ان میں سب سے بہتر دعا یہ ہے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء یوم عرفۃ، حدیث نمبر 3585، صفحہ نمبر 562)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرفات کے میدان میں یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ

اے اللہ تیرے لئے ایسی حمد ہے جیسی تو خود فرماتا ہے اور اس سے بہتر جو ہم کرتے ہیں، اے اللہ میری عبادت

وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَاِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ

اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا تیرے ہی لئے ہے اور تیری ہی طرف میرا لوٹنا ہے اور اے میرے رب میری میراث تیرے ہی لئے ہے،

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَسْأَلُكَ مِنْ

اے اللہ میں قبر کے عذاب سے اور سینہ کے وسوسے سے اور پراگندہ حالی سے تیری پناہ مانگتا ہوں؛ اے اللہ میں تجھ سے اس بھلائی کا سوال کرتا ہوں

خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيَاحُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ

جسے ہوائیں لاتی ہیں، اور اس برائی سے پناہ مانگتا ہوں جسے ہوائیں لاتی ہے

(کنز العمال، حدیث نمبر 3637، صفحہ نمبر 180، جلد نمبر 2)

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کا مفہوم ہے کہ عرفات میں، میں اور مجھ سے پہلے آنے والے انبیاء کثرت سے اس دعا کو مانگا کرتے تھے:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے بادشاہت ہے اور اسی کے لئے تعریف ہے اور وہ

شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْ قَلْبِيْ نُوْرًا وَّفِيْ سَمْعِيْ نُوْرًا وَّفِيْ بَصَرِيْ نُوْرًا

ہر چیز پر قادر ہے اے اللہ میرے دل میں نور کردے اور میرے کانوں میں نور کردے اور میری آنکھوں میں نور کردے،

اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِيْ صَدْرِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسَاوِسِ

اے اللہ میرے سینے کو کھول دے اور میرے کاموں کو آسان فرما دے اور اے اللہ میں سینہ کے وسوسوں سے

الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا

اور پراگندہ حالی اور قبر کے عذاب سے سے تیری پناہ مانگتا ہوں ، اے اللہ میں رات میں اترنے والی چیزوں کے شر سے

يَلِجُ فِي اللَّيْلِ وَشَرِّ مَا يَلِجُ فِي النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّيَاحُ

تیری پناہ مانگتا ہوں، اور ان چیزوں کے شر سے جو دن میں اترنے والی ہیں، اور ان تمام چیزوں کے شر سے جن کو ہوائیں لے کر چلتی ہیں

(المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الحج، حدیث نمبر 15366، صفحہ نمبر 629، جلد نمبر 8)

دعاء نمبر 29

اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَشْكُوْ ضُعْفَ قُوَّتِيْ وَقِلَّةَ حِيْلَتِيْ وَهَوَانِيْ

اے اللہ میں تجھ ہی سے شکوہ کرتا ہوں اپنی کمزوری اور اپنی کم تدبیری کا، اور لوگوں کی نظروں میں

عَلَى النَّاسِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ إِلٰى مَنْ تَكِلُنِيْ إِلٰى عَدُوٍّ

اپنے حقیر ہونے کا ، اے ارحم الراحمین تُو مجھے کس کے حوالہ کرتا ہے ؟ کیا کسی دشمن کے

يَّتَجَهَّمُنِيْ أَمْ إِلٰى قَرِيْبٍ مَّلَّكْتَهٗ أَمْرِيْ إِنْ لَّمْ تَكُنْ

جو مجھ پر ترش رُو رہے یا کسی عزیز کے کہ اس کو میرے معاملہ کا اختیار دیا ہے ؟ اگر یہ تیری مجھ پر

سَاخِطًا عَلَيَّ فَلَا أُبَالِيْ غَيْرَ أَنَّ عَافِيَتَكَ أَوْسَعُ لِيْ أَعُوْذُ

خفگی کی وجہ سے نہیں ہے تو میں اس کی بھی پرواہ نہ کروں گا ، مگر تیری دی ہوئی عافیت میں مجھے زیادہ وسعت ہے،

بِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ الَّذِيْ أَضَآءَتْ لَهُ السَّمٰوٰتُ

میں پناہ لیتا ہوں تیری کریم ذات کے نور کی جس سے آسمان روشن ہوگئے

وَأَشْرَقَتْ لَهُ الظُّلُمٰتُ وَصَلُحَ عَلَيْهِ أَمْرُ الدُّنْيَا

اور تاریکیاں منور ہوگئیں اور سنور گئے دنیا اور آخرت کے کام ، (اس بات سے پناہ مانگتا ہوں)

وَالْاٰخِرَةِ أَنْ تُحِلَّ عَلَيَّ غَضَبَكَ وَتُنْزِلَ عَلَيَّ سَخَطَكَ

کہ تُو مجھ پر اپنا غصہ اتارے اور مجھ پر اپنی ناراضی نازل فرمائے

وَلَكَ الْعُتْبٰى حَتّٰى تَرْضٰى وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

اور تیری منت سماجت کرتا رہوں گا جب تک تو راضی نہ ہو جائے اور نہ زور ہے نہ طاقت مگر تجھ سے

میدان عرفات میں مانگی جانے والی ایک اور دعا:

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ (مذکورہ بالا) دعا ان دعاؤں میں سے ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یوم عرفہ کی شام میں میدان عرفات میں مانگی تھیں۔ (کنز العمال حدیث نمبر 3613، صفحہ نمبر 175، جلد 2)

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب ابوطالب (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا) کا انتقال ہوگیا تو

آپ ﷺ اسلام کی تبلیغ کے لئے پیدل طائف تشریف لے گئے اور طائف والوں کو اسلام کی دعوت دی لیکن انہوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو آپ ﷺ وہاں سے واپس پلٹے اور ایک درخت کے سایے میں دو رکعت نماز ادا فرمائی اور پھر (مذکورہ بالا) دعا فرمائی۔ (مجمع الزوائد، باب خروج النبی ﷺ الی الطائف، حدیث نمبر 9851، صفحہ 26، جلد 6)

نوٹ: مجمع الزوائد میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ تغیر ہے۔

دعاء نمبر 30

اَللّٰهُمَّ وَاقِيَةً كَوَاقِيَةِ الْوَلِيْدِ

اے اللہ تُو اس طرح حفاظت فرما جیسے بچے کی حفاظت ہوتی ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ان الفاظ (مذکورہ بالا) کے ساتھ دعا مانگا کرتے تھے۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، حدیث 1446، صفحہ 1475)

دعاء نمبر 31

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْئَلُكَ قُلُوْبًا أَوَّاهَةً مُّخْبِتَةً

اے اللہ ہمیں ایسا دل عطا فرما جو تیری راہ میں آہ و زاری کرنے والا ہو عاجزی کرنے والا ہو

مُّنِيْبَةً فِيْ سَبِيْلِكَ

اور رجوع کرنے والا ہو

مذکورہ بالا دعا ایک طویل دعا کا حصہ ہے جو مستدرک حاکم میں مذکور ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس طرح دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَّا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَّا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَّا يُسْمَعُ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ایسے علم سے جو نفع نہ دے اور ایسے دل سے جس میں تیرا خوف نہ ہو اور ایسی دعا سے جو قبول نہ ہو

وَنَفْسٍ لَّا تَشْبَعُ وَمِنَ الْجُوْعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا

اور ایسے نفس سے جو سیر نہ ہو اور بھوک سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ یہ بری ہم خواب ہے اور خیانت سے پناہ مانگتا ہوں کیونکہ یہ برا رازدار ہے

بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ وَمِنَ الْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَمِنْ أَنْ أُرَدَّ

اور کاہلی سے اور بخل سے اور بزدلی سے پناہ مانگتا ہوں اور شدید بڑھاپے سے

إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وفِتْنَةِ الْمَحْيَا

اور اس بات سے کہ ارذل عمر کی طرف لوٹایا جاؤں اور دجال کے فتنے سے اور عذاب قبر سے پناہ مانگتا ہوں اور زندگی وموت کے

وَالْمَمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ قُلُوبًا أَوَّاهَةً مُّخْبِتَةً مُّنِيْبَةً فِيْ سَبِيْلِكَ

فتنے سے پناہ مانگتا ہوں اے اللہ ہمیں ایسا دل عطا فرما جو تیری راہ میں آہ وزاری کرنے والا ہو عاجزی کرنے والا ہو اور رجوع کرنے والا ہو

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَمُنْجِيَاتِ أَمْرِكَ وَالسَّلَامَةَ مِنْ

اے اللہ ہم تیری مغفرت کے عزائم اور تیرے امر سے نجات دہندگی کا سوال کرتے ہیں اور ہر گناہ سے سلامتی کا سوال کرتے ہیں

كُلِّ إِثْمٍ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْفَوْزَ بِالْجَنَّةِ وَالنَّجَاةَ مِنَ النَّارِ

اور ہر نیکی سے کمائی کا اور جنت کی کامیابی کا اور دوزخ سے نجات کا سوال کرتے ہیں

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سجدے میں جاتے تو یہ دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ سَجَدَ لَكَ سِوَادِيْ وَخَيَالِيْ وَبِكَ اٰمَنَ فُؤَادِيْ

اے اللہ میرا دل اور میرا خیال تجھے سجدہ کرتے ہیں اور تیرے ہی ذریعے مجھے سکون ملے گا

أَبُوْءُ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَهٰذَا مَا جَنَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ يَا عَظِيْمُ

میں اپنے اوپر تیری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں اور یہ جو میں نے اپنے اوپر زیادتیاں کیں ہیں ان کا بھی اقرار کرتا ہوں

يَا عَظِيْمُ اغْفِرْ لِيْ فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ

اے عظیم اے عظیم میری مغفرت فرما کیونکہ گناہ عظیم رب عظیم کے سوا کوئی نہیں بخش سکتا

(المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1957، صفحہ نمبر 716، جلد نمبر 1)

دعاء نمبر 32

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ إِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا

اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا طالب ہوں جو میرے قلب میں جاگزیں ہوجائے اور ایسا یقین صادق

صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ إِلَّا مَا

کہ میں جان لوں کہ مجھے وہی کچھ پہنچتا ہے

كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا مِّنَ الْمَعِيْشَةِ بِمَا قَسَمْتَ لِيْ

جو تو نے میری تقدیر میں لکھ دیا اور جو تو نے میرے لئے تقسیم فرما دیا ہے میں اس پر راضی ہوجاؤں

مذکورہ بالا دعا ایک طویل دعا کا حصہ ہے جسے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے المعجم الاوسط میں نقل کیا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم

(علیہ السلام) کو زمین پر اتارا تو وہ کھڑے ہوئے اور کعبہ شریف پر آئے اور دو رکعت نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ نے (اس مقام پر) ان کو یہ دعا الہام فرمائی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ

اے اللہ ! تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے سو میری معذرت قبول فرما اور تو میری حاجت کو جانتا ہے

حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ

سو مجھے وہ عطا فرما جو میں نے سوال کیا اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے سو میرے گناہ بخش دے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى

اے اللہ میں تجھ سے ایسے ایمان کا طالب ہوں جو میرے قلب میں جاگزیں ہوجائے اور ایسا یقین صادق کہ میں جان لوں

اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَايُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ

کہ مجھے وہی کچھ پہنچتا ہے جو تو نے میری تقدیر میں لکھ دیا اور جو تو نے میرے لئے تقسیم فرما دیا ہے میں اس پر راضی ہوجاؤں۔

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی، اے آدم میں نے تیری توبہ قبول کرلی اور تیرے گناہ کو معاف کردیا اور جو کوئی یہ دعا کرے گا تو اس کے گناہ ضرور معاف کروں گا اور میں اس کی ضرورت اور معاملہ میں کفایت کروں گا اور اس سے شیطان کو روک دوں گا اور اس کے لئے ہر تاجر سے آگے تجارت کروں گا اور دنیا کو اس کی طرف متوجہ کروں گا اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہوکر آئے گی، اگرچہ وہ دنیا کا ارادہ نہیں کرے گا۔ (المعجم الاوسط، حدیث 5974، صفحہ 117، جلد 6)

دعاء نمبر 33

اَللّٰھُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ

اے اللہ! تیرے لیے ہی ہیں وہ سب تعریفیں جیسی کہ تُو نے بیان کیں اور اس سے بہتر تعریفیں جیسی ہم تیری تعریف کر سکتے ہیں،

اَللّٰھُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ

اے اللہ! تیرے لیے ہی ہے میری صلاۃ، اور میری قربانی، اور میری زندگی اور میری موت،

وَإِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰھُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ

اور تیری ہی طرف ہمیں لوٹ کر جانا ہے، اور اے میرے رب! تیرے لیے ہی میری میراث ہے، اے اللہ

مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ

میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اور سینے کے وسوسہ سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور متفرق و پراگندہ کام سے

الْأَمْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِيْءُ بِهِ

تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ میں تجھ سے ہر اس خیر کا طالب ہوں جسے رحمت کی ہوائیں لے کر آتی ہیں

الرِّيَاحُ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ

اور اے اللہ میں ہر اس شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں جسے ہوا لے کر آتی ہے

میدان عرفات میں مانگی جانے والی ایک اور دعا:

سنن ترمذی میں ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقوف عرفہ کے دوران عرفہ کی شام اکثر جو دعا مانگا کرتے تھے وہ یہ تھی:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كَالَّذِيْ نَقُوْلُ وَخَيْرًا مِمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَكَ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ وَإِلَيْكَ مَاٰبِيْ وَلَكَ رَبِّ تُرَاثِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَاتِ الْأَمْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِيْءُ بِهِ الرِّيْحُ

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3520، صفحہ نمبر 554)

نوٹ: سنن ترمذی میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ تغیر اور کمی بیشی ہے۔

دعاء نمبر 34

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ أُعَظِّمُ شُكْرَكَ وَأُكْثِرُ ذِكْرَكَ

اے اللہ مجھے ایسا بنا دے کہ تیرا بہت زیادہ شکر کروں اور بکثرت تیرا ذکر کروں

وَأَتَّبِعُ نَصِيْحَتَكَ وَأَحْفَظُ وَصِيَّتَكَ

اور تیری خیرخواہی کی اتباع کروں اور تیری نصیحت کو یاد رکھوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دعا ایسی ہے جو میں نے جب سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن کر یاد کی ہے میں اسے کبھی بھی نہیں چھوڑتا۔ پھر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا دعا ارشاد فرمائی۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب فی الاستعاذۃ، حدیث نمبر 3604، صفحہ نمبر 565)

دعاء نمبر 35

اَللّٰهُمَّ إِنَّ قُلُوْبَنَا وَنَوَاصِيَنَا وَجَوَارِحَنَا بِيَدِكَ

اے اللہ بےشک ہمارے دل اور ہماری پیشانیاں اور ہمارے اعضاء وجوارح تیرے ہی قبضے میں ہیں

لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا شَيْئًا فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ بِنَا

تُو نے ہمیں ان میں سے کسی پر بھی کچھ بھی اختیار نہیں دیا پس جب تُو نے ہمارے ساتھ ایسا ہی کیا ہے

فَكُنْ أَنْتَ وَلِيَّنَا وَاهْدِنَا إِلٰى سَوَآءِ السَّبِيْلِ

تو تُو ہمارا کارساز بن جا اور سیدھے راستے کی طرف ہماری رہنمائی فرما

مذکورہ بالا دعا اختصار کے ساتھ **کنز العمال** میں بروایت جابر رضی اللہ عنہ منقول ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ إِنَّ قُلُوْبَنَا وَجَوَارِحَنَا بِيَدِكَ لَمْ تُمَلِّكْنَا مِنْهَا
شَيْئًا فَإِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ بِهِمَا فَكُنْ أَنْتَ وَلِيَّهُمَا

(کنز العمال، حدیث نمبر 3644، صفحہ نمبر 182، جلد نمبر 2)

دعاء نمبر 36

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ حُبَّكَ أَحَبَّ الْأَشْيَآءِ إِلَيَّ

اے اللہ اپنی محبت کو میرے لئے تمام چیزوں سے زیادہ محبوب بنا دے

وَاجْعَلْ خَشْيَتَكَ أَخْوَفَ الْأَشْيَآءِ عِنْدِيْ

اور اپنے خوف کو میرے نزدیک تمام چیزوں سے زیادہ ڈرنے کے لائق بنا دے

وَاقْطَعْ عَنِّيْ حَاجَاتِ الدُّنْيَا بِالشَّوْقِ إِلٰى لِقَآئِكَ

اور مجھ سے دنیاوی حاجتیں اپنی ملاقات کے شوق کی وجہ سے قطع فرما دے

وَإِذَا أَقْرَرْتَ أَعْيُنَ أَهْلِ الدُّنْيَا مِنْ دُنْيَاهُمْ

اور جب تُو دنیا داروں کی آنکھیں ان کی دنیا کے ذریعے ٹھنڈی کرے

فَاَقْرِرْ عَيْنِيْ مِنْ عِبَادَتِكَ

تو میری آنکھیں اپنی عبادت کے ذریعے ٹھنڈی فرما

صاحب **کنز العمال** نے مذکورہ بالا دعا کو بروایت حضرت ہیثم بن مالک الطائی رضی اللہ عنہ نقل کیا ہے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 3648، صفحہ نمبر 182، جلد نمبر 2)

دعاء نمبر 37

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْأَعْمَيَيْنِ

اے اللہ میں دو اندھا دھند بلاؤں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں

السَّيْلِ وَالْبَعِيْرِ الصَّؤُوْلِ

یعنی سیلاب اور حملہ آور اونٹ کے شر سے

حضرت عائشہ بنت قدامہ بن مظعون رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْاَعْمَيَيْنِ

تو کسی نے کہا کہ یا رسول اللہ **اَعْمَيَيَانِ** سے کیا مراد ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ **السَّيْلَ وَالْبَعِيْرَ الصَّؤُوْلَ** (یعنی سیلاب اور حملہ آور اونٹ)۔ (مجمع الزوائد، کتاب الاذکار، باب مایستعاذ منہ، حدیث 17183، صفحہ 156، جلد 10)

دعاء نمبر 38

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعِفَّةَ وَالْأَمَانَةَ

اے اللہ میں تجھ سے صحت پاکدامنی اور امانت کا سوال کرتا ہوں

وَحُسْنَ الْخُلُقِ وَالرِّضَاءَ بِالْقَدْرِ

اور خوش خلقی اور تیرے ہر فیصلے پر راضی رہنے کا سوالی ہوں

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (**مذکورہ بالا**) دعا مانگا کرتے تھے۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، باب الادعیۃ الماثورۃ، حدیث 17367، ص 200/10)

دعاء نمبر 39

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ شُکْرًا وَّلَکَ الْمَنُّ فَضْلًا

اے اللہ تیرے ہی لئے تمام تعریفیں ہیں تیرے شکر کے ساتھ اور تیرا ہی احسان ہے تیرے فضل کے ساتھ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور فرمایا کہ اگر یہ (لشکر والے) صحیح سلامت واپس آ گئے تو میں ضرور بالضرور اللہ تعالیٰ کا اس پر شکر ادا کروں گا، پھر جب وہ لشکر سلامتی اور مال غنیمت حاصل کر کے واپس آ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ شُکْرًا وَّلَکَ الْمَنُّ فَضْلًا

لوگوں کو اس بات کا انتظار تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس لشکر کی سلامتی کے ساتھ واپسی پر اللہ تعالیٰ کے شکر کا کیا انداز اختیار کرتے ہیں لیکن جب لوگوں کو ایسی کوئی بات نظر نہیں آئی تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے تو اس اس طرح فرمایا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں نے یہ کلمات نہیں کہے تھے:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ شُکْرًا وَّلَکَ الْمَنُّ فَضْلًا

(المعجم الکبیر، حدیث نمبر 316، صفحہ نمبر 144، جلد نمبر 19)

دعاء نمبر 40

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُکَ التَّوْفِیْقَ لِمَحَآبِّکَ مِنَ الْأَعْمَالِ

اے اللہ میں تجھ سے تیرے پسندیدہ اعمال کی توفیق مانگتا ہوں

وَصِدْقَ التَّوَکُّلِ عَلَیْکَ وَحُسْنَ الظَّنِّ بِکَ

اور تجھ پر سچے توکل کا تجھ سے طلب گار ہوں اور تیرے ساتھ اچھے گمان کا سوال کرتا ہوں

صاحب **کنز العمال** نے مذکورہ بالا دعا کو بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل فرمایا ہے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 3654، صفحہ نمبر 183، جلد نمبر 2)

دعاء نمبر 41

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ مَسَامِعَ قَلْبِیْ لِذِکْرِكَ وَارْزُقْنِیْ

اے اللہ میرے دل کے کان اپنے ذکر کے لئے کھول دے اور مجھے

طَاعَتَكَ وَطَاعَةَ رَسُوْلِكَ وَعَمَلًا بِکِتَابِكَ

اپنی فرمانبرداری اور اپنے رسول کی فرمانبرداری نصیب فرما اور مجھے اپنی کتاب پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرما

حضرت حارث الاعور رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس عشاء کی نماز کے بعد گیا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے اس وقت آنے کی کیا وجہ ہے، میں نے کہا کہ مجھے آپ سے محبت ہے تو انہوں نے فرمایا کہ کیا اللہ کی قسم تمہیں مجھ سے محبت ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں، تو انہوں نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ دعا نہ سکھاؤں جو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھلائی تھی؟ میں نے عرض کیا کیوں نہیں ضرور سکھائیں تو انہوں نے فرمایا کہ یہ کلمات کہو، پھر مذکورہ بالا دعا کے کلمات ارشاد فرمائے۔ (المعجم الاوسط، حدیث نمبر 1286، صفحہ نمبر 72، جلد 2)

دعاء نمبر 42

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ أَخْشَاكَ کَأَنِّیْ أَرَاكَ أَبَدًا حَتّٰی

اے اللہ مجھے ایسا کردے کہ تجھ سے ایسا ڈروں گویا تجھے دیکھ رہا ہوں

أَلْقَاكَ وَأَسْعِدْنِیْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِیْ

اور مجھے اپنے تقویٰ کے ذریعے سعادت نصیب فرما اور اپنی نافرمانی کی وجہ سے مجھے

بِمَعْصِیَتِكَ وَخِرْ لِیْ فِیْ قَضَآئِكَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْ

بد نصیب نہ بنا اور میرے لئے خیر مقدر فرما اور میرے امر مقدر میں

قَدْرِكَ حَتّٰی لَا أُحِبَّ تَعْجِیْلَ مَا أَخَّرْتَ

میرے لئے برکت ڈال دے تاکہ میں اس کام میں جلدی کو پسند نہ کروں جسے تو نے میرے لئے مؤخر کیا

وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَآئِيْ فِيْ نَفْسِيْ

اور اس کام میں تاخیر کو پسند نہ کروں جسے تُو نے میرے لئے مقدم کیا اور میرے نفس میں بے نیازی رکھ دے

مذکورہ بالا دعا ایک طویل دعا کا حصہ ہے، ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ أَخْشَاكَ حَتّٰى كَأَنِّيْ أَرَاكَ وَأَسْعِدْنِيْ بِتَقْوَاكَ وَلَا تُشْقِنِيْ

اے اللہ مجھے ایسا کردے کہ تجھ سے ایسا ڈروں گویا تجھے دیکھ رہا ہوں اور مجھے اپنے تقویٰ کے ذریعے سعادت نصیب فرما اور اپنی نافرمانی

بِمَعْصِيَتِكَ وَخِرْ لِيْ فِيْ قَضَائِكَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْ قَدْرِكَ حَتّٰى لَا أُحِبَّ

کی وجہ سے مجھے بدنصیب نہ بنا اور میرے لئے خیر مقدر فرما اور میرے امر مقدر میں میرے لئے برکت ڈال دے تاکہ میں اس کام میں

تَعْجِيْلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ وَاجْعَلْ غِنَائِيْ فِيْ نَفْسِيْ

جلدی کو پسند نہ کروں جسے تُو نے میرے لئے مؤخر کیا اور اس کام میں تاخیر کو پسند نہ کروں جسے تُو نے میرے لئے مقدم کیا اور میرے نفس میں

وَأَمْتِعْنِيْ بِسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّيْ وَانْصُرْنِيْ عَلٰى مَنْ

بے نیازی رکھ دے اور مجھے میری سماعت اور بصارت سے نفع عطا فرما اور ان میں تُو میرا وارث بن جا اور ان لوگوں کے خلاف میری مدد فرما

ظَلَمَنِيْ وَأَرِنِيْ فِيْهِ ثَأْرِيْ وَأَقِرَّ بِذٰلِكَ عَيْنِيْ

جو مجھ پر ظلم کریں اور ان میں مجھے اپنا بدلہ دکھلا اور میری آنکھوں کو اس سے ٹھنڈک نصیب فرما

(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 5982، صفحہ نمبر 121، جلد نمبر 6)

دعاء نمبر 43

اَللّٰهُمَّ الْطُفْ بِيْ فِيْ تَيْسِيْرِ كُلِّ عَسِيْرٍ فَإِنَّ

اے اللہ ہر دشوار کام کو آسان فرمانے میں مجھ پر کرم فرما

تَيْسِيْرَ كُلِّ عَسِيْرٍ عَلَيْكَ يَسِيْرٌ وَّأَسْئَلُكَ

کہ ہر دشوار کا آسان کردینا تیرے لئے آسان ہے

الْيُسْرَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ

اور میں تجھ سے دنیا وآخرت میں سہولت اور عافیت کا طلب گار ہوں

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو حبشہ کی طرف بھیجا تو انہیں رخصت کرنے کے لئے ساتھ چلتے ہوئے انہیں (مذکورہ بالا) دعا تعلیم فرمائی۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، حدیث نمبر 17423، صفحہ نمبر 213، جلد نمبر 10)

دعاء نمبر 44

اَللّٰھُمَّ اعْفُ عَنِّیْ فَاِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ

اے اللہ! تو میرے ساتھ عفو ودرگزر کا معاملہ فرما کہ بے شک تُو عفو و درگزر کرنے والا مہربان ہے

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے کوئی ایسی دعا سکھایئے کہ جس کے ذریعے میں خیر اور بھلائی کو پالوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ (مذکورہ بالا) تعلیم فرمائی۔

(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 7736، صفحہ نمبر 367، جلد نمبر 7)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ کون سی رات لیلۃ القدر ہے تو میں کیا پڑھوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تم یہ دعا مانگو:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ کَرِیْمٌ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ

اے اللہ! تو عفو ودرگزر کرنے والا مہربان ہے، اور عفو ودرگزر کرنے کو پسند کرتا ہے، تو میرے ساتھ عفو ودرگزر کا معاملہ فرما

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3513، صفحہ نمبر 553)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

پانچویں منزل بروز بدھ

دعاء نمبر 1

اَللّٰھُمَّ طَھِّرۡ قَلۡبِیۡ مِنَ النِّفَاقِ وَعَمَلِیۡ مِنَ الرِّیَآءِ

اے اللہ میرے دل کو نفاق سے پاک کر دے اور میرے عمل کو ریاء کاری سے پاک کر دے

وَلِسَانِیۡ مِنَ الۡکَذِبِ وَعَیۡنِیۡ مِنَ الۡخِیَانَۃِ فَاِنَّکَ

اور میری زبان کو جھوٹ سے پاک کر دے اور میری آنکھ کو خیانت سے پاک کر دے کہ

تَعۡلَمُ خَآئِنَۃَ الۡاَعۡیُنِ وَمَا تُخۡفِی الصُّدُوۡرُ

بے شک تُو آنکھوں کی خیانت کو جانتا ہے اور ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جن کو سینے اپنے اندر چھپا کر رکھتے ہیں

حضرت ام معبد رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو (مذکورہ بالا) دعا مانگتے ہوئے سنا۔

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الدعوات، باب جامع الدعاء، ح 2501، ص 770، ط المکتب الاسلامی)

دعاء نمبر 2

اَللّٰھُمَّ ارۡزُقۡنِیۡ عَیۡنَیۡنِ ھَطَّالَتَیۡنِ تَسۡقِیَانِ

اے اللہ مجھے آنسو بہانے والی آنکھیں نصیب فرما

الۡقَلۡبَ بِذُرُوۡفِ الدَّمۡعِ مِنۡ خَشۡیَتِکَ قَبۡلَ

جو تیرے خوف کی وجہ سے بہنے والے آنسوؤں کے سیلاب سے میرے قلب کو سیراب کریں

اَنۡ تَکُوۡنَ الدُّمُوۡعُ دَمًا وَّالۡاَضۡرَاسُ جَمۡرًا

اس سے پہلے کہ آنسو خون بن جائیں اور داڑھیں انگارے بن جائیں

صاحب **کنز العمال** نے مذکورہ بالا دعا کو بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل فرمایا ہے، البتہ **کنز العمال** کی روایت میں **بِذُرُوْفِ الدَّمْعِ** کی بجائے **بِذُرُوْفِ الدُّمُوْعِ** مذکور ہے۔ (کنز العمال، حدیث 3661، صفحہ 184، جلد 2)

دعاء نمبر 3

اَللّٰهُمَّ عَافِنِيْ فِيْ قُدْرَتِكَ وَأَدْخِلْنِيْ فِيْ رَحْمَتِكَ

اے اللہ مجھے اپنی قدرت میں عافیت نصیب فرما اور مجھے اپنی رحمت میں داخل فرما

وَاقْضِ أَجَلِيْ فِيْ طَاعَتِكَ وَاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرِ

اور اپنی فرمانبرداری میں میری عمر گزار اور میرا خاتمہ میرے بہترین عمل پر فرما

عَمَلِيْ وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ

اور اس کا صلہ جنت کی صورت میں عطا فرما

صاحب **کنز العمال** نے مذکورہ بالا دعا کو بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل فرمایا ہے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 3662، صفحہ نمبر 185، جلد نمبر 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 4

اَللّٰهُمَّ أَغْنِنِيْ بِالْعِلْمِ وَزَيِّنِّيْ بِالْحِلْمِ وَأَكْرِمْنِيْ

اے اللہ علم کے ذریعے مجھے مستغنی فرما اور حلم کی خصلت کے ذریعے مجھے مزین فرما

بِالتَّقْوٰى وَجَمِّلْنِيْ بِالْعَافِيَةِ

اور مجھے تقویٰ کے ذریعے عزت عطا فرما اور مجھے عافیت کے ذریعے جمال عطا فرما

صاحب **کنز العمال** نے **مذکورہ بالا دعا** کو بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نقل فرمایا ہے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 3663، صفحہ نمبر 185، جلد نمبر 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 5

اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ خَلِیۡلٍ مَّاكِرٍ عَیۡنَاهُ

اے اللہ میں ایسے مکار دوست سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی آنکھیں مجھے تکتی ہیں

تَرَیَانِیۡ وَقَلۡبُهُ یَرۡعَانِیۡ إِنۡ رَّاٰی حَسَنَةً دَفَنَهَا

اور اس کا دل میری نگرانی میں لگا رہے کہ اگر وہ مجھ میں کوئی خوبی دیکھے تو اسے مٹی میں ملا دے

وَإِنۡ رَّاٰی سَیِّئَةً أَذَاعَهَا

اور اگر مجھ میں کوئی برائی دیکھے تو اس کا ڈھنڈورا پیٹے

صاحب **کنز العمال** نے **مذکورہ بالا دعا** کو حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ کی مرسل روایت سے نقل کیا ہے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 3666، صفحہ نمبر 185، جلد نمبر 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں سے تھی:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ جَارِ السُّوۡءِ وَمِنۡ زَوۡجٍ تُشَیِّبُنِیۡ

اے اللہ میں برے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ایسے جوڑے (بیوی/شوہر) جو بڑھاپے سے پہلے مجھے

قَبۡلَ الۡمَشِیۡبِ وَمِن وَّلَدٍ یَكُوۡنُ عَلَیَّ رَبًّا وَمِنۡ مَالٍ

بوڑھا کردے اور ایسی اولاد سے جو میری مالک بن جائے، اور ایسے مال سے جو میرے لئے عذاب بن جائے

یَّكُوۡنُ عَلَیَّ عَذَابًا وَمِنۡ خَلِیۡلٍ مَّاكِرٍ عَیۡنُهُ تَرَانِیۡ وَقَلۡبُهُ

اور ایسے مکار دوست سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی آنکھیں مجھے تکتی ہیں اور اس کا دل میری نگرانی میں لگا رہے کہ

تَرۡعَانِیۡ إِنۡ رَّاٰی حَسَنَةً دَفَنَهَا وَإِذَا رَاٰی سَیِّئَةً أَذَاعَهَا

اگر وہ مجھ میں کوئی خوبی دیکھے تو اسے مٹی میں ملا دے اور اگر مجھ میں کوئی برائی دیکھے تو اس کا ڈھنڈورا پیٹے۔

(کتاب الدعاء للطبرانی، باب ما استعاذ منہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نمبر 1339، صفحہ نمبر 1425، مطبوعہ دار البشائر)

دعاء نمبر 6

اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَعُوۡذُ بِكَ مِنَ الۡبُؤۡسِ وَالتَّبَاؤُسِ

اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں محتاجی سے اور محتاجوں والی شکل بنانے سے

حضرت مالک بن مرارہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس شخص کے دل میں ذرّہ برابر کبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا اور جس شخص کے دل میں ذرّہ برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا، راوی فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ مجھے یہ بات پسند ہے کہ میں اپنے کپڑوں کو صاف ستھرا رکھوں اور اچھا کھانا کھاؤں اور اپنی بیوی سے حسن سلوک کروں اور میری سواری اچھی ہو تو کیا یہ سب باتیں کبر میں داخل ہیں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الۡبُؤۡسِ وَالتَّبَاؤُسِ

پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سب باتیں کبر میں شامل نہیں ہیں بلکہ کبر تو یہ ہے کہ کوئی شخص حق کو نہ مانے اور لوگوں کو حقیر اور کم تر سمجھے۔ (معرفۃ الصحابۃ لابی نعیم، مالک بن مرارۃ الرھاوی، حدیث نمبر 6012، صفحہ نمبر 2466، مطبوعہ دار الوطن)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے برابر بھی تکبر (گھمنڈ) ہو، اور جہنم میں داخل نہیں ہوگا یعنی وہ شخص جس کے دل میں رائی کے دانہ کے برابر بھی ایمان ہو، تو ایک آدمی نے آپ ﷺ سے عرض کیا کہ میں یہ پسند کرتا ہوں کہ میرے کپڑے اور جوتے اچھے ہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ إِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ (بے شک اللہ تعالیٰ جمال (خوبصورتی) کو پسند کرتا ہے)، لیکن تکبر اس شخص کے اندر ہے جو حق کو نہ مانے اور لوگوں کو حقیر اور کم تر سمجھے، بعض اہل علم اس حدیث کی تفسیر میں کہتے ہیں کہ اس کا مفہوم یہ ہے کہ جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہو وہ جہنم میں ہمیشہ نہیں رہے گا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے دل میں ذرّہ برابر بھی ایمان ہوگا وہ جہنم سے بالآخر ضرور نکلے گا۔

کئی تابعین نے اس آیت رَبَّنَا إِنَّكَ مَنۡ تُدۡخِلِ النَّارَ فَقَدۡ أَخۡزَيۡتَهُ (آل عمران: ۱۹۲) کی تفسیر بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اے میرے رب! تو نے جس کو جہنم میں ہمیشہ کے لیے ڈال دیا اس کو ذلیل و رسوا کر دیا۔

(سنن الترمذی، باب ما جاء فی الکبر، حدیث نمبر 1999، صفحہ نمبر 333، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 7

اَللّٰهُمَّ لَا يُدْرِكْنِيْ زَمَانٌ وَّلَا يُدْرِكُوْا زَمَانًا لَّا يُتَّبَعُ

اے اللہ نہ مجھے وہ زمانہ دِکھا اور نہ ان لوگوں کو وہ زمانہ دِکھا جس میں

فِيْهِ الْعَلِيْمُ وَلَا يُسْتَحْيٰ فِيْهِ مِنَ الْحَلِيْمِ قُلُوْبُهُمْ

عالم کی اتباع نہ کی جائے اور بردبار اور با وقار سے شرم نہ کی جائے کہ (اس زمانے میں) ان کے دل

قُلُوْبُ الْأَعَاجِمِ وَأَلْسِنَتُهُمْ أَلْسِنَةُ الْعَرَبِ

اہل عجم کی طرح (سخت) ہوں گے اور ان کی زبانیں اہل عرب کی طرح (میٹھی) ہوں گی

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر 22879، صفحہ نمبر 518، جلد نمبر 37، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

نوٹ: مسند احمد کی روایت میں وَّلَا يُدْرِكُوْا کی بجائے وَّلَا تُدْرِكُوْا ہے۔

دعاء نمبر 8

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ

اے اللہ میں قرض کی کثرت سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دشمن کے غلبہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں

وَمِنْ بَوَارِ الْأَيِّمِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ

اور بیوہ کی بربادی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگا کرتے تھے۔

(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 2142، صفحہ نمبر 333، جلد نمبر 2، مطبوعہ دار الحرمین)

نوٹ: المعجم الاوسط کی روایت میں الْمَسِيْحِ کا لفظ موجود نہیں ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا میں یہ کلمات کہا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ

اے اللہ! میں قرض کے غلبے، دشمن کے غلبے اور مصیبت میں دشمنوں کی خوشی سے تیری پناہ چاہتا ہوں

(سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من غلبۃ الدین، حدیث نمبر 5485، صفحہ نمبر 1232، مطبوعہ دار الفکر)

دعاء نمبر 9

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النِّسَآءِ

اے اللہ میں عورتوں کے فتنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

اور اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں

صاحب **کنز العمال** نے مذکورہ بالا دعا بروایت حضرت سعد رضی اللہ عنہ نقل فرمائی ہے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 3687، صفحہ نمبر 189، جلد نمبر 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 10

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ

اے اللہ! میں تجھ سے عہد لیتا ہوں جس کی تو خلاف ورزی نہیں کرے گا

فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ اٰذَيْتُهٗ أَوْ شَتَمْتُهٗ

کہ میں ایک بشر ہوں، تو جس مؤمن کو میں ایذاء دوں یا گالی دوں

أَوْ جَلَدْتُّهٗ أَوْ لَعَنْتُهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ صَلٰوةً وَّزَكٰوةً

یا ماروں یا لعنت کروں تو تُو اس کے لیے ان تمام چیزوں کو رحمت کا اور پاکی کا سبب بنا دے

وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهٗ بِهَا إِلَيْكَ

اور تیرے ساتھ قربت کا سبب بنا دے

ابو صالح رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ سَبَبْتُهٗ
أَوْ لَعَنْتُهٗ أَوْ جَلَدْتُّهٗ فَاجْعَلْهَا لَهٗ زَكَاةً وَرَحْمَةً

حضرت اعرج رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَتَّخِذُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ
فَأَيُّ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰذَيْتُهُ شَتَمْتُهُ لَعَنْتُهُ جَلَدْتُّهُ فَاجْعَلْهَا لَهُ
صَلَاةً وَّزَكَاةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

حضرت سالم رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ إِنَّمَا مُحَمَّدٌ بَشَرٌ يَغْضَبُ كَمَا يَغْضَبُ الْبَشَرُ وَإِنِّيْ قَدِ اتَّخَذْتُ
عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ اٰذَيْتُهُ أَوْ سَبَبْتُهُ أَوْ جَلَدْتُّهُ
فَاجْعَلْهَا لَهُ كَفَّارَةً وَّقُرْبَةً تُقَرِّبُهُ بِهَا إِلَيْكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

سعید بن مسیب رحمۃ اللہ علیہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي اتَّخَذْتُ عِنْدَكَ عَهْدًا لَّنْ تُخْلِفَنِيْهِ فَأَيُّمَا مُؤْمِنٍ
سَبَبْتُهُ أَوْ جَلَدْتُّهُ فَاجْعَلْ ذٰلِكَ كَفَّارَةً لَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

(الصحیح للمسلم، کتاب البر و الصلۃ، باب من لعنہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نمبر 2601، صفحہ نمبر 1046، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 11

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ

یا اللہ! تُو نے میری جان کو پیدا کیا اور تُو ہی اسے موت دے گا اور تیرے ہی لیے

مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا

جینا اور مرنا ہے اگر تُو اسے زندہ رکھے تو اس کی ایسی حفاظت فرما

تَحْفَظُ بِهٖ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ

جیسی تُو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے اور اگر تُو اسے موت دے دے تو اس کو بخش دے

لَهَا وَارْحَمْهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ

اور اس پر رحم فرما، یا اللہ! میں تجھ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک شخص کو سوتے وقت یہ دعا پڑھنے کی تلقین فرمائی:

اَللّٰهُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِيْ وَأَنْتَ تَوَفَّاهَا لَكَ مَمَاتُهَا وَمَحْيَاهَا إِنْ

أَحْيَيْتَهَا فَاحْفَظْهَا وَإِنْ أَمَتَّهَا فَاغْفِرْ لَهَا اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ

تو وہ شخص کہنے لگا کہ آپ نے یہ دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ یہ دعا میں نے اس ذات گرامی سے سنی ہے جو عمر رضی اللہ عنہ سے بہتر تھے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے۔

(الصحیح للمسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب مایقول عند النوم الخ، حدیث 2712، ص 1087)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر سے اٹھ جائے اور پھر لوٹ کر اس پر (لیٹنے، بیٹھنے) آئے تو اسے چاہیئے کہ اپنے ازار (تہبند، لنگی) کے (پلو) کو نے اور کنارے سے تین بار بستر کو جھاڑ دے، اس لیے کہ اسے کچھ پتہ نہیں کہ اس کے اٹھ کر جانے کے بعد وہاں کون سی چیز آ کر بیٹھی یا چھپی ہے، پھر جب لیٹے تو کہے:

بِاسْمِكَ رَبِّيْ وَضَعْتُ جَنْبِيْ وَبِكَ أَرْفَعُهُ فَإِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا

اے میرے رب! میں تیرا نام لے کر (بستر پر) پہلو کو ڈال رہا ہوں اور تیرا نام لے کر میں اسے اٹھاؤں گا تو اگر تو میری جان کو روک لیتا ہے تو مجھ پر

وَإِنْ أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِيْنَ

رحم فرما، اور اگر تو اسے چھوڑ دیتا ہے (زندہ رکھتا ہے) تو اس کی ویسی ہی حفاظت فرما جیسی تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے

پھر جب نیند سے بیدار ہو جائے تو اسے چاہیئے کہ کہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ فِيْ جَسَدِيْ وَرَدَّ عَلَيَّ رُوْحِيْ وَأَذِنَ لِيْ بِذِكْرِهِ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے میرے بدن کو صحت مند رکھا، اور میری روح مجھ پر لوٹا دی اور مجھے اپنی یاد کی اجازت (اور توفیق) دی

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3401، صفحہ نمبر 538، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 12

اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ فَرْجِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ

اے اللہ میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور میرے معاملات میں آسانی فرما

دعاء نمبر 13

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ

اے اللہ میں تجھ سے مکمل وضو اور مکمل نماز کا سوال کرتا ہوں

الصَّلٰوةِ وَتَمَامَ رِضْوَانِكَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِكَ

اور میں تجھ سے تیری کامل خوشنودی اور کامل مغفرت کا سوال کرتا ہوں

دعا نمبر 14

اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ

اے اللہ مجھے میرا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں عطا فرما

دعا نمبر 15

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ

اے اللہ میرے چہرے کو اس دن روشن فرما جس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے

دعا نمبر 16

اَللّٰهُمَّ غَشِّنِيْ بِرَحْمَتِكَ وَجَنِّبْنِيْ عَذَابَكَ

اے اللہ ہمیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور اپنے عذاب سے دور رکھ

دعا نمبر 17

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ يَوْمَ تَزِلُّ فِيْهِ الْأَقْدَامُ

اے اللہ مجھے اس دن ثابت قدم رکھ جس دن پاؤں اپنی جگہ سے پھسل جائیں گے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ انس! میرے قریب ہو جاؤ میں تمہیں وضو کا طریقہ سکھاتا ہوں تو میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ دھوتے ہوئے فرمایا:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اللہ کے نام سے شروع اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور نیکی کرنے کی طاقت اور گناہ سے بچنے کی قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے استنجاء کیا اور کہا:

اَللّٰهُمَّ حَصِّنْ لِّيْ فَرْجِيْ وَيَسِّرْ لِيْ أَمْرِيْ

اے اللہ میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور میرے معاملات میں آسانی فرما

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلی کی اور ناک میں پانی چڑھایا اور کہا:

اَللّٰهُمَّ لَقِّنِّيْ حُجَّتِيْ وَلَا تَحْرِمْنِيْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ

اے اللہ مجھے میری حجت کی تلقین فرما اور مجھے جنت کی خوشبو سے محروم نہ فرما

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک دھویا اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ بَيِّضْ وَجْهِيْ يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوْهٌ

اے اللہ میرے چہرے کو اس دن روشن فرما جس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ دھوئے اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ أَعْطِنِيْ كِتَابِيْ بِيَمِيْنِيْ

اے اللہ مجھے میرا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں عطا فرما

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر مسح کیا اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ تَغَشَّنَا بِرَحْمَتِكَ وَجَنِّبْنَا عَذَابَكَ

اے اللہ ہمیں اپنی رحمت سے ڈھانپ لے اور اپنے عذاب سے دور رکھ

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دونوں پاؤں دھوئے اور فرمایا:

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْ قَدَمَيَّ يَوْمَ تَزُوْلُ الْأَقْدَامُ

اے اللہ مجھے اس دن ثابت قدم رکھ جس دن پاؤں اپنی جگہ سے پھسل جائیں گے

پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے انس! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے جب کوئی بندہ اپنے وضو کے دوران ان کلمات کو کہتا ہے تو اس کی انگلیوں کے درمیان سے جو پانی کا قطرہ گرتا ہے اللہ تعالیٰ ہر اس قطرے سے ایک فرشتہ تخلیق فرماتے ہیں جو ستر زبانوں میں اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتا ہے اور اس تسبیح کا ثواب قیامت تک اس بندے کو ملتا رہتا ہے۔ (نتائج الافکار لابن حجر، رقم المجلس 53، صفحہ نمبر 261، جلد نمبر 1، مطبوعہ دار ابن کثیر)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو کا طریقہ سکھلایا اور کہا کہ اے علی! جب تم وضو کرنے کا ارادہ کرو تو کہو:

بِسۡمِ اللّٰہِ الۡعَظِیۡمِ وَالۡحَمۡدُ لِلّٰہِ عَلَی الۡاِسۡلَامِ

اللہ کے نام سے شروع جو عظمت والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جس نے ہمیں اسلام کی دولت سے نوازا

پھر جب تم اپنی شرمگاہ کو دھونے لگو تو (دل ہی دل میں) کہو:

اَللّٰھُمَّ حَصِّنۡ فَرۡجِیۡ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنَ التَّوَّابِیۡنَ وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الۡمُتَطَھِّرِیۡنَ

اے اللہ میری شرمگاہ کی حفاظت فرما اور مجھے توبہ کرنے والوں میں شامل فرما اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے جو پاکی حاصل کرنے والے ہیں

وَاجۡعَلۡنِیۡ مِنَ الَّذِیۡنَ اِذَا ابۡتَلَیۡتَھُمۡ صَبَرُوۡا وَاِذَا اَعۡطَیۡتَھُمۡ شَکَرُوۡا

اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے کہ انہیں جب تُو کسی آزمائش میں مبتلا کرتا ہے تو صبر کرتے ہیں اور انہیں جب تُو عطا فرماتا ہے تو وہ شکر کرتے ہیں

اور کلی کرتے ہوئے کہو:

اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیۡ عَلٰی تِلَاوَۃِ ذِکۡرِکَ

اے اللہ اپنے ذکر (قرآن) کی تلاوت میں میری مدد فرما

اور جب ناک میں پانی ڈالو تو کہو:

اَللّٰھُمَّ لَا تَحۡرِمۡنِیۡ رَائِحَۃَ الۡجَنَّۃِ

اے اللہ مجھے جنت کی خوشبو سے محروم نہ فرما

اور اپنا چہرہ دھوتے ہوئے کہو:

اَللّٰھُمَّ بَیِّضۡ وَجۡھِیۡ یَوۡمَ تَبۡیَضُّ وُجُوۡہٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡہٌ

اے اللہ میرے چہرے کو اس دن روشن فرما جس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے اور بہت سے چہرے سیاہ ہوں گے

اور اپنے دائیں ہاتھ کو دھوتے ہوئے کہو:

اَللّٰھُمَّ اَعۡطِنِیۡ کِتَابِیۡ بِیَمِیۡنِیۡ وَحَاسِبۡنِیۡ حِسَابًا یَّسِیۡرًا

اے اللہ مجھے میرا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں عطا فرما اور مجھ سے حساب کتاب میں آسانی والا معاملہ فرما

اور اپنے بائیں ہاتھ کو دھوتے ہوئے کہو:

اَللّٰھُمَّ لَا تُعۡطِنِیۡ کِتَابِیۡ بِشِمَالِیۡ وَلَا مِنۡ وَّرَاءِ ظَھۡرِیۡ

اے اللہ مجھے میرا نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں اور پیٹھ کے پیچھے سے عطا نہ فرمانا

اور اپنے سر کا مسح کرتے ہوئے کہو:

اَللّٰھُمَّ غَشِّنِیۡ بِرَحۡمَتِکَ

اے اللہ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے

اور اپنے کانوں کا مسح کرتے ہوئے کہو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَّسْتَمِعُ الْقَوْلَ فَیَتَّبِعُ اَحْسَنَہٗ

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنادے جو (تیری) بات (قرآن) اچھی طرح سنتے ہیں پھر اس پر اچھی طرح عمل کرتے ہیں

اور اپنے دونوں پاؤں کو دھوتے ہوئے کہو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ سَعْیًا مَّشْکُوْرًا وَّذَنْبًا مَّغْفُوْرًا وَّعَمَلًا

اے اللہ میری اس کوشش کی قدردانی فرما اور گناہ کو معاف فرما اور عمل کو قبول فرما

مُّتَقَبَّلًا اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ

اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں شامل فرما اور مجھے ان لوگوں میں سے بنا دے

الْمُتَطَھِّرِیْنَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ

جو پاکی حاصل کرنے والے ہیں اے اللہ میں تجھ سے معافی مانگتا ہوں اور تیری طرف توبہ کرتا ہوں

پھر اپنے سر کو آسمان کی طرف اٹھا کر کہو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَفَعَھَا بِغَیْرِ عَمَدٍ

تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے اسے (آسمان) کو بغیر کسی ستون کے بلند فرمایا

تو ایک فرشتہ جو تمہارے سر پر کھڑا ہوگا وہ ان تمام باتوں کو لکھ لے گا جو کچھ تم کہو گے اور اس پر مہر لگا دے گا پھر وہ اسے لے کر آسمان کی طرف جائے گا اور اسے عرش کے نیچے رکھ دے گا اور یہ مہر قیامت کے دن تک نہیں توڑی جائے گی۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 26990، صفحہ نمبر 465، جلد نمبر 9، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ اے علی! جب تم وضو کرو تو یہ دعا مانگو:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ الْوُضُوْءِ وَتَمَامَ الصَّلٰوۃِ

وَتَمَامَ رِضْوَانِکَ وَتَمَامَ مَغْفِرَتِکَ

(بغیۃ الباحث عن زوائد مسند الحارث، کتاب الطھارۃ، مایقول بعد الوضوء، ح78، ص662، ج1، الجامعۃ الاسلامیۃ بالمدینۃ المنورۃ)

نوٹ: وضو کے دوران مانگی جانے والی دعائیں جن روایات میں وارد ہوئیں ہیں وہ روایات اکثر ضعیف ہیں اور فضائل کے باب میں ضعیف روایات پر عمل کیا جاسکتا ہے، فتاویٰ دارالعلوم زکریا میں وضو کے دوران مانگی جانے والی دعاؤں سے متعلق سوال کے جواب میں تحریر کیا گیا ہے کہ "ان روایات کی اسناد میں اکثر رواۃ ضعیف ہیں، اور محدثین نے بہت کلام کیا ہے، امام نوویؒ نے فرمایا: لا اصل له لہٰذا یہ روایات ضعیف ہیں لیکن چونکہ موضوع نہیں اس لئے فضائل کے باب میں اس پر عمل ہوسکتا ہے تو احیاناً پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، البتہ سنت نہ سمجھا جائے۔ ہاں شروع میں بسم اللہ اور ہر عضو پر کلمہ شہادت اور اخیر میں اللھم اجعلنی . . . الخ یہ حدیثِ حسن سے ثابت ہے اور اس کا پڑھنا مستحب ہے۔ (فتاوی دار العلوم زکریا، کتاب الطھارۃ، صفحہ نمبر 662، جلد نمبر 1)

دعاء نمبر 18

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مُفْلِحِیْنَ

اے اللہ ہمیں کامیاب ہونے والوں میں سے بنا

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ جب مؤذن کو حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے ہوئے سنتے تو یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگتے تھے۔(عمل الیوم واللیلۃ، باب مایقول اذاقال المؤذن الخ، حدیث نمبر 92، صفحہ نمبر 74، مطبوعہ دار الارقم)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب مؤذن اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ دہرائے اور جب وہ أَشْھَدُ أَنْ لَّا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ اور أَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰہِ کہے تو سننے والا بھی یہی الفاظ کہے اور جب مؤذن حَیَّ عَلَی الصَّلَاۃِ کہے تو سننے والا لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ کہے پھر مؤذن جب حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہے تو سننے والے کو لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ کہنا چاہیئے، اس کے بعد مؤذن جب اَللّٰہُ أَکْبَرُ اَللّٰہُ أَکْبَرُ اور لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ کہے تو سننے والے کو بھی یہی الفاظ دھرانے چاہئیں اور جب سننے والے نے اس طرح خلوص اور دل سے یقین رکھ کر کہا تو وہ جنت میں داخل ہوا۔

(الصحیح للمسلم، باب استحباب القول مثل قول المؤذن الخ، حدیث نمبر 385، صفحہ نمبر 165، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب تم مؤذن کی آواز سنو تو تم بھی وہی کہو جو وہ کہتا ہے، پھر میرے اوپر درود بھیجو، اس لیے کہ جو شخص میرے اوپر ایک بار درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس بار اپنی رحمت نازل فرمائے گا، اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ طلب کرو، وسیلہ جنت میں ایک ایسا مقام ہے جو اللہ تعالیٰ کے ایک بندے کے علاوہ کسی اور کو نہیں ملے گا، مجھے امید ہے کہ وہ بندہ میں ہی ہوں گا، جس شخص نے میرے لیے اللہ تعالیٰ سے وسیلہ طلب کیا اس کے لیے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(سنن ابی داود، باب مایقول اذا سمع المؤذن، حدیث نمبر 523، صفحہ نمبر 81، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 19

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ أَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِكْرِكَ وَأَتْمِمْ

اے اللہ ہمارے دلوں کے قفل (تالے) اپنے ذکر سے کھول دے اور ہم پر اپنا

عَلَيْنَا بِنِعْمَتِكَ وَأَسْبِغْ عَلَيْنَا مِنْ فَضْلِكَ

کامل انعام فرما اور ہم پر اپنا بھرپور فضل فرما

وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ

اور ہمیں اپنے نیک بندوں میں شامل فرما

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مؤذن کو اذان دیتے ہوئے سنو تو یہ دعا مانگا کرو۔

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ أَقْفَالَ قُلُوْبِنَا بِذِكْرِكَ وَأَتْمِمْ عَلَيْنَا نِعْمَتَكَ
مِنْ فَضْلِكَ وَاجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الصَّالِحِيْنَ

(عمل الیوم واللیلۃ، باب کیف مسالۃ الوسیلۃ، حدیث نمبر 100، صفحہ نمبر 80، مطبوعہ دار الارقم)

نوٹ: روایت میں مذکور دعا کے کچھ الفاظ میں تغیر اور کمی بیشی ہے۔

دعاء نمبر 20

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ إِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ

اے اللہ میں ابلیس (شیطان) اور اس کے لشکر سے تیری پناہ مانگتا ہوں

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد سے باہر نکلنا چاہتا ہے تو ابلیس کے لشکر ایک دوسرے کو بلاتے ہوئے جمع ہوجاتے ہیں جیسے شہد کی مکھیاں اپنے چھتے پر جمع ہوجاتی ہیں، تو جب کوئی (مسجد سے نکلنے کے ارادے سے) مسجد کے دروازے پر کھڑا ہو تو یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگے، جب وہ یہ دعا مانگے گا تو شیطان اس کو نقصان نہیں پہنچا پائے گا۔

(عمل الیوم واللیلۃ، باب مایقول اذا قام علی باب المسجد، حدیث نمبر 108، صفحہ نمبر 109، مطبوعہ دار الارقم)

دعاء نمبر 21

اَللّٰھُمَّ اٰتِنِیْ أَفْضَلَ مَا تُؤْتِیْ عِبَادَكَ الصَّالِحِیْنَ

اے اللہ مجھے وہ بہتر سے بہتر عطا فرما جو تُو اپنے نیک بندوں کو عطا فرماتا ہے

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک صحابی رضی اللہ عنہ نماز کے لئے آئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں نماز پڑھا رہے تھے تو ان صحابی رضی اللہ عنہ نے صف میں پہنچ کر یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگی، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز سے فارغ ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ یہ دعا کس نے مانگی تھی؟ ان صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ میں نے مانگی تھی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں خوش خبری سنائی کہ تمہارے گھوڑے کو اللہ کے راستے میں کاٹا جائے گا اور تمہیں شہادت نصیب ہوگی۔ (المستدرک للحاکم، کتاب الجهاد، حدیث نمبر 2402، صفحہ 84، جلد 2، مطبوعہ دار الکتب العلمیة)

دعاء نمبر 22

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ تَصُدَّ عَنِّیْ وَجْهَكَ یَوْمَ

اے اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تُو مجھ سے قیامت کے دن اپنا رخ پھیر دے

الْقِیٰمَةِ اَللّٰھُمَّ أَحْیِنِیْ مُسْلِمًا وَّأَمِتْنِیْ مُسْلِمًا

اے اللہ مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں زندہ رکھ اور مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں موت دے

حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو (نماز کے شروع میں) یہ دعا مانگے:

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطِیْئَتِیْ كَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اے اللہ ہماری اور ہماری خطا کے درمیان اتنی دوری پیدا کردے جتنی دوری تُو نے مشرق اور مغرب کے درمیان پیدا کی ہے

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ تَصُدَّ عَنِّیْ وَجْهَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَللّٰھُمَّ نَقِّنِیْ عَنْ خَطِیْئَتِیْ

اے اللہ میں اس بات سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تُو مجھ سے قیامت کے دن اپنا رخ پھیر دے اے اللہ مجھے اس طرح گناہوں سے پاک فرما دے

كما نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الأَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰھُمَّ أَحْیِنِیْ مُسْلِمًا وَّأَمِتْنِیْ مُسْلِمًا

جس طرح سفید کپڑا میل کچیل سے صاف اور اجلا ہوتا ہے اے اللہ مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں زندہ رکھ اور مجھے مسلمان ہونے کی حالت میں موت دے

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر 7048، صفحہ نمبر 310، جلد نمبر 7، مطبوعہ مکتبة ابن تیمیة)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرأت کے درمیان تھوڑی دیر چپ رہتے تھے، ابوزرعہ (راوی) نے کہا میں سمجھتا ہوں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے یوں کہا کہ یارسول اللہ! آپ پر میرے ماں باپ فدا ہوں، آپ اس تکبیر اور قرأت کے درمیان کی خاموشی کے بیچ میں کیا پڑھتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں پڑھتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَّ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ

اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنی دوری کر جتنی مشرق اور مغرب میں ہے

اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ

اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک کر جیسے سفید کپڑا میل سے پاک ہوتا ہے

اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی، برف اور اولے سے دھو ڈال

(الصحیح للبخاری، ابواب صفۃ الصلوۃ، باب مایقول بعد التکبیر، حدیث نمبر 711، صفحہ نمبر 259)

دعاء نمبر 23

اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ وَأَلْقِ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَخَالِفْ

اے اللہ کفار کو سزا دے اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دے اور ان کے مشوروں میں

بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَأَنْزِلْ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ

اختلاف پیدا فرما دے اور ان پر اپنا وبال اور عذاب نازل فرما

مذکورہ بالا دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول قنوت کا ایک حصہ ہے۔

حضرت ابورافع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رکوع کے بعد قنوت پڑھی جس میں میں نے انہیں پڑھتے ہوئے سنا (کہ وہ یہ پڑھ رہے تھے):

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَخْلَعُ

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تیری ثناء خیر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور ہر اس شخص سے

وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى وَنَحْفِدُ

قطع تعلق کرتے ہیں جو تیری نافرمانی کرے، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز و سجدہ کرتے اور تیری ہی طرف پہنچتے اور دوڑتے ہیں

وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخَافُ عَذَابَكَ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكَافِرِيْنَ مُلْحِقٌ اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ

اور تیری رحمت کی توقع رکھتے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کے شامل حال ہوگا اے اللہ کفار کو سزا دے

وَاَلْقِ فِیْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ وَخَالِفْ بَیْنَ کَلِمَتِهِمْ وَاَنْزِلْ عَلَیْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ

اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دے اور ان کے مشوروں میں اختلاف پیدا فرما دے اور ان پر اپنا وبال اور عذاب نازل فرما

اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتٰبِ الَّذِیْنَ یَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ وَیُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ

اے اللہ اہل کتاب میں سے کفار کو سزا دے جو تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں

وَیُقَاتِلُوْنَ اَوْلِیَاءَكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ

اور تیرے دوستوں سے لڑتے ہیں، اے اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے

وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَصْلِحْ ذَاتَ بَیْنِهِمْ وَأَلِّفْ بَیْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ فِیْ قُلُوْبِهِمُ

اور ان کے آپس کے معاملات کی اصلاح فرما اور ان کے دلوں میں محبت ڈال دے اور ان کے دلوں میں

الْإِیْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلٰی مِلَّةِ نَبِیِّكَ وَأَوْزِعْهُمْ أَنْ یُّوْفُوْا بِالْعَهْدِ الَّذِیْ

ایمان اور حکمت ڈال دے اور ان کو ان کے نبی کی ملت پر ثابت قدم رکھ اور ان کو اس بات کی توفیق دے کہ اپنا وہ عہد پورا کریں

عَاهَدْتَّهُمْ عَلَیْهِ وَانْصُرْهُمْ عَلٰی عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ إِلٰهَ الْحَقِّ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ

جو تُو نے ان سے لیا ہے اور ان کی اپنے دشمنوں اور ان کے دشمنوں کے خلاف مدد فرما اے معبود برحق اور ان لوگوں میں ہمیں بھی شامل فرما

(مصنف عبدالرزاق حدیث نمبر 4968، صفحہ نمبر 110، جلد نمبر 3، مطبوعہ المکتب الاسلامی)

دعاء نمبر 24

اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ الْكَفَرَةَ أَهْلَ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِیْنَ

اے اللہ اہل کتاب میں سے جنہوں نے کفر کو اختیار کیا ان پر اور مشرکین پر عذاب نازل فرما

الَّذِیْنَ یَجْحَدُوْنَ اٰیَاتِكَ وَیُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ

جو تیری آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور تیرے پیغمبروں کو جھٹلاتے ہیں

وَیَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِكَ وَیَتَعَدَّوْنَ حُدُوْدَكَ

اور تیرے راستے سے روکتے ہیں اور تیری حدود سے تجاوز کرتے ہیں

وَیَدْعُوْنَ مَعَكَ إِلٰهًا اٰخَرَ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ تَبَارَكْتَ

اور تیرے ساتھ دوسرے معبودوں کو پکارتے ہیں تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تُو بابرکت ہے

وتَعَالَیْتَ عَمَّا یَقُوْلُ الظَّالِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِیْرًا

اور جو کچھ ظالم کہتے ہیں اس سے بہت زیادہ بلند ہے

مذکورہ بالا دعا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول قنوت کا ایک حصہ ہے جسے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب الدعاء میں اور حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے نتائج الافکار میں نقل فرمایا ہے۔

نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ تقدیم و تاخیر ہے۔

عبداللہ بن زریرؒ کہتے ہیں کہ مجھ سے عبدالملک بن مروان نے کہا کہ تم تو سیدھے سادھے دیہاتی ہو تمہیں ابوتراب (حضرت علی رضی اللہ عنہ) کی محبت پر کس بات نے ابھارا؟ تو میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں تیرے ماں باپ کے ملاپ (شادی) سے پہلے قرآن کریم پڑھ چکا تھا (مجھے حقیر مت سمجھو) اور مجھے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے دو سورتیں سکھائیں، جو انہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سکھائیں تھی ان دو سورتوں کا نہ تمہیں علم ہے اور نہ تمہارے والدین کو (وہ یہ ہیں):

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْتَعِيْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُثْنِيْ عَلَيْكَ الْخَيْرَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ

اے اللہ! ہم تجھ سے مدد مانگتے ہیں اور تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں اور تیری ثناء خیر کرتے ہیں اور تیری ناشکری نہیں کرتے اور ہر اس شخص سے

وَنَتْرُكُ مَنْ يَّفْجُرُكَ اَللّٰهُمَّ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَإِلَيْكَ نَسْعٰى

قطع تعلق کرتے ہیں جو تیری نافرمانی کرے، اے اللہ ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لئے نماز و سجدہ کرتے اور تیری ہی طرف لپکتے

وَنَحْفِدُ نَرْجُو رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰى عَذَابَكَ الْجِدَّ إِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ

اور دوڑتے ہیں اور تیری رحمت کی توقع رکھتے اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بے شک تیرا عذاب کافروں کے شاملِ حال ہوگا

اَللّٰهُمَّ عَذِّبِ كَفَرَةَ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ

اے اللہ اہل کتاب میں سے جنہوں نے کفر کو اختیار کیا ان پر اور مشرکین پر عذاب نازل فرما جو تیرے راستے سے روکتے ہیں

وَيَجْحَدُوْنَ اٰيَاتِكَ وَيُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَتَعَدَّوْنَ حُدُوْدَكَ وَيَدْعُوْنَ مَعَكَ اِلٰهًا

اور تیری آیتوں کا انکار کرتے ہیں اور تیرے پیغمبروں کو جھٹلاتے ہیں اور تیری حدود سے تجاوز کرتے ہیں اور تیرے ساتھ دوسرے معبودوں کو

اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ عَمَّا يَقُوْلُ الظّٰلِمُوْنَ عُلُوًّا كَبِيْرًا

پکارتے ہیں تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں تو بابرکت ہے اور جو کچھ ظالم کہتے ہیں اس سے بہت زیادہ بلند ہے

(کتاب الدعاء للطبرانی، باب القول فی قنوت الوتر، حدیث نمبر 750، صفحہ نمبر 1145، مطبوعہ دار البشائر)

دعاء نمبر 25

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ

اے اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں کو بخش دے

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَأَصْلِحْهُمْ وَأَصْلِحْ ذَاتَ

اور مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو بخش دے اور ان کی اصلاح فرما اور ان کے آپس کے معاملات کی

بَيْنِهِمْ وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِهِمُ

اصلاح فرما اور ان کے دلوں میں محبت ڈال دے اور ان کے دلوں میں

الْاِيْمَانَ وَالْحِكْمَةَ وَثَبِّتْهُمْ عَلٰى مِلَّةِ رَسُوْلِكَ

ایمان اور حکمت ڈال دے اور ان کو ان کے نبی کی ملت پر ثابت قدم رکھ

وَأَوْزِعْهُمْ اَنْ يَّشْكُرُوْا نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

اور ان کو اس بات کی توفیق دے کہ وہ تیری ان نعمتوں کی قدر دانی کریں جن کا تو نے ان پر انعام کیا

وَأَنْ يُّوْفُوْا بِعَهْدِكَ الَّذِيْ عَاهَدْتَّهُمْ عَلَيْهِ

اور ان کو اس بات کی توفیق دے کہ اپنا وہ عہد پورا کریں جو تو نے ان سے لیا ہے

وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِمْ إِلٰهَ الْحَقِّ

اور ان کی اپنے دشمنوں اور ان کے دشمنوں کے خلاف مدد فرما اے معبود برحق

مذکورہ بالا دعا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول قنوت کا ایک حصہ ہے۔(مصنف عبدالرزاق حدیث 4968، صفحہ 110، جلد 3)

نوٹ: مکمل روایت اور حوالہ دعا نمبر 23 بروز بدھ کے ذیل میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

دعاء نمبر 26

سُبْحٰنَكَ لَآ إِلٰهَ غَيْرُكَ اِغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَأَصْلِحْ

اے معبود برحق تو پاک ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ، میرے گناہ بخش دے اور میرے اعمال

لِيْ عَمَلِيْ إِنَّكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنْ تَشَآءُ وَأَنْتَ

سنوار دے کہ بےشک تُو جس کے بھی چاہتا ہے گناہ بخش دیتا ہے

الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ يَا غَفَّارُ اغْفِرْ لِيْ يَا تَوَّابُ تُبْ

اور تُو غفور و رحیم ہے اے غفار !میری مغفرت فرما، اے تواب! مجھ پر عنایت فرما،

عَلَيَّ يَا رَحْمٰنُ ارْحَمْنِيْ يَا عَفُوُّ اعْفُ عَنِّيْ

اے رحمن! مجھ پر رحم فرما، اے معافی دینے والے! مجھے معاف کر،

يَا رَؤُفُ ارْؤُفْ بِيْ يَا رَبِّ أَوْزِعْنِيْ أَنْ أَشْكُرَ

اے شفیق! مجھ پر شفقت فرما، اے پروردگار! مجھے توفیق دے کہ تیری اس نعمت کا

نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَطَوِّقْنِيْ حُسْنَ

شکر ادا کروں جو تُو نے مجھ پر فرمائی اور مجھے اپنی اچھی عبادت کا

عِبَادَتِكَ يَا رَبِّ أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ يَا رَبِّ

پابند کردے، اے رب! میں تجھ سے ہر قسم کی خوبی مانگتا ہوں، اے رب!

افْتَحْ لِيْ بِخَيْرٍ وَّاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرٍ وَّاٰتِنِيْ تَشَوُّقًا

میری ابتدا بھی بخیر فرما اور میرا انجام بھی بخیر فرما اور مجھے اپنی ملاقات کا

إِلٰى لِقَآئِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ

شوق عطا فرما بلا کسی ضرر رساں مضرت کے اور بلا کسی گمراہ کن

مُّضِلَّةٍ وَّقِنِي السَّيِّاٰتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّاٰتِ

فتنہ کے اور مجھے بد حالیوں سے بچا اور جسے بھی تُو نے اس دن

يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

بد حالیوں سے بچا لیا تو تُو نے اس پر بڑا ہی کرم فرمایا اور یہی بڑی کامیابی ہے

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جوامع کلمات عطا کئے گئے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم نماز میں تشہد کی حالت میں کیا کہیں (اور وہ ترتیب اس طرح ہے کہ پہلے یہ کلمات کہو):

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ سَلَامٌ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ

آداب، بندگیاں، پاکیزہ صلاۃ و دعائیں اللہ ہی کے لیے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو،

وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں نازل ہوں، اور سلام ہو ہم پر اور اللہ کے تمام نیک و صالح بندوں پر،

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں

پھر اس کے بعد جو تمہیں مانگنا ہو مانگو اور تم اس کی رحمت اور مغفرت کی طرف رغبت کرو مختصر کلمات کے ساتھ اور قعدے کو لمبا مت کرو اور وہ فرماتے تھے کہ مجھے جو دعا پسند ہے وہ یہ کہ جب تم میں سے کوئی نماز کی حالت میں قعدے میں بیٹھے اور اَلتَّحِيَّاتُ پڑھ لے تو اس کے بعد کہے:

سُبْحَانَكَ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ اغْفِرْ لِيْ ذَنْبِيْ وَأَصْلِحْ لِيْ عَمَلِيْ إِنَّكَ تَغْفِرُ الذُّنُوْبَ لِمَنْ تَشَاءُ وَأَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ يَا غَفَّارُ اغْفِرْ لِيْ يَا تَوَّابُ تُبْ عَلَيَّ يَا رَحْمٰنُ يَا عَفُوُّ اعْفُ عَنِّيْ يا رَؤُفُ ارْؤُفْ بِيْ يَا رَبِّ أَوْزِعْنِيْ أَنْ أَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ أَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَطَوِّقْنِيْ حُسْنَ عِبَادَتِكَ يَا رَبِّ أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ وَأَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ يَا رَبِّ افْتَحْ لِيْ بِخَيْرٍ وَاخْتِمْ لِيْ بِخَيْرٍ وَاٰتِنِيْ شَوْقًا إِلٰى لِقَائِكَ مِنْ غَيْرِ ضَرَّاءَ مُضِرَّةٍ وَّلَا فِتْنَةٍ مُّضِلَّةٍ وَقِنِي السَّيِّئَاتِ وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ يَوْمَئِذٍ فَقَدْ رَحِمْتَهٗ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

پھر یہ کہ تمہاری جو بھی دعا ہو اس میں تضرع، عاجزی اور اخلاص ہونا چاہئے کہ بے شک اللہ تعالیٰ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ اس کا بندہ اس کے سامنے گڑگڑائے۔ (مجمع الزوائد، کتاب الصلوۃ، باب التشھد والجلوس الخ، حدیث 2862، صفحہ 279، جلد 2)

دعاء نمبر 27

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الشُّكْرُ كُلُّهٗ وَلَكَ

اے اللہ ساری تعریف تیرے ہی لئے ہے اور تیرا ہی شکر ہے

الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْخَلْقُ كُلُّهٗ بِيَدِكَ الْخَيْرُ

اور ساری بادشاہت تیرے ہی لئے ہے، اور ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے،

كُلُّهٗ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ الْاَمْرُ كُلُّهٗ

سارے معاملات تیری ہی طرف لوٹتے ہیں

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ دوران نماز ایک آدمی کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ بِيَدِكَ الْخَيْرُ كُلُّهٗ إِلَيْكَ يَرْجِعُ الْأَمْرُ كُلُّهٗ

اے اللہ ساری تعریف تیرے ہی لئے ہے اور ساری بادشاہت تیرے ہی لئے ہے، اور ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ میں ہے، سارے معاملات تیری ہی طرف لوٹتے ہیں

عَلَانِيَتُهٗ وَسِرُّهٗ فَأَهْلٌ أَنْ تُحْمَدَ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ جَمِيْعَ مَا

چاہے وہ علانیہ ہوں یا خفی ہوں، تو اس لائق ہے کہ تیری تعریف کی جائے، بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! میں جو گناہ کر چکا ہوں، تو ان سب کو بخش دے

مَضٰى مِنْ ذُنُوْبِيْ وَاعْصِمْنِيْ فِيْمَا بَقِيَ مِنْ عُمُرِيْ وَارْزُقْنِيْ عَمَلًا زَاكِيًا تَرْضٰى بِهٖ عَنِّيْ

اور بقیہ عمر میں میری حفاظت فرما اور مجھے ایسے مبارک اور مقبول عمل کرنے کی توفیق دے کہ جس کے ذریعے تو مجھ سے راضی ہو جائے

تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اس دعا اور آواز کے بارے میں) فرمایا کہ یہ فرشتہ تھا، جو تجھے تیرے ربّ کی حمد بیان کرنے کا طریقہ سکھانے آیا تھا۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 23355، صفحہ نمبر 378، جلد نمبر 38، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 28

أَسْئَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ

میں تجھ سے تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں اور تمام برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں

حضرت عبداللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ انہوں نے حضرت رفاعہ بن رافع رضی اللہ عنہ جو کہ بدری صحابی ہیں ان کو سنا کہ انہوں نے نماز میں تکبیر کہی تو یہ کلمات کہے:

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ كُلُّهٗ وَلَكَ الْمُلْكُ كُلُّهٗ وَإِلَيْكَ يَرْجِعُ

اللہ سب سے بڑا ہے، اے اللہ ساری تعریف تیرے ہی لئے ہے اور ساری بادشاہت تیرے ہی لئے ہے، سارے معاملات تیری ہی

الْأَمْرُ كُلُّهٗ أَسْأَلُكَ مِنَ الْخَيْرِ كُلِّهٖ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّرِّ كُلِّهٖ

طرف لوٹتے ہیں میں تجھ سے تمام بھلائیوں کا سوال کرتا ہوں اور تمام برائیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں

(المطالب العالیۃ لابن حجر، صفۃ الصلوۃ، باب فی الاستفتاح وغیرہ، حدیث نمبر 447، صفحہ نمبر 834، جلد 3)

دعاء نمبر 29

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَآ إِلٰهَ غَيْرُهٗ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ

اللہ کے نام سے شروع جس کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اے اللہ مجھ سے

عَنِّي الْهَمَّ وَالْحُزْنَ

فکر و غم کو دور فرما دے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے سر پر پھیرتے اور یہ دعا مانگتے:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ غَيْرُهٗ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ

(الجامع الصغیر، حدیث نمبر 6741، صفحہ نمبر 418)

المعجم الاوسط کی روایت میں دعا کے الفاظ یہ ہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ

(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 2499، صفحہ نمبر 66، جلد نمبر 3)

دعاء نمبر 30

اَللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ انْصَرَفْتُ وَبِذَنْبِي اعْتَرَفْتُ

اے اللہ تیری تعریف کرتے ہوئے پلٹتا ہوں اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اقْتَرَفْتُ وَأَعُوْذُ بِكَ

اور ان کاموں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں جن کا میں نے ارتکاب کیا ہے

مِنْ جَهْدِ الْبَلَآءِ وَمِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ

اور سخت امتحان سے اور آخرت کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں

صاحب مسند الفردوس (**الفردوس بمأثور الخطاب**) نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ دعا نقل فرمائی ہے:

اَللّٰهُمَّ أَذْهِبْ عَنِّي الْهَمَّ وَالْحَزَنَ اَللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ انْصَرَفْتُ
وَبِذَنْبِي اعْتَرَفْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اقْتَرَفْتُ وَأَعُوْذُ بِكَ
مِنْ جَهْدِ بَلَآءِ الدُّنْيَا وَمِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ

(الفردوس بمأثور الخطاب، حدیث نمبر 1956، صفحہ نمبر 479، جلد نمبر 1)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ بِحَمْدِكَ انْصَرَفْتُ وَبِذَنْبِي اعْتَرَفْتُ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا اقْتَرَفْتُ

(ذخیرۃ الحفاظ للمقدسی، حدیث نمبر 1555، صفحہ نمبر 804، مطبوعہ دار السلف الریاض)

دعاء نمبر 31

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ عَمَلٍ يُّخْزِيْنِيْ

اے اللہ میں ہر ایسے عمل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے رسوا کر دے

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ صَاحِبٍ يُّؤْذِيْنِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ

اور ہر ایسے رفیق سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے ستائے اور ہر ایسی آرزو سے

مِنْ كُلِّ أَمَلٍ يُّلْهِيْنِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ فَقْرٍ

تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے غافل بنا دے اور ہر ایسی تنگدستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں

يُّنْسِيْنِيْ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ كُلِّ غِنًى يُّطْغِيْنِيْ

جو مجھے بھلا دے اور ہر ایسی تونگری سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو مجھے سرکش بنا دے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی ہمیں فرض نماز پڑھاتے تو نماز کے بعد ہماری طرف رخ فرماتے اور یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگتے تھے۔(مجمع الزوائد، باب الدعاء فی الصلوۃ وبعدھا، حدیث 16973، صفحہ 107/10)

دعاء نمبر 32

اَللّٰهُمَّ إِلٰهِيْ وَإِلٰهَ إِبْرَاهِيْمَ وَإِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ

اے اللہ اے میرے معبود اور حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے معبود،

وَإِلٰهَ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ وَإِسْرَافِيْلَ أَسْئَلُكَ

اور اے حضرت جبرئیل علیہ السلام، حضرت میکائیل علیہ السلام اور حضرت اسرافیل علیہ السلام کے معبود میں تجھ سے سوال کرتا ہوں

أَنْ تَسْتَجِيْبَ دَعْوَتِيْ فَأَنَا مُضْطَرٌّ وَّتَعْصِمَنِيْ فِيْ

کہ تُو میری دعا کو قبول فرما کہ بے شک میں بے کس ہوں اور مجھے میرے دین کے بارے میں محفوظ رکھ

دِيْنِيْ فَإِنِّيْ مُبْتَلًى وَّتَنَالَنِيْ بِرَحْمَتِكَ فَإِنِّيْ

کہ میں مصیبت زدہ ہوں اور مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ کہ میں گناہ گار ہوں

مُذْنِبٌ وَّتَنْفِيَ عَنِّي الْفَقْرَ فَإِنِّيْ مُتَمَسْكِنٌ

اور مجھ سے فقر کو زائل فرما دے کہ میں لاچار ہوں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی بندہ نماز کے بعد یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگے تو اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ اس کو خالی ہاتھ نہ لوٹائے (یعنی اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے)۔

نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکور دعا میں فَأَنَا مُضْطَرٌّ ہے جبکہ عمل الیوم واللیلۃ میں فَإِنِّيْ مُضْطَرٌّ ہے۔(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب مایقول فی دبر صلوۃ الصبح، حدیث نمبر 138، صفحہ نمبر 100)

دعاء نمبر 33

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِحَقِّ السَّائِلِيْنَ عَلَيْكَ

اے اللہ میں تجھ سے مانگنے والوں کے حق کا واسطہ دے کر مانگتا ہوں

فَإِنَّ لِلسَّآئِلِ عَلَيْكَ حَقًّا أَيُّمَا عَبْدٍ أَوْ أَمَةٍ مِنْ

کہ بےشک مانگنے والے کا تجھ پر حق ہے، خشکی و تری کے رہنے والوں میں سے جس بندہ یا بندی کی

أَهْلِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ تَقَبَّلْتَ دَعْوَتَهُمْ وَاسْتَجَبْتَ

تو نے درخواست منظور کی ہےاور دعا قبول فرمائی ہے

دُعَآءَهُمْ أَنْ تُشْرِكَنَا فِيْ صَالِحِ مَا يَدْعُوْنَكَ فِيْهِ

تو ہمیں ان کی اچھی دعاؤں میں ان کا شریک بنا جو وہ تجھ سے مانگتے ہیں

وَأَنْ تُشْرِكَهُمْ فِيْ صَالِحِ مَا نَدْعُوْكَ فِيْهِ وَأَنْ

اور ان اچھی دعاؤں میں ان کو شریک کر لینا جو ہم تجھ سے مانگتے ہیں

تُعَافِيَنَا وَإِيَّاهُمْ وَأَنْ تَقَبَّلَ مِنَّا وَمِنْهُمْ وَأَنْ

اور ہمیں اور انہیں عافیت نصیب فرما اور ہم سے اور ان سے قبول فرما

تَجَاوَزَ عَنَّا وَعَنْهُمْ فَإِنَّنَا اٰمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ

اور ہم سے اور ان سے درگزر فرما کیونکہ ہم اس پر ایمان لائے ہیں جو تو نے نازل فرمایا

وَاتَّبَعْنَا الرَّسُوْلَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشّٰهِدِيْنَ

اور ہم نے پیغمبر کا اتباع کیا تو ہمیں گواہوں کے ساتھ لکھ دے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اپنی نماز ختم فرما لیتے تو یہ دعا (مذکورہ بالا) کرتے تھے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ بھی فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص بھی ان کلمات کے ساتھ دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو خشکی اور تری کے رہنے والوں کی دعاؤں میں شامل فرما دیتے ہیں اور وہ اپنی جگہ پر ہوتا ہے۔

(کنز العمال حدیث نمبر 4977، صفحہ نمبر 644، جلد نمبر 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ تغیر ہے۔

دعاء نمبر 34

اَللّٰھُمَّ أَعْطِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَاجْعَلْ

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما

فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْاَعْلَیْنَ دَرَجَتَہٗ

اور منتخب شدہ افراد میں ان کی محبت ڈال دے اور صاحبان رفعت میں ان کو بلند درجہ عطا فرما

وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ

اور مقربین میں ان کا ذکر شامل فرما

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی مسلمان بندہ اذان سنتے ہوئے مؤذن کے تکبیر کہنے پر تکبیر کہتا ہے اور گواہی دیتا ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی عبادت کے لائق نہیں اور اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں پھر یہ (درج ذیل) کلمات کہتا ہے تو قیامت کے دن اس کے لئے شفاعت واجب ہوجاتی ہے:

اَللّٰھُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَاجْعَلْہُ فِی الْأُعْلَیْنَ
دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ ذِکْرَہٗ

(مجمع الزوائد، باب اجابۃ المؤذن الخ، حدیث نمبر 1882، صفحہ نمبر 69، جلد نمبر 2)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص فرض نماز کے بعد ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگے گا تو قیامت کے دن اس کے لئے میری شفاعت حلال ہوجائے گی:

اَللّٰھُمَّ أَعْطِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَاجْعَلْہُ فِی الْمُصْطَفَیْنَ مَحَبَّتَہٗ
وَفِی الْعَالَمِیْنَ دَرَجَتَہٗ وَفِی الْمُقَرَّبِیْنَ دَارَہٗ

(مجمع الزوائد، باب الدعاء فی الصلوۃ وبعدھا، حدیث نمبر 16981، صفحہ نمبر 109، جلد نمبر 10)

دعاء نمبر 35

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَأَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ

اے اللہ مجھے خاص اپنے پاس سے ہدایت بخش، اور مجھ پر اپنا فضل ڈال دے

وَأَسْبِغْ عَلَیَّ مِنْ رَّحْمَتِكَ وَأَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ

اور مجھ پر اپنی بھرپور رحمت فرما اور مجھ پر اپنی برکتیں نازل فرما

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ اچانک ایک بڑے میاں تشریف لائے جنہیں قبیصہ کہا جاتا تھا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ تم نے آنے کی کیوں تکلیف کی جبکہ تمہاری عمر بڑی ہوگئی ہے اور تمہاری ہڈیاں چُورہ ہوگئی ہیں، تو وہ بولے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری عمر بڑی ہوگئی ہے، میری ہڈیاں چُورہ ہوگئی ہیں، میری ہمت کمزور ہوچکی ہے اور میری موت کا وقت قریب آچکا ہے، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ پھر کہنا کیا کہا (یعنی دوبارہ کہو)؟ انہوں نے پھر وہی بات دوبارہ عرض کی، تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری اس بات کی وجہ سے آس پاس کے سب درخت اور پتھر بطور رحمت کے رو رہے ہیں، اپنی ضرورت پیش کرو کہ تمہارے حق کی ادائیگی ضروری ہوچکی ہے، وہ کہنے لگے کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمادیں جس کی بدولت اللہ تعالیٰ مجھے دنیا و آخرت دونوں میں نفع عطا فرمائیں اور دعا زیادہ لمبی نہ ہو کیونکہ میں بوڑھا آدمی ہوں مجھے کچھ یاد نہیں رہتا تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے دنیاوی نفع کے لئے عمل یہ ہے کہ جب تم صبح فجر کی نماز سے فارغ ہوجاؤ تو تین مرتبہ یہ کلمات کہہ لیا کرو

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِهٖ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ

ان کلمات کی برکت سے اللہ تعالیٰ تمہیں چار بیماریوں جذام، جنون، اندھے پن اور فالج سے بچائیں گے اور اپنی آخرت کے نفع کے لئے یہ دعا مانگا کرو:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ مِنْ عِنْدِكَ وَاَفِضْ عَلَیَّ مِنْ فَضْلِكَ وَانْشُرْ عَلَیَّ رَحْمَتَكَ
وَاَنْزِلْ عَلَیَّ مِنْ بَرَكَاتِكَ

پھر حضرت قبیصہ رضی اللہ عنہ نے ان کلمات کو پڑھا اور اپنی انگلیوں پر ان کلمات کی تعداد یعنی چار تک شمار کیا تو حضرت ابوبکر و حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے عرض کیا کہ یارسول اللہ آپ کے خالو تو چاروں انگلیوں کو مضبوطی سے

پکڑے جارہے ہیں، اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے کہ اگر اس نے ان کلمات کے ساتھ وفاداری کی اور ان کے پڑھنے کو نہیں چھوڑا تو اس کے لئے جنت کے چار دروازے کھول دیئے جائیں گے، ان میں سے جس دروازے سے چاہے جنت میں داخل ہو جائے۔

(عمل الیوم واللیلۃ، مایقول فی دبر صلوۃ الصبح، ح133، ص 97)

دعاء نمبر 36

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ

اے اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما اور مجھ پر عنایت فرما

إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

بے شک تُو ہی توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو میں نے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سو مرتبہ استغفار فرمایا اور پھر یہ کلمات کہے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ

یا آخر میں فرمایا اِنَّكَ تَوَّابٌ غَفُوْرٌ۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 5354، صفحہ نمبر 256، جلد نمبر 9، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 37

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ أَهْلِ الْهُدٰى وَأَعْمَالَ أَهْلِ

اے اللہ میں تجھ سے اہل ہدایت کے جیسی توفیق مانگتا ہوں اور صاحبان یقین کے جیسے اعمال

الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ أَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ أَهْلِ الصَّبْرِ

مانگتا ہوں اور توبہ والوں کے جیسا اخلاص مانگتا ہوں اور صبر والوں کے جیسا استقلال مانگتا ہوں

وَجِدَّ أَهْلِ الْخَشْيَةِ وَطَلَبَ أَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ أَهْلِ

اور خشیت والوں کے جیسی سعی مانگتا ہوں اور رغبت والوں کے جیسی طلب مانگتا ہوں اور پرہیز گاروں کے جیسی عبادت

الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ أَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى أَلْقَاكَ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ

مانگتا ہوں اور اہل علم کے جیسی معرفت مانگتا ہوں یہاں تک کہ تجھ سے ملوں اے اللہ میں

اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِيْ عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى أَعْمَلَ

تجھ سے اتنا خوف مانگتا ہوں جو مجھے تیری نافرمانیوں سے روک دے تاکہ تیری طاعت کا کوئی

بِطَاعَتِكَ عَمَلًا أَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى أُنَاصِحَكَ

ایسا عمل کر لوں جس سے تیری رضا کا مستحق بن جاؤں اور تجھ سے ڈر کر

بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى أُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ

تیرے حضور خالص توبہ کرلوں اور تجھ سے حیاء کرتے ہوئے تیرے لئے

حَيَآءً مِّنْكَ وَحَتّٰى أَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِي الْاُمُوْرِ كُلِّهَا

مخلصانہ نصیحت کروں اور تاکہ تمام معاملات میں تجھ پر بھروسہ کروں

وَحُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ

اور تیرے ساتھ نیک گمان رکھنے کی درخواست کرتا ہوں اے پاک ذات جس نے نور کو پیدا فرمایا ہے

صلوٰۃ التسبیح

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے کہا کہ اے لڑکے کیا میں تجھے محبوب نہ بنالوں؟ کیا تیرے نفع والی بات کروں؟ کیا میں تجھے عطا نہ کروں؟ تو میں نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ مجھے لگا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے مال کا ایک حصہ الگ کر کے دے دیں گے، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ روزانہ چار رکعتیں نفل ادا کیا کرو، اور اگر روزانہ نہ کرسکو تو ہر جمعہ کو، اور اگر ہر جمعہ کو بھی نہ ہو سکے تو ہر مہینے اور اگر ہر مہینے بھی نہ ہو سکے تو ہر سال اور اگر ہر سال بھی نہ ہو سکے تو زندگی میں ایک بار پڑھ لو (اور ان چار رکعت کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ) تم تکبیر تحریمہ کہو پھر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھو پھر پندرہ مرتبہ یہ کلمات کہو:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر رکوع کرو اور رکوع میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو، پھر رکوع سے اٹھ کر دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو، پھر سجدہ کرو اور سجدے میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو، پھر سجدہ سے اٹھو اور جلسے میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو، پھر دوسرا سجدہ کرو اور سجدے میں دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو، پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھو اور دس مرتبہ یہ کلمات پڑھو، (یہ ایک رکعت پوری ہوگئی) پھر تم بقیہ رکعتیں بھی اسی ترتیب سے ادا کرو پھر جب تم فارغ ہوجاؤ تو (آخری قعدے میں) تشہد کے بعد اور سلام سے پہلے اس طرح دعا مانگو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ تَوْفِيْقَ اَهْلِ الْهُدٰى وَاَعْمَالَ اَهْلِ الْيَقِيْنِ وَمُنَاصَحَةَ اَهْلِ التَّوْبَةِ وَعَزْمَ اَهْلِ الصَّبْرِ وَجِدَّ اَهْلِ الْحِسْبَةِ وَطَلَبَ اَهْلِ الرَّغْبَةِ وَتَعَبُّدَ اَهْلِ الْوَرَعِ وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ اَللّٰهُمَّ اَسْئَلُكَ مَخَافَةً تَحْجُزُنِیْ عَنْ مَعَاصِيْكَ حَتّٰى اَعْمَلَ بِطَاعَتِكَ عَمَلًا اَسْتَحِقُّ بِهٖ رِضَاكَ وَحَتّٰى اُنَاصِحَكَ بِالتَّوْبَةِ خَوْفًا مِّنْكَ وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَكَ وَحَتّٰى اَتَوَكَّلَ عَلَيْكَ فِی الْاُمُوْرِ وَحُسْنَ ظَنٍّ بِكَ سُبْحَانَ خَالِقِ النَّارِ

اے ابن عباس جب تم اس طرح دعا مانگو گے تو اللہ تعالیٰ تمہارے چھوٹے بڑے، پرانے نئے، پوشیدہ وظاہر، وہ گناہ جو جان بوجھ کر کئے اور وہ گناہ جو بھول میں کئے سب کو معاف فرمادیں گے۔ (المعجم الاوسط، حدیث نمبر 2318، صفحہ 14/3)

نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکورہ دعا اور المعجم الاوسط میں مذکورہ دعا میں کچھ الفاظ میں فرق ہے۔

❶ الحزب الاعظم میں وَجِدَّ اَهْلِ الْخَشْيَةِ ہے جبکہ المعجم الاوسط میں وَجِدَّ اَهْلِ الْحِسْبَةِ ہے۔

❷ الحزب الاعظم میں وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَلْقَاكَ ہے جبکہ المعجم الاوسط میں وَعِرْفَانَ اَهْلِ الْعِلْمِ حَتّٰى اَخَافَكَ ہے۔

❸ الحزب الاعظم میں وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حَيَآءً مِّنْكَ ہے جبکہ المعجم الاوسط میں وَحَتّٰى اُخْلِصَ لَكَ النَّصِيْحَةَ حُبًّا لَكَ ہے۔

❹ الحزب الاعظم میں سُبْحَانَ خَالِقِ النُّوْرِ جبکہ المعجم الاوسط میں سُبْحَانَ خَالِقِ النَّارِ ہے۔

مذکورہ بالا روایت میں صلوۃ التسبیح کا ذکر ہے اور اس کی ترغیب اور اس کے پڑھنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔

احادیث میں اس نماز کے دو طریقے بتائے گئے ہیں: اول یہ کہ کھڑے ہو کر الحمد شریف اور سورۃ کے بعد پندرہ مرتبہ اس تسبیح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ کو پڑھے پھر رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّیَ

اَلْعَظِیْمِ کے بعد دس مرتبہ پڑھے، پھر رکوع سے کھڑے ہو کر سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کے بعد دس مرتبہ پڑھے، پھر دونوں سجدوں میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی پڑھنے کے بعد دس دس مرتبہ پڑھے اور دونوں سجدوں کے درمیان جب بیٹھے تو دس مرتبہ پڑھے اور جب دوسرے سجدے سے اٹھے تو اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا اٹھے اور بجائے کھڑے ہونے کے بیٹھ جائے اور دس مرتبہ اس تسبیح کو پڑھ کر بغیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہے کھڑا ہو جائے اور دو رکعت کے بعد تشہد میں اور اسی طرح چوتھی رکعت کے بعد تشہد میں پہلے ان کلموں کو دس دس مرتبہ پڑھے پھر اَلتَّحِیَّاتُ پڑھے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ پہلی رکعت میں ثناء (سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ ...الخ) کے بعد سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اس تسبیح کو پڑھے اور پھر سورۂ فاتحہ اور سورۃ کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور باقی سب طریقہ بدستور وہی ہے، البتہ دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت کے شروع میں سورۂ فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ اس تسبیح کو پڑھا جائے گا، اس دوسرے طریقے سے پڑھنے کی صورت میں نہ تو دوسرے سجدے کے بعد بیٹھنے کی ضرورت ہے اور نہ اَلتَّحِیَّاتُ کے ساتھ اس تسبیح کو پڑھنے کی ضرورت ہے۔

علماء نے لکھا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ کبھی ایک طریقے سے پڑھ لیا کرے کبھی دوسرے طریقے سے، چونکہ یہ نماز عام طور سے رائج نہیں ہے اس لئے اس کے متعلق چند مسائل بھی لکھے جاتے ہیں تاکہ پڑھنے والوں کو سہولت ہو۔

مسئلہ: اس نماز کے لئے قرآن کی کوئی سورت متعین نہیں جو سورت چاہے پڑھے۔

مسئلہ: ان تسبیحات کی گنتی زبان سے ہرگز نہ کریں ورنہ نماز ٹوٹ جائے گی، انگلیوں کو بند کر کے گننا اور تسبیح ہاتھ میں لے کر اس پر گننا جائز تو ہے مگر مکروہ ہے، بہتر یہ ہے کہ انگلیاں جس طرح اپنی جگہ پر رکھی ہیں ویسی ہی رہیں اور ہر کلمہ پر ایک ایک انگلی کو اس کی جگہ پر ہی دباتا رہے۔

مسئلہ: اگر کسی جگہ تسبیح پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکن میں اس عدد کو پورا کرے، البتہ بھولے ہوئے کی قضاء رکوع سے اٹھ کر اور دو سجدوں کے درمیان نہ کرے، اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد اگر بیٹھے تو ان میں بھی بھولے ہوئے کی قضاء نہ کرے بلکہ صرف ان کے بعد جو رکن ہو اس میں بھولی ہوئی بھی پڑھ لے، مثلاً اگر رکوع میں پڑھنا بھول گیا تو ان تسبیحات کو پہلے سجدہ میں پڑھ لے، اسی طرح پہلے سجدہ کی دوسرے سجدہ میں اور دوسرے سجدہ کی دوسری رکعت میں کھڑا ہو کر پڑھ لے اور اگر رہ جائے تو آخری قعدہ میں اَلتَّحِیَّاتُ سے پہلے پڑھ لے۔

مسئلہ: اگر کسی وجہ سے سجدۂ سہو پیش آجائے تو اس میں ان تسبیحات کو نہیں پڑھنا چاہیے اس لئے کہ مقدار تین سو ہے اور وہ پوری ہو چکی، ہاں اگر کسی وجہ سے اس مقدار میں کمی رہ گئی ہو تو سجدۂ سہو میں پڑھ لے۔

مسئلہ: اس نماز کو اوقاتِ مکروہ کے علاوہ باقی دن رات کے تمام اوقات میں پڑھنا جائز ہے، البتہ زوال کے بعد پڑھنا زیادہ بہتر ہے، یا پھر دن میں کسی بھی وقت، یا پھر رات میں۔

مختصر صلوٰۃ التسبیح

مشہور صلوٰۃ التسبیح تو یہی ہے جس کی تفصیل اوپر لکھی گئی ہے، بعض احادیث میں ایک اور صورت بھی منقول ہے جو دینی اور دنیاوی مقاصد کے پورا ہونے کے لئے مجرب ہے جسے عام طور پر مختصر صلوٰۃ التسبیح بھی کہا جاتا ہے، سنن الترمذی میں ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ام سلیم رضی اللہ عنہا نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر عرض کیا کہ مجھے کچھ ایسے کلمات سکھا دیجئے جنہیں میں نماز میں پڑھا کروں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ دس بار اَللّٰہُ اَکْبَر پڑھو، دس بار سُبْحَانَ اللّٰہ پڑھو، دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰہ پڑھو، پھر جو چاہو مانگو، وہ (اللہ) ہر چیز پر ہاں، ہاں کہتا ہے"، (یعنی قبول کرتا ہے)۔ (سنن الترمذی، باب ما جاء فی صلوۃ التسبیح، حدیث نمبر 481، صفحہ نمبر 99)

علامہ مناوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس کے مکمل فوائد جب ملیں گے جب کہ نماز میں ان کلمات کے معانی کا بھی دھیان رکھا جائے صرف زبان کی حرکت نہ ہو۔

اس مختصر صلوٰۃ التسبیح میں دس دس مرتبہ جن کلمات کو پڑھنے کا ذکر ہے، نماز کے اندر ان کی کوئی خاص جگہ حدیث شریف میں مقرر نہیں ہے اور علماء ومشائخ سے منقول ہونا بھی نظر سے نہیں گزرا، اس لئے نمازی کو اختیار ہے کہ نماز کے جس رکن میں چاہے ان کو پڑھے، یا اَلتَّحِیَّاتُ کے آخر میں پڑھ لے۔

جو لوگ مکمل صلوۃ التسبیح پڑھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں یا اس کے پڑھنے کی فرصت نہ ہو وہ آسانی سے مختصر صلوۃ التسبیح پڑھ سکتے ہیں بلکہ روزانہ پڑھ سکتے ہیں، اور پھر اپنی مغفرت وبخشش کی اور دیگر اچھے مقاصد میں کامیابی کی دعا مانگ سکتے ہیں۔

دعاء نمبر 38

اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَآءَةً وَّلَا تَأْخُذْنَا بَغْتَةً

اے اللہ ہمیں اچانک موت مت دینا اور اچانک ہماری پکڑ نہ فرمانا

وَّلَا تَغْفُلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِيَّةٍ

اور کسی کے حق اور کسی کی وصیت سے ہمیں غافل مت کرنا

مذکورہ بالا دعا ایک طویل دعا کا حصہ ہے جسے امام طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے **المعجم الاوسط** میں نقل کیا ہے،

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عیدین کی دعاؤں میں سے ایک دعا یہ بھی تھی:

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ عِيْشَةً تَقِيَّةً وَّمِيْتَةً سَوِيَّةً وَّمَرَدًّا غَيْرَ مُخْزٍ وَّلَا فَاضِحٍ

اے اللہ ہم تجھ سے صاف زندگی اور آسان موت کا سوال کرتے ہیں اور ایسی لوٹنے کی جگہ کا سوال کرتے ہیں جہاں نہ رسوائی ہو اور نہ ہی خواری ہو

اَللّٰهُمَّ لَا تُهْلِكْنَا فُجَاءَةً وَّلَا تَأْخُذْنا بَغْتَةً وَّلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ وَّلَا وَصِيَّةٍ

اے اللہ ہمیں اچانک موت مت دینا اور اچانک ہماری پکڑ نہ فرمانا اور کسی کے حق اور کسی کی وصیت سے ہمیں غافل مت کرنا

اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَفَافَ وَالْغِنٰى وَالتُّقٰى وَالْهُدٰى وَحُسْنَ عَاقِبَةِ الْاٰخِرَةِ وَالدُّنْيَا

اے اللہ ہم تجھ سے پاک دامنی اور بے نیازی کا سوال کرتے ہیں اور پرہیزگاری اور ہدایت طلب کرتے ہیں اور دنیا و آخرت کی بھلائی طلب کرتے ہیں

وَنَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ وَالشِّقَاقِ وَالرِّيَاءِ وَالسُّمْعَةِ فِي دِيْنِكَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ

اور شک اور اختلاف سے اور ریاکاری اور بناوٹ سے دینی باتوں میں تیری پناہ مانگتے ہیں اے دلوں کے پھیرنے والے اللہ

لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ

ہمارے قلوب کو ہدایت دینے کے بعد سیدھی راہ سے مت پھیر اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما بے شک تو ہی بڑا دینے والا ہے

(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 7572، صفحہ نمبر 306، جلد نمبر 7، مطبوعہ دار الحرمین)

نوٹ: **الحزب الاعظم** میں وَّلَا تَغْفُلْنَا عَنْ حَقٍّ جبکہ **المعجم الاوسط** میں وَّلَا تُعْجِلْنَا عَنْ حَقٍّ ہے۔

دعاء نمبر 39

اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ

اے اللہ قبر میں میری وحشت کو انس سے بدل دینا اے اللہ مجھ پر

بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی

قرآن مجید کے طفیل رحم فرما اور اسے میرے لئے امام اور نور اور ہدایت

وَرَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ

اور رحمت بنا اے اللہ میں اس قرآن میں سے جو بھول جاؤں وہ مجھے یاد کرادے اور جن باتوں سے میں جاہل ہوں

مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ تِلَاوَتَہٗ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاٰنَآءَ

اس کا علم مجھے عطا فرما اور مجھے دن رات اس کی تلاوت کی توفیق نصیب فرما

النَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

اور اس قرآن کو میرے حق میں حجت بنا اے رب العالمین

الجامع الصغیر میں حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جب تم میں سے کوئی قرآن شریف کو ختم کرے تو یہ دعا مانگے: اَللّٰھُمَّ اٰنِسْ وَحْشَتِیْ فِیْ قَبْرِیْ (الجامع الصغیر، حدیث نمبر 571، صفحہ نمبر 41)

تخریج احادیث احیاء علوم الدین میں آپ ﷺ کے اس معمول کا ذکر فرمایا ہے کہ آپ ﷺ قرآن کریم کی مختلف آیات کی تلاوت کے موقع پر ان آیات کی مناسبت سے دعا مانگا کرتے تھے، مثلاً آیات رحمت کی تلاوت کے موقع پر اللہ تعالیٰ سے اس کی رحمت مانگا کرتے تھے اور آیات عذاب کی تلاوت کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے عذاب سے پناہ مانگا کرتے تھے، ان ہی دعاؤں کے ذیل میں ختم قرآن کی دعا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ ختم قرآن کے موقع پر یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ ارْحَمْنِیْ بِالْقُرْاٰنِ الْعَظِیْمِ وَاجْعَلْہُ لِیْ اِمَامًا وَّنُوْرًا وَّھُدًی
وَرَحْمَۃً اَللّٰھُمَّ ذَکِّرْنِیْ مِنْہُ مَا نَسِیْتُ وَعَلِّمْنِیْ مِنْہُ مَا جَھِلْتُ وَارْزُقْنِیْ
تِلَاوَتَہٗ اٰنَآءَ اللَّیْلِ وَاٰنَآءَ النَّھَارِ وَاجْعَلْہُ لِیْ حُجَّۃً یَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ

(تخریج احادیث احیاء علوم الدین، حدیث نمبر 829، صفحہ نمبر 830-829)

دعاء نمبر 40

اَللّٰهُمَّ أَنَا عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ

اے اللہ میں تیرا بندہ ہوں اور تیرے بندے کا بیٹا ہوں اور تیری بندی کا بیٹا ہوں

نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ أَتَقَلَّبُ فِيْ قَبْضَتِكَ وَأُصَدِّقُ

میری پیشانی تیرے ہاتھ میں ہے تیرے قبضۂ قدرت میں چلتا پھرتا ہوں اور تیری ملاقات کی

بِلِقَآئِكَ وَأُوْمِنُ بِوَعْدِكَ أَمَرْتَنِيْ فَعَصَيْتُ

تصدیق کرتا ہوں اور تیرے وعدہ پر ایمان رکھتا ہوں تو نے مجھے حکم دیا لیکن میں نے اس کی نافرمانی کی

وَنَهَيْتَنِيْ فَأَبَيْتُ هٰذَا مَكَانُ الْعَآئِذِ بِكَ مِنَ

اور تو نے جس کام سے ممانعت فرمائی تو میں نے انکار کیا یہ آگ سے تیری پناہ مانگنے والے

النَّارِ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحٰنَكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ

کا مقام ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں ، تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ستم ڈھایا

فَاغْفِرْ لِيْ إِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّآ أَنْتَ

پس مجھے بخش دے بے شک تیرے سوا گناہوں کو کوئی نہیں بخشتا

مذکورہ بالا دعا علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب **الکلم الطیب والقول المختار فی الماثور من الدعوات والاذکار** میں قرآن شریف کے ختم کی دعاؤں کے تحت سجدہ تلاوت کی دعاؤں میں کچھ الفاظ کے اضافے کے ساتھ نقل فرمائی ہے، مذکورہ کتاب میں موجود دعا کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اَنَا عَبْدُكَ اِبْنُ عَبْدِكَ اِبْنُ اَمَتِكَ نَاصِيَتِيْ بِيَدِكَ اَتَقَلَّبُ فِيْ قَبْضَتِكَ
مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ نَافِذٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ وَاُصَدِّقُ بِلِقَآئِكَ وَاُوْمِنُ بِوَعْدِكَ اَمَرْتَنِيْ
فَعَصَيْتُ وَنَهَيْتَنِيْ فَاَبَيْتُ هٰذَا مَكَانُ الْعَآئِذِ بِكَ مِنَ النَّارِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ
سُبْحٰنَكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ فَاغْفِرْ لِيْ فَاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّآ اَنْتَ

(الکلم الطیب والقول المختار فی الماثور من الدعوات والاذکار، صفحہ نمبر 68، مطبوعہ دار ابن حزم بیروت)

دعاء نمبر 41

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَبِكَ الْمُسْتَغَاثُ

اے اللہ! تیری ہی تعریف ہے اور تیری طرف ہی شکایت ہے اور تجھ سے ہی فریاد کی جاتی ہے

وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ

اور تجھ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے اور گناہوں سے بچنے اور نیکی کرنے کی طاقت اللہ کے بغیر نہیں ہے

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ سکھاؤں جو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے ساتھ دریا پار کرتے ہوئے کہے تھے؟ ہم نے عرض کیا کہ کیوں نہیں اے اللہ کے رسول! ضرور بتائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَإِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَأَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ

حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے یہ کلمات اپنے استاذ حضرت شقیقؒ سے سنے انہیں کبھی ترک نہیں کیا اور حضرت شقیقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے یہ کلمات سنے ہیں انہیں ترک نہیں کیا، اور حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے جب سے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ کلمات سنے ہیں انہیں ترک نہیں کیا۔

حضرت اعمش رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ (میں ان کلمات کو ہمیشہ پڑھتا تھا) تو میرے خواب میں ایک آدمی آیا اور کہنے لگا کہ اے سلیمان! اس دعا میں یہ کلمات بڑھا دو:

وَنَسْتَعِيْنُكَ عَلٰى فَسَادٍ فِيْنَا وَنَسْئَلُكَ صَلَاحَ أَمْرِنَا كُلِّهٖ

اور ہم اپنی خرابی میں تیری مدد چاہتے ہیں اور اپنے ہر کام میں درستی چاہتے ہیں

(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 3394، صفحہ نمبر 356، جلد نمبر 3)

نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکور دعا میں وَبِكَ الْمُسْتَغَاثُ کا اضافہ ہے۔

دعاء نمبر 42

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ وَإِبْرَاهِيْمَ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے نبی سیدنا محمد ﷺ کے وسیلے سے اور تیرے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام

خَلِيْلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيِّكَ وَعِيْسٰى رُوْحِكَ

کے وسیلے سے اور تیرے ہمراز حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وسیلے سے اور تیری روح وکلمہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام

وَكَلِمَتِكَ وَبِكَلَامِ مُوْسٰى وَإِنْجِيْلِ عِيْسٰى وَزَبُوْرِ

کے وسیلے سے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے کلام کی حرمت کے وسیلے سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی انجیل کے وسیلے سے

دَاوٗدَ وَفُرْقَانِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اور حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور کے وسیلے سے اور سیدنا محمد ﷺ کے فرقان (قرآن مجید) کے وسیلے سے

وَسَلَّمَ وَبِكُلِّ وَحْيٍ أَوْحَيْتَهٗ أَوْ قَضَآءٍ قَضَيْتَهٗ أَوْ

اور ہر اس وحی کے وسیلے سے جو تو نے بھیجی ، یا اس حکم کے وسیلے سے جس کو تو نے جاری فرمایا

سَآئِلٍ أَعْطَيْتَهٗ أَوْ فَقِيْرٍ أَغْنَيْتَهٗ أَوْ غَنِيٍّ أَفْقَرْتَهٗ

یا سائل جسے تو نے عطا فرمایا یا محتاج جس کو تو نے تونگر کیا یا تونگر جسے تو نے محتاج بنایا

أَوْ ضَآلٍّ هَدَيْتَهٗ وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَهٗ

یا گمراہ جسے تو نے ہدایت بخشی، اور میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے اس نام کی حرمت کے وسیلے سے جسے تو نے

عَلٰى مُوْسٰى وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا اور تجھ سے مانگتا ہوں تیرے اس نام کی حرمت کے وسیلے سے جسے تو نے

الْاَرْضِ فَاسْتَقَرَّتْ وَعَلَى السَّمٰوٰتِ فَاسْتَقَلَّتْ

زمین پر رکھا تو وہ قرار پکڑ گئی اور آسمان پر رکھا تو وہ قائم ہوگئے

وَعَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ

اور پہاڑوں پر رکھا تو وہ گڑ گئے اور میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے اس نام کی حرمت کے وسیلے سے

اسْتَقَرَّ بِهٖ عَرْشُكَ وَأَسْئَلُكَ بِاسْمِكَ الطَّاهِرِ

جس سے تیرے عرش نے قرار پکڑا اور میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے پاک صاف نام کی

الْمُطَهَّرِ الْمُنَزَّلِ فِيْ كِتَابِكَ مِنْ لَّدُنْكَ وَبِاسْمِكَ

حرمت کے وسیلے سے جو تیری کتاب میں تیرے پاس سے اتارا گیا اور تیرے اس نام

الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَعَلَى اللَّيْلِ

کی حرمت کے وسیلے سے جسے تو نے دن پر رکھا تو وہ روشن ہوگیا اور رات پر رکھا

فَاَظْلَمَ وَبِعَظَمَتِكَ وَ كِبْرِيَآئِكَ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ أَنْ

تو وہ تاریک ہوگئی اور تیری عظمت اور کبریائی کی حرمت کے وسیلے سے اور تیری ذات کے نور کی حرمت کے وسیلے سے

تَرْزُقَنِيَ الْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ وَتُخْلِطَهٗ بِلَحْمِيْ وَدَمِيْ

کہ مجھے قرآن مجید نصیب فرما اور اسے میرے گوشت اور میرے خون

وَسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَتَسْتَعْمِلَ بِهٖ جَسَدِيْ بِحَوْلِكَ

اور میری قوت سماعت اور میری قوت بینائی میں پیوست فرما دے اور میرے بدن کو اس پر عامل بنا اپنے زور

وَقُوَّتِكَ فَاِنَّهٗ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ

اور اپنی طاقت سے بےشک نہ زور ہے نہ طاقت مگر تجھ سے

مذکورہ بالا دعا **تخریج احادیث احیاء علوم الدین** میں مذکور ہے البتہ وہاں کچھ الفاظ کا اضافہ ہے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور فرمایا کہ میں قرآن یاد کرتا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں رہتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں یہ دعا تعلیم فرمائی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّكَ وَإِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلِكَ وَمُوْسٰى نَجِيِّكَ وَعِيْسٰى كَلِمَتِكَ وَرُوْحِكَ وَبِتَوْرَاةِ مُوْسٰى وَإِنْجِيْلِ عِيْسٰى وَزَبُوْرِ دَاوُدَ وَفُرْقَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَبِكُلِّ وَحْيٍ أَوْحَيْتَهٗ أَوْ قَضَاءٍ قَضَيْتَهٗ أَوْ سَائِلٍ أَعْطَيْتَهٗ أَوْ فَقِيْرٍ أَغْنَيْتَهٗ أَوْ ضَالٍّ هَدَيْتَهٗ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ أَنْزَلْتَهٗ عَلٰى مُوْسٰى وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ بَثَثْتَ بِهٖ أَرْزَاقَ الْعِبَادِ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ وَضَعْتَهٗ عَلَى الْأَرْضِ

فَاسْتَقَرَّتْ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ وَضَعْتَهُ عَلَى السَّمٰوٰاتِ فَاسْتَقَلَّتْ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ وَضَعْتَهُ عَلَى الْجِبَالِ فَرَسَتْ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ اسْتَقَلَّ بِهٖ عَرْشُكَ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الطُّهْرِ الطَّاهِرِ الْأَحَدِ الصَّمَدِ الْوِتْرِ الْمُنَزَّلِ فِيْ كِتَابِكَ مِنْ لَّدُنْكَ مِنَ النُّوْرِ الْمُبِيْنِ وَأَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِيْ وَضَعْتَهُ عَلَى النَّهَارِ فَاسْتَنَارَ وَعَلَى اللَّيْلِ فَأَظْلَمَ وَبِعَظَمَتِكَ وَكِبْرِيَائِكَ وَبِنُوْرِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ أَنْ تَرْزُقَنِيَ الْقُرْاٰنَ وَالْعِلْمَ بِهٖ وَتُخْلِطَهُ بِلَحْمِيْ وَدَمِيْ وَسَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَتَسْتَعْمِلَ بِهٖ جَسَدِيْ بِحَوْلِكَ وَقُوَّتِكَ فَإِنَّهُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

(تخریج احادیث احیاء علوم الدین، حدیث نمبر 994، صفحہ نمبر 779، مطبوعہ دار العاصمۃ الریاض)

دعاء نمبر 43

بِسْمِ اللّٰهِ ذِي الشَّانِ عَظِيْمِ الْبُرْهَانِ شَدِيْدِ السُّلْطَانِ

اللہ کے نام سے جو شان والا ہے، بڑی دلیل والا ہے، زبردست سلطنت والا ہے،

مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

جو اللہ چاہے وہ ہوتا ہے، میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں شیطان مردود سے

حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جو بھی شخص صبح شام اس دعا کو پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھتے ہیں، وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ ذِي الشَّانِ عَظِيْمِ الْبُرْهَانِ شَدِيْدِ السُّلْطَانِ
مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

(الفردوس بماثور الخطاب، حدیث نمبر 6053، صفحہ نمبر 19، جلد نمبر 4، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

حضرت ہشام بن عروہ فرماتے ہیں کہ عمر بن عبدالعزیز اپنے خلیفہ بننے سے پہلے میرے والد (حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہما) کے پاس آئے اور ان سے کہا کہ رات کو میں نے عجیب بات دیکھی، میں رات میں اپنی چھت پر سویا ہوا تھا کہ راستے پر آوازیں محسوس کیں، جب جھانک کر دیکھا تو ایسا محسوس ہوا کہ شیاطین جوق در جوق آرہے ہیں، یہاں تک کہ میرے مکان کے پیچھے ایک کھنڈر میں جمع ہو گئے، پھر ابلیس بھی آ گیا جب سب جمع ہو گئے تو اس نے چیخ

کر کہا کہ کون ہے جو میرے پاس عروہ بن زبیر کو لائے گا؟ تو ایک جماعت کھڑی ہوئی اور کہا کہ ہم لائیں گے، وہ گئے اور واپس چلے آئے اور کہا کہ ہم ان پر قابو نہ پا سکے، تو ابلیس دوبارہ پہلے کے مقابلے میں زیادہ چیخا اور کہا کہ کون ہے جو میرے پاس عروہ بن زبیر کو لائے گا؟ تو ایک اور جماعت اُٹھی اور کہا کہ ہم لائیں گے وہ جماعت روانہ ہوئی اور کافی دیر کے بعد وہ جماعت بھی واپس آ گئی اور کہا کہ ہم ان پر قابو نہ پا سکے، اس پر وہ پھر بہت زور سے چیخا یہاں تک کہ میں یہ سمجھا کہ زمین پھٹ گئی تو وہ شیاطین تیزی دکھانے لگے تو ابلیس نے پھر چیخ کر کہا کہ کون ہے جو میرے پاس عروہ بن زبیر کو لائے گا؟ تو ایک تیسری جماعت اُٹھی اور کہا کہ ہم لائیں گے اور یہ جماعت بھی جا کر بہت دیر میں واپس آ گئی اور کہا کہ ہم ان پر قادر نہیں ہو سکے، اس پر ابلیس غضبناک ہو کر چلا گیا اور شیاطین بھی اس کے پیچھے چلے گئے۔ حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یہ قصہ سن کر عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ سے فرمایا کہ میرے والد حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ سنا کہ جو شخص دن اور رات کے شروع میں اس دعا کو پڑھتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے ابلیس اور اس کے لشکر سے محفوظ رکھتے ہیں، وہ دعا یہ ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ذِى الشَّانِ عَظِيْمِ الْبُرْهَانِ
شَدِيْدِ السُّلْطَانِ مَا شَآءَ اللّٰهُ كَانَ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

(کنز العمال، حدیث نمبر 5017، صفحہ نمبر 664، جلد نمبر 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 44

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لِيْ فِي الْمَوْتِ وَفِيْمَا بَعْدَ الْمَوْتِ

اے اللہ میرے لئے موت اور موت کے بعد کی زندگی میں برکت عطا فرما

(25 بار پڑھیں)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا جسے اللہ کے راستے میں قتل کیا گیا صرف وہی شہید ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے عائشہ اس طرح تو میری امت میں شہداء کی تعداد بہت کم رہ جائے گی، جو شخص بھی دن میں پچیس مرتبہ مذکورہ بالا دعا پڑھے گا پھر چاہے اس کی موت اس کے بستر پر ہی کیوں نہ آئے اللہ تعالیٰ اسے شہید کا اجر عطا فرمائیں گے۔

(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 7676، صفحہ نمبر 343، جلد نمبر 7، مطبوعہ دار الحرمین)

دعاء نمبر 45

اَللّٰھُمَّ لَا تُؤَمِّنَّا مَکْرَکَ وَلَا تُنْسِنَا ذِکْرَکَ وَلَا تَھْتِکْ

اے اللہ ہمیں اپنی تدبیر سے بےخوف نہ بنا اور ہمیں اپنی یاد سے غافل مت فرما اور ہم سے اپنی پردہ پوشی کو

عَنَّا سِتْرَکَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِیْنَ

دور نہ فرما اور ہمیں اہل غفلت میں سے مت بنا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص سوتے ہوئے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ لَا تُؤَمِّنَّا مَکْرَکَ وَلَا تُنْسِنَا ذِکْرَکَ وَلَا تَھْتِکْ عَنَّا

اے اللہ ہمیں اپنی تدبیر سے بےخوف نہ بنا اور ہمیں اپنی یاد سے غافل مت فرما اور ہم سے اپنی پردہ پوشی کو

سِتْرَکَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْغَافِلِیْنَ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْنَا فِیْ اَحَبِّ

دور نہ فرما اور ہمیں اہل غفلت میں سے مت بنا اے اللہ ہمیں اپنے نزدیک بہترین اوقات میں

الْاَوْقَاتِ اِلَیْکَ حَتّٰی نَذْکُرَکَ فَتَذْکُرَنَا وَنَسْاَلَکَ فَتُعْطِیَنَا

بیدار فرما یہاں تک کہ ہم ان اوقات میں تجھے یاد کریں تو تو بھی ہمیں یاد کرے اور ہم تجھ سے مانگیں تو تو ہمیں عطا فرمائے

وَنَدْعُوَکَ فَتَسْتَجِیْبَ لَنَا وَنَسْتَغْفِرَکَ فَتَغْفِرَ لَنَا

اور ہم تجھ سے دعا مانگیں تو تو ہماری دعا کو قبول فرمائے اور ہم تجھ سے استغفار کریں تو تو ہمیں معاف فرما دے

تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتے کو مقرر فرماتے ہیں جو اس بندے کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک محبوب ترین اوقات میں بیدار کر دیتا ہے۔ (تخریج احادیث احیاء علوم الدین، حدیث نمبر 1003، صفحہ نمبر 788)

دعاء نمبر 46

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ ضِیْقِ الدُّنْیَا

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی تنگی سے

وَضِیْقِ یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ

اور قیامت کے دن کی تنگی سے

حضرت شریق ہوزنی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گیا اور ان

سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ جب رات میں نیند سے جاگتے تو سب سے پہلے کیا کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو تم سے پہلے کسی نے نہیں پوچھی، آپ ﷺ جب رات میں نیند سے جاگتے تو دس بار، اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے، اور دس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰه کہتے، اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ کہتے، اور دس بار سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ کہتے، اور دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہتے، اور دس بار لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ کہتے، پھر دس بار یہ دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ ضِيْقِ الدُّنْيَا وَضِيْقِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ

اے اللہ! میں تیری پناہ مانگتا ہوں دنیا کی تنگی سے اور قیامت کے دن کی تنگی سے

پھر نماز شروع کرتے۔ (سنن ابی داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، ح5085، ص548، طبیت الافکار الدولیۃ)

حضرت عاصم بن حمید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ رسول اللہ ﷺ رات میں تہجد کس دعا سے شروع کرتے تھے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ تم نے مجھ سے ایسی بات پوچھی ہے جو کسی نے نہیں پوچھی، آپ ﷺ دس بار اَللّٰهُ اَكْبَر کہتے، اور دس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ کہتے، اور دس بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ کہتے، اور یہ دعا مانگتے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَاهْدِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ

اے اللہ! میری مغفرت فرما، مجھے ہدایت دے، مجھے روزی عطا کر، مجھے محفوظ رکھ

اور آپ ﷺ قیامت کے روز (سوال کے لیے) کھڑے ہونے کی پریشانی سے اللہ کی پناہ مانگتے۔

(سنن النسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من ضیق المقام الخ، ح5545، ص1243، ط دار الفکر)

دعاء نمبر 47

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ وَدَفْعَ

اے اللہ میں تجھ سے تیری جلد عافیت کا سوال کرتا ہوں اور تیری آزمائش کے

بَلَآئِكَ وَخُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْيَا إِلٰى رَحْمَتِكَ

دور ہونے کا سوال کرتا ہوں اور دنیا سے تیری رحمت کی طرف خروج کا سوال کرتا ہوں

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل میرے پاس آئے اور مجھ سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس بات کا حکم دیتے ہیں کہ آپ اللہ سے یہ دعا مانگیں کہ اللہ تعالیٰ ان میں سے ایک چیز آپ کو عطا

فرمائیں گے (وہ دعا یہ ہے):

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ وَخُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْيَا اِلٰى رَحْمَتِكَ

(کنز العمال، حدیث نمبر 3698، صفحہ نمبر 190، جلد نمبر 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

صحیح ابن حبان میں ہے کی روایت میں اس دعا کہ الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ اَوْ صَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ
اَوْ خُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْيَا اِلٰى رَحْمَتِكَ

(صحیح ابن حبان، کتاب الرقایق، باب الادعیۃ، حدیث نمبر 922، صفحہ نمبر 202، جلد نمبر 3، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

مستدرک حاکم کی روایت میں اس دعا کہ الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ تَعْجِيْلَ عَافِيَتِكَ وَصَبْرًا عَلٰى بَلِيَّتِكَ
اَوْ خُرُوْجًا مِّنَ الدُّنْيَا اِلٰى رَحْمَتِكَ

(المستدرک للحاکم، کتاب الدعاء والتکبیر الخ، حدیث نمبر 1917، صفحہ نمبر 703، جلد نمبر 1، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

دعاء نمبر 48

يَا مَنْ يَّكْفِيْ عَنْ كُلِّ أَحَدٍ وَّلَا يَكْفِيْ مِنْهُ أَحَدٌ

اے وہ ذات جو ہر ایک کی طرف سے کفایت کرتی ہے اور اس سے کوئی کفایت نہیں کرسکتا

يَّا أَحَدَ مَنْ لَّا أَحَدَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ

اے وہ یکتا ذات جس کے لئے اور کوئی ذات یکتا نہیں اے وہ ذات جو اس کا سہارا ہے جس کا کوئی سہارا نہیں

اِنْقَطَعَ الرَّجَآءُ إِلَّا مِنْكَ نَجِّنِيْ مِمَّا أَنَا فِيْهِ

تیرے سوا سب سے امیدیں منقطع ہوگئیں ، میں جس کام میں مبتلا ہوں مجھے اس سے نجات دے

وَأَعِنِّيْ عَلٰى مَا أَنَا عَلَيْهِ مِمَّا نَزَلَ بِيْ بِجَاهِ

اور میری موجودہ تکلیف سے جو مجھ پر نازل ہوئی میری مدد فرما

وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْكَ اٰمِيْنَ

اپنی کریم ذات کی حرمت کے صدقے سے اور سیدنا محمد ﷺ کے اس حق کے صدقے سے جو تجھ پر ہے آمین

حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب کسی شخص کو شیطان یا سلطان (اہل سلطنت) سے

نقصان کا اندیشہ ہو تو وہ یہ دعا پڑھے:

يَا مَنْ يَّكْفِيْ مِنْ كُلِّ اَحَدٍ وَّلَا يَكْفِيْ مِنْهُ اَحَدٌ يَّا اَحَدَ مَنْ لَّا اَحَدَ لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ اِنْقَطَعَ الرَّجَآءُ اِلَّا مِنْكَ فَاكْفِنِيْ مِمَّا اَنَا فِيْهِ وَاَعِنِّيْ عَلٰى مَا اَنَا عَلَيْهِ مِمَّا قَدْ نَزَلَ بِيْ بِجَاهِ وَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَبِحَقِّ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ اٰمِيْنَ

(الفردوس بماثور الخطاب، حدیث نمبر 1282، صفحہ نمبر 324، جلد نمبر 1، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

دعاء نمبر 49

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِيْ بِعَيْنِكَ الَّتِيْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِيْ

اے اللہ میری نگہبانی فرما اپنی آنکھ سے جو کبھی سوتی نہیں اور مجھے آغوش میں لے لے

بِرُكْنِكَ الَّذِيْ لَا يُرَامُ وَارْحَمْنِيْ بِقُدْرَتِكَ عَلَيَّ

اپنی سطوت کے جس کے پاس کوئی پھٹک نہیں سکتا اور مجھ پر رحم فرما بوجہ قدرت کے مجھ پر

فَلَآ اَهْلِكُ وَاَنْتَ رَجَآئِيْ فَكَمْ مِنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ

پس میں ہلاک نہ ہوجاؤں اور تو میری امید گاہ ہے بہت سی نعمتیں ہیں جو تو نے مجھ پر فرمائیں

بِهَا عَلَيَّ قَلَّ لَكَ بِهَا شُكْرِيْ وَكَمْ مِّنْ بَلِيَّةٍ

اور میرا ان پر شکر کم ہوا اور بہت سی آزمائشیں ہیں

ابْتَلَيْتَنِيْ بِهَا قَلَّ لَكَ بِهَا صَبْرِيْ فَيَا مَنْ قَلَّ

جن میں تو نے مجھے مبتلا فرمایا اور میرا ان پر صبر کم ہوا پس اے وہ ذات کہ جس کی

عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِيْ فَلَمْ يَحْرِمْنِيْ وَيَا مَنْ قَلَّ

نعمت کے وقت میرا شکر کم ہوا اس کے باوجود اس نے مجھے محروم نہ کیا اور اے وہ ذات کہ جس کے

عِنْدَ بَلِيَّتِهٖ صَبْرِيْ فَلَمْ يَخْذُلْنِيْ وَيَا مَنْ رَّاٰنِيْ عَلٰى

ابتلاء کے وقت میرا صبر کم ہوا لیکن اس نے میرا ساتھ نہ چھوڑا اور اے وہ ذات جس نے مجھے

الْخَطَايَا فَلَمْ يَفْضَحْنِيْ يَا ذَا الْمَعْرُوْفِ الَّذِيْ

غلطیوں پر دیکھا تو رسوا نہ کیا اے ایسے احسان والے جو کبھی

لَا يَنْقَضِيْ أَبَدًا وَيَا ذَا النَّعْمَآءِ الَّتِيْ لَا تُحْصٰى أَبَدًا

ختم نہ ہو اور اے ایسے انعام والے جس کی کبھی شمار نہ ہوسکے

أَسْئَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور آل سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

وَّبِكَ أَدْرَأُ فِيْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ وَالْجَبَابِرَةِ

اور تیرے ہی برتے پر میں اپنے دشمنوں اور زور آوروں کو دفع کرتا ہوں

اَللّٰهُمَّ أَعِنِّيْ عَلٰى دِيْنِيْ بِالدُّنْيَا وَعَلٰى اٰخِرَتِيْ

اے اللہ میری مدد فرما میرے دین پر بذریعہ دنیا کے اور میری آخرت پر

بِالتَّقْوٰى وَاحْفَظْنِيْ فِيْمَا غِبْتُ عَنْهُ وَلَا تَكِلْنِيْ إِلٰى

بذریعہ تقویٰ کے اور میری حفاظت فرما ان چیزوں سے جو مجھ سے اوجھل ہیں اور پیش نظر امور میں مجھے میرے نفس کے

نَفْسِيْ فِيْمَا حَضَرْتُهٗ يَا مَنْ لَّا تَضُرُّهُ الذُّنُوْبُ

حوالہ نہ فرما اے وہ ذات کہ جس کو گناہ نقصان نہیں پہنچا سکتے

وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ هَبْ لِيْ مَا لَا يَنْقُصُكَ وَاغْفِرْ

اور معافی اس میں نقص نہیں پیدا کرسکتی ، مجھے وہ (معافی) عطا فرما جو تجھ میں نقص نہیں پیدا کر سکتی

لِيْ مَا لَا يَضُرُّكَ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ أَسْئَلُكَ فَرَجًا

اور میرے گناہ معاف کر دے جو تجھے ضرر نہیں پہنچا سکتے بے شک تو بہت دینے والا ہے، میں تجھ سے فوری کشادگی

قَرِيْبًا وَّصَبْرًا جَمِيْلًا وَّرِزْقًا وَّاسِعًا وَّالْعَافِيَةَ مِنْ

مانگتا ہوں اور صبر جمیل مانگتا ہوں اور وسعت والی روزی مانگتا ہوں اور سب بلاؤں سے

جَمِيْعِ الْبَلَآءِ وَأَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْئَلُكَ

عافیت مانگتا ہوں اور میں تجھ سے پوری عافیت مانگتا ہوں اور میں تجھ سے

دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ

بقاء عافیت مانگتا ہوں اور میں تجھ سے عافیت پر شکر گزاری مانگتا ہوں

وَأَسْئَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اور میں تجھ سے مانگتا ہوں کہ مجھے لوگوں سے بے نیاز کردے، اور نہ زور ہے نہ طاقت

إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ

مگر اللہ برتر و باعظمت سے

القول البدیع میں حافظ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نقل فرماتے ہیں کہ ربیع جو کہ خلیفہ منصور کے حاجب تھے وہ کہتے ہیں کہ جب ابوجعفر منصور خلیفہ بنے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اے ربیع کسی کو (حضرت) جعفر صادق کے پاس بھیجو تا کہ وہ انہیں میرے پاس لائے پھر تھوڑی دیر بعد کہا کہ میں نے تم سے کہا تھا کہ کسی کو بھیج کر (حضرت) جعفر صادق کو بلواؤ، اللہ کی قسم تم انہیں میرے پاس لے آؤ ورنہ میں تمہیں قتل کردوں گا، ربیع فرماتے ہیں کہ اب میرے پاس کوئی گنجائش نہ رہی تو میں نے حضرت جعفر صادق سے کہا کہ آپ کو امیر المومنین نے بلوایا ہے، وہ ہمارے ساتھ چل پڑے، جب ہم محل کے دروازے پر پہنچے تو وہ کھڑے ہو کر کچھ پڑھنے لگے ان کے ہونٹ ہل رہے تھے، پھر وہ اندر داخل ہوئے اور خلیفہ کو سلام کیا لیکن خلیفہ نے جواب نہیں دیا، وہ کھڑے رہے خلیفہ نے انہیں بیٹھنے کا نہیں کہا، پھر خلیفہ ان کی طرف متوجہ ہوا اور کہنے لگا کہ اے جعفر تم نے ہم پر قسم کھائی ہے اور ہم پر بہت زیادتی کی ہے سنو! میرے باپ نے اپنے دادا کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر غداری کرنے والے کے لئے قیامت کے دن ایک جھنڈا گاڑھا جائے گا جس سے وہ پہچانا جائے گا۔

اس پر حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے والد نے اپنے دادا کے دادا سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن عرش سے ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ خبردار ہر وہ آدمی کھڑا ہو جائے جس کا اللہ تعالیٰ پر کوئی اجر باقی ہے تو کوئی کھڑا نہیں ہوگا سوائے اس شخص کے جس نے اپنے بھائی کو معاف کردیا ہو۔

پھر وہ مسلسل بات کرتے رہے یہاں تک کہ خلیفہ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا اور وہ نرم پڑ گئے، پھر انہوں نے کہا کہ اے ابو عبداللہ بیٹھ جاؤ، پھر کہا کہ آپ جا سکتے ہیں، پھر ایک قیمتی عطر دان منگوایا اور اپنے ہاتھ سے حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کو عطر ملنے لگے اور اتنا زیادہ عطر لگایا کہ وہ عطر ٹپکنے لگا، پھر کہنے لگا کہ اب آپ تشریف لے جائیں اور مجھے حکم دیا کہ

اے ربیع عطیات لے کر ابوعبداللہ کے ساتھ جاؤ اور انہیں کئی گنا عطا کرو۔

ربیع فرماتے ہیں کہ میں ان کے ساتھ نکلا تو میں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ آپ کو معلوم ہے کہ مجھے آپ سے محبت ہے، تو انہوں نے کہا کہ ہاں ربیع تم تو ہمارے ہی ہو، میرے والد نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنے دادا سے روایت کرتے ہوئے مجھے بتایا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قوم کا آزاد کردہ غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔

ربیع فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اے ابوعبداللہ میں نے وہ دیکھا جو آپ نے نہیں دیکھا اور میں نے وہ سنا جو آپ نے نہیں سنا اور وہ یہ کہ خلیفہ کے دربار میں جاتے ہوئے آپ کے ہونٹ ہل رہے تھے، حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ہاں میں دعا مانگ رہا تھا، میں نے کہا کہ کیا وہ کوئی ایسی دعا تھی جو آپ نے اپنے پاکیزہ آباء واجداد سے حاصل کی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ ہاں میرے والد نے اپنے دادا کے دادا سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ کو کوئی سخت کام درپیش ہوتا تو آپ ﷺ یہ دعا مانگتے تھے، اور مذکورہ بالا دعا ذکر فرمائی۔ (القول البدیع، 438-436)

نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکور دعا اور القول البدیع میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ تغیر ہے۔

الحزب الاعظم میں لَا تُحْصٰی اَبَدًا ہے جبکہ القول البدیع میں لَا تُحْصٰی عَدَدًا ہے۔

الحزب الاعظم میں اَلْاَعْدَآءِ وَالْجَبَابِرَةِ ہے جبکہ القول البدیع میں اَلْاَعْدَآءِ وَالْجَبَّارِیْنَ ہے۔

الحزب الاعظم میں اِلٰی نَفْسِیْ فِیْمَا حَضَرْتُهٗ ہے جبکہ القول البدیع میں اِلٰی نَفْسِیْ فِیْمَا حَظَرْتَهٗ عَلَیَّ ہے۔

الحزب الاعظم میں وَلَا تَنْقُصُهُ الْمَغْفِرَةُ ہے جبکہ القول البدیع میں وَلَا یَنْقُصُهُ الْعَفْوُ ہے۔

الحزب الاعظم میں وَالْعَافِیَةَ مِنْ جَمِیْعِ الْبَلَآءِ جبکہ القول البدیع میں وَالْعَافِیَةَ مِنَ الْبَلَایَا ہے۔

مسند فردوس کی روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ اے علی جب تمہیں کوئی ضرورت یا پریشانی لاحق ہو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ احْرُسْنِیْ بِعَیْنِكَ الَّتِیْ لَا تَنَامُ وَاكْنُفْنِیْ بِرُكْنِكَ الَّذِیْ لَا یُرَامُ
وَاغْفِرْ لِیْ بِقُدْرَتِكَ عَلَیَّ فَلَآ اَهْلِكُ وَاَنْتَ رَجَآئِیْ رُبَّ كَمْ مِّنْ نِّعْمَةٍ اَنْعَمْتَ
بِهَا عَلَیَّ قَلَّ لَكَ عِنْدَهَا شُكْرِیْ وَكَمْ مِّنْ بَلِیَّةٍ ابْتَلَیْتَنِیْ بِهَا قَلَّ لَكَ
عِنْدَهَا صَبْرِیْ فَیَا مَنْ قَلَّ عِنْدَ نِعْمَتِهٖ شُكْرِیْ فَلَمْ یَحْرِمْنِیْ وَیَا مَنْ قَلَّ
عِنْدَ بَلِیَّتِهٖ صَبْرِیْ فَلَمْ یَخْذُلْنِیْ وَیَا مَنْ رَّاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ یَا ذَا

اَلْمَعْرُوْفِ الَّذِیْ لَا یَنْقَضِیْ اَبَدًا وَیَا ذَا النَّعْمَآءِ الَّتِیْ لَا تُحْصٰی اَبَدًا اَسْئَلُكَ

اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبِكَ اَدْرَأُ فِیْ نُحُوْرِ الْاَعْدَآءِ وَالْجَبَّارِیْنَ

(الفردوس بماثور الخطاب، حدیث نمبر 8317، صفحہ نمبر 321، جلد نمبر 5، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

دعاء نمبر 50

یَا رَبِّ یَا رَبِّ یَا رَبِّ

اے میرے رب اے میرے رب اے میرے رب

مجمع الزوائد میں روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ چار مرتبہ **یَا رَبِّ** کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تُو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔

(مجمع الزوائد، کتاب الادعیۃ، حدیث 17273، صفحہ 179، ج 10)

الجامع الصغیر میں روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی بندہ کہتا ہے **یَا رَبِّ یَا رَبِّ** تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ تُو مانگ تجھے عطا کیا جائے گا۔

(الجامع الصغیر، حدیث نمبر 777، صفحہ نمبر 54)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

چھٹی منزل بروز جمعرات

دعاء نمبر 1

اَللّٰھُمَّ یَا کَبِیۡرُ یَا سَمِیۡعُ یَا بَصِیۡرُ یَا مَنۡ

اے اللہ اے بڑائی والے ، اے سننے والے، اے دیکھنے والے ، اے وہ ذات

لَّا شَرِیۡکَ لَہٗ وَلَا وَزِیۡرَ لَہٗ وَیَا خَالِقَ الشَّمۡسِ

جس کا نہ کوئی شریک ہے اور نہ ہی کوئی وزیر ، اور اے سورج

وَالۡقَمَرِ الۡمُنِیۡرِ وَیَا عِصۡمَۃَ الۡبَآئِسِ الۡخَائِفِ

اور روشن چاند کے پیدا کرنے والے اور اے محتاج و خوفزدہ فریادی

الۡمُسۡتَجِیۡرِ وَیَا رَازِقَ الطِّفۡلِ الصَّغِیۡرِ وَیَا جَابِرَ

کی حفاظت کرنے والے ، اور اے ننھے بچے کو روزی دینے والے اور اے ٹوٹی ہوئی ہڈی

الۡعَظۡمِ الۡکَسِیۡرِ أَدۡعُوۡکَ دُعَآءَ الۡبَآئِسِ الۡفَقِیۡرِ

کے جوڑنے والے ، میں تجھے محتاج فقیر کی طرح پکارتا ہوں،

کَدُعَآءِ الۡمُضۡطَرِّ الضَّرِیۡرِ أَسۡئَلُکَ بِمَعَاقِدِ الۡعِزِّ

ایسے شخص کے جیسا پکارنا جو بےکس ہو اور آفت میں مبتلا ہو،میں تجھ سے اس عزت کے طفیل مانگتا ہوں

مِنۡ عَرۡشِکَ وَبِمَفَاتِیۡحِ الرَّحۡمَۃِ مِنۡ کِتَابِکَ

جو تیرے عرش کے ساتھ بندھی ہوئی ہےاور رحمت کی ان کنجیوں کے وسیلے سے مانگتا ہوں جو تیری کتاب میں ہیں،

وَبِالۡأَسۡمَآءِ الثَّمَانِیَۃِ الۡمَکۡتُوۡبَۃِ عَلٰی قَرۡنِ

اور ان آٹھ ناموں کے طفیل جو رخ آفتاب پر لکھے ہوئے ہیں،

الشَّمْسِ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْاٰنَ رَبِيْعَ قَلْبِيْ وَجَلَآءَ

یہ کہ قرآن کو میرے دل کی بہار کر دے اور میرے غم کے دور ہونے کا ذریعہ بنا دے،

حُزْنِيْ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا (یہاں جو مانگنا چاہے مانگے)

اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں (یہاں جو مانگنا چاہے مانگے) عطا فرما

مذکورہ بالا دعا مسند فردوس میں بروایت حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کچھ تغیر اور کمی بیشی کے ساتھ مذکور ہے:

اَللّٰهُمَّ يَا خَبِيْرُ يَا كَرِيْمُ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَا مَنْ لَّا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ يَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ يَا عِصْمَةَ الْبَآئِسِ الْخَائِفِ الْمُسْتَجِيْرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ يَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيْرِ اَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْبَآئِسِيْنَ الْفَقِيْرِ كَدُعَآءِ الْمُضْطَرِّ الضَّرِيْرِ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمَفَاتِيْحِ الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَالْاَسْمَآءِ الثَّمَانِيَةِ الْمَكْتُوْبَةِ عَلٰى قَرْنِ الشَّمْسِ اَنْ تَجْعَلَ كَذَا وَ كَذَا

(الفردوس بماثور الخطاب، حدیث نمبر 1996، صفحہ نمبر 489، جلد نمبر 1، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ مکرمہ سے غار حراء جانے کے لئے روانہ ہوئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو سلام بھیجا ہے اور مجھے ایک دعا سکھائی ہے کہ جب آپ وہ دعا مانگیں گے تو اللہ تعالیٰ آپ کے اور اہل مکہ کے درمیان ایک آڑ بنا دیں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس دعا کو سیکھ لیا، اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ جو اس دعا کو لکھ کر اپنے گھر میں لٹکائے گا یا اس دعا کو سفر میں مانگے گا تو نہ اسے کسی سلطان (اہل سلطنت) کا خوف ہوگا اور نہ ہی کسی سرکش شیطان کا اور اللہ تعالیٰ اس سے رات کی آفتوں کو دور کر دے گا اور اس کے رزق میں اضافہ فرمائے گا اور اس کے گھر سے برائیوں کو دور کر دے گا۔

اَللّٰهُمَّ يَا كَبِيْرُ يَا قَدِيْرُ يَا سَمِيْعُ يَا بَصِيْرُ يَا مَنْ لَّا شَرِيْكَ لَهٗ وَلَا وَزِيْرَ يَا خَالِقَ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ الْمُنِيْرِ يَا عِصْمَةَ الْبَآئِسِ الْخَآئِفِ الْمُسْتَجِيْرِ يَا رَازِقَ الطِّفْلِ الصَّغِيْرِ يَا جَابِرَ الْعَظْمِ الْكَسِيْرِ يَا قَاسِمَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ اَسْئَلُكَ وَاَدْعُوْكَ دُعَآءَ الْبَآئِسِ الْفَقِيْرِ كَدُعَآءِ الْمُضْطَرِّ الضَّرِيْرِ اَسْئَلُكَ بِمَعَاقِدِ الْعِزِّ مِنْ عَرْشِكَ وَبِمَفَاتِيْحِ الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ وَبِالْاَسْمَآءِ الثَّمَانِيَةِ الْمَكْتُوْبَةِ عَلٰى قَرْنِ الشَّمْسِ اَنْ تَجْعَلَ كَذَا وَ كَذَا

(تنزیہ الشریعۃ المرفوعۃ، حدیث نمبر 40، صفحہ نمبر 329، جلد نمبر 2، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

دعاء نمبر 2

يَا مُوْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ وَّيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيْدٍ وَّيَا قَرِيْبًا

اے ہر تن تنہا کے غمگسار ، اور اے ہر اکیلے کے ساتھی، اور اے قریب

غَيْرَ بَعِيْدٍ وَّيَا شَاهِدًا غَيْرَ غَآئِبٍ وَّيَا غَالِبًا غَيْرَ

جو دور نہیں ہے ، اور اے موجود جو اوجھل نہیں ہے، اور اے غالب

مَغْلُوْبٍ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

جو مغلوب نہیں اور اے حی اے قیوم اے جلال و اکرام والے

مذکورہ بالا دعا ایک طویل دعا کا حصہ ہے جسے القول البدیع میں مذکور ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت طلب کرنی ہو تو وہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز اس طرح پڑھے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد آیت الکرسی پڑھے اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد اٰمَنَ الرَّسُوْلُ (سورۂ بقرہ کا آخری رکوع) پڑھے پھر تشہد اور سلام کے بعد ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگے:

اَللّٰهُمَّ يَا مُوْنِسَ كُلِّ وَحِيْدٍ وَّيَا صَاحِبَ كُلِّ فَرِيْدٍ وَّيَا قَرِيْبًا غَيْرَ بَعِيْدٍ

اے ہر تن تنہا کے غمگسار ، اور اے ہر اکیلے کے ساتھی، اور اے قریب جو دور نہیں ہے،

وَّيَا شَاهِدًا غَيْرَ غَآئِبٍ وَّيَا غَالِبًا غَيْرَ مَغْلُوْبٍ يَّا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ

اور اے موجود جو اوجھل نہیں ہے ، اور اے غالب جو مغلوب نہیں اور اے حی اے قیوم اے جلال

وَالْاِكْرَامِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اور اکرام والے اے آسمان اور زمین کے پیدا کرنے والے میں تیرے مبارک نام کے طفیل جو رحمٰن ہے رحیم ہے

الْحَيِّ الْقَيُّوْمِ الَّذِيْ عَنَتْ لَهُ الْوُجُوْهُ وَخَشَعَتْ لَهُ الْأَصْوَاتُ وَوَجِلَتْ لَهُ

حی ہے قیوم ہے جس کے سامنے تمام چہرے جھک گئے اور جس کے سامنے تمام آوازیں پست ہوگئیں اور جس کے سامنے قلوب لرز گئے

الْقُلُوْبُ مِنْ خَشْيَتِهٖ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّأَنْ تَفْعَلَ بِيْ كَذَا

اس بات کا سوال کرتا ہوں کہ تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر درود بھیج اور میرے ساتھ اس طرح معاملہ فرما

تو اس کی وہ ضرورت اور حاجت پوری کر دی جائے گی۔ (القول البدیع، ص432، طمؤسسة الریان)

دعاء نمبر 3

يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا زَيْنَ السَّمٰوٰتِ

اے آسمان اور زمین کے نور ، اے آسمان و زمین کی زینت،

وَالْاَرْضِ يَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا عِمَادَ

اے آسمان و زمین کے حاکم ، اے آسمان و زمین

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

کے ستون اے آسمان و زمین کے موجد

يَا قَيَّامَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ

اے آسمان و زمین کے ناظم ، اے صاحب جلال

وَالْاِكْرَامِ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَمُنْتَهَى

اور صاحب اکرام ، اے فریادیوں کی داد رسی کرنے والے اور پناہ مانگنے والوں

الْعَآئِذِيْنَ وَالْمُفَرِّجَ عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ وَالْمُرَوِّحَ

کے منتہاء ، اور بے چینوں کی بے چینی رفع کرنے والے ، اور غمزدوں کو

عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ وَمُجِيْبَ دُعَآءِ الْمُضْطَرِّيْنَ

راحت بخشنے والے ، اور بے قراروں کی دعا کو قبول کرنے والے،

وَيَا كَاشِفَ الْكُرَبِ يَا إِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَيَا أَرْحَمَ

اور اے تکلیفوں کو دور کرنے والے ، اے تمام جہانوں کے معبود،

الرَّاحِمِيْنَ مَنْزُوْلٌ بِكَ كُلُّ حَاجَةٍ

اور اے ارحم الراحمین ، تیرے سامنے ہی تمام حاجتیں پیش کی جاتی ہیں

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں آپ سے زیادہ اپنے نزدیک محبوب کسی نبی کی طرف نہیں بھیجا گیا کیا میں

آپ کو اللہ کے ناموں میں سے وہ نام نہ بتلاؤں جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پسندیدہ ہیں کہ ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی جائے آپ یہ کلمات کہیں:

يَا نُوْرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا زَيْنَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا جَبَّارَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا عِمَادَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا بَدِيْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا قَيُّوْمَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ يَا صَرِيْخَ الْمُسْتَصْرِخِيْنَ وَيَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ وَمُنْتَهَى الْعَابِدِيْنَ الْمُفَرِّجَ عَنِ الْمَكْرُوْبِيْنَ الْمُرَوِّحَ عَنِ الْمَغْمُوْمِيْنَ وَمُجِيْبَ دُعَآءِ الْمُضْطَرِّيْنَ وَكَاشِفَ الْكُرَبِ وَيَا اِلٰهَ الْعَالَمِيْنَ وَيَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ تَزُوْلُ بِكَ كُلُّ حَاجَةٍ

(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 145، صفحہ نمبر 180، جلد نمبر 1، مطبوعہ دار الحرمین)

نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ تغیر اور کمی بیشی ہے۔

دعاء نمبر 4

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّوْتِ الْهَمِّ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اے اللہ میں فکر کی موت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور غم کی موت سے

مَّوْتِ الْغَمِّ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ

تیری پناہ مانگتا ہوں اور بھوک سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ بری ہم خواب ہے

وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

اور خیانت سے تیری پناہ مانگتا ہوں کہ وہ بری خصلت ہے

مذکورہ بالا دعا ایک طویل دعا کا حصہ ہے جو کنز العمال میں بروایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الصَّمَمِ وَالْبَكَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّوْتِ الْغَمِّ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّوْتِ الْهَرَمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّوْتِ الْهَدْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُوْعِ فَاِنَّهٗ بِئْسَ الضَّجِيْعُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَاِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ

(کنز العمال، حدیث نمبر 3775، صفحہ نمبر 205، جلد نمبر 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 5

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ سَرِیْرَتِیْ خَیْرًا مِّنْ عَلَانِیَتِیْ

اے اللہ میرے باطن کو میرے ظاہر سے بہتر بنا دے،

وَاجْعَلْ عَلَانِیَتِیْ صَالِحَةً اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ

اور میرے ظاہر کو بھی اچھا بنا دے اے اللہ میں تجھ سے

مِنْ صَالِحِ مَا تُؤْتِی النَّاسَ مِنَ الْمَالِ وَالْأَھْلِ

وہ تمام اچھی چیزیں مانگتا ہوں جو تو لوگوں کو دیتا ہے ، مال اور اہل

وَالْوَلَدِ غَیْرَ ضَآلٍّ وَّلَا مُضِلٍّ

اور اولاد میں سے اس طرح کہ نہ خود گمراہ ہوجاؤں اور نہ کسی کو گمراہ کروں

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے یہ دعا (مذکورہ بالا) سکھائی۔

(سنن الترمذی، کتاب الدعوات، حدیث نمبر 3586، صفحہ نمبر 563، بیت الافکار الدولیة)

دعاء نمبر 6

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ عِبَادِكَ الْمُنْتَخَبِیْنَ الْغُرِّ

اے اللہ مجھے اپنے منتخب بندوں میں سے بنا جن کے چہرے اور

الْمُحَجَّلِیْنَ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِیْنَ

اعضاء روشن ہوں گے اور جو مقبول مہمان ہوں گے

وفد عبدالقیس والے (یہ وہ وفد ہے جو حضور ﷺ کی خدمت میں کئی بار حاضر ہوا) کہتے ہیں کہ انہوں نے آپ ﷺ کو یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگتے ہوئے سنا تو انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! عِبَادِكَ الْمُنْتَخَبِیْنَ (اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں) سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد اللہ تعالیٰ کے نیک بندے ہیں پھر انہوں نے کہا کہ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِیْنَ سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جن کے اعضاء وضو

(قیامت کے دن) چمک رہے ہوں گے پھر انہوں نے کہا کہ الْوَفْدِ الْمُتَقَبَّلِيْنَ سے کیا مراد ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ اس امت کی وہ جماعت ہے جو اپنے نبی کے ساتھ وفد بنا کر اپنے رب کے حضور پیش ہوں گے۔

(مسند احمد، حدیث نمبر 17832، صفحہ نمبر 368، جلد نمبر 29)

دعاء نمبر 7

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا

اے اللہ! میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میں جانتے بوجھتے تیرے ساتھ شرک کروں

وَّأَنَا أَعْلَمُ بِهٖ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهٖ

اور جو میں نہیں جانتا اس کے بارے میں استغفار کرتا ہوں

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! یقیناً شرک تم لوگوں میں چیونٹی کی چال سے بھی پوشیدہ ہو کر آتا ہے۔ تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانے کے علاوہ بھی شرک ہوتا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یقیناً شرک چیونٹی کے رینگنے سے بھی زیادہ پوشیدہ طریقے سے داخل ہو جاتا ہے، کیا میں تیری رہنمائی ایسے کلمات کی طرف نہ کروں کہ جب تم وہ کہہ لو تو چھوٹا بڑا تمام شرک تجھ سے ختم ہو جائے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم کہو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُشْرِكَ بِكَ وَأَنَا أَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا أَعْلَمُ

(الادب المفرد، باب فضل الدعاء، حدیث نمبر 716، صفحہ نمبر 250، مطبوعہ دار البشائر)

نوٹ: الحزب الاعظم میں یہ دعا معمولی فرق کے ساتھ مذکور ہے۔

دعاء نمبر 8

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِوَجْھِكَ الْكَرِیْمِ وَبِاسْمِكَ

اے اللہ میں تیری کریم ذات کی اور تیرے عظیم نام کی

الْعَظِیْمِ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ

کفر اور فقر سے پناہ مانگتا ہوں

الجامع الصغیر میں بروایت حضرت عبدالرحمن بن ابوبکر رضی اللہ عنہما اس دعا کو ذکر فرمایا ہے البتہ الجامع الصغیر میں مذکور دعا میں وَبِاسْمِكَ الْعَظِیْمِ کی بجائے وَاسْمِكَ الْعَظِیْمِ ہے۔

(الجامع الصغیر، حدیث نمبر 1542، صفحہ نمبر 96، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

دعاء نمبر 9

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی أَرْشَدِ أَمْرِیْ

اے اللہ، مجھے اپنے نفس کے شر سے بچا اور مجھے درست معاملے پر رہنے میں پختگی عطا فرما

حضرت حصین رضی اللہ عنہ (اسلام قبول کرنے سے پہلے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد آپ سے زیادہ تو عبدالمطلب اپنی قوم کا خیر خواہ تھا، وہ اپنی قوم کو کلیجے اور کوہان (یعنی اونٹ) کھلاتا تھا، اور تم ان کا نحر (ہلاک) کر رہے ہو، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں اس کے جواب میں جو کچھ کہنا تھا کہا (اسلام کی دعوت دی)، تو حضرت حصین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ آپ مجھے کیا کہنے کا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ کلمات کہو:

اَللّٰھُمَّ قِنِیْ شَرَّ نَفْسِیْ وَاعْزِمْ لِیْ عَلٰی أَرْشَدِ أَمْرِیْ

پھر وہ چلے گئے اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور کہا کہ میں آپ کے پاس آیا تھا اور آپ نے مجھے یہ کلمات کہنے کی تلقین کی تھی، تو اب میں کیا کہا کروں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کلمات تلقین فرمائے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ مَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَخْطَأْتُ وَمَا عَمَدْتُّ وَمَا عَلِمْتُ وَمَا جَھِلْتُ

اے اللہ میرے ان گناہوں کو معاف فرما جو میں نے چھپ کر کئے، اور جو علی الاعلان کئے، اور جو غلطی سے کئے، اور جو جان بوجھ کر کئے اور جنہیں میں جانتا ہوں اور جنہیں میں نہیں جانتا

(مسند احمد، حدیث نمبر 19992، صفحہ نمبر 197، جلد نمبر 33)

دعاء نمبر 10

اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِيْ إِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ

اے اللہ مجھے پلک جھپکنے بھر بھی میرے نفس کے حوالے مت کرنا

مِنِّيْ صَالِحَ مَا أَعْطَيْتَنِيْ فَإِنَّهٗ لَا نَازِعَ لِمَا

اور مجھ سے وہ اچھی چیز جو مجھے عطا فرما چکا ہے مت چھینا کیونکہ جو چیز تُو نے عطا فرمائی ہے

أَعْطَيْتَ وَلَا يَعْصِمُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

وہ کوئی نہیں چھین سکتا اور تونگر کو تجھ سے تونگری نہیں بچا سکتی

مسند فردوس میں بروایت حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما مذکورہ بالا دعا کچھ تغیر اور اضافے کے ساتھ منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَكِلْنِيْ اِلٰى نَفْسِيْ طَرْفَةَ عَيْنٍ وَّلَا تَنْزِعْ مِنِّيْ صَالِحَ مَا اَعْطَيْتَنِيْ
فَاِنَّهٗ لَا نَازِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَعْصِمُ ذُو الْحَمْدِ مِنْكَ

(الفردوس بماثور الخطاب، حدیث نمبر 2008، صفحہ نمبر 492، جلد نمبر 1)

نوٹ: الحزب الاعظم میں وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ مذکور نہیں ہے۔ اسی طرح الحزب الاعظم میں وَلَا يَعْصِمُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ہے جبکہ مسند فردوس میں وَلَا يَعْصِمُ ذُو الْحَمْدِ مِنْكَ ہے۔

دعاء نمبر 11

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ غِنَى الْأَهْلِ وَالْمَوْلٰى

اے اللہ میں تجھ سے اہل و عیال کی تونگری مانگتا ہوں

وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ يَّدْعُوَ عَلَيَّ رَحِمٌ قَطَعْتُهَا

اور میں ایسے رشتے ناطے کی بد دعا سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کی میں نے حق تلفی کی ہو

حضرت خارجہ بن زید بن ثابت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ جب (سونے کے لئے) بستر پر جاتے تو یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرتے تھے۔ (المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث 4849، صفحہ 131/5)

نوٹ: المعجم الکبیر کی روایت میں يَدْعُوَ کی بجائے تَدْعُوَ مذکور ہے۔

دعاء نمبر 12

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُكَ نَفْسًا بِكَ مُطْمَئِنَّةً تُؤْمِنُ

اے اللہ میں تجھ سے ایسا نفس مانگتا ہوں جس کا تجھ پر اطمینان ہو جو تجھ سے ملنے پر

بِلِقَآئِكَ وَتَرْضٰی بِقَضَآئِكَ وَتَقْنَعُ بِعَطَآئِكَ

ایمان لائے اور تیرے فیصلے پر راضی ہو اور تیری عطا پر قانع ہو

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو **مذکورہ بالا دعا** مانگنے کا حکم فرمایا۔

(مجمع الزوائد، حدیث نمبر 17406، صفحہ نمبر 287، جلد نمبر 10)

دعاء نمبر 13

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ان تمام کے شر سے جو پیٹ کے بل چلتے ہیں

بَطْنِهٖ وَمِنْ شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی رِجْلَیْنِ وَمِنْ

اور ان تمام کے شر سے جو دو پاؤں پر چلتے ہیں،

شَرِّ مَنْ یَّمْشِیْ عَلٰی أَرْبَعٍ

اور ان تمام کے شر سے جو چار پاؤں پر چلتے ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب قضاء حاجت کا ارادہ فرماتے تو دور تشریف لے جاتے، ایک دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قضاء حاجت کے لئے تشریف لے گئے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وضو فرمایا اور اپنا ایک موزہ پہنا، اچانک ایک سبز پرندہ آیا اور دوسرا موزہ لے کر اونچا اڑا اور پھر اس موزے کو نیچے پھینک دیا تو اس موزے میں سے ایک تیرنے والا سیاہ سانپ نکلا، یہ دیکھ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ وہ کرامت ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے میرا اکرام فرمایا اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے **مذکورہ بالا دعا** مانگی۔

(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 9304، صفحہ 121، جلد نمبر 9)

دعاء نمبر 14

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنِ امْرَأَةٍ تُشَيِّبُنِيْ قَبْلَ الْمَشِيْبِ

اے اللہ میں ایسی عورت (بیوی) سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو بڑھاپے سے پہلے مجھے بوڑھا کر دے

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ وَّلَدٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ وَبَالًا وَّأَعُوْذُ بِكَ مِنْ

اور ایسی اولاد سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے وبال بن جائے، اور میں ایسے مال سے

مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ عَذَابًا وَّأَعُوْذُ بِكَ مِنْ صَاحِبِ خَدِيْعَةٍ

تیری پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے عذاب بن جائے اور میں ایسے مکار دوست سے تیری پناہ چاہتا ہوں

إِنْ رَّاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَإِنْ رَّاٰى سَيِّئَةً أَفْشَاهَا

کہ اگر وہ مجھ میں کوئی خوبی دیکھے تو اسے مٹی میں ملا دے اور اگر مجھ میں کوئی برائی دیکھے تو اس کا ڈھنڈورا پیٹے

حضرت سعید مقبری رضی اللہ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں سے تھی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ السُّوْءِ وَمِنْ زَوْجٍ تُشَيِّبُنِيْ قَبْلَ الْمَشِيْبِ

اے اللہ میں برے پڑوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور ایسے جوڑے (بیوی/شوہر) جو بڑھاپے سے پہلے مجھے بوڑھا کردے

وَمِن وَّلَدٍ يَكُوْنُ عَلَيَّ رَبًّا وَمِنْ مَالٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ عَذَابًا وَمِنْ خَلِيْلٍ مَّاكِرٍ عَيْنُهٗ

اور ایسی اولاد سے جو میری مالک بن جائے، اور ایسے مال سے جو میرے لئے عذاب بن جائے اور ایسے مکار دوست سے تیری پناہ چاہتا ہوں جس کی آنکھیں

تَرَانِيْ وَقَلْبُه تَرْعَانِيْ إِنْ رَّاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَإِذَا رَاٰى سَيِّئَةً أَذَاعَهَا

مجھے تکتی ہیں اور اس کا دل میری نگرانی میں لگا رہے کہ اگر وہ مجھ میں کوئی خوبی دیکھے تو اسے مٹی میں ملا دے اور اگر مجھ میں کوئی برائی دیکھے تو اس کا ڈھنڈورا پیٹے

(کتاب الدعاء للطبرانی، باب ما استعاذ منه النبی صلی اللہ علیہ وسلم، حدیث نمبر 1339، صفحہ نمبر 1425)

نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ تغیر اور کمی بیشی ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ یہ دعا حضرت داود علیہ السلام کی دعاؤں میں سے تھی:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّالٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ فِتْنَةً وَمِن وَّلَدٍ يَّكُوْنُ عَلَيَّ وَبَالًا

اے اللہ میں ایسے مال سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے آزمائش بن جائے اور ایسی اولاد سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو میرے لئے وبال بن جائے،

وَمِنِ امْرَأَةِ السُّوْءِ تُقَرِّبُ الشَّيْبَ قَبْلَ الْمَشِيْبِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ جَارِ سُوْءٍ

اور ایسی عورت (بیوی) سے تیری پناہ چاہتا ہوں جو بڑھاپے سے پہلے مجھے بوڑھا کردے اور میں برے پڑوسی سے تیری پناہ مانگتا ہوں

تَرْعَانِيْ عَيْنَاهُ وَتَسْمَعُنِيْ أُذُنَاهُ إِنْ رَّاٰى حَسَنَةً دَفَنَهَا وَإِنْ رَّاٰى سَيِّئَةً أَذَاعَهَا

جس کی آنکھیں مجھے تکتی ہیں، اور کان میری طرف لگے ہوئے ہوں وہ اگر کوئی اچھائی دیکھے تو اسے مٹی میں ملا دے اور اگر کوئی برائی دیکھے تو اس کا ڈھنڈورا پیٹے

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دار اقامت میں اگر کسی کو برا پڑوسی مل جائے تو وہ کمر کو توڑ دیتا ہے۔

(المعجم الاوسط للطبرانی، باب حدیث نمبر 6180، صفحہ نمبر 199)

دعاء نمبر 15

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ تَعْلَمُ سِرِّيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ

اے اللہ ! تو میرے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے سو میری معذرت قبول فرما

وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَأَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ

اور تو میری حاجت کو جانتا ہے سو مجھے وہ عطا فرما جو میں نے سوال کیا اور تو جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے

فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ

سو میرے گناہ بخش دے، اے اللہ! میں تجھ سے ایسے ایمان کا طالب ہوں جو میرے قلب میں جاگزیں ہوجائے

وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى أَعْلَمَ أَنَّهٗ لَا يُصِيْبُنِيْ إِلَّا مَا

اور ایسا یقین صادق کہ میں جان لوں کہ مجھے وہی کچھ پہنچتا ہے جو تو نے میری تقدیر میں

كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ إِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

لکھ دیا اور جو تو نے میرے لئے تقسیم فرما دیا ہے میں اس پر راضی ہوجاؤں بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم (علیہ السلام) کو زمین پر اتارا تو وہ کھڑے ہوئے اور کعبہ شریف پر آئے اور دو رکعت نماز پڑھی، اللہ تعالیٰ نے (اس مقام پر) ان کو یہ دعا الہام فرمائی۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ سَرِيْرَتِيْ وَعَلَانِيَتِيْ فَاقْبَلْ مَعْذِرَتِيْ وَتَعْلَمُ حَاجَتِيْ فَاَعْطِنِيْ سُؤْلِيْ وَتَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ فَاغْفِرْلِيْ ذَنْبِيْ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ اِيْمَانًا يُّبَاشِرُ قَلْبِيْ وَيَقِيْنًا صَادِقًا حَتّٰى اَعْلَمَ اَنَّهٗ لَايُصِيْبُنِيْ اِلَّا مَا كَتَبْتَ لِيْ وَرِضًا بِمَا قَسَمْتَ لِيْ

تو اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف وحی فرمائی، اے آدم میں نے تیری توبہ قبول کر لی اور تیرے گناہ کو معاف کر دیا اور جو کوئی

یہ دعا کرے گا تو اس کے گناہ ضرور معاف کروں گا اور میں اس کی ضرورت اور معاملہ میں کفایت کروں گا اور اس سے شیطان کو روک دوں گا اور اس کے لئے ہر تاجر سے آگے تجارت کروں گا اور دنیا کو اس کی طرف متوجہ کروں گا اور دنیا اس کے پاس ذلیل ہو کر آئے گی، اگرچہ وہ دنیا کا ارادہ نہیں کرے گا۔(المعجم الاوسط، حدیث نمبر 5974، صفحہ نمبر 117، جلد 6)

نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ کمی بیشی اور تغیر ہے۔

الحزب الاعظم میں اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سِرِّیْ ہے جبکہ المعجم الاوسط میں اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ تَعْلَمُ سَرِیْرَتِیْ ہے۔

الحزب الاعظم میں فَاغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ ہے جبکہ المعجم الاوسط میں فَاغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ ہے۔

الحزب الاعظم کی دعا کے اخیر میں اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ہے جبکہ المعجم الاوسط میں یہ مذکور نہیں ہے۔

دعاء نمبر 16

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا مَّعَ دَوَامِکَ وَلَکَ

اے اللہ تیرے ہی لئے ایسی حمد ہے جو تیرے دوام کے ساتھ قائم ودائم رہے

الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَّعَ خُلُوْدِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ

اور تیرے ہی لئے ایسی حمد ہے جو تیری ہمیشگی کے ساتھ ہمیشہ رہے اور تیرے ہی لئے ایسی حمد ہے

حَمْدًا لَّا مُنْتَھٰی لَہٗ دُوْنَ مَشِیَّتِکَ وَلَکَ الْحَمْدُ

جس کی تیری مشیت کے بغیر انتہاء نہیں اور تیرے ہی لئے ایسی دائمی حمد ہے

حَمْدًا دَآئِمًا لَّا یُرِیْدُ قَآئِلُہٗ اِلَّا رِضَاکَ وَلَکَ الْحَمْدُ

جس کا قائل صرف تیری خوشنودی کا ارادہ کرتا ہے، اور تیرے ہی لئے حمد ہے

حَمْدًا عِنْدَ کُلِّ طَرْفَۃِ عَیْنٍ وَّتَنَفُّسِ کُلِّ نَفَسٍ

ہر پلک جھپکنے اور ہر ہر سانس لینے کے وقت

علامہ طبرانی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا دعا کو کچھ اختصار کے ساتھ المعجم الاوسط میں نقل فرمایا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام

تشریف لائے اور عرض کیا کہ اگر آپ کو یہ بات خوش کرے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی ویسے عبادت کریں جیسے اس کی عبادت کرنے کا حق ہے تو یہ کہیں:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا خَالِدًا مَّعَ خُلُوْدِكَ وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا دَائِمًا
لَّا مُنْتَهٰى لَهٗ دُوْنَ مَشِيَّتِكَ وَعِنْدَ كُلِّ طَرْفَةِ عَيْنٍ وَّتَنَفُّسِ نَفَسٍ

(المعجم الاوسط حدیث نمبر 5538، صفحہ نمبر 355، جلد نمبر 5)

دعاء نمبر 17

اَللّٰهُمَّ أَقْبِلْ بِقَلْبِيْ إِلٰى دِيْنِكَ وَاحْفَظْ

اے اللہ میرے دل کو اپنے دین کی طرف راغب کردے

مِنْ وَّرَآءِنَا بِرَحْمَتِكَ

اور ہمارے پیچھے اپنی رحمت کے ساتھ ہماری حفاظت فرما

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعا میں یہ کلمات (مذکورہ بالا) کہا کرتے تھے۔

(مسند ابی یعلی، حدیث نمبر 3485، صفحہ نمبر 202، جلد نمبر 6)

دعاء نمبر 18

اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْنِيْ أَنْ أَزِلَّ وَاهْدِنِيْ أَنْ أَضِلَّ اَللّٰهُمَّ كَمَا حُلْتَ

اے اللہ مجھے ثابت قدم رکھ تاکہ ڈگمگا نہ جاؤں اور مجھے راستہ دکھا تاکہ بھٹک نہ جاؤں اے اللہ جس طرح تُو میرے اور میرے دل کے درمیان

بَيْنِيْ وَبَيْنَ قَلْبِيْ فَحُلْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ الشَّيْطَانِ وَعَمَلِهٖ

حائل ہے، تو اسی طرح میرے اور شیطان اور اس کے کام کے درمیان حائل ہوجا

حضرت عبداللہ بن الہاد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرتے تھے۔

(جامع المسانید والسنن، حدیث نمبر 6800، صفحہ نمبر 433، جلد 5، مطبوعہ دار خضر لبنان)

دعاء نمبر 19

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقِكَ

اے اللہ ہمیں اپنا فضل نصیب فرما اور ہمیں اپنی روزی سے محروم نہ فرما

وَبَارِكْ لَنَا فِيْ مَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَآئَنَا فِيْ

اور ہمیں اس رزق میں برکت دے جو تُو ہمیں دے ، اور ہمارے دلوں کو غنی کر دے،

أَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ

اور ہماری رغبت اس چیز میں کر دے جو تیرے پاس ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرتے تھے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 3801، صفحہ نمبر 210، جلد نمبر 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 20

اَللّٰھُمَّ إِنَّكَ خَلَّاقٌ عَظِيْمٌ إِنَّكَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ إِنَّكَ غَفُوْرٌ

اے اللہ! تُو خالق کل اور خلاق عظیم ہے تُو سمیع و علیم (سب کچھ سننے والا اور جاننے والا) ہے تُو غفور و رحیم

رَّحِيْمٌ إِنَّكَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَللّٰھُمَّ إِنَّكَ الْبَرُّ

(بخشنے والا اور نہایت مہربان) ہے، تُو مالکِ عرشِ عظیم ہے، تُو نہایت فیاض

الْجَوَّادُ الْكَرِيْمُ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ

اور کریم ہے، (اپنی ان عالی صفات کے صدقہ میں) تُو مجھے بخش دے، اور مجھ پر رحمت فرما، اور مجھے عافیت عطا فرما، اور مجھے رزق نصیب فرما،

وَاسْتُرْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَلَا تُضِلَّنِيْ

اور میری پردہ پوشی فرما، اور میری شکستگی کو جوڑ دے، اور مجھے عزت و رفعت عطا فرما، اور مجھے اپنی راہ پر چلا، اور مجھے گمراہی سے بچا

وَأَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

اور مجھے جنت میں داخلہ نصیب فرما اپنی رحمت سے اے ارحم الراحمین

علامہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ بالا دعا کو بروایت حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما نقل فرمایا ہے۔

(الفردوس بماثور الخطاب، حدیث نمبر 1800، صفحہ نمبر 441، جلد نمبر 1)

کنز العمال میں ہے کہ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک روز میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ اے جبیر (جابر کو از راہ شفقت جبیر پکارا)! یہ گیارہ بکریاں ہیں کیا تمہیں یہ بات پسند ہے کہ یہ تمہارے گھر میں ہوں یا وہ کلمات (تمہیں سکھا دوں) جو مجھے جبرئیل (علیہ السلام) نے سکھائے ہیں، جو دنیا اور آخرت کی خیروں کو تمہارے لئے جمع کرنے والے ہیں (یعنی ان کلمات کے پڑھنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمہیں دنیا و آخرت کی خیریں عطا فرمائیں گے) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ اللہ کی قسم یا رسول اللہ میں ان کلمات کا محتاج ہوں اور انہیں پسند کرتا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کہو:

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الْخَلَّاقُ الْعَظِيْمُ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ اَنْتَ الْجَوَّادُ الْكَرِيْمُ فَاغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَعَافِنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَاسْتُرْنِيْ وَاجْبُرْنِيْ وَارْفَعْنِيْ وَاهْدِنِيْ وَلَا تُضِلَّنِيْ وَاَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

ان کلمات کو خود بھی سیکھو اور اپنی اولاد کو بھی سکھاؤ۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 5111، صفحہ نمبر 695، جلد نمبر 2)

دعاء نمبر 21

إِلَيْكَ رَبِّ فَحَبِّبْنِيْ وَفِيْ نَفْسِيْ لَكَ رَبِّ فَذَلِّلْنِيْ وَفِيْ

اے میرے رب مجھے اپنا محبوب بنالے اور اے میرے رب میرے دل میں اپنی فرمانبرداری ڈال دے

أَعْيُنِ النَّاسِ فَعَظِّمْنِيْ وَمِنْ سَيِّئِ الْأَخْلَاقِ فَجَنِّبْنِيْ

اور لوگوں کی نظروں میں مجھے بڑا بنا اور برے اخلاق سے مجھے بچا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذکورہ بالا کلمات ارشاد فرمائے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 5087، صفحہ نمبر 688، جلد نمبر 2)

دعاء نمبر 22

اَللّٰهُمَّ إِنَّكَ سَأَلْتَنَا مِنْ أَنْفُسِنَا مَا لَا نَمْلِكُهُ

اے اللہ تو نے ہماری ذات سے ان اعمال کو طلب کیا ہے جن پر تیری توفیق کے بغیر ہمارا اختیار نہیں،

إِلَّا بِكَ فَأَعْطِنَا مِنْهَا مَا يُرْضِيكَ عَنَّا

پس ہمیں وہ عمل عطا فرما جو تجھے ہم سے راضی کر دے

الجامع الصغیر میں اس دعا کو بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل فرمایا ہے۔

نوٹ: **الجامع الصغیر** کی روایت میں **اَللّٰهُمَّ فَاَعْطِنَا مِنْهَا مَا يُرْضِيكَ عَنَّا** مذکور ہے۔

(الجامع الصغیر، حدیث نمبر 1459، صفحہ نمبر 89)

دعاء نمبر 23

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ إِيْمَانًا دَآئِمًا وَّأَسْئَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا

اے اللہ میں تجھ سے ہمیشہ رہنے والا ایمان مانگتا ہوں ، اور میں تجھ سے خشوع والا دل مانگتا ہوں،

وَّأَسْئَلُكَ يَقِيْنًا صَادِقًا وَّأَسْئَلُكَ دِيْنًا قَيِّمًا وَّأَسْئَلُكَ

اور میں تجھ سے سچا یقین مانگتا ہوں ، اور میں تجھ سے سیدھا مذہب مانگتا ہوں اور میں تجھ سے

الْعَافِيَةَ مِنْ كُلِّ بَلِيَّةٍ وَّأَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْئَلُكَ

ہر بلا سے عافیت مانگتا ہوں، اور میں تجھ سے عافیت کا ہمیشہ رہنا مانگتا ہوں ، اور میں تجھ سے

الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَأَسْئَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ

عافیت پر شکر گزاری مانگتا ہوں ، اور میں تجھ سے لوگوں سے بے نیازی مانگتا ہوں

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے، اتنے میں حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ وہاں سے گزرے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان کو دیکھ کر کہا کہ کیا یہ ابوذر ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا کہ اے اللہ کے امین کیا آپ ابوذر کو پہچانتے ہیں؟ تو حضرت

جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ جی ہاں اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ابوذر آسمان والوں میں (یعنی فرشتوں میں) زمین والوں کی بنسبت زیادہ متعارف ہیں اور یہ اس وجہ سے کہ وہ روزانہ دو مرتبہ ایک دعا مانگتے ہیں اور فرشتوں کو اس دعا سے تعجب ہوتا ہے تو آپ ابوذر کو اپنے پاس بلا کر ان سے اس دعا کے متعلق پوچھیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ ابوذر کیا تم دن میں کوئی دعا دو مرتبہ مانگتے ہو؟ تو حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ جی ہاں یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان میں وہ دعا مانگتا ہوں اور وہ دعا میں نے کسی سے نہیں سنی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دس کلمات پر مشتمل وہ دعا میرے دل میں الہام فرمائی ہے، میں روزانہ دو مرتبہ قبلہ رخ ہو کر کچھ تسبیح (سُبْحَانَ اللہ) کچھ تحمید (اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) اور کچھ تکبیر (اَللّٰہُ اَکْبَر) کہتا ہوں اور پھر میں ان دس کلمات کے ذریعے دعا مانگتا ہوں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا دَآئِمًا وَّاَسْئَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّاَسْئَلُكَ عِلْمًا نَّافِعًا وَّاَسْئَلُكَ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّاَسْئَلُكَ دِیْنًا قَیِّمًا وَّاَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ كُلِّ بَلِیَّةٍ وَّاَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ وَّاَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَاَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِیَةِ وَاَسْئَلُكَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ

پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس ذات کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ نبی بنا کر بھیجا ہے آپ کی امت میں سے جو کوئی بھی ان کلمات کے ساتھ دعا مانگے گا اس کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ وہ گناہ سمندر کے جھاگ اور زمین کی ریت سے زیادہ ہوں، اور جس کے دل میں یہ دعا ہوگی دو جنتیں اس کی مشتاق ہوگی (یعنی اس کو دو جنتیں ملیں گی) اور دو فرشتے اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے رہیں گے اور جنت کے دروازے اس کے لئے کھول دیئے جائیں گے اور فرشتے اعلان کریں گے کہ اے اللہ کے ولی جنت کے جس دروازے سے جنت میں داخل ہونا چاہو داخل ہو جاؤ۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 5055، صفحہ نمبر 678، جلد 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

نوٹ: الحزب الاعظم اور کنز العمال کی روایت میں مذکور دعا کے کچھ الفاظ میں کمی بیشی ہے۔

مسند فردوس میں مذکورہ بالا دعا بروایت حضرت علی رضی اللہ عنہ کچھ الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ منقول ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اِیْمَانًا دَآئِمًا وَّقَلْبًا خَاشِعًا وَّاَسْئَلُكَ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّاَسْئَلُكَ عِلْمًا وَّاَسْئَلُكَ دِیْنًا قَیِّمًا وَّاَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ كُلِّ بَلِیَّةٍ وَّاَسْئَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ وَّاَسْئَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَاَسْئَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِیَةِ وَاَسْئَلُكَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ

(الفردوس بماثور الخطاب، حدیث نمبر 1832، صفحہ نمبر 450، جلد 1)

دعاء نمبر 24

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ بَطَرِ الْغِنٰی وَمَذَلَّةِ الْفَقْرِ

اے اللہ میں تونگری کے تکبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور افلاس کی ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں،

یَا مَنْ وَّعَدَ فَوَفٰی وَاَوْعَدَ فَعَفَا اِغْفِرْ لِمَنْ ظَلَمَ

اے وہ ذات کہ جس نے وعدہ کیا تو پورا کیا اور ڈرایا تو درگزر کیا تو بخش دے

وَاَسَآءَ یَا مَنْ یَّسُرُّهٗ طَاعَتِیْ وَلَا تَضُرُّهٗ مَعْصِیَتِیْ

اسے جس نے زیادتی کی اور برا کیا، اے وہ ذات جسے میری طاعت خوش کرتی ہے اور میری معصیت اسے ضرر نہیں پہنچاتی

هَبْ لِیْ مَا یَسُرُّكَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّكَ

مجھے وہ نصیب فرما جو تجھے خوش کرے ، اور وہ بخش دے جو تجھے ضرر نہیں پہنچا سکتا

صاحب مسند فردوس نے مذکورہ بالا دعا کچھ الفاظ کے تغیر کے ساتھ بروایت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نقل فرمائی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ بَطَرِ الْغِنٰی وَمَذَلَّةِ الْفَقْرِ یَا مَنْ وَّعَدَ فَوَفٰی وَاَوْعَدَ فَعَفَا وَاَغْفِرْ لِمَنْ ظَلَمَ وَاَسْئَلُكَ یَا مَنْ تَسُرُّهٗ طَاعَتِیْ وَلَا تَضُرُّهٗ مَعْصِیَتِیْ هَبْ لِیْ مَا یَسُرُّكَ وَاغْفِرْ لِیْ مَا لَا یَضُرُّكَ

(الفردوس بماثور الخطاب، حدیث نمبر 1871، صفحہ نمبر 460، جلد نمبر 1)

دعاء نمبر 25

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ فِی الْحَقِّ بَعْدَ

اے اللہ میں حق بات میں یقین حاصل ہونے کے بعد شک پیدا ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں

الْیَقِیْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ

اور میں شیطان مردود سے تیری پناہ مانگتا ہوں

وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ یَوْمِ الدِّیْنِ

اور میں روز جزا کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں

صاحب **کنز العمال** نے مذکورہ بالا دعا کچھ الفاظ کے تغیر اور کمی بیشی کے ساتھ نقل فرمائی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ بَعْدَ الْیَقِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ
شَرِّ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الدِّیْنِ

(کنز العمال حدیث نمبر 3817، صفحہ نمبر 213، جلد نمبر 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے کہ حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعا مانگا کرتے تھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الشَّكِّ بَعْدَ الْیَقِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنَ
مُقَارَنَةِ الشَّیَاطِیْنِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الدِّیْنِ

(مصنف ابن ابی شیبۃ، حدیث نمبر 29754، صفحہ نمبر 78، جلد نمبر 15)

دعاء نمبر 26

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ إِلَیْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُّ

اے اللہ میں تجھ سے اس گناہ کی معافی چاہتا ہوں جس سے میں نے توبہ کی اور توبہ کرنے کے بعد پھر میں نے وہ کام کیا،

فِیْهِ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِمَا أَعْطَیْتُكَ مِنْ نَّفْسِیْ ثُمَّ

اور تجھ سے اس وعدے کی معافی چاہتا ہوں جس کا میں نے تجھ سے اقرار کیا

لَمْ أُوْفِ لَكَ بِهٖ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِیْ تَقَوَّیْتُ بِهَا

پھر اسے پورا نہ کیا اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں ان انعامات کے متعلق جن سے میں نے

عَلٰی مَعْصِیَتِكَ وَأَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ خَیْرٍ أَرَدْتُّ بِهٖ

تیری معصیت پر قوت حاصل کی، اور تجھ سے معافی چاہتا ہوں ہر اس نیکی کے متعلق جس میں میری نیت خالص تیری ذات کی تھی

وَجْهَكَ فَخَالَطَنِیْ فِیْهِ مَا لَیْسَ لَكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِیْ

مگر اس میں وہ شے مل گئی جو تیرے لئے نہ تھی (یعنی ریا کاری)، اے اللہ مجھے رسوا نہ کرنا

فَإِنَّكَ بِیْ عَالِمٌ وَّلَا تُعَذِّبْنِیْ فَإِنَّكَ عَلَیَّ قَادِرٌ

کہ تو میرے (ضعف) سے آگاہ ہے اور مجھے عذاب نہ دینا کہ تو مجھ پر (ہر طرح) قادر ہے

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہم لوگوں سے کہا کرتے تھے کہ اے میرے صحابہ! تمہیں کون سی چیز اس بات سے روکتی ہے کہ تم چند مختصر کلمات کے ذریعے اپنے گناہوں سے صفائی حاصل کرلیا کرو۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ کون سے کلمات ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم وہ کلمات کہا کرو جو میرے بھائی حضرت خضر علیہ السلام کہا کرتے تھے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ وہ کیا کلمات ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ یہ کلمات ہیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَغْفِرُكَ لِمَا تُبْتُ اِلَیْكَ مِنْهُ ثُمَّ عُدْتُّ فِیْهِ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِمَا اَعْطَیْتُكَ مِنْ نَّفْسِیْ ثُمَّ لَمْ اُوْفِ لَكَ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ فَتَقَوَّیْتُ بِهَا عَلٰی مَعَاصِیْكَ وَاَسْتَغْفِرُكَ لِكُلِّ خَیْرٍ اَرَدْتُّ بِهٖ وَجْهَكَ فَخَالَطَنِیْ فِیْهِ مَا لَیْسَ لَكَ اَللّٰهُمَّ لَا تُخْزِنِیْ فَاِنَّكَ بِیْ عَالِمٌ وَّلَا تُعَذِّبْنِیْ فَاِنَّكَ عَلَیَّ قَادِرٌ

(کنز العمال، حدیث نمبر 5126، صفحہ نمبر 700، جلد نمبر 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

نوٹ: الحزب الاعظم میں وَاَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِیْ تَقَوَّیْتُ بِهَا عَلٰی مَعَاصِیْكَ مذکور ہے جبکہ کنز العمال میں وَاَسْتَغْفِرُكَ لِلنِّعَمِ الَّتِیْ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَیَّ فَتَقَوَّیْتُ بِهَا عَلٰی مَعَاصِیْكَ مذکور ہے۔

دعاء نمبر 27

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِمَّنْ تَوَکَّلَ عَلَیْكَ فَکَفَیْتَهٗ

اے اللہ مجھے ان لوگوں میں سے بنا جو تجھ پر توکل کرتے ہیں تو تُو ان کے لئے کافی ہوجاتا ہے

وَاسْتَھْدَاكَ فَھَدَیْتَهٗ وَاسْتَنْصَرَكَ فَنَصَرْتَهٗ

اور وہ تجھ سے ہدایت مانگتے ہیں تو تُو انہیں ہدایت دے دیتا ہے اور وہ تجھ سے مدد مانگتے ہیں تو تُو ان کی مدد فرماتا ہے

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی دعاؤں میں یہ (مذکورہ بالا) دعا مانگا کرتے تھے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 5106، صفحہ نمبر 693، جلد نمبر 2)

دعاء نمبر 28

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِیْ خَشْیَتَكَ وَذِکْرَكَ

اے اللہ میرے دل کے خیالات کو اپنا خوف اور اپنی یاد بنا دے،

وَاجْعَلْ ھِمَّتِیْ وَھَوَایَ فِیْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی

اور میری ہمت اور میری خواہش کو اس چیز میں کر دے جو تجھے محبوب و پسند ہو

اَللّٰھُمَّ وَمَا ابْتَلَیْتَنِیْ بِهٖ مِنْ رَّخَآءٍ وَّشِدَّةٍ

اے اللہ جس طرح بھی تو میرا امتحان کرے چاہے نرمی کے ذریعے ہو یا سختی کے ذریعے،

فَمَسِّکْنِیْ بِسُنَّةِ الْحَقِّ وَشَرِیْعَةِ الْاِسْلَامِ

تو مجھے طریق حق اور شریعت اسلام پر قائم رکھ

کچھ الفاظ کے تغیر کے ساتھ مذکورہ بالا دعا مسند فردوس میں مذکور ہے۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِیْ خَشْیَتَكَ وَذِکْرَكَ وَاجْعَلْ ھِمَمِیْ وَھَوَایَ فِیْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَللّٰھُمَّ وَمَا ابْتَلَیْتَنِیْ بِهٖ مِنْ رَّخَآءٍ وَّشِدَّةٍ فَمَکِّنِیْ سُنَّةَ الْحَقِّ وَشَرِیْعَةَ الْاِسْلَامِ

(الفردوس بماثور الخطاب، حدیث نمبر 1930، صفحہ نمبر 474، جلد نمبر 1)

نوٹ: الحزب الاعظم اور مسند فردوس کی روایت میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ تغیر ہے۔

❶ الحزب الاعظم میں وَاجْعَلْ هِمَّتِيْ وَهَوَايَ فِيْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى مذکور ہے جبکہ مسند فردوس میں وَاجْعَلْ هِمَمِيْ وَهَوَايَ فِيْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى مذکور ہے۔

❷ الحزب الاعظم میں فَمَسِّكْنِيْ بِسُنَّةِ الْحَقِّ وَشَرِيْعَةِ الْاِسْلَامِ مذکور ہے جبکہ مسند فردوس میں فَمَكِّنِيْ سُنَّةَ الْحَقِّ وَشَرِيْعَةَ الْاِسْلَامِ مذکور ہے۔

دعاء نمبر 29

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فِي الْأَشْيَاءِ

اے اللہ میں تجھ سے تمام چیزوں میں کمال نعمت مانگتا ہوں،

كُلِّهَا وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا حَتّٰى تَرْضٰى وَبَعْدَ الرِّضَا

اور ان پر تیرا شکر مانگتا ہوں یہاں تک کہ تو راضی ہوجائے اور راضی ہوجانے کے بعد

الْخِيَرَةَ فِيْ جَمِيْعِ مَا يَكُوْنُ فِيْهِ الْخِيَرَةُ وَبِجَمِيْعِ

ان سب چیزوں میں تمام آسان کاموں کا انتخاب فرمانا جن میں انتخاب ہوتا ہے،

مَيْسُوْرِ الْأُمُوْرِ كُلِّهَا لَا بِمَعْسُوْرِهَا يَا كَرِيْمُ

ان کاموں کا انتخاب نہ فرمانا جو دشوار ہوں اے کریم

حضرت عبدالعزیز بن سلمہ ماجشون رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے ایسے شخص نے یہ بات بیان کی ہے جسے میں سچا سمجھتا ہوں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرتے تھے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 5034، صفحہ 673، جلد 2)

دعاء نمبر 30

اَللّٰھُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّیْلِ سَکَنًا

اے اللہ اے صبح کو پھاڑنے والے (روشن کرنے والے) اور اے رات کو آرام کا وقت بنانے والے

وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ

اور اے سورج و چاند کو وقت کا معیار بنانے والے، تُو مجھ سے قرض ادا کر دے

وَأَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَقَوِّنِیْ عَلَی الْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِكَ

اور مجھے احتیاج سے غنی کر دے اور مجھے اپنی راہ میں لڑنے کی قوت بخش دے

مذکورہ بالا دعا کچھ الفاظ کے تغیر اور کمی بیشی کے ساتھ مصنف ابن ابی شیبہ میں مذکور ہے، حضرت مسلم بن یسار رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں سے تھی:

اَللّٰھُمَّ فَالِقَ الْاِصْبَاحِ وَجَاعِلَ اللَّیْلِ سَکَنًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ حُسْبَانًا اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ وَاَغْنِنِیْ مِنَ الْفَقْرِ وَاَمْتِعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَقُوَّتِیْ فِیْ سَبِیْلِكَ

(مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، من کان یدعو بالغنی، حدیث نمبر 29803، صفحہ نمبر 101، جلد 15)

نوٹ: الحزب الاعظم میں وَقَوِّنِیْ عَلَی الْجِھَادِ فِیْ سَبِیْلِكَ مذکور ہے جبکہ مصنف ابن ابی شیبہ میں وَاَمْتِعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَقُوَّتِیْ فِیْ سَبِیْلِكَ مذکور ہے۔

دعاء نمبر 31

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ إِلٰى خَلْقِكَ

اے اللہ تیری آزمائش اور تیرا برتاؤ جو تُو اپنی مخلوق کے ساتھ کرے اس پر تیرا شکر ہے،

وَلَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ إِلٰى أَهْلِ بُيُوْتِنَا

اور اے اللہ تیری آزمائش اور تیرا برتاؤ جو تُو ہمارے گھر والوں کے ساتھ کرے اس پر تیرا شکر ہے،

وَلَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ إِلٰى أَنْفُسِنَا

اور اے اللہ تیری آزمائش اور تیرا برتاؤ جو تُو خاص ہمارے ساتھ کرے اس پر تیرا شکر ہے،

خَآصَّةً وَّلَكَ الْحَمْدُ بِمَا هَدَيْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا

اور تیرا شکر ہے اس بات پر کہ تُو نے ہمیں ہدایت دی اور تیرا شکر ہے اس بات پر

أَكْرَمْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا سَتَرْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ

کہ تُو نے ہمیں عزت بخشی اور تیرا شکر ہے اس پر کہ تُو نے ہماری پردہ پوشی فرمائی اور تیرا شکر ہے

بِالْقُرْاٰنِ وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْأَهْلِ وَالْمَالِ وَلَكَ الْحَمْدُ

قرآن عطا فرمانے پر اور تیرا شکر ہے اہل و مال دینے پر اور تیرا شکر ہے

بِالْمُعَافَاةِ وَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى وَلَكَ الْحَمْدُ إِذَا

صحت و عافیت (بخشنے) پر اور تیرا شکر ہے یہاں تک کہ تُو راضی ہوجائے اور تیرا شکر ہے جب تُو راضی ہوجائے،

رَضِيْتَ يَا أَهْلَ التَّقْوٰى وَأَهْلَ الْمَغْفِرَةِ

اے وہ ذات جو اس کی اہل ہے کہ اس سے تقویٰ اختیار کئے اور اسی کے شایان شان مغفرت ہے

کنز العمال کی میں بروایت حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں تمہارے لئے وہ دعا مانگتا ہوں جس دعا کو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ وہ اہل قباء کے لئے مانگ رہے تھے۔ (پھر حضرت انس رضی اللہ عنہ نے مذکورہ بالا دعا ذکر فرمائی)۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 5100، صفحہ نمبر 692، جلد نمبر 2)

نوٹ: کنز العمال کی روایت میں مذکور دعا میں **وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا أَكْرَمْتَنَا** نہیں ہے۔

کتاب الدعاء للطبرانی میں ہے کہ ابو ہرمز فرماتے ہیں کہ ہم حضرت انس رضی اللہ عنہ کے پاس حاضر ہوئے اور ہم نے کہا کہ اے ابوحمزہ! ہمارے لئے ایسی دعا مانگئے جو آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہو تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بیمار ہوں اور میں تمہارے لئے ضرور وہ دعا کروں گا جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنی ہے اور یہ وہ دعا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اہل قباء کے لئے کی تھی اور اس وقت حضرت انس رضی اللہ عنہ نے یہ دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ اِلٰى خَلْقِكَ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ اِلٰى اَهْلِ بُيُوْتِنَا اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ فِيْ بَلَآئِكَ وَصَنِيْعِكَ اِلٰى اَنْفُسِنَا خَآصَّةً اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بِمَا هَدَيْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا اَكْرَمْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِمَا سَتَرْتَنَا وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْقُرْاٰنِ وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْاَهْلِ وَالْمَالِ وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْمُعَافَاةِ وَلَكَ الْحَمْدُ حَتّٰى تَرْضٰى وَلَكَ الْحَمْدُ اِذَا رَضِيْتَ يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَاَهْلَ الْمَغْفِرَةِ اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ (تین مرتبہ)

اَللّٰهُمَّ وَاجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَمَغْفِرَتَكَ وَرِضْوَانَكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ

(کتاب الدعاء للطبرانی، باب فضل التسبیح والتحمید، حدیث نمبر 1725، صفحہ نمبر 1579)

دعاء نمبر 32

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ

اے اللہ مجھے ہر اس کام کی توفیق دے جو تجھے محبوب اور پسندیدہ ہو قول میں سے اور عمل میں سے

وَالْفِعْلِ وَالنِّيَّةِ وَالْهُدٰى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

اور فعل میں سے اور نیت میں سے اور ہدایت میں سے بے شک تو ہر چیز پر قادر ہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ وہ دعائیں جن کا مانگنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو محبوب تھا ان میں سے ایک دعا یہ تھی:

اَللّٰهُمَّ وَفِّقْنِيْ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰى مِنَ الْقَوْلِ وَالْعَمَلِ وَالنِّيَّةِ وَالْهُدٰى اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(کتاب الدعاء للطبرانی، حدیث نمبر 1454، صفحہ نمبر 1478)

نوٹ: کتاب الدعاء للطبرانی میں **وَالْفِعْلِ** مذکور نہیں ہے۔

دعاء نمبر 33

اَللّٰھُمَّ رَبَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ

اے اللہ! اے ساتوں آسمانوں کے رب! اور اے عظمت والے عرش کے رب!

الْعَظِیْمِ اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ کُلَّ مُھِمٍّ مِّنْ حَیْثُ

اے اللہ! تُو ہر مشکل میں میرے لئے کافی ہوجا جس طرح بھی تُو چاہے

شِئْتَ وَمِنْ أَیْنَ شِئْتَ

اور جہاں سے بھی تُو چاہے

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو بھی یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگتا ہے تو اللہ اس کے رنج وغم کو دور فرما دیتے ہیں۔

نوٹ: کنز العمال کی روایت میں وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ کے بعد اکْفِنِیْ کُلَّ مُھِمٍّ ہے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 3433، صفحہ نمبر 122، جلد نمبر 2)

دعاء نمبر 34

حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدِیْنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَا أَھَمَّنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ

مجھے کافی ہے اللہ میرے دین کے لئے ، مجھے کافی ہے اللہ اس کے لئے جو مجھ کو متفکر بنائے ، مجھے کافی ہے اللہ

لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ حَسَدَنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ

اس کے لئے جو مجھ پر زیادتی کرے ، مجھے کافی ہے اللہ اس کے لئے جو مجھ سے حسد رکھے، مجھے کافی ہے اللہ

لِمَنْ کَادَنِیْ بِسُوْءٍ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِیَ اللّٰہُ

اس کے لئے جو میرے ساتھ بری چالبازی کرے ، مجھے کافی ہے اللہ موت کے وقت، مجھے کافی ہے اللہ

عِنْدَ الْمَسْأَلَۃِ فِی الْقَبْرِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ

قبر میں سوال کے وقت، مجھے کافی ہے اللہ وزن اعمال کے وقت،

حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ

مجھے کافی ہے اللہ پل صراط (پر چلنے) کے وقت ، مجھے کافی ہے اللہ، کوئی معبود نہیں سوائے اس کے،

عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

اسی پر میرا بھروسہ ہے اور وہ عرش عظیم کا رب ہے

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے مندرجہ ذیل دس کلمات کو فجر کے بعد کہا تو وہ شخص اللہ تعالیٰ کو اپنے حق میں کافی اور ان کلمات پر اجر دیتے ہوئے پائے گا، ان دس کلمات میں سے پانچ دنیا (کی ضرورتوں) کے لئے ہیں اور پانچ آخرت (کی ضرورتوں) کے لئے ہیں، وہ کلمات یہ ہیں:

حَسْبِیَ اللّٰہُ لِدِیْنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَآ اَھَمَّنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ بَغٰی عَلَیَّ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ حَسَدَنِیْ حَسْبِیَ اللّٰہُ لِمَنْ کَادَنِیْ بِسُوْءٍ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَوْتِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمَسْأَلَۃِ فِی الْقَبْرِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الْمِیْزَانِ حَسْبِیَ اللّٰہُ عِنْدَ الصِّرَاطِ حَسْبِیَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ

نوٹ: مذکورہ بالا روایت میں منقول دعا کے آخر میں عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ ہے جبکہ الحزب الاعظم میں مذکور دعا کے آخر میں عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ ہے۔

(کنز العمال، حدیث 3558، صفحہ 155، جلد 2/نوادر الاصول حدیث 937، صفحہ 682)

سنن ابی داود میں ہے کہ حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو شخص صبح کے وقت اور شام کے وقت سات مرتبہ یہ کلمات کہے:

حَسْبِیَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَھُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ

کافی ہے مجھے اللہ، صرف وہی معبود برحق ہے، اسی پر میں نے بھروسہ کیا ہے، وہی عرش عظیم کا رب ہے

تو اللہ تعالیٰ اس کی پریشانیوں سے اس کے لئے کافی ہو جائے گا، چاہے ان کے کہنے میں وہ سچا ہو یا جھوٹا۔

(سنن ابی داود، حدیث نمبر 5081، صفحہ نمبر 548، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 35

اَللّٰھُمَّ حَبِّبِ الْمَوْتَ إِلٰی مَنْ یَّعْلَمُ أَنَّ سَیِّدَنَا

اے اللہ موت کو اس کے نزدیک محبوب بنا دے جسے یقین ہو کہ

مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَسُوْلُكَ

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے رسول ہیں

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

اَللّٰھُمَّ حَبِّبِ الْمَوْتَ اِلٰی مَنْ یَّعْلَمُ اَنِّیْ رَسُوْلُكَ

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر 3457، صفحہ نمبر 338، جلد نمبر 3، مطبوعہ مکتبۃ ابن تیمیۃ)

دعاء نمبر 36

اَللّٰھُمَّ إِنَّكَ رَبٌّ عَظِیْمٌ لَا یَسَعُكَ شَیْءٌ مِمَّا خَلَقْتَ

اے اللہ تو عظمت والا رب ہے ، تیری پیدا کردہ چیزوں میں سے کوئی بھی چیز تجھے سما نہیں سکتی

وَأَنْتَ تَرٰی وَلَا تُرٰی وَأَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الْأَعْلٰی وَأَنَّ لَكَ

اور تو (سب کو) دیکھتا ہے اور خود دکھائی نہیں دیتا اور تو بلند ترین منظر پر ہے

الْاٰخِرَةَ وَالْأُوْلٰی وَلَكَ الْمَمَاتُ وَالْمَحْیَا وَإِلَیْكَ

اور ہر پچھلا اور اگلا تیرا ہی ہے اور موت اور حیات تیرے ہی قبضہ میں ہے

الْمُنْتَھٰی وَالرُّجْعٰی نَعُوْذُ بِكَ أَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰی

اور تیری ہی طرف انتہاء اور واپسی ہے ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس بات سے کہ ذلیل اور رسوا ہوں

صاحب کنز العمال نے مذکورہ بالا دعا کچھ اضافے کے ساتھ بروایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل کی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ رَبٌّ عَظِیْمٌ لَا یَسَعُكَ شَیْءٌ مِمَّا خَلَقْتَ وَاَنْتَ تَرٰی وَلَا تُرٰی
وَاَنْتَ بِالْمَنْظَرِ الْاَعْلٰی وَاَنَّ لَكَ الْاٰخِرَةَ وَالْاُوْلٰی وَلَكَ الْمَمَاتُ وَالْمَحْیَا

وَاَنَّ اِلَيْكَ الْمُنْتَهٰى وَالرُّجْعٰى نَعُوْذُ بِكَ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ

سَاَلْتَنَا مِنْ اَنْفُسِنَا مَا لَا نَمْلِكُهٗ اِلَّا بِكَ فَاَعْطِنَا مِنْهَا مَا يُرْضِيْكَ عَنَّا

(کنز العمال، حدیث نمبر 3782، صفحہ نمبر 207، جلد نمبر 2)

دعاء نمبر 37

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ ثَوَابَ الشَّاكِرِيْنَ وَنُزُلَ

اے اللہ میں تجھ سے شکر گزاروں کے جیسا ثواب مانگتا ہوں اور اہل قرب کے جیسی

الْمُقَرَّبِيْنَ وَمُرَافَقَةَ النَّبِيِّيْنَ وَيَقِيْنَ

ضیافت مانگتا ہوں اور نبیوں کی ہمرکابی مانگتا ہوں اور صدیقین کے جیسا

الصِّدِّيْقِيْنَ وَذِلَّةَ الْمُتَّقِيْنَ وَإِخْبَاتَ الْمُوْقِنِيْنَ

یقین مانگتا ہوں اور پرہیز گاروں کے جیسی تواضع مانگتا ہوں اور اہل یقین کے جیسی انکساری مانگتا ہوں،

حَتّٰى تَوَفَّانِيْ عَلٰى ذٰلِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

یہاں تک کہ تُو مجھے اسی پر وفات دے اے ارحم الراحمین

مذکورہ بالا دعا کو کچھ تقدیم وتاخیر کے ساتھ صاحب مسند فردوس نے بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل فرمایا ہے۔

(الفردوس بماثور الخطاب، حدیث 1839، صفحہ 453/1)

دعاء نمبر 38

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِنِعْمَتِكَ السَّابِقَةِ عَلَيَّ وَبَلَآئِكَ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں بطفیل تیری گذشتہ نعمتوں کے جو مجھ پر ہوئیں اور تیری اس بہتر آزمائش

الْحَسَنِ الَّذِي ابْتَلَيْتَنِيْ بِهٖ وَفَضْلِكَ الَّذِيْ فَضَّلْتَ

کے طفیل جس سے تو نے مجھے آزمایا ، اور تیرے اس فضل کے طفیل جو مجھ پر فرمایا،

عَلَيَّ أَنْ تُدْخِلَنِيَ الْجَنَّةَ بِمَنِّكَ وَفَضْلِكَ وَرَحْمَتِكَ

یہ کہ مجھے جنت میں داخل فرمانا اپنے احسان اور اپنے فضل اور اپنی رحمت سے

حضرت ابوالاحوص فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِنِعْمَتِكَ السَّابِغَةِ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيَّ وَبَلَآئِكَ
الَّذِي ابْتَلَيْتَنِيْ وَبِفَضْلِكَ الَّذِيْ اَفْضَلْتَ عَلَيَّ اَنْ تُدْخِلَنِيَ الْجَنَّةَ
اَللّٰهُمَّ اَدْخِلْنِيَ الْجَنَّةَ بِفَضْلِكَ وَمَنِّكَ وَرَحْمَتِكَ

(المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث نمبر 8917، صفحہ نمبر 209، جلد نمبر 9)

نوٹ: **الحزب الاعظم** اور **المعجم الکبیر للطبرانی** میں مذکور دعا میں کچھ تغیر اور کمی بیشی ہے۔

دعاء نمبر 39

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِوَجْهِكَ الْكَرِيْمِ وَأَمْرِكَ

اے اللہ میں تجھ سے بحرمت تیری کریم ذات کے اور تیرے باعظمت

الْعَظِيْمِ أَنْ تُجِيْرَنِيْ مِنَ النَّارِ وَالْكُفْرِ وَالْفَقْرِ

امر کے سوال کرتا ہوں کہ مجھے آگ اور کفر اور تنگدستی سے پناہ عطا فرما

صاحب **کنز العمال** نے مذکورہ بالا دعا بروایت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نقل فرمائی ہے۔ (کنز العمال، ح3785، ص207/2)

دعاء نمبر 40

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ مَّوْتِ الْفُجَآءَةِ وَمِنْ لَّدْغَةِ

اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں ناگہانی موت سے اور سانپ کے

الْحَيَّةِ وَمِنَ السَّبُعِ وَمِنَ الْغَرَقِ وَمِنَ الْحَرَقِ وَمِنْ

کاٹنے سے اور درندوں (کے پھاڑنے) اور ڈوب کر مرنے سے اور جل کر مرنے سے

أَنْ أَخِرَّ عَلٰى شَيْءٍ وَّمِنَ الْقَتْلِ عِنْدَ فِرَارِ الزَّحْفِ

اور اس سے کہ کسی چیز پر گر پڑوں اور لشکر کے فرار کے وقت مارے جانے سے

مذکورہ بالا دعا صاحب **کنز العمال** نے بروایت ابن عمرو رضی اللہ عنہما کچھ تقدیم وتاخیر کے ساتھ ذکر فرمائی ہے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 3786، صفحہ نمبر 207، جلد نمبر 2)

مسند احمد کی روایت میں ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سات قسم کی موت سے پناہ مانگا کرتے تھے: ❶ ناگہانی موت سے، ❷ سانپ کے ڈسنے سے، ❸ درندے کی وجہ سے، ❹ ڈوب کر مرنے سے، ❺ جل کر مرنے سے، ❻ کسی چیز سے گرنے کی وجہ سے یا کسی چیز کے گرنے کی وجہ سے، ❼ لشکر کے فرار کے وقت مارے جانے سے۔ (مسند احمد، حدیث نمبر 6594، صفحہ نمبر 168، جلد نمبر 11)

دعاء نمبر 41

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ إِيْمَانًا دَآئِمًا وَّهُدًى قَيِّمًا وَّعِلْمًا نَافِعًا

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں ایسا ایمان جو دائمی ہو اور ایسی ہدایت جو ٹھیک ٹھیک ہو اور ایسا علم جو نافع ہو

مذکورہ بالا دعا صاحب **کنز العمال** نے بروایت حضرت انس رضی اللہ عنہ نقل فرمائی ہے، البتہ **کنز العمال** کی روایت میں **وَّهُدًى قَيِّمًا** کی بجائے **وَّهَدْيًا قَيِّمًا** ہے۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 3789، صفحہ نمبر 208، جلد نمبر 2)

دعاء نمبر 42

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِّفَاجِرٍ عِنْدِیْ نِعْمَۃً أُکَافِیْہِ

اے اللہ کسی نافرمان کا میرے ذمہ ایسا احسان مت کرنا جس کا

بِھَا فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ

مجھے دنیا او رآخرت میں بدلا دینا پڑے

مذکورہ بالا دعا صاحب کنز العمال نے بروایت حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نقل فرمائی ہے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 3810، صفحہ نمبر 211، جلد نمبر 2)

دعاء نمبر 43

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ ذَنْبِیْ وَوَسِّعْ لِیْ خُلُقِیْ وَطَیِّبْ لِیْ

اے اللہ میرے گناہ بخش دے اور میرے اخلاق وسیع فرما اور میری کمائی پاک صاف کر

کَسْبِیْ وَقَنِّعْنِیْ بِمَا رَزَقْتَنِیْ وَلَا تُذْھِبْ طَلَبِیْ

اور جو رزق تُو مجھے عطا فرمائے مجھے اس پر قناعت نصیب فرما اور میری طلب اس چیز کی طرف نہ لے جا

إِلٰی شَیْءٍ صَرَّفْتَہُ عَنِّیْ

جسے تو نے مجھ سے ہٹالیا ہو

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ میں تمہیں پانچ ہزار بکریاں دوں یا ایسے پانچ کلمات سکھادوں جس سے تمہارا دین اور تمہاری دنیا دونوں ٹھیک ہوجائیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا کہ پانچ ہزار بکریاں تو بہت زیادہ ہیں لیکن آپ مجھے وہ کلمات ہی سکھا دیں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مذکورہ بالا کلمات تعلیم فرمائے۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 5061، صفحہ نمبر 682، جلد نمبر 2)

نوٹ: کنز العمال کی روایت میں وَلَا تُذْھِبْ طَلَبِیْ کی بجائے وَلَا تُذْھِبْ قَلْبِیْ مذکور ہے۔

دعاء نمبر 44

اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ اَللّٰهُ أَكْبَرُ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ کے نام کی برکت چاہتا ہوں

نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى أَهْلِيْ وَمَالِيْ بِسْمِ اللّٰهِ

اپنی جان اور اپنے دین پر، اللہ کے نام کی برکت چاہتا ہوں اپنے اہل وعیال او اپنے مال پر، اللہ کے نام کی برکت چاہتا ہوں

عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ أَعْطَانِيْ رَبِّيْ بِسْمِ اللّٰهِ

ہر اس چیز پر جو میرے رب نے مجھے عطا فرمائی ، اللہ کے نام کے ساتھ

خَيْرِ الْأَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْأَرْضِ وَالسَّمَآءِ

جو سب ناموں میں بہترین ہے ، اللہ کے نام کے ساتھ جو آسمان و زمین کا رب ہے،

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَآءٌ بِسْمِ اللّٰهِ

اللہ کے نام کے ساتھ جس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری ضرر نہیں پہنچا سکتی ، اللہ کے نام کے ساتھ

افْتَتَحْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُ اَللّٰهُ رَبِّيْ

میں نے شروع کیا اور اللہ ہی پر بھروسہ کیا اور اللہ ہی اللہ میرا پروردگار ہے

لَا أُشْرِكُ بِهٖ أَحَدًا أَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِخَيْرِكَ مِنْ

میں کسی کو بھی اس کا شریک نہیں سمجھتا ، اے اللہ میں تجھ سے بحرمت تیرے انعام کے تیری وہ عطا مانگتا ہوں

خَيْرِكَ الَّذِيْ لَا يُعْطِيْهِ غَيْرُكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ

جسے کوئی دوسرا نہیں دے سکتا اور جسے تُو پناہ دیدے وہ بڑا زور آور ہے اور تیری حمد و ثنا

ثَنَآءُكَ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ اِجْعَلْنِيْ فِيْ عِيَاذِكَ

بڑی شاندار ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں مجھے اپنی پناہ

وَجِوَارِكَ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ وَّمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ

اور اپنی حمایت میں لے لے ہر برائی سے اور شیطان مردود سے،

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْتَجِيْرُكَ مِنْ جَمِيْعِ كُلِّ شَيْءٍ

اے اللہ میں تیری امان چاہتا ہوں ہر اس چیز سے جسے تو نے

خَلَقْتَ وَأَحْتَرِسُ بِكَ مِنْهُنَّ وَأُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيَّ

پیدا فرمایا اور ان سے تیری حفاظت میں آتا ہوں، اور اپنے پیش پیش رکھتا ہوں یہ سورۂ اخلاص

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ یکتا ہے اللہ بے نیاز ہے نہ وہ کسی کا والد ہے اور نہ ہی کسی کا مولود ہے

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا أَحَدٌ

اور نہ ہی کوئی اس کا ہمسر ہے،

مِنْ أَمَامِيْ وَمِنْ خَلْفِيْ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ وَعَنْ

بس یہی کہتا ہوں اپنے آگے اور اپنے پیچھے اور اپنے دائیں

شِمَالِيْ وَمِنْ فَوْقِيْ وَمِنْ تَحْتِيْ

اور اپنے بائیں اور اپنے اوپر اور اپنے نیچے

نوٹ: مِنْ اَمَامِيْ کے بعد پوری سورۂ اخلاص مع بسم اللہ پڑھے اسی طرح وَمِنْ خَلْفِيْ کے بعد، اسی طرح وَعَنْ يَّمِيْنِيْ کے بعد، اسی طرح وَعَنْ شِمَالِيْ کے بعد، اسی طرح وَمِنْ فَوْقِيْ کے بعد، اسی طرح وَمِنْ تَحْتِيْ کے بعد ،یعنی ان چھ کلمات میں سے ہر ایک کے بعد پوری سورۂ اخلاص مع بسم اللہ پڑھے۔

دعاء انس بن مالک رضی اللہ عنہ

یہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی دعا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خادمِ خاص تھے، دس سال آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی والدہ کی درخواست پر ان کو دنیا و آخرت کی خیر کی دعا سے مشرف و مخصوص فرمایا تھا اور حق سبحانہ وتعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے ان کی عمر و مال اور اولاد میں عظیم برکت عطا فرمائی،

چنانچہ ان کی عمر سو سال سے زیادہ ہوئی اور ان کی صلبی اولاد کی تعداد سو کو پہنچی، جن میں تہتر مرد تھے اور باقی عورتیں اور ان کا باغ سال میں دو بار پھل دیتا تھا یہ دنیا کی برکات تھیں جو (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا کی برکت سے ان کو حاصل ہوئی) اور آخرت کی برکات کا اندازہ کون کر سکتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن وہ حجاج کے پاس آئے تو حجاج نے ان کے سامنے مختلف قسم کے گھوڑے پیش کئے اور پھر کہا کہ اے انس! کیا تم نے اپنے آقا یعنی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایسے گھوڑے دیکھے تھے؟ تو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بخدا یقیناً میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اس سے بدرجہا بہتر چیزیں دیکھیں اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے کہ جن گھوڑوں کی لوگ پرورش کرتے ہیں ان کی تین قسمیں ہیں:

ایک شخص گھوڑا اس نیت سے پالتا ہے کہ حق تعالیٰ کے راستے میں جہاد کرے گا، اس گھوڑے کا پیشاب، لید، گوشت پوست اور خون قیامت کے دن اس کے ترازوئے عمل میں ہوگا اور دوسرا شخص گھوڑا اس نیت سے پالتا ہے کہ ضرورت کے وقت سواری کیا کرے اور پیدل چلنے کی زحمت سے بچے (یہ نہ ثواب کا مستحق ہے اور نہ عذاب کا) اور تیسرا وہ شخص ہے جو گھوڑے کی پرورش نام اور شہرت کے لئے کرتا ہے اس کا ٹھکانہ دوزخ میں ہے اور اے حجاج! تیرے گھوڑے اسی تیسری قسم میں داخل ہیں۔

حجاج یہ بات سن کر بھڑک اٹھا اور کہنے لگا کہ (اے انس!) تم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جو خدمت کی ہے اگر اس کا لحاظ نہ ہوتا، نیز امیر المومنین عبدالملک بن مروان نے جو خط مجھے تمہاری سفارش اور رعایت کے باب میں لکھا ہے، اس کی پاس داری نہ ہوتی تو نہیں معلوم کہ آج میں تمہارے ساتھ کیا کر گزرتا۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہرگز نہیں (یعنی تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا اور نہ تجھ میں اتنی ہمت ہے کہ تو مجھے بری نظر سے دیکھ سکے) میں چند کلمات کی پناہ میں ہوں (جو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سن رکھے ہیں) اور ان کلمات کی برکت سے مجھے نہ کسی سلطان کی سطوت سے خوف ہے اور نہ کسی شیطان کے شر سے اندیشہ ہے۔

حجاج اس کلام کی ہیبت سے بے خود اور مبہوت ہو گیا، اور کہنے لگا اے ابوحمزہ! (حضرت انس رضی اللہ عنہ کی کنیت) وہ کلمات مجھے بھی سکھا دیجئے۔ تو فرمایا کہ (تجھے ہرگز نہ سکھاؤں گا) بخدا تو اس کا اہل نہیں۔

پھر جب حضرت انس رضی اللہ عنہ کے وصال کا وقت آیا تو ابان جو آپ کے خادم تھے آپ کے پاس حاضر ہوئے اور کہا کہ ابوحمزہ! میں آپ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں تو حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ کہو کیا چاہتے ہو؟ عرض کیا

وہی کلمات سیکھنا چاہتا ہوں جو حجاج نے آپ سے سیکھنا چاہے تھے (مگر آپ نے اس کو نہیں سکھائے)۔

فرمایا: ہاں! اللہ کی قسم تو اس کا اہل ہے (یعنی تجھے سکھا سکتا ہوں)، میں نے آپ ﷺ کی دس برس خدمت کی اور آپ ﷺ کا انتقال اس حالت میں ہوا کہ آپ ﷺ مجھ سے راضی تھے، اسی طرح تو نے بھی دس سال میری خدمت کی اور میں دنیا سے اس حالت میں رخصت ہو رہا ہوں کہ میں تجھ سے راضی ہوں، صبح وشام یہ کلمات پڑھا کرو، حق سبحانہ وتعالیٰ تمام آفات سے محفوظ رکھیں گے۔ (کنز العمال حدیث نمبر 5021,5022، صفحہ نمبر 669-666، جلد نمبر 2)

نوٹ: دعاء انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے الفاظ مختلف روایات میں مختلف وارد ہوئے ہیں اور اس سے متعلق واقعہ میں روایات کے اختلاف کی وجہ سے کمی بیشی وارد ہوئی ہے، البتہ یہ بات تمام روایات سے ثابت ہے کہ یہ مبارک دعا ہر قسم کے خوف، دشمن سے مقابلے اور شیطان اور جملہ آفات وبلیات سے حفاظت کے لئے مجرب ہے۔

عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی کی روایت میں دعا کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى نَفْسِيْ وَدِيْنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى اَهْلِيْ وَمَالِيْ بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اَعْطَانِيْهِ رَبِّيْ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ افْتَتَحْتُ وَعَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْتُ اَللّٰهُ رَبِّيْ لَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا اَسْئَلُكَ اللّٰهُمَّ بِخَيْرِكَ مِنْ خَيْرِكَ الَّذِيْ لَا يُعْطِيْهِ اَحَدٌ غَيْرُكَ عَزَّ جَارُكَ وَجَلَّ ثَنَآءُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ اِجْعَلْنِيْ فِيْ عِيَاذِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ سُلْطَانٍ وَّمِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَحْتَرِسُ بِكَ مِنْ شَرِّ جَمِيْعِ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ خَلَقْتَهٗ وَاَحْتَرِزُ بِكَ مِنْهُمْ وَاُقَدِّمُ بَيْنَ يَدَيَّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ

وَمِنْ خَلْفِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ يَّمِيْنِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَعَنْ يَّسَارِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ وَمِنْ فَوْقِيْ مِثْلَ ذٰلِكَ

(عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب مایقول اذا خاف سلطانا الخ، حدیث نمبر 346، صفحہ نمبر 212)

دعاء نمبر 45

خَلَقْتَ رَبَّنَا فَسَوَّيْتَ وَقَدَّرْتَ رَبَّنَا فَقَضَيْتَ

اے ہمارے رب تو نے بدرجہ کمال پیدا فرمایا ،اے ہمارے رب تو نے تقدیر بنائی پھر اس کے مطابق فیصلہ فرمایا،

وَعَلٰى عَرْشِكَ اسْتَوَيْتَ وَأَمَتَّ فَأَحْيَيْتَ

اور اپنے تخت پر متمکن ہوا اور تو نے موت دی پھر تو نے ہی زندہ کردیا

وَأَطْعَمْتَ فَأَشْبَعْتَ وَأَسْقَيْتَ فَأَرْوَيْتَ وَحَمَلْتَ

اور کھلایا تو شکم سیر کردیا اور پلایا تو سیراب کردیا اور اپنے بر و بحر میں

فِيْ بَرِّكَ وَبَحْرِكَ عَلٰى فُلْكِكَ وَعَلٰى دَوَآبِّكَ وَعَلٰى

سوار کیا اپنی کشتیوں پر اور اپنے چوپاؤں پر

أَنْعَامِكَ فَاجْعَلْ لِّيْ عِنْدَكَ وَلِيْجَةً وَّاجْعَلْ لِّيْ

اور اپنے مویشیوں پر ، تو میرے لئے اپنے ہاں خصوصی دخل تجویز فرما اور میرے لئے

عِنْدَكَ زُلْفٰى وَحُسْنَ مَاٰبٍ وَّاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ يَّخَافُ

اپنے ہاں تقرب اور اچھی واپسی مقرر فرما اور مجھے ان میں سے بنا جو تیرے حضور پیشی سے

مَقَامَكَ وَوَعِيْدَكَ وَيَرْجُوْ لِقَآئَكَ وَاجْعَلْنِيْ مِمَّنْ

اور تیری وعید سے ڈرتے ہیں، اور تیری ملاقات کی امید رکھتے ہیں اور مجھے ان میں سے بنا

يَتُوْبُ إِلَيْكَ تَوْبَةً نَّصُوْحًا وَأَسْئَلُكَ عَمَلًا مُّتَقَبَّلًا

جو تیرے حضور سچی توبہ کرتے ہیں ، اور میں تجھ سے ایسا عمل مانگتا ہوں جو مقبول ہو

وَّعِلْمًا نَّجِيْحًا وَّسَعْيًا مَّشْكُوْرًا وَّتِجَارَةً لَّنْ تَبُوْرَ

اور ایسا علم مانگتا ہوں جو صحیح ہو اور ایسی سعی مانگتا ہوں جو قابل قدر ہو اور ایسی تجارت مانگتا ہوں جس میں خسارہ نہ ہو

مذکورہ بالا دعا صاحب کنز العمال نے کچھ الفاظ کے تغیر کے ساتھ بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نقل فرمائی۔

[1] الحزب الاعظم میں وَاَمَتَّ فَاَحْيَيْتَ ہے جبکہ کنز العمال میں وَاَمَتَّ وَاَحْيَيْتَ مذکور ہے۔

۲ الحزب الاعظم میں وَاَطْعَمْتَ کے بعد فَاَشْبَعْتَ ہے جبکہ کنز العمال میں فَاَشْبَعْتَ مذکور نہیں ہے۔

۳ الحزب الاعظم میں وَاَسْقَیْتَ فَاَرْوَیْتَ ہے جبکہ کنز العمال میں وَاَسْقَیْتَ وَاَرْوَیْتَ مذکور ہے۔

۴ الحزب الاعظم میں وَاجْعَلْنِیْ مِمَّنْ یَتُوْبُ اِلَیْكَ ہے جبکہ کنز العمال میں وَاجْعَلْنِیْ اَتُوْبُ اِلَیْكَ مذکور ہے۔

۵ الحزب الاعظم میں وَّعِلْمًا نَجِیْحًا ہے جبکہ کنز العمال میں وَّعَمَلًا نَجِیْحًا مذکور ہے۔

(کنز العمال، حدیث نمبر 3855، صفحہ نمبر 223، جلد نمبر 2)

دعاء نمبر 46

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُشْهِدُكَ بِمَا شَهِدْتَّ بِهٖ عَلٰی نَفْسِكَ وَشَهِدَتْ

اے اللہ میں تیرے سامنے اس بات کی شہادت دیتا ہوں جس کی خود تو نے اپنی ذات پر شہادت دی ہے

بِهٖ مَلٰٓئِكَتُكَ وَاَنْبِیَآءُكَ وَاُولُوا الْعِلْمِ وَمَنْ لَّمْ یَشْهَدْ

اور تیرے فرشتوں نے اس کی شہادت دی ہے اور تیرے نبیوں اور اہل علم نے اس کی شہادت دی ہے اور جن لوگوں نے اس کی شہادت نہیں دی

بِمَا شَهِدْتَّ بِهٖ فَاكْتُبْ شَهَادَتِیْ مَكَانَ شَهَادَتِهٖ اَنْتَ

جس کی تو نے شہادت دی ہے تو تو میری شہادت اس کی شہادت کی جگہ لکھ لے،

السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ یَا ذَا الْجَلَالِ

تیرا نام سلام ہے اور تیری ہی طرف سے سلامتی ہے تو با برکت ہے اے صاحب جلال

وَالْاِكْرَامِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَسْئَلُكَ فِكَاكَ رَقَبَتِیْ مِنَ النَّارِ

اور اے صاحب اکرام ، اے اللہ میں تجھ سے اپنی گردن کے دوزخ کے چھٹکارے کا سوال کرتا ہوں

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب نماز سے فارغ ہوتے تو یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگا کرتے تھے۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 4966، صفحہ نمبر 641، جلد نمبر 2)

نوٹ: کنز العمال کی روایت میں اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُشْهِدُكَ کی بجائے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اُشْهِدُ ہے۔

دعاء نمبر 47

اَللّٰھُمَّ أَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وسَکَرَاتِ الْمَوْتِ

اے اللہ موت کی سختیوں اور موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا کہ آپ سکرات کے عالم میں تھے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ایک پیالہ تھا، جس میں پانی تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیالے میں اپنا ہاتھ مبارک ڈالتے پھر اپنے چہرے مبارک پر ملتے اور فرماتے:

اَللّٰھُمَّ أَعِنِّیْ عَلٰی غَمَرَاتِ الْمَوْتِ وسَکَرَاتِ الْمَوْتِ

اے اللہ موت کی سختیوں اور موت کی بے ہوشیوں پر میری مدد فرما

(سنن الترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی التشدید عند الموت، حدیث نمبر 978، صفحہ نمبر 177)

دعاء نمبر 48

وَاٰخِرُ دُعَائِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آخری دعا یہ تھی

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَأَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْأَعْلٰی

اے اللہ! میری مغفرت فرما مجھ پر رحم کر اور مجھ کو اچھے رفیقوں (فرشتوں اور پیغمبروں) کے ساتھ ملا دے

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (اس روز جس روز آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا) میرا سہارا لیے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَأَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِیْقِ الْأَعْلٰی

اے اللہ! میری مغفرت فرما مجھ پر رحم کر اور مجھ کو اچھے رفیقوں (فرشتوں اور پیغمبروں) کے ساتھ ملا دے

(الصحیح للبخاری، کتاب المرضی، باب نھی تمنی المریض الموت، حدیث نمبر 5350، صفحہ نمبر 2147)

یہی دعا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری دعا تھی۔

دعاء نمبر 49

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ

پاک ہے تیرا رب جو عزت والا ہے ہر اس برائی سے جو یہ بیان کرتے ہیں اور سلامتی ہو

عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

رسولوں پر اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہاں کا رب ہے

امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد کہتے تھے:

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کے لیے ہے اور تمام تعریفیں اسی کے لیے ہیں،

وَيُمِيْتُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ

وہی زندگی اور موت دیتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اے اللہ! جو تو دے اسے کوئی روکنے والا نہیں

وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ

اور جسے تو نہ دے اسے کوئی دینے والا نہیں، اور تیرے آگے کسی نصیب والے کا کوئی نصیب کام نہیں آتا"

اور یہ بھی مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلام پھیرنے کے بعد یہ بھی کہتے تھے:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى

پاک ہے تیرا رب جو عزت والا ہے ہر اس برائی سے جو یہ بیان کرتے ہیں اور سلامتی ہو

الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

رسولوں پر اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو سارے جہاں کا رب ہے

(سنن الترمذی، کتاب الصلوۃ، باب مایقول اذا سلم الخ، حدیث نمبر 299، صفحہ نمبر 69)

ابن ابی حاتم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ کی مرسل روایت سند صحیح کے ساتھ نقل فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو یہ بات پسند ہو کہ قیامت کے دن اسے بھرپور پیمانے کے ساتھ اجر دیا جائے اسے چاہئے کہ اپنی مجلس کے آخر میں جب اٹھے تو یہ دعا پڑھے:

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى

الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

(نتائج الافکار لابن حجر، صفحہ نمبر 306، جلد نمبر 2)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

ساتویں منزل بروز جمعہ

دعاء نمبر 1

خَاتِمَةٌ فِیۡ أَلۡفَاظِ الصَّلٰوۃِ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیِّیۡنَ صَلَّی

یہ کتاب کا اختتامیہ ہے جو خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ وَأَفۡضَلُهَا مَا وَرَدَ عَقِیۡبَ التَّشَهُّدِ

پر بھیجے جانے والے درود کے الفاظ پر مشتمل ہے اور ان درود میں سب سے افضل وہ درود ہے جو نماز میں تشہد کے بعد پڑھا جاتا ہے

اللہ تعالیٰ نے ہمیں ہر اس شخص کے احسان کا بدلہ دینے کا حکم فرمایا ہے جس نے ہم پر احسان کیا ہو، لیکن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسان کا بدلہ ہم دے سکیں اس کا تو تصور بھی محال ہے، اللہ تعالیٰ نے ہمارے عجز و بے بسی کو دیکھتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے احسان کے بدلے میں ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا حکم دیا ہے اور درحقیقت اس میں بھی ہمارا ہی نفع ہے اور احسان در احسان ہے کیونکہ درود شریف پڑھنے سے محبت میں اضافہ ہوتا ہے، اور یہ ایمان کا جزء ہے، جہنم سے خلاصی اور جنت کی بشارت کا سبب ہے اور ہر طرح کی کامیابی کا ضامن ہے۔

درود شریف پڑھنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں، اعمال پاکیزہ ہوتے ہیں، درجات بلند ہوتے ہیں، احد پہاڑ کے برابر اجر لکھا جاتا ہے، جو اپنی دعاؤں اور اوراد کے بدلے ہر وقت درود پڑھے اس کی دنیا اور آخرت میں تمام امور میں کفایت کی جاتی ہے، درود شریف پڑھنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں، غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر ملتا ہے، حشر کے میدان کی ہولناکیوں سے نجات کا سبب بنتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت واجب ہوجاتی ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کے غصہ سے امن اور عرش کا سایہ نصیب ہوتا ہے، اعمال کا وزن ترازو میں بڑھ جاتا ہے، حوض کوثر کے پانی سے سخت پیاس والے دن سیرابی حاصل ہوتی ہے، جہنم سے آزادی نصیب ہوگی، پل صراط آسانی سے پار ہوگا، موت سے پہلے جنت میں اپنا ٹھکانہ دیکھنا نصیب ہوگا۔

درود شریف پڑھنے سے تنگ دستی دور ہوتی ہے، مال میں اضافہ ہوتا ہے، بے حساب حاجتیں پوری ہوتی ہیں، درود شریف عبادت ہے، اللہ تعالیٰ کا محبوب ترین عمل ہے، مجلس کی زینت ہے، فقر کو دور کرتا ہے، تنگی کو رفع کرتا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قربت نصیب ہوتی ہے، درود شریف نور ہے جس سے دشمنوں کے خلاف مدد حاصل ہوتی ہے، دل کا زنگ اور نفاق دور ہوتا ہے، لوگوں کے دلوں میں محبت پیدا کرتا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوتی ہے، غیبت سے روکتا ہے، غرض دین و دنیا کے اعتبار سے اتنا بڑا نفع بخش عمل ہے کہ کوئی عمل اس سے بڑھ کر نہیں۔

مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب کے اخیر میں درود شریف کے مختلف صیغوں (الفاظ) کو ذکر فرمایا ہے اور ساتھ ہی اس بات کی بھی نشاندہی فرمائی ہے کہ سب سے افضل درود شریف درود ابراہیمی ہے جسے ہم نماز میں پڑھتے ہیں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ کیوں نہ تمہیں (حدیث کا) ایک تحفہ پہنچا دوں جو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا تھا۔ میں نے عرض کیا جی ہاں مجھے یہ تحفہ ضرور عنایت فرمایئے تو انہوں نے بیان کیا کہ ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا تھا کہ یا رسول اللہ! ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ اللہ تعالیٰ نے سلام بھیجنے کا طریقہ تو ہمیں خود ہی سکھا دیا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ
عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(الصحیح للبخاری، کتاب الانبیاء، حدیث نمبر 3190، صفحہ نمبر 1233، مطبوعہ دار ابن کثیر)

دعاء نمبر 2

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جیسی رحمت تو نے

إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل حضرت ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی بے شک تو حمد و بزرگی کا مستحق ہے

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَكْتَ عَلٰی

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر برکت نازل فرما جیسی برکتیں تو نے

إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی تھیں بے شک تو حمد وبزرگی کا مستحق ہے

اَللّٰھُمَّ وَتَرَحَّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَرَحَّمْتَ

اور اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر رحم فرما جیسا تو نے

عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحم فرمایا تھا بے شک تو حمد و بزرگی کا مستحق ہے

اَللّٰھُمَّ وَتَحَنَّنْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا تَحَنَّنْتَ

اور اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر شفقت فرما جیسی شفقت تو نے

عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر فرمائی تھی بے شک تو حمد وبزرگی کا مستحق ہے

اَللّٰھُمَّ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا سَلَّمْتَ

اور اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر سلام نازل فرما جیسا سلام تو نے

عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمایا تھا بے شک تو حمد و بزرگی کا مستحق ہے

حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے میرے ہاتھ پر شمار فرمایا اور فرمایا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے ہاتھ پر شمار فرمایا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اسی طرح اللہ تعالیٰ سے ان (مذکورہ بالا) کلمات کو لے کر آیا ہوں۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 107، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

دعاء نمبر 3

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ وَأَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ نبی اُمّی پر اور ان کی بیبیوں پر جو مسلمانوں کی

الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى

مائیں ہیں اور ان کی اولاد اور اہل بیت پر رحمت نازل فرما ، جیسی رحمت تو نے

إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائی تھی اور سیدنا محمد ﷺ نبی اُمّی پر

الْأُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ كَمَا بَارَكْتَ

اور آل سیدنا محمد ﷺ پر اور ان کی بیبیوں پر اور اہل بیت پر برکت نازل فرما جیسی برکت تو نے

عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ فِي الْعَالَمِيْنَ

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر دنیا جہان میں نازل فرمائی تھی

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

بے شک تو حمد و بزرگی کا مستحق ہے

مذکورہ بالا درود شریف کچھ کمی بیشی کے ساتھ سنن ابی داود کی روایت میں مذکور ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جسے یہ بات خوش کرتی ہو کہ اسے پورا پیمانہ بھر کر دیا جائے تو وہ ہم اہل بیت پر جب درود بھیجے تو کہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَزْوَاجِهٖ أُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَذُرِّيَّتِهٖ
وَأَهْلِ بَيْتِهٖ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(سنن ابی داود، حدیث نمبر 982، صفحہ نمبر 123، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 4

اَللّٰهُمَّ أَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

اے اللہ ان (محمد ﷺ) کو ایسی مجلس میں اتار جو قیامت کے دن تیرے قریب ہو

حضرت رویفع بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی محمد (ﷺ) پر درود بھیجے اور یہ دعا (مذکورہ بالا) مانگے تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔

(مسند احمد، حدیث نمبر 16991، صفحہ نمبر 201، جلد نمبر 28، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 5

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى سَيِّدِ

اے اللہ! اپنی عنایتیں اور اپنی برکتیں اور اپنی رحمتیں

الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ سَيِّدِنَا

رسولوں کے سردار، اور متقیوں کے امام اور خاتم النبیین سیدنا

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ

محمد ﷺ پر نازل فرما، جو کہ تیرے بندے اور رسول ہیں،

الْخَيْرِ وَقَآئِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ

خیر کے امام اور خیر کے قائد ہیں اور رسول رحمت ہیں، اے اللہ! ان کو

مَقَامًا مَحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ

مقام محمود پر فائز فرما، جس پہ اولین و آخرین رشک کریں گے

مذکورہ بالا درود شریف معمولی تغیر اور کچھ تقدیم و تاخیر کے ساتھ سنن ابن ماجہ کی روایت میں مذکور ہے، ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تم آپ ﷺ پہ درود بھیجو تو اچھی طرح بھیجو، تمہیں معلوم نہیں کہ شاید وہ درود آپ ﷺ پر پیش کیا جائے، راوی کہتے ہیں کہ لوگوں نے کہا کہ پھر تو آپ ہی ہمیں سکھا دیجئے تو انہوں نے فرمایا کہ کہو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَاتَكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَائِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(سنن ابن ماجہ، باب الصلوۃ علی النبی ﷺ، حدیث نمبر 906، صفحہ نمبر 106، مطبوعہ بیت الافکار الدولیۃ)

دعاء نمبر 6

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى سَيِّدِنَا

اے اللہ اپنی عنایتیں اور اپنی برکتیں اور اپنی رحمتیں

مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَّعَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر نازل فرما

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى

جیسی عنایتیں اور برکتیں اور رحمتیں تو نے ابراہیم علیہ السلام

اٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اور آل ابراہیم علیہ السلام پر نازل فرمائیں تھیں بے شک تو ہی حمد وبزرگی کا مستحق ہے

مذکورہ بالا درود شریف کچھ تقدیم وتاخیر اور کمی بیشی کے ساتھ مسند احمد کی روایت میں مذکور ہے۔

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ہم یہ تو سیکھ چکے کہ ہم آپ پر سلام کس طرح بھیجیں، (اب یہ فرمادیں کہ) ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوٰتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا جَعَلْتَهَا عَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(مسند احمد، حدیث نمبر 22988، صفحہ نمبر 92، جلد نمبر 38، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 7

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّأَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور ان کو مقام وسیلہ پر پہنچا

الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ

اور جنت کے بلند درجہ پر پہنچا اے اللہ برگزیدہ گروہ میں

مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهٗ وَفِي الْأَعْلَيْنَ ذِكْرَهٗ

ان کی محبت ڈال دے اور مقرب جماعت میں ان کی الفت ڈال دے اور بلند مرتبہ حضرات میں ان کا ذکر کردے

وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

اور ان پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں

مذکورہ بالا درود شریف ایک طویل دعا کا حصہ ہے جسے ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ صحابہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ) ہم یہ جان چکے کہ ہم آپ پر سلام کس طرح بھیجیں، (اب یہ ارشاد فرمادیں کہ) ہم آپ پر درود کیسے بھیجیں، تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ یوں کہو:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَرَحْمَتَكَ وَبَرَكَاتِكَ عَلٰی سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ إِمَامِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰھُمَّ ابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا يَّغْبِطُهٗ بِهِ الْأَوَّلُوْنَ وَالْآخِرُوْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّأَبْلِغْهُ الْوَسِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ مِنَ الْجَنَّةِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِي الْمُصْطَفَيْنَ مَحَبَّتَهٗ وَفِي الْمُقَرَّبِيْنَ مَوَدَّتَهٗ وَفِي الْأَعْلَيْنَ ذِكْرَهٗ وَالسَّلَامُ عَلَيْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی إِبْرَاهِيْمَ وَاٰلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

(القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 106، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

دعاء نمبر 8

اَللّٰهُمَّ دَاحِيَ الْمَدْحُوَّاتِ وَبَارِئَ الْمَسْمُوْكَاتِ وَجَبَّارَ

اے اللہ اے بچھی ہوئی زمینوں کے بچھانے والے اور اے اونچے آسمانوں کے پیدا کرنے والے

الْقُلُوْبِ عَلٰى فِطْرَتِهَا شَقِيِّهَا وَسَعِيْدِهَا اجْعَلْ شَرَآئِفَ

اور اے دلوں کو ان کی سرشت پر مجبور کرنے والے، شقی کو بھی اور سعید کو بھی، تو اپنی اعلیٰ رحمتیں

صَلَوَاتِكَ وَنَوَامِيَ بَرَكَاتِكَ وَرَأْفَةَ تَحَنُّنِكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اور ترقی پذیر برکتیں اور کمال شفقت سیدنا محمد ﷺ پر نازل فرما

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ الْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالْفَاتِحِ لِمَآ أُغْلِقَ

جو تیرے بندے اور پیغمبر ہیں گزشتہ سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں اور بند طریقے کو کھولنے والے ہیں

وَالْمُعْلِنِ الْحَقَّ بِالْحَقِّ وَالدَّامِغِ لِجَيْشَاتِ الْأَبَاطِيْلِ

اور حق بات سے حق کا اعلان کرنے والے ہیں، اور باطل لشکروں کو کچلنے والے ہیں

كَمَا حُمِّلَ فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ لِطَاعَتِكَ مُسْتَوْفِزًا فِيْ

جس طرح بھی مامور کئے گئے پس مستعد ہوگئے تیرے حکم کی وجہ سے تیری طاعت کے لئے تیری خوشنودی میں

مَرْضَاتِكَ بِغَيْرِ نِكْلٍ عَنْ قَدَمٍ وَّلَا وَهْنٍ فِيْ عَزْمٍ وَّاعِيًا

جلدی کرنے والے بغیر قدم ہچکچائے اور ارادے میں سستی کئے بغیر، تیری وحی کی حفاظت کرتے ہوئے

لِّوَحْيِكَ حَافِظًا لِّعَهْدِكَ مَاضِيًا عَلٰى نَفَاذِ أَمْرِكَ حَتّٰى

تیرے عہد کو یاد رکھتے ہوئے تیرے حکم کے نافذ کرنے پر اوقات گزارتے ہوئے

أَوْرٰى قَبَسًا لِّقَابِسٍ اٰلَآءُ اللّٰهِ تَصِلُ بِأَهْلِهٖ أَسْبَابَهٗ بِهٖ

یہاں تک کہ روشنی لینے والے کے لئے شعلہ سلگادیا کہ اللہ کی نعمتیں اس کے اسباب کو اس کے اہل سے ملا دیتی ہیں

هُدِيَتِ الْقُلُوْبُ بَعْدَ خَوْضَاتِ الْفِتَنِ وَالْاِثْمِ وَأَبْهَجَ

آپ ہی کے ذریعہ قلوب ہدایت یافتہ ہوئے فتنوں اور گناہوں میں ڈوب جانے کے بعد

مُوْضِحَاتِ الْأَعْلَامِ وَمُنِيْرَاتِ الْإِسْلَامِ وَنَآئِرَاتِ

اور کھلے نشانات اور اسلامی انوار اور چمکتے احکام ظاہر فرمائے

الْأَحْكَامِ فَهُوَ أَمِيْنُكَ الْمَأْمُوْنُ وَخَازِنُ عِلْمِكَ الْمَخْزُوْنِ

پس وہ تیرے معتمد امین اور تیرے مخفی علم کے خزانچی ہیں

وَشَهِيْدُكَ يَوْمَ الدِّيْنِ وَبَعِيْثُكَ نِعْمَةً وَّرَسُوْلُكَ بِالْحَقِّ

اور بروز جزا تیرے گواہ ہیں اور تیرے نعمت بنا کر بھیجے ہوئے اور تیرے برحق رسول ہیں

رَحْمَةً اَللّٰهُمَّ افْسَحْ لَهٗ مَفْسَحًا فِيْ عَدْنِكَ وَاجْزِهٖ

رحمت بن کر، اے اللہ ان کے لئے اپنی جنت میں جگہ وسیع فرما اور ان کو

مُضَاعَفَاتِ الْخَيْرِ مِنْ فَضْلِكَ مُهَنَّاٰتٍ لَّهٗ غَيْرَ

دوگنی چوگنی خوبیاں اپنے فضل سے بطور صلہ عطا فرما جو ان کو مبارک ہوں

مُكَدَّرَاتٍ مِّنْ وُّفُوْرِ ثَوَابِكَ الْمَضْنُوْنِ وَجَزِيْلِ عَطَآئِكَ

بلا کدورت ہوں اپنے مخصوص وافر ثواب اور اپنے عطاء کثیر کے خزانہ سے،

الْمَخْزُوْنِ اَللّٰهُمَّ أَعْلِ عَلٰى بِنَآءِ الْبَانِيْنَ بِنَآءَهٗ وَأَكْرِمْ

اے اللہ تمام تعمیر کرنے والوں کی تعمیروں سے ان کی تعمیر بلند کر اور اپنے دربار میں ان

مَثْوَاهُ لَدَيْكَ وَنُزُلَهٗ وَأَتْمِمْ لَهٗ نُوْرَهٗ وَاجْزِهٖ مِنِ ابْتِعَاثِكَ

کا مقام بلند فرما اور ان کی مہمانی اچھی کر اور ان کے لئے ان کا نور پورا کردے اور بدلہ دے آپ کو اٹھا کر

لَهٗ مَقْبُوْلَ الشَّهَادَةِ وَمَرْضِيَّ الْمَقَالَةِ ذَا مَنْطِقٍ عَدْلٍ

ان صفات کا کہ وقت شہادت ان کی گواہی مقبول ہو اور ان کا ہر قول تیری رضامندی کے مطابق ہو انصاف کی بات کرنے والے ہوں

وَّخُطَّةٍ فَصْلٍ وَّحُجَّةٍ وَّبُرْهَانٍ عَظِيْمٍ

اور فیصلہ کن خصلت اور حجت و عظیم دلیل والے ہوں

حضرت سلامہ الکندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ لوگوں کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجنے کے یہ الفاظ سکھاتے تھے، پھر مذکورہ بالا کلمات ارشاد فرمائے۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 118، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

نوٹ: الحزب الاعظم اور القول البدیع میں مذکور درود شریف کے الفاظ میں کچھ تغیر ہے۔

❶ الحزب الاعظم میں فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ لِطَاعَتِكَ ہے جبکہ القول البدیع میں فَاضْطَلَعَ بِأَمْرِكَ بِطَاعَتِكَ مذکور ہے۔

❷ الحزب الاعظم میں وَأَبْهَجَ مُوْضِحَاتِ الْأَعْلَامِ ہے جبکہ القول البدیع میں وَأَنْهَجَ مُوْضِحَاتِ الْأَعْلَامِ مذکور ہے۔

❸ الحزب الاعظم میں وَنَآئِرَاتِ الْأَحْكَامِ ہے جبکہ القول البدیع میں وَدَآئِرَاتِ الْأَحْكَامِ ہے۔

❹ الحزب الاعظم میں وَخَازِنُ عِلْمِكَ الْمَخْزُوْنِ ہے جبکہ القول البدیع میں وَخَزَّانُ عِلْمِكَ الْمَخْزُوْنِ مذکور ہے۔

دعاء نمبر 9

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا سَامِعِيْنَ مُطِيْعِيْنَ وَأَوْلِيَآءَ مُخْلِصِيْنَ

اے اللہ ہمیں سننے والا بنا ماننے والا بنا اور اخلاص والے اولیاء میں سے بنا

وَرُفَقَآءَ مُصَاحِبِيْنَ اَللّٰهُمَّ أَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلَامَ وَارْدُدْ

اور صحبت کے قابل رفیق بنا اے اللہ ان کو ہماری طرف سے سلام پہنچا

عَلَيْنَا مِنْهُ السَّلَامَ

اور ہم پر ان کی طرف سے جوابی سلام پہنچا

دعا نمبر 8 میں مذکور درود شریف جو حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب ہے، بعض روایات میں اس کے آخر میں ان مذکورہ بالا کلمات کا اضافہ مذکور ہے۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 121، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

دعاء نمبر 10

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ عَدَدَ مَنْ صَلّٰی

اے اللہ ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما ان کے بقدر جنہوں نے ان پر

عَلَیْہِ مِنْ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ کَمَا

تیری مخلوق میں سے درود پڑھا اور ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جیسا

یَنْبَغِیْ لَنَا أَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدِ نِ

ہمیں چاہئے کہ ان پر دعائے رحمت کریں اور ہمارے نبی سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

النَّبِیِّ کَمَا أَمَرْتَنَا أَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ

جیسا تو نے حکم فرمایا ہے کہ ہم ان پر دعائے رحمت کریں

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور سلام کیا، آپ ﷺ نے اسے سلام کا جواب دیا اس حال میں کہ آپ ﷺ کا چہرہ مبارک خوشی سے دمک رہا تھا، آپ ﷺ نے اس شخص کو اپنے پاس بٹھایا، پھر جب اس شخص کا کام ہو گیا اور وہ جانے کے لئے اٹھ کھڑا ہوا تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ اے ابوبکر! یہ ایسا شخص ہے کہ روزانہ روئے زمین کے تمام لوگوں کے اعمال کے بقدر اسے اجر ملتا ہے، میں نے عرض کہ اس کی کیا وجہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ شخص روزانہ صبح مجھ پر ایسا درود شریف پڑھتا ہے جو ساری مخلوق کے درود شریف کے برابر ہے، میں نے عرض کیا کہ وہ کون سا درود شریف ہے تو آپ ﷺ نے **مذکورہ بالا درود شریف** ارشاد فرمایا۔ (کنز العمال، حدیث نمبر 3981، صفحہ نمبر 266، جلد 2، مطبوعہ مؤسسۃ الرسالۃ)

دعاء نمبر 11

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما یہاں تک کہ تیری رحمتوں میں سے

صَلَوَاتِكَ شَیْءٌ وَّبَارِكْ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی

کوئی چیز باقی نہ رہے ، اور سیدنا محمد ﷺ پر برکت نازل فرما یہاں تک کہ تیری برکتوں میں سے

مِنْ بَرَكَاتِكَ شَیْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ حَتّٰی

کوئی چیز باقی نہ رہے اور سیدنا محمد ﷺ پر سلام نازل فرما یہاں تک کے

لَا یَبْقٰی مِنَ السَّلَامِ شَیْءٌ وَّارْحَمْ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدًا حَتّٰی

تیرے سلام میں سے کوئی چیز باقی نہ رہے اور سیدنا محمد ﷺ پر رحم فرما یہاں تک کہ

لَا یَبْقٰی مِنْ رَّحْمَتِكَ شَیْءٌ

تیری رحمت میں سے کوئی چیز باقی نہ رہے

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ کچھ لوگ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کو لائے اور گواہی دی کہ اس شخص نے ان کی اونٹنی چوری کی ہے، آپ ﷺ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا، وہ شخص یہ درود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَوَاتِكَ شَیْءٌ وَّبَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی

لَا یَبْقٰی مِنْ بَرَكَاتِكَ شَیْءٌ وَسَلِّمْ عَلٰی مُحَمَّدٍ حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنَ السَّلَامِ شَیْءٌ

پڑھتا ہوا واپس پلٹا، تو وہ اونٹنی بولنے لگی کہ اے محمد (ﷺ) یہ شخص مجھے چرانے سے بری ہے، آپ ﷺ نے اس شخص کو واپس بلایا اور اس سے دریافت کیا کہ جب تو پشت پھیر کر لوٹا تو تو نے کیا پڑھا تھا، اس نے مذکورہ بالا درود کے الفاظ دہرائے کہ میں نے یہ الفاظ کہے تھے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے ان الفاظ کی وجہ سے فرشتوں کو دیکھا کہ انہوں نے مدینہ کے بازار کو بھر دیا یہاں تک کہ وہ میرے اور تیرے درمیان حائل ہو گئے، پھر آپ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا کہ جب تو قیامت کے دن پل صراط پر آئے گا، تو تیرا چہرہ چودھویں رات کے چاند سے زیادہ روشن ہوگا۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، باب القول عند الدخول علی السلطان، حدیث 1055، صفحہ 1291، مطبوعہ دار البشائر)

نوٹ: حَتّٰی لَا یَبْقٰی مِنْ صَلَوَاتِكَ شَیْءٌ وغیرہ جیسے الفاظ میں بعض اوقات پڑھنے والے کو صفات خداوندی کی محدودیت کا شبہ پیدا ہوتا ہے، اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ یہ الفاظ ماثور و منقول ہیں اگر سمجھ میں نہ آئیں تو انہیں متشابہات میں سے سمجھا جائے، دوسرا جواب یہ ہے کہ ان الفاظ سے حقیقی معنی مراد نہیں بلکہ کثرت سے کنایہ ہیں۔

دعاء نمبر 12

جَزَى اللّٰهُ عَنَّا مُحَمَّدًا بِمَا هُوَ أَهْلُهٗ

اللہ تعالیٰ ہماری طرف سے سیدنا محمد ﷺ کو جزاء عطا فرمائے ایسی جزاء جو ان کے شایان شان ہو

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یہ درود شریف (مذکورہ بالا) پڑھے، تو اس نے ثواب لکھنے والے ستر فرشتوں کو ایک ہزار دن تک مشقت میں ڈال دیا، (یعنی ستر فرشتے ایک ہزار دن تک اس کا ثواب لکھتے رہیں گے)۔ (المعجم الاوسط حدیث نمبر 235، صفحہ نمبر 210، جلد نمبر 1، مطبوعہ دار الحرمین)

دعاء نمبر 13

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى رُوْحِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَرْوَاحِ

اے اللہ تمام ارواح میں سیدنا محمد ﷺ کی روح پر رحمت نازل فرما

وَصَلِّ عَلٰى جَسَدِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْأَجْسَادِ وَصَلِّ عَلٰى

اور تمام ابدان میں سیدنا محمد ﷺ کے بدن پر رحمت نازل فرما

قَبْرِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِي الْقُبُوْرِ

اور تمام قبور میں سیدنا محمد ﷺ کی قبر پر رحمت نازل فرما

القول البدیع میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی ارواح میں سے محمد (ﷺ) کی روح پر درود بھیجے، اور اجسام میں سے محمد (ﷺ) کے جسم پر درود بھیجے، اور قبور میں سے محمد (ﷺ) کی قبر پر درود بھیجے، اسے خواب میں میری زیارت نصیب ہوگی اور جسے خواب میں میری زیارت نصیب ہوگی، اسے قیامت کے دن میری زیارت نصیب ہوگی، اور جسے قیامت کے دن میری زیارت نصیب ہوگی،

میں اس کے لئے شفاعت کروں گا اور جس کے لئے میں شفاعت کروں گا وہ میرے حوض میں سے پانی پیئے گا اور اللہ تعالیٰ اس کے جسم کو آگ پر حرام کردیں گے۔

مذکورہ بالا روایت کو نقل کرنے کے بعد علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس روایت کو ابو القاسم سبتی نے اپنی کتاب **الدر المنظم فی المولد المعظم** میں نقل فرمایا ہے لیکن میں اس کی اصل سے اب تک واقف نہیں ہوں۔(القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 116، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

دعاء نمبر 14

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر صلوٰۃ بھیجتے ہیں

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

تو اے ایمان والوں تم بھی ان پر صلوٰۃ و سلام بھیجو

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ رَبِّيْ وَسَعْدَيْكَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ الْبَرِّ الرَّحِيْمِ

حاضر ہوں اے اللہ اے میرے رب اور فرمانبردار ہوں اللہ محسن و مہربان کی رحمتیں ہوں

وَالْمَلٰٓئِكَةِ الْمُقَرَّبِيْنَ وَالنَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

اور مقرب فرشتوں کی طرف سے رحمتیں ہوں اور نبیوں کی طرف سے رحمتیں ہوں اور اہل صدق کی طرف سے رحمتیں ہوں

وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَمَا سَبَّحَ لَكَ مِنْ شَيْءٍ يَّا رَبَّ

اور شہداء و صالحین کی اور جو شے بھی تیری تسبیح پڑھے اس کی رحمتیں ہوں

الْعَالَمِيْنَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ خَاتَمِ

اے پروردگار عالم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ پر

النَّبِيِّيْنَ وَسَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَرَسُوْلِ

جو انبیاء علیہم السلام میں سب سے آخر میں آنے والے اور پیغمبروں کے سردار اور پرہیز گاروں کے امام

رَبِّ الْعَالَمِيْنَ الشَّاهِدِ الْبَشِيْرِ الدَّاعِيْ إِلَيْكَ بِإِذْنِكَ

اور پروردگار عالم کے رسول ہیں شہادت دینے والے ہیں، بشارتیں سنانے والے ہیں، تیرے حکم سے تیری طرف بلانے والے ہیں

السِّرَاجِ الْمُنِيْرِ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ

روشن چراغ ہیں اور ان پر سلام ہو

مذکورہ بالا درود شریف حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے، **القول البدیع** میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مذکورہ بالا درود شریف سے متعلق روایت ہمیں قاضی عیاض رحمۃ اللہ کی کتاب **الشفاء** سے بیان کی گئی ہے البتہ میں اس کی اصل سے واقف نہیں ہوں۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 121، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

دعاء نمبر 15

اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ شَفَاعَةَ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدِ نِ الْكُبْرٰى وَارْفَعْ

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بڑی شفاعت قبول فرمانا

دَرَجَتَهُ الْعُلْيَا وَأَعْطِهٖ سُؤْلَهٗ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْأُوْلٰى كَمَا

اور ان کا مرتبہ عالیہ بلند فرمانا اور ان کو ان کی مانگی ہوئی مراد آخرت میں بھی اور دنیا میں بھی عطا کرنا،

اٰتَيْتَ (سَيِّدَنَا) اِبْرَاهِيْمَ وَ(سَيِّدَنَا) مُوْسٰى

جیسی تو نے حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ علیہما السلام کو عطا فرمائی تھی

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ان (مذکورہ بالا) الفاظ کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود پڑھا کرتے تھے۔

(القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 122، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

دعاء نمبر 16

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ (سَيِّدَنَا) مُحَمَّدًا مِنْ أَكْرَمِ عِبَادِكَ عَلَيْكَ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ کو اپنے نزدیک باعتبار احترام اپنے بندوں میں سب سے زیادہ محترم بنا

كَرَامَةً وَّمِنْ أَرْفَعِهِمْ عِنْدَكَ دَرَجَةً وَّمِنْ أَعْظَمِهِمْ

اور باعتبار مرتبہ سب سے بلند بنا اور باعتبار قدر و منزلت سب میں

عِنْدَكَ خَطَرًا وَّمِنْ أَمْكَنِهِمْ عِنْدَكَ شَفَاعَةً

بڑا بنا اور باعتبار شفاعت اپنے نزدیک سب میں زیادہ قدرت والا بنا،

اَللّٰهُمَّ أَتْبِعْهُ مِنْ أُمَّتِهٖ وَذُرِّيَّتِهٖ مَا تَقِرُّ بِهٖ عَيْنُهٗ وَاجْزِهٖ

اے اللہ ان کی امت اور ان کی اولاد میں سے اتنی مقدار ان کے تابع بنا جس سے ان کی آنکھیں ٹھنڈی ہوجائیں

عَنَّا خَيْرَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ أُمَّتِهٖ وَاجْزِ الْأَنْبِيَآءَ كُلَّهُمْ

اور ان کو وہ بہترین صلہ دے جو تو نے کسی نبی کو اس کی امت طرف سے دیا ہو ، اور سب نبیوں کو جزاء خیر دے

خَيْرًا وَّسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

اور تمام پیغمبروں پر سلام ہو اور تمام تعریفیں زیبا ہیں اللہ رب العلمین کو

مذکورہ بالا درود شریف علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے **القول البدیع** میں بروایت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرمایا ہے کہ وہ ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھا کرتے تھے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ وَمَغْفِرَةُ اللّٰهِ وَرِضْوَانُهٗ
اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا مِّنْ اَكْرَمِ عِبَادِكَ عَلَيْكَ وَمِنْ اَرْفَعِهِمْ عِنْدَكَ
دَرَجَةً وَّاَعْظَمِهِمْ خَطَرًا وَّاَمْكَنِهِمْ عِنْدَكَ شَفَاعَةً اَللّٰهُمَّ اَتْبِعْهُ مِنْ اُمَّتِهٖ
وَذُرِّيَّتِهٖ مَا تَقِرُّ بِهٖ عَيْنُهٗ وَاجْزِهٖ عَنَّا خَيْرَ مَا جَزَيْتَ نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ وَاجْزِ
الْاَنْبِيَآءَ كُلَّهُمْ خَيْرًا وَّسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ

(القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 122، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

دعاء نمبر 17

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر

وَّأَصْحَابِہٖ وَأَوْلَادِہٖ وَأَھْلِ بَیْتِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ وَمُحِبِّیْہٖ وَأَتْبَاعِہٖ

اور ان کے صحابہ پر اور ان کی اولاد پر اور ان کے اہل بیت پر اور ان کے خاندان پر اور ان سے محبت کرنے والوں پر اور ان کی اتباع کرنے والوں پر

وَأَشْیَاعِہٖ وَعَلَیْنَا مَعَھُمْ أَجْمَعِیْنَ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور ان کی جماعتوں پر، اور ان کے ساتھ ہم سب پر رحمت نازل فرما ، اے ارحم الراحمین

مذکورہ بالا درود شریف علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے **القول البدیع** میں بروایت حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نقل فرمایا ہے کہ وہ ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھا کرتے تھے: (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 122، مؤسسۃ الریان)

نوٹ: **القول البدیع** میں **وَأَتْبَاعِہٖ** کی بجائے **وَتُبَّاعِہٖ** مذکور ہے۔

دعاء نمبر 18

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَۃِ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کے بھراؤ کے بقدر رحمت نازل فرما

وَبَارِكْ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَۃِ

اور اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کے بھراؤ کے بقدر برکت نازل فرما

وَارْحَمْ (سَیِّدَنَا) مُحَمَّدًا مِلْأَ الدُّنْیَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَۃِ

اور اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر دنیا اور آخرت کے بھراؤ کے بقدر رحم فرما

القول البدیع میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت علامہ نمیری اور علامہ ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہما ابوالحسن بن کرخی رحمۃ اللہ علیہ (جو معروف کرخی کے نام سے مشہور ہیں) کے طریق سے نقل فرمایا ہے کہ وہ ان (مذکورہ بالا) الفاظ کے ساتھ آپ ﷺ پر درود بھیجا کرتے تھے، **القول البدیع** میں اس درود کے آخر میں یہ الفاظ بھی مذکور ہیں:

وَسَلِّمْ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مِلْأَ الدُّنْيَا وَمِلْأَ الْاٰخِرَةِ

(القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 123، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

دعاء نمبر 19

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ يَآ اَللّٰهُ يَا رَحْمٰنُ يَا رَحِيْمُ يَا جَارَ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اے اللہ، اے رحمٰن، اے رحیم،

الْمُسْتَجِيْرِيْنَ يَا أَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ يَا عِمَادَ مَنْ لَّا عِمَادَ

اے پناہ مانگنے والوں کی پناہ، اے خوف زدوں کی امان، اے سہارا اس کے جس کا کوئی سہارا نہیں،

لَهٗ يَا سَنَدَ مَنْ لَّا سَنَدَ لَهٗ يَا ذُخْرَ مَنْ لَّا ذُخْرَ لَهٗ يَا حِرْزَ

اے آسرا اس کے جس کا کوئی آسرا نہیں، اے ذخیرہ اس کے جس کا کوئی ذخیرہ نہیں،

الضُّعَفَآءِ يَا كَنْزَ الْفُقَرَآءِ يَا عَظِيْمَ الرَّجَآءِ يَا مُنْقِذَ

اے ناتوانوں کی پناہ، اے محتاجوں کے خزانے، اے بڑی امید والے، اے ہلاک ہونے والوں کے

الْهَلْكٰى يَا مُنْجِيَ الْغَرْقٰى يَا مُحْسِنُ يَا مُجْمِلُ يَا مُنْعِمُ

نجات دہندہ، اے ڈوبنے والوں کے بچانے والے، اے محسن، اے اچھے برتاؤ والے، اے منعم،

يَا مُفْضِلُ يَا جَبَّارُ يَا مُنِيْرُ أَنْتَ الَّذِيْ سَجَدَ لَكَ سَوَادُ

اے فضل کرنے والے، اے جبار، اے منیر، تو ہی ہے جسے رات کی سیاہی سجدہ کرتی ہے

اللَّيْلِ وَضَوْءُ النَّهَارِ وَشُعَاعُ الشَّمْسِ وَنُوْرُ الْقَمَرِ

اور دن کی چمک سجدہ کرتی ہے اور سورج کی کرن سجدہ کرتی ہے اور چاند کی روشنی سجدہ کرتی ہے

وَخَفِيْقُ الشَّجَرِ وَدَوِيُّ الْمَآءِ يَا اَللّٰهُ اَنْتَ اللّٰهُ لَا شَرِيْكَ

اور درخت کی کھڑکھڑاہٹ سجدہ کرتی ہے اور پانی کی سرسراہٹ سجدہ کرتی ہے، اے اللہ تو ہی اللہ ہے تیرا کوئی شریک نہیں،

لَكَ أَسْئَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ

میں تجھ سے درخواست کرتا ہوں کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے بندے

وَرَسُوْلِكَ وَعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ

اور اپنے رسول پر رحمت نازل فرما اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر رحمت نازل فرما

القول البدیع میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے بروایت حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس دعا (مذکورہ بالا) کو نقل فرمایا ہے۔(القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 123، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکور دعا اور القول البدیع میں مذکور دعا کے کچھ الفاظ میں تغیر اور کمی بیشی ہے۔

1. الحزب الاعظم میں يَا اَمَانَ الْخَآئِفِيْنَ ہے جبکہ القول البدیع میں يَا مَاْمَنَ الْخَآئِفِيْنَ ہے۔
2. الحزب الاعظم میں وَخَفِيْقُ الشَّجَرِ ہے جبکہ القول البدیع میں وَحَفِيْفُ الشَّجَرِ مذکور ہے۔
3. الحزب الاعظم میں لَا شَرِيْكَ لَكَ ہے جبکہ القول البدیع میں لَا شَرِيْكَ لَهٗ مذکور ہے۔

دعاء نمبر 20

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل پر رحمت نازل فرما

فِي الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَفِي الْمَلَاِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنَ

اولین میں اور آخرین میں اور ملاء اعلیٰ میں قیامت کے دن تک

ابوالحسن البکری، ابوعمارہ بن زید مدنی اور محمد بن اسحاق رحمۃ اللہ علیہم سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے کہ ایک شخص منہ پر کپڑا باندھے ہوئے تشریف لائے اپنے چہرے سے کپڑا ہٹایا اور بڑی فصاحت کے ساتھ بات کرنے لگے اور کہا: اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا اَهْلَ الْعِزِّ الشَّامِخِ وَالْكَرَمِ الْبَاذِخِ (سلام ہو تم پر اے بلند عزت اور اکرام والے)، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے اپنے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے درمیان میں بٹھایا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ اس اعرابی کو رشک بھری نگاہوں سے دیکھنے لگے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ نے اسے میرے اور اپنے درمیان میں بٹھایا، حالانکہ سطح زمین پر مجھ سے زیادہ آپ کو کوئی اور محبوب نہیں ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جبرئیل (علیہ السلام) نے مجھے اس کے متعلق بتایا کہ اس نے مجھ پر ایسے الفاظ کے ساتھ درود پڑھا ہے کہ ایسا درود اس سے پہلے کسی نے نہیں پڑھا، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ وہ کیا الفاظ ہیں تاکہ میں بھی ان ہی الفاظ کے ساتھ آپ پر درود بھیجوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر وہ ان الفاظ کے

ساتھ درود پڑھتا ہے، اور پھر مذکورہ بالا کلمات ارشاد فرمائے۔

تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یارسول اللہ اس درود شریف کا ثواب کیا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر تم نے ایسے ثواب کے بارے میں پوچھا ہے جس کو میں شمار کے احاطے میں نہیں لا سکتا، اگر تمام سمندر سیاہی اور تمام درخت قلم بن جائیں اور تمام فرشتے اس کا ثواب لکھنے بیٹھ جائیں تو سیاہی ختم ہو جائے گی اور قلم ٹوٹ جائیں گے مگر پھر بھی فرشتے اس کے ثواب کو مکمل نہیں لکھ پائیں گے۔

القول البدیع میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابو الفرج نے اپنی کتاب المطرب میں روایت کیا ہے اور یہ روایت منکر بلکہ موضوع ہے۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 124، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

دعاء نمبر 21

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ

اے اللہ تُو سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آل پر رحمت بھیج

کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایسی رحمت جو تجھے پسند ہو اور جس سے تُو راضی ہو جائے

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن سبع نے شفاء میں اور شرف المصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں روایت کیا ہے جس کی سند سے میں واقف نہیں ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان کوئی شخص نہیں بیٹھتا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک روز ایک شخص کو اپنے اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے درمیان بٹھایا، صحابہ رضی اللہ عنہم کو اس پر تعجب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ شخص مجھ پر ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

(القول البدیع للامام السخاوی الباب الاول، ص 125، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

دعاء نمبر 22

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا)

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر وہ رحمت نازل فرما

مُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا وَّلِحَقِّہٖ أَدَآءً وَّأَعْطِہٖ

جو تیرے لئے سبب رضا ہو اور ان کے حق کے لئے ادائیگی کا سبب ہو

الْوَسِیْلَۃَ وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَاجْزِہٖ

اور ان کو وسیلہ اور مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور ان کو

عَنَّا مَا ھُوَ أَھْلُہٗ وَاجْزِہٖ عَنَّا أَفْضَلَ مَا جَزَیْتَ نَبِیًّا

ہماری طرف سے وہ صلہ دے جس کے وہ مستحق ہیں اور ان کو ہماری طرف سے وہ جزا دے جو بہترین جزا

عَنْ أُمَّتِہٖ وَصَلِّ عَلٰی جَمِیْعِ إِخْوَانِہٖ مِنَ النَّبِیِّیْنَ

تو نے کسی نبی کو اس کی امت کی طرف سے دی ہو اور ان کے سب برادران انبیاء علیہم السلام

وَالصَّالِحِیْنَ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

اور صالحین پر اپنی رحمت نازل فرما اے ارحم الراحمین

القول البدیع میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ابن ابی عاصم رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی بعض تصانیف میں ایسی سند کے ساتھ جس سے میں واقف نہیں ہوں مرفوعًا روایت کیا گیا ہے کہ جو شخص مذکورہ بالا درود شریف سات جمعوں تک ہر جمعہ کو سات سات مرتبہ پڑھے تو اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جائے گی۔

(القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 125، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

نوٹ: الحزب الاعظم میں مذکور دعا اور **القول البدیع** میں مذکور دعا کے کچھ الفاظ میں تغیر اور کمی بیشی ہے۔

1. **الحزب الاعظم** میں صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضًا ہے **القول البدیع** میں صَلٰوۃً تَکُوْنُ لَکَ رِضَاءً ہے۔
2. **الحزب الاعظم** میں وَالْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ ہے جبکہ **القول البدیع** میں وَالْمَقَامَ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ مذکور ہے۔
3. **الحزب الاعظم** میں وَاجْزِہٖ عَنَّا أَفْضَلَ ہے جبکہ **القول البدیع** میں وَاجْزِہٖ عَنَّا مِنْ أَفْضَلَ ہے۔

دعاء نمبر 23

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي الْأَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اگلوں میں اور سیدنا محمد ﷺ پر

(سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ

پچھلوں میں رحمت نازل فرما اور سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

فِي النَّبِيِّيْنَ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ

نبیوں میں اور سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما پیغمبروں میں

وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَأِ الْاَعْلٰى إِلٰى يَوْمِ

اور سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما ملاء اعلیٰ میں تا روز جزا

الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ حَتّٰى تَرْضٰى

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اتنی رحمت نازل فرما کہ تو راضی ہوجائے

وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ بَعْدَ الرِّضٰى وَصَلِّ عَلٰى

اور سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما رضا کے بعد بھی اور سیدنا محمد ﷺ پر

(سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ أَبَدًا أَبَدًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا)

ہمیشہ ہمیشہ رحمت نازل فرما ، اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

مُحَمَّدٍ كَمَا أَمَرْتَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا)

جیسا کہ تو نے ان پر درود بھیجنے کا حکم فرمایا ہے اور سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا)

جیسا تجھے پسند ہے کہ آپ پر درود پڑھا جائے اور سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

مُحَمَّدٍ كَمَا أَرَدْتَّ أَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى

جیسا تو چاہتا ہے کہ ان پر درود بھیجا جائے اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر

(سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ

اپنی مخلوق کے بقدر رحمت نازل فرما اور سیدنا محمد ﷺ پر

رِّضَآءَ نَفْسِكَ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ زِنَةَ عَرْشِكَ

اپنی ذات کی رضا کے موافق رحمت نازل فرما اور سیدنا محمد ﷺ پر اپنے عرش کے ہم وزن رحمت نازل فرما

وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ الَّتِىْ لَا تَنْفَدُ

اور سیدنا محمد ﷺ پر اپنے کلمات کی تعداد کے بقدر جو ختم نہ ہوں گے رحمت نازل فرما

اَللّٰهُمَّ وَأَعْطِ (سَيِّدَنَا) مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضل

وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ

اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرمانا، اے اللہ ان کی دلیل کو معظم بنا

وَأَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَأَبْلِغْهُ مَأْمُوْلَهٗ فِىْ أَهْلِ بَيْتِهٖ وَأُمَّتِهٖ

اور ان کی دلیل کو واضح فرما اور ان کو ان کی مراد تک پہنچا ان کے اہل بیت اور امت کے بارے میں،

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ

اے اللہ اپنی رحمتیں اور برکات اور شفقتیں اور رحمت

عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ حَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِهٖ

سیدنا محمد ﷺ اپنے محبوب اور اپنے برگزیدہ (بندہ) پر اور ان کے اہل بیت پر

الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ

جو پاک صاف ہیں نازل فرما اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر

بِأَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَبَارِكْ عَلٰى

وہ بہترین رحمت نازل فرما جو تو نے اپنی مخلوق میں سے کسی پر نازل کی ہو

(سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مِثْلَ ذٰلِكَ وَارْحَمْ (سَيِّدَنَا) مُحَمَّدًا

اور سیدنا محمد ﷺ پر اسی قدر برکت نازل فرما اور سیدنا محمد ﷺ پر اسی قدر رحم فرما

مِثْلَ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي اللَّيْلِ إِذَا

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رات میں رحمت نازل فرما

يَغْشٰى وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي النَّهَارِ إِذَا تَجَلّٰى

جبکہ اندھیرا چھا جائے اور سیدنا محمد ﷺ پر دن میں رحمت نازل فرما جب کہ وہ روشن ہوجائے

وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْأُوْلٰى اَللّٰهُمَّ

اور سیدنا محمد ﷺ پر آخرت میں اور دنیا میں رحمت نازل فرما

صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدِ نِ الصَّلٰوةَ التَّآمَّةَ وَبَارِكْ عَلٰى

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت کاملہ نازل فرما اور سیدنا محمد ﷺ پر

(سَيِّدِنَا) مُحَمَّدِ نِ الْبَرَكَةَ التَّآمَّةَ وَسَلِّمْ عَلٰى (سَيِّدِنَا)

برکت کامل نازل فرما اور سیدنا محمد ﷺ پر

مُحَمَّدِ نِ السَّلَامَ التَّآمَّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ

سلام کامل نازل فرما اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

إِمَامِ الْخَيْرِ وَقَآئِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ

جو خوبی کے پیشوا اور بھلائی کے سپہ سالار اور رحمت کے پیغمبر ہیں اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر

عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ أَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا)

ہمیشہ ہمیشہ رحمت نازل فرما اور سیدنا محمد ﷺ پر

مُحَمَّدٍ دَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدِ نِ

ابد الآباد تک رحمت نازل فرما

النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْأَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ الْمَكِّيِّ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو نبی اُمّی ہیں قریشی ہیں، ہاشمی ہیں، بطحاءِ مکہ اور تہامہ (مکہ) کے رہنے والے ہیں، مکی ہیں،

صَاحِبِ التَّاجِ وَالْهِرَاوَةِ وَالْجِهَادِ وَالْكَرَامَةِ وَالْمَغْنَمِ

تاج و عصا والے ہیں اور جہاد اور بزرگی والے ہیں اور غنیمت

وَالْمَقْسَمِ صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْمَيْرِ صَاحِبِ السَّرَايَا

و تقسیم والے ہیں، خیر و منفعت والے ہیں لشکروں

وَالْعَطَايَا وَالْاٰيَاتِ الْمُعْجِزَاتِ وَالْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ

اور عطاؤں والے ہیں اور کھلے معجزات اور واضح علامتوں والے ہیں

وَالْمَقَامِ الْمَشْهُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالشَّفَاعَةِ

اور مقام مشہود والے ہیں اور حوض کوثر والے ہیں اور شفاعت کرنے والے ہیں

وَالسُّجُوْدِ لِلرَّبِّ الْمَحْمُوْدِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا)

اور رب محمود کو سجدہ کرنے والے ہیں اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر

مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ

ان تمام کے بقدر رحمت نازل فرما جنہوں نے ان پر درود پڑھا اور سیدنا محمد ﷺ پر

بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

ان تمام کے بقدر رحمت نازل فرما جنہوں نے ان پر درود نہیں پڑھا

حضرت زین العابدین بن علی بن حسین رضی اللہ عنہ اپنے نانا ﷺ پر ان (مذکورہ بالا) الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ شَابًّا فَتِيًّا وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَهْلًا مَّرْضِيًّا وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلًا نَّبِيًّا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى تَرْضٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بَعْدَ الرِّضَا وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَبَدًا اَبَدًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَمَرْتَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا تُحِبُّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَمَا اَرَدْتَّ اَنْ يُّصَلّٰى عَلَيْهِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَدَدَ خَلْقِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ رِضَا نَفْسِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ زِنَةَ عَرْشِكَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِدَادَ كَلِمَاتِكَ الَّتِيْ لَا تَنْفَدُ اَللّٰهُمَّ وَاَعْطِ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضْلَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ اَللّٰهُمَّ عَظِّمْ بُرْهَانَهٗ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهٗ

وَاَبْلِغْهُ مَأْمُوْلَهُ فِيْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَاُمَّتِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ صَلَوَاتِكَ وَبَرَكَاتِكَ وَرَأْفَتَكَ وَرَحْمَتَكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَبِيْبِكَ وَصَفِيِّكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِاَفْضَلِ مَا صَلَّيْتَ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ مِثْلَ ذٰلِكَ وَارْحَمْ مُحَمَّدًا مِثْلَ ذٰلِكَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي اللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي النَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ِالصَّلٰوةَ التَّآمَّةَ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدِ ِالْبَرَكَةَ التَّآمَّةَ وَسَلِّمْ عَلٰى مُحَمَّدِ ِالسَّلَامَ التَّآمَّ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اِمَامِ الْخَيْرِ وَقَآئِدِ الْخَيْرِ وَرَسُوْلِ الرَّحْمَةِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ اَبَدَ الْاٰبِدِيْنَ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ دَهْرَ الدَّاهِرِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدِ ِالنَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْعَرَبِيِّ الْقُرَشِيِّ الْهَاشِمِيِّ الْاَبْطَحِيِّ التِّهَامِيِّ الْمَكِّيِّ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْهِرَاوَةِ وَالْجِهَادِ وَالْمَغْنَمِ صَاحِبِ الْخَيْرِ وَالْمَيْرِ صَاحِبِ السَّرَايَا وَالْعَطَايَا وَالْاٰيَاتِ الْمُعْجِزَاتِ وَالْعَلَامَاتِ الْبَاهِرَاتِ وَالْمَقَامِ الْمَشْهُوْدِ وَالْحَوْضِ الْمَوْرُوْدِ وَالشَّفَاعَةِ وَالسُّجُوْدِ لِلرَّبِّ الْمَحْمُوْدِ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَّمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ القول البدیع میں اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ میں اس کی سند سے واقف نہیں ہوں۔ (القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 127، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

نوٹ: الحزب الاعظم اور القول البدیع میں مذکور درود شریف کے کچھ الفاظ میں فرق اور کمی بیشی ہے۔

1. الحزب الاعظم میں وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي النَّبِيِّيْنَ وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي الْمُرْسَلِيْنَ ہے جبکہ القول البدیع میں یہ الفاظ مذکور نہیں ہیں۔
2. الحزب الاعظم میں وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ فِي الْمَلَأِ الْاَعْلٰى اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ہے جبکہ القول البدیع میں وَصَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ اِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ مذکور ہے۔
3. القول البدیع میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ شَابًّا فَتِيًّا وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ كَهْلًا مَّرْضِيًّا وَصَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ہے جبکہ الحزب الاعظم میں یہ الفاظ مذکور نہیں ہیں۔

۴ الحزب الاعظم میں وَصَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ دَھْرَ الدَّاھِرِیْنَ ہے جبکہ القول البدیع میں دَھْرَ الدَّاھِرِیْنَ مذکور ہے، وَصَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ مذکور نہیں ہے۔

۵ الحزب الاعظم میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدِ ۨ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْقُرَشِیِّ ہے جبکہ القول البدیع میں اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدِ ۨ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْعَرَبِیِّ الْقُرَشِیِّ مذکور ہے۔

۶ الحزب الاعظم میں وَالْجِھَادِ وَالْکَرَامَۃِ وَالْمَغْنَمِ وَالْمَقْسَمِ ہے جبکہ القول البدیع میں وَالْجِھَادِ وَالْمَغْنَمِ مذکور ہے، وَالْکَرَامَۃِ اور وَالْمَقْسَمِ مذکور نہیں ہے۔

دعاء نمبر 24

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨ الَّذِیْ أَشْرَقَتْ بِنُوْرِہٖ
اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جن کے نور سے سب تاریکیاں منور ہوگئیں

الظُّلَمُ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨ الْمَبْعُوْثِ
اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تمام امتوں کے لئے

رَحْمَۃً لِّکُلِّ الْاُمَمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨ
رحمت بنا کر بھیجے گئے اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

الْمُخْتَارِ لِلسِّیَادَۃِ وَالرِّسَالَۃِ قَبْلَ خَلْقِ اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ
جو لوح و قلم کی پیدائش سے پہلے ہی سرداری اور رسالت کے لئے منتخب کئے گئے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨ الْمَوْصُوْفِ بِأَفْضَلِ
اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو بزرگ ترین اخلاق

الْأَخْلَاقِ وَالشِّیَمِ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ۨ
اور فضائل کے ساتھ موصوف ہیں اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

الْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ الْکَلِمِ وَخَوَاصِّ الْحِکَمِ
جو جامع کلمات اور خصوصی حکمتوں کے ساتھ مخصوص ہیں

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ کَانَ لَا تُنْتَھَکُ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جن کی مجلسوں میں حرمتوں کا

فِیْ مَجَالِسِہِ الْحُرُمُ وَلَا یُغْضِیْ عَنْ مَّنْ ظَلَمَ

ہتک نہ ہوسکتا تھا اور وہ ظلم سے چشم پوشی نہیں فرماتے تھے

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ کَانَ إِذَا مَشٰی

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما کہ وہ جب چلتے تھے

تُظِلُّہُ الْغَمَامَۃُ حَیْثُ مَا یَمَّمَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا)

تو ان پر ابر سایہ کیا کرتا تھا جہاں کا بھی قصد فرماتے اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر

مُحَمَّدِ نِ الَّذِی انْشَقَّ لَہُ الْقَمَرُ وَکَلَّمَہُ الْحَجَرُ وَأَقَرَّ

رحمت نازل فرما جن کی خاطر چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور ان سے پتھر نے باتیں کی

بِرِسَالَتِہٖ وَصَمَّمَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدِ نِ

اور ان کے رسول ہونے کا پختہ اقرار کیا اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

الَّذِیْ أَثْنٰی عَلَیْہِ رَبُّ الْعِزَّۃِ رِضًا فِیْ سَالِفِ الْقَدَمِ

جن کی رب العزت نے از روئے خوشنودی قدیم اسلاف میں مدح فرمائی

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ صَلّٰی عَلَیْہِ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جن پر ہمارے رب نے

رَبُّنَا فِیْ مُحْکَمِ کِتَابِہٖ وَأَمَرَ أَنْ یُّصَلّٰی عَلَیْہِ وَیُسَلَّمَ

اپنی محکم کتاب (قرآن مجید) میں صلوٰۃ بھیجی اور حکم فرمایا کہ ان پر صلوۃ و سلام پڑھا جائے

صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَأَزْوَاجِہٖ مَا انْھَلَّتِ

اور اللہ ان پر اور ان کی اولاد پر اور ان کے صحابہ پر اور ان کی بیبیوں پر رحمت نازل فرمائے جب تک بارشیں

الدِّیَمُ وَمَا جُرَّتْ عَلَی الْمُذْنِبِیْنَ أَذْیَالُ الْکَرَمِ

برستی رہیں اور خطاء کاروں پر دامان کرم دراز ہوتے رہیں

وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا وَّشَرَّفَ وَ كَرَّمَ

اور اللہ ان کو سلامتی اور عزت اور شرف بخشے

امام فاکہانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے درود شریف کے ان مذکورہ بالا الفاظ کا پڑھنا الہام کیا گیا، پھر ایک جماعت نے اس درود شریف کو لکھ کر یاد کرلیا، پھر مجھے خبر ملی کہ بعض مبارک طلباء کرام (جو ہمارے مالکی ساتھیوں میں سے تھے) نے خواب میں دیکھا کہ وہ منبر رسول ﷺ پر ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھ رہے ہیں، الحمد للہ۔

(القول البدیع، الباب الاول، صفحہ نمبر 129، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

نوٹ: الحزب الاعظم اور القول البدیع میں مذکور درود شریف کے کچھ الفاظ میں تغیر اور کمی بیشی ہے۔

1. الحزب الاعظم میں اَلْمَخْصُوْصِ بِجَوَامِعِ الْكَلِمِ ہے جبکہ القول البدیع میں اَلْمَخْصُوْصِ بِخَصَائِصِ الْعِلْمِ وَجَوَامِعِ الْكَلِمِ مذکور ہے۔
2. الحزب الاعظم میں اَثْنٰى عَلَيْهِ رَبُّ الْعِزَّةِ رِضًا فِيْ سَالِفِ الْقَدَمِ ہے جبکہ القول البدیع میں اَثْنٰى عَلَيْهِ رَبُّ الْعِزَّةِ نَصًّا فِيْ سَالِفِ الْقَدَمِ مذکور ہے۔

دعاء نمبر 25

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ ِ السَّابِقِ لِلْخَلْقِ نُوْرُهٗ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما کہ جن کا نور سب مخلوق سے پہلے ہے

وَالرَّحْمَةِ لِلْعَالَمِيْنَ ظُهُوْرُهٗ عَدَدَ مَنْ مَّضٰى مِنْ خَلْقِكَ

اور تمام عالموں کے لئے ان کا ظہور رحمت ہے ، اپنی اس مخلوق کے بقدر جو گزر چکی

وَمَنْ بَقِيَ وَمَنْ سَعِدَ مِنْهُمْ وَمَنْ شَقِيَ صَلٰوةً تَسْتَغْرِقُ

اور جو باقی ہے اور جو ان میں نیک ہوا اور جو ان میں بد ہوا ، ایسی رحمت

الْعَدَّ وَتُحِيْطُ بِالْحَدِّ صَلٰوةً لَّا غَايَةَ لَهَا وَلَا انْتِهَآءَ

جو شمار کو حاوی ہوجائے اور انتہاء کو محیط ہوجائے ایسی رحمت کہ جس کی نہ غایت ہو اور نہ ہی انتہا ہو،

وَلَا أَمَدَ لَهَا وَلَا انْقِضَآءَ صَلٰوةً دَآئِمَةً بِدَوَامِكَ وَعَلٰى

اور نہ اس کی حد ہو اور نہ ہی اختتام ہو، ایسی رحمت کہ جو تیرے دوام کے ساتھ دائمی ہو،

اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ كَذٰلِكَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ

اور ان کی آل و صحابہ پر بھی ایسی ہی رحمت نازل فرما اور ہم اس پر اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں

القول البدیع میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایک درود شریف سے واقف ہوا جس کے بارے میں ہمارے بعض معتمد شیوخ نے افادہ فرمایا کہ اس کا ایک قصہ ہے جس کا مقتضاء یہ ہے کہ اس درود شریف (**مذکورہ بالا**) کا ایک مرتبہ پڑھنا دس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر اجر کا باعث ہے۔ (القول البدیع، الباب الاول، ص130)

دعاء نمبر 26

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما اور رحمت نازل فرما

عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

مومن مردوں پر اور مومن عورتوں پر، اور مسلمان مردوں پر اور مسلمان عورتوں پر

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی شخص بھی حلال کمائی کرے اور اس میں سے خود کھالے اور خود پہن لے وہ بھی اس کے لئے صدقہ کی حیثیت رکھتا ہے (یعنی اس پر بھی اسے صدقہ کرنے کا اجر ملتا ہے) اگرچہ وہ اس میں سے دوسروں کو نہ دے، اور جس شخص کے پاس صدقہ دینے کے لئے کوئی چیز نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یہ الفاظ کہے (یعنی یہ درود شریف پڑھے):

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ

تو اس کے لئے یہی صدقہ ہے (یعنی اس درود شریف کے پڑھنے پر اسے صدقہ کرنے کا اجر ملتا ہے)، اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ مومن نیکی کی بات سننے سے سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ وہ جنت میں چلا جائے۔

(المستدرک للحاکم، کتاب الاطعمۃ، حدیث نمبر 7175، صفحہ نمبر 144، جلد نمبر 4، مطبوعہ دار الکتب العلمیۃ)

دعاء نمبر 27

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور آل سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما

وَّھَبْ لَنَا اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ رِّزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّیِّبِ

اور ہمیں عطا فرما اے اللہ ہمیں ایسا رزق عطا فرما جو حلال ہو اور طیب ہو اور بابرکت ہو

الْمُبَارَكِ مَا تَصُوْنُ بِهٖ وُجُوْھَنَا عَنِ التَّعَرُّضِ إِلٰی أَحَدٍ

جس سے تُو ہمارے منہ اپنی کسی مخلوق کی طرف متوجہ کرنے سے محفوظ رکھے

مِّنْ خَلْقِكَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لَنَا إِلَیْكَ طَرِیْقًا سَھْلًا مِنْ غَیْرِ

اے اللہ ہمارے لئے اپنی طرف ایسا سہل راستہ کر دے

تَعَبٍ وَّلَا نَصَبٍ وَّلَا مِنَّةٍ وَّلَا تَبِعَةٍ وَّجَنِّبْنَا اللّٰھُمَّ

جس میں کلفت مشقت اور احسان جتانا اور بد انجامی نہ ہو اور ہمیں اے اللہ

الْحَرَامَ حَیْثُ كَانَ وَأَیْنَ كَانَ وَعِنْدَ مَنْ كَانَ وَحُلْ بَیْنَنَا

حرام سے بچا چاہے کیسا ہی ہو اور کہیں بھی ہو اور کسی کے بھی پاس کیوں نہ ہو

وَبَیْنَ أَھْلِهٖ وَاقْبِضْ عَنَّا أَیْدِیَھُمْ وَاصْرِفْ عَنَّا قُلُوْبَھُمْ

اور ہمارے اور حرام والوں کے درمیان آڑ بن جا اور ہم سے ان کے ہاتھ روک دے اور ہم سے ان کے دل پھیر دے،

حَتّٰی لَا نَتَقَلَّبَ إِلَّا فِیْمَا یُرْضِیْكَ وَلَا نَسْتَعِیْنَ بِنِعْمَتِكَ

یہاں تک کہ ہم نہ چلیں پھریں مگر اس میں جو تجھے راضی رکھے اور تیری نعمت سے اعانت نہ لیں

إِلَّا عَلٰی مَا تُحِبُّ یَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ

مگر اسی کام پر جو تجھے پسند ہو اے ارحم الراحمین

حضرت ابوعبداللہ قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ انہوں نے خواب میں آپ ﷺ کی زیارت کی تو انہوں نے آپ ﷺ سے فقر کی شکایت کی تو (خواب میں) آپ ﷺ نے انہیں **مذکورہ بالا درود شریف** پڑھنے کی

تلقین فرمائی۔ (القول البدیع، الباب الثانی، صفحہ نمبر 273، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

نوٹ: الحزب الاعظم اور القول البدیع میں مذکور درود شریف کے کچھ الفاظ میں فرق اور تقدیم وتاخیر ہے۔

❶ الحزب الاعظم میں وَّهَبْ لَنَا اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ رِّزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ ہے جبکہ القول البدیع میں وَّهَبْ لَنَا اَللّٰهُمَّ مِنْ رِّزْقِكَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ مذکور ہے۔

❶ الحزب الاعظم میں اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ لَنَا اِلَيْكَ طَرِيْقًا سَهْلًا ہے جبکہ القول البدیع میں وَاجْعَلْ لَنَا اللّٰهُمَّ اِلَيْهِ طَرِيْقًا سَهْلًا مذکور ہے۔

دعاء نمبر 28

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْئَلُكَ بِأَفْضَلِ مَسْأَلَتِكَ وَبِأَحَبِّ أَسْمَآئِكَ

اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں تیرے بہترین سوال کے وسیلے سے اور تیرے اس نام کے طفیل جو تجھے سب میں زیادہ پیارا

إِلَيْكَ وَأَكْرَمِهَا عَلَيْكَ وَبِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ

اور بزرگ ترین ہو اور اس احسان کے بطفیل مانگتا ہوں جو تو نے ہمارے نبی

نَّبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَنْقَذْتَنَا بِهٖ مِنَ

سیدنا محمد ﷺ کو عطا فرما کر ہم پر کیا اور ہمیں ان کے ذریعہ گمراہی سے نکالا

الضَّلَالَةِ وَأَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَجَعَلْتَ صَلَاتَنَا

اور ہمیں ان پر درود پڑھنے کا حکم فرمایا اور ہمارے ان پر درود پڑھنے کو

عَلَيْهِ دَرَجَةً وَّكَفَّارَةً وَّلُطْفًا وَّمَنًّا مِّنْ إِعْطَآئِكَ

اپنی عطا سے درجہ اور گناہ کا کفارہ اور لطف و کرم کا سبب بنایا

فَأَدْعُوْكَ تَعْظِيْمًا لِّأَمْرِكَ وَاتِّبَاعًا لِّوَصِيَّتِكَ وَتَنْجِيْزًا

لہٰذا میں تجھے پکارتا ہوں تیرے حکم کی تعظیم کرتے ہوئے اور تیری نصیحت کا اتباع کرتے ہوئے

لِّمَوْعِدِكَ بِمَا يَجِبُ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور تیرے اس وعدے کو پورا کرتے ہوئے، جو ہمارے نبی ﷺ

عَلَيْنَا فِيْ أَدَآءِ حَقِّهٖ قِبَلَنَا وَأَمَرْتَ الْعِبَادَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ

کے لئے ہم پر ہماری جانب سے ادائے حق کی بناء پر واجب ہے اور تو نے بندوں کو ان پر درود پڑھنے کا حکم فرمایا ہے

فَرِيْضَةً ۭ افْتَرَضْتَهَا عَلَيْهِمْ فَنَسْأَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ

فرض بنا کر اور ان پر ضروری بنا دیا ہے لہٰذا ہم تجھ سے درخواست کرتے ہیں تیرے جلال ذات

وَنُوْرِ عَظَمَتِكَ أَنْ تُصَلِّيَ أَنْتَ وَمَلَآئِكَتُكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ

اور نور عظمت کا واسطہ دے کر کہ تو اور تیرے فرشتے سیدنا محمد ﷺ پر

عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَصَفِيِّكَ أَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ

صلوٰۃ بھیجیں جو تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں اور تیرے نبی ہیں اور تیرے برگزیدہ ہیں سب سے بہتر صلوٰۃ جو تو نے کسی پر

بِهٖ عَلٰى أَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ

اپنی مخلوق میں سے بھیجی ہو بے شک تو سزاوار حمد و مجد ہے اے اللہ ان کا مرتبہ بلند فرما

دَرَجَتَهٗ وَأَكْرِمْ مَقَامَهٗ وَثَقِّلْ مِيْزَانَهٗ وَأَجْزِلْ ثَوَابَهٗ

اور ان کا مقام بزرگ فرما اور ان کی ترازو وزنی کر اور ان کا ثواب کثیر فرما

وَأَفْلِجْ حُجَّتَهٗ وَأَظْهِرْ مِلَّتَهٗ وَأَضِئْ نُوْرَهٗ وَأَدِمْ كَرَامَتَهٗ

اور ان کی حجت روشن کر اور ان کی ملت غالب فرما اور ان کا نور چمکا اور ان کی بزرگی دائمی بنا

مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ وَأَهْلِ بَيْتِهٖ مَا تَقِرُّ بِهٖ عَيْنُهٗ وَعَظِّمْهُ فِي

ان کی اولاد اور اہل بیت میں جس سے ان کی آنکھ ٹھنڈی ہو اور باعظمت بنا ان کو نبیوں میں

النَّبِيِّيْنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا قَبْلَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا أَكْثَرَ

جو ان سے پہلے گزرے اے اللہ سیدنا محمد ﷺ کو سب نبیوں میں

النَّبِيِّيْنَ تَبَعًا وَّأَكْثَرَهُمْ أَزْرًا وَّأَفْضَلَهُمْ كَرَامَةً

بڑی امت والا بنا اور سب سے زیادہ بروئے مددگاروں کے بنا اور سب میں برتر بروئے بزرگی

وَّنُوْرًا وَّأَعْلَاهُمْ دَرَجَةً وَّأَفْسَحَهُمْ فِي الْجَنَّةِ مَنْزِلًا

و نور کے بنا اور سب میں اعلیٰ بروئے درجہ کے بنا، اور جنت میں سب سے زیادہ وسیع محل والا بنا

وَّأَزْيَدَهُمْ ثَوَابًا وَّأَقْرَبَهُمْ مَجْلِسًا وَّأَثْبَتَهُمْ مَقَامًا

اور سب میں زائد ثواب والا بنا اور سب میں زیادہ قریب نشست گاہ والا بنا اور سب میں زیادہ محکم مقام والا بنا

وَّأَصْوَبَهُمْ كَلَامًا وَّأَنْجَحَهُمْ مَسْأَلَةً وَّأَوْفَرَهُمْ لَدَيْكَ

اور سب میں زیادہ صائب گفتگو والا بنا اور کامیاب ترین درخواست والا بنا اور سب میں زیادہ

نَصِيْبًا وَّأَقْوَاهُمْ فِيْمَا عِنْدَكَ رَغْبَةً وَّأَنْزِلْهُ فِيْ أَعْلٰى

اپنے نزدیک وافر حصہ والا بنا اور اپنے پاس کی نعمتوں میں سب سے قوی رغبت والا بنا اور ان کو

غُرَفِ الْفِرْدَوْسِ مِنَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

فردوس کے بلند تر بالا خانوں کے بلند درجات میں مقام عطا فرما

مُحَمَّدًا أَصْدَقَ قَآئِلٍ وَأَنْجَحَ سَآئِلٍ وَّأَوَّلَ شَافِعٍ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ کو سب میں زیادہ سچے قول والا بنا اور کامیب ترین درخواست والا بنا اور پہلا شفاعت کنندہ بنا

وَّأَفْضَلَ مُشَفَّعٍ وَّشَفِّعْهُ فِيْ أُمَّتِهٖ بِشَفَاعَةٍ يَّغْبِطُهٗ بِهَا

اور سب سے افضل وہ جن کی شفاعت قبول کی گئی ہو بنا اور ان کی امت کے بارے میں ان کی ایسی شفاعت قبول فرما

الْأَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَإِذَا مَيَّزْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ لِفَصْلِ

جس پر اگلے اور پچھلے رشک کریں اور جب تو (اچھے اور برے) بندوں کو حتمی فیصلے کے لئے جدا جدا کرے

الْقَضَآءِ فَاجْعَلْ مُحَمَّدًا فِي الْأَصْدَقِيْنَ قِيْلًا وَّفِي

تو سیدنا محمد ﷺ کو بات کرنے والوں میں سے سب سے زیادہ سچی بات کرنے والا بنا

الْأَحْسَنِيْنَ عَمَلًا وَّفِي الْمَهْدِيِّيْنَ سَبِيْلًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ

اور سب سے زیادہ اچھے عمل والا بنا اور ہدایت یافتہ لوگوں میں سے بنا اے اللہ ہمارے نبی کو

نَبِيَّنَا لَنَا فَرَطًا وَّحَوْضَهٗ لَنَا مَوْرِدًا اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا فِيْ

ہمارے لئے پیش رو بنا اور ان کے حوض کو ہماری سیرابی کا مقام بنا اے اللہ ان کے گروہ میں ہمارا

زُمْرَتِهٖ وَاسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِهٖ وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاجْعَلْنَا

حشر فرما اور ہمیں ان کی سنت کا عامل بنا اور ہمیں ان کے طریقے پر وفات دینا

مِنْ حِزْبِهٖ اَللّٰهُمَّ اجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ كَمَا اٰمَنَّا بِهٖ

اور ہمیں ان کی جماعت میں سے بنا اے اللہ ہمیں اور ان کو جمع فرما اس لئے کہ ہم انہیں دیکھے بغیر ان پر ایمان لائے

وَلَمْ نَرَهٗ اَللّٰهُمَّ لَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ حَتّٰى تُدْخِلَنَا

اے اللہ ہمارے اور ان کے درمیان جدائی نہ فرمانا یہاں تک کہ ہمیں ان کے محل میں داخل فرمائے

مُدْخَلَهٗ وَاجْعَلْنَا مِنْ رُّفَقَآئِهٖ مَعَ النَّبِيِّيْنَ مِنْ أَحِبَّآئِهٖ

اور ہمیں ان کے رفقاء میں سے بنا دینا، ان کے محبوب نبیوں

وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ أُولٰئِكَ

اور صدیقین و شہداء و صالحین کے ساتھ اور وہ بڑے اچھے رفیق ہیں

رَفِيْقًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْهُدٰى

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو ہدایت کے نور ہیں

وَالْقَآئِدِ إِلَى الْخَيْرِ وَالدَّاعِيْ اِلَى الرُّشْدِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ

اور خیر کی طرف لے جانے والے ہیں اور صلاح کی طرف بلانے والے ہیں رحمت والے نبی ہیں

وَكَاشِفِ الْغُمَّةِ وَإِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَرَسُوْلِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

اور امر مخفی کے کھولنے والے ہیں، پرہیزگاروں کے پیشوا ہیں اور رب العالمین کے پیغمبر ہیں

كَمَا بَلَّغَ رِسَالَتَكَ وَتَلَا اٰيَاتِكَ وَنَصَحَ لِعِبَادِكَ وَأَقَامَ

جیسا کہ انہوں نے تیرا پیغام پہنچایا اور تیری آیتیں تلاوت فرمائیں اور تیرے بندوں کو نصیحت کی

حُدُوْدَكَ وَوَفٰى بِعُهُوْدِكَ وَأَنْفَذَ حُكْمَكَ وَأَمَرَ بِطَاعَتِكَ

اور تیری حدود قائم کیں اور تیرے عہد پورے کئے اور تیرا حکم جاری کیا اور تیری طاعت کا حکم کیا

وَنَهٰى عَنْ مَّعْصِيَتِكَ وَوَالٰى وَلِيَّكَ الَّذِيْ تُحِبُّ أَنْ

اور تیری معصیت سے منع کیا اور تیرے اس دوست کو دوست رکھا جس سے دوستی رکھنا

تُوَالِيَهٗ وَعَادٰى عَدُوَّكَ الَّذِيْ تُحِبُّ أَنْ تُعَادِيَهٗ وَصَلَّى

تجھے محبوب ہے ، اور تیرے اس دشمن سے دشمنی رکھی جس کے ساتھ دشمنی رکھنا تجھے محبوب ہے

اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّسَلِّمَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِى

اور اللہ صلوٰۃ و سلام نازل فرمائے سیدنا محمد ﷺ پر، اے اللہ تمام جسموں میں سے

الْأَجْسَادِ وَعَلٰى رُوْحِهٖ فِى الْأَرْوَاحِ وَعَلٰى مَوْقَفِهٖ فِى

ان کے جسم پر رحمت نازل فرما اور تمام روحوں میں سے ان کی روح پر رحمت نازل فرما اور تمام مقامات میں سے

الْمَوَاقِفِ وَعَلٰى مَشْهَدِهٖ فِى الْمَشَاهِدِ وَعَلٰى ذِكْرِهٖ إِذَا

ان کے مقام پر رحمت نازل فرما اور تمام حاضری کی جگہوں میں سے ان کی حاضری کی جگہ پر رحمت نازل فرما اور ان کے ذکر پر رحمت نازل فرما

ذُكِرَ صَلٰوةً مِّنَّا عَلٰى نَبِيِّنَا اَللّٰهُمَّ أَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلَامَ

جب بھی ان کا ذکر کیا جائے، ہماری طرف سے ہمارے نبی پر درود ہو اے اللہ ان کو ہماری طرف سے سلام پہنچا

كُلَّمَا ذُكِرَ السَّلَامُ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

جب بھی سلام ذکر کیا جائے اور اللہ کی رحمت اور برکات اور سلام ہو اللہ کے نبی ﷺ پر

وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَلَآئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى

اے اللہ رحمت نازل فرما اپنے مقرب فرشتوں پر

أَنْبِيَآئِكَ الْمُطَهَّرِيْنَ وَعَلٰى رُسُلِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى

اور اپنے پاک نبیوں پر اور اپنے بھیجے ہوئے رسولوں پر

حَمَلَةِ عَرْشِكَ أَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَآئِيْلَ

اور اپنے عرش کے حاملین پر سب کے سب پر اور حضرت جبریل علیہ السلام پر اور حضرت میکائیل علیہ السلام پر

وَإِسْرَافِيْلَ وَمَلَكِ الْمَوْتِ وَرِضْوَانَ وَمَالِكٍ وَّصَلِّ عَلَى

اور حضرت اسرافیل علیہ السلام پر اور ملک الموت پر اور رضوان پر اور مالک پر اور رحمت نازل فرما

الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ وَعَلٰى أَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ

کراماً کاتبین پر اور ہمارے نبی ﷺ کے اہل بیت پر

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْضَلَ مَا اٰتَيْتَ أَحَدًا مِّنْ أَهْلِ بُيُوْتِ

اس سے بڑھ کر جو تو نے دیا ہو پیغمبروں کے اہل بیت میں سے کسی کو

الْمُرْسَلِيْنَ وَاجْزِ أَصْحَابَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اور جزا دے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو

أَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ الْمُرْسَلِيْنَ

اس سے بڑھ کر جزا جو تو نے جزا دی ہو پیغمبروں کے صحابہ میں سے کسی کو،

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ

اے اللہ مومن مردوں اور مومن عورتوں اور مسلمان مردوں

وَالْمُسْلِمَاتِ الْأَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْأَمْوَاتِ وَلِإِخْوَانِنَا

اور مسلمان عورتوں کو بخش دے جو ان میں زندہ ہیں ان کو بھی بخش دے اور جو مر چکے ہیں ان کو بھی بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو بخش دے

الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْإِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا

جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے اور ہمارے دلوں میں کینہ نہ کر ان کا جو ایمان لائے

لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

اے ہمارے رب بے شک تو شفیق و مہربان ہے

حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم جب تہجد کی نماز سے فارغ ہوتے تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان فرماتے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف پڑھتے اور پھر ان الفاظ کے ساتھ دعا مانگتے تھے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ بِأَفْضَلِ مَسْاَلَتِكَ وَبِاَحَبِّ اَسْمَآئِكَ اِلَيْكَ وَاَكْرَمِهَا عَلَيْكَ وَبِمَا مَنَنْتَ بِهٖ عَلَيْنَا بِمُحَمَّدٍ نَّبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَنْقَذْتَنَا بِهٖ مِنَ الضَّلَالَةِ وَاَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ وَجَعَلْتَ صَلَاتَنَا عَلَيْهِ دَرَجَةً وَّ كَفَّارَةً وَّلُطْفًا وَّمَنًّا مِّنْ عَطَآئِكَ فَاَدْعُوْكَ تَعْظِيْمًا لِّاَمْرِكَ وَاتِّبَاعًا لِّوَصِيَّتِكَ وَتَنْجِيْزًا لِّمَوْعِدِكَ بِمَا يَجِبُ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْنَا فِيْ اَدَآءِ حَقِّهٖ قِبَلَنَا وَاَمَرْتَ الْعِبَادَ بِالصَّلٰوةِ عَلَيْهِ فَرِيْضَةً افْتَرَضْتَهَا فَنَسْأَلُكَ بِجَلَالِ وَجْهِكَ وَنُوْرِ عَظَمَتِكَ اَنْ تُصَلِّيَ اَنْتَ وَمَلَآئِكَتُكَ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ وَنَبِيِّكَ وَصَفِيِّكَ اَفْضَلَ مَا صَلَّيْتَ بِهٖ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْ خَلْقِكَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ وَاَكْرِمْ مَقَامَهٗ وَثَقِّلْ مِيْزَانَهٗ وَاَجْزِلْ ثَوَابَهٗ وَاَفْلِجْ حُجَّتَهٗ

وَاَظْهِرْ مِلَّتَهٗ وَاَضِئْ نُوْرَهٗ وَاَدِمْ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ مَا تَقِرُّ بِهٖ عَيْنُهٗ وَعَظِّمْهُ
فِي النَّبِيِّيْنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا قَبْلَهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا اَكْثَرَ النَّبِيِّيْنَ تَبَعًا
وَّاَكْثَرَهُمْ اَزْرًا وَّاَفْضَلَهُمْ كَرَامَةً وَّنُوْرًا وَّاَعْلَاهُمْ دَرَجَةً وَّاَفْسَحَهُمْ فِي
الْجَنَّةِ مَنْزِلًا وَّاَفْضَلَهُمْ ثَوَابًا وَّاَقْرَبَهُمْ مَجْلِسًا وَّاَثْبَتَهُمْ مَقَامًا وَّاَصْوَبَهُمْ
كَلَامًا وَّاَنْجَحَهُمْ مَسْأَلَةً وَّاَفْضَلَهُمْ لَدَيْكَ نَصِيْبًا وَّاَعْظَمَهُمْ فِيْمَا عِنْدَكَ
رَغْبَةً وَّاَنْزِلْهُ فِيْ غُرَفَةِ الْفِرْدَوْسِ مِنَ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰى اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ مُحَمَّدًا
اَصْدَقَ قَآئِلٍ وَاَنْجَحَ سَآئِلٍ وَّاَوَّلَ شَافِعٍ وَّاَفْضَلَ مُشَفَّعٍ وَّشَفِّعْهُ فِيْ اُمَّتِهٖ
شَفَاعَةً يَّغْبِطُهٗ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ وَالْاٰخِرُوْنَ وَاِذَا مَيَّزْتَ بَيْنَ عِبَادِكَ لِفَصْلِ
الْقَضَآءِ اِجْعَلْ مُحَمَّدًا فِي الْاَصْدَقِيْنَ قِيْلًا وَّالْاَحْسَنِيْنَ عَمَلًا وَّفِي الْمَهْدِيِّيْنَ
سَبِيْلًا اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ نَبِيَّنَا لَنَا فَرَطًا وَّحَوْضَهٗ لَنَا مَوْرِدًا اَللّٰهُمَّ احْشُرْنَا فِيْ
زُمْرَتِهٖ وَاسْتَعْمِلْنَا بِسُنَّتِهٖ وَتَوَفَّنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَاجْعَلْنَا فِيْ زُمْرَتِهٖ وَحِزْبِهٖ اَللّٰهُمَّ
وَاجْمَعْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ كَمَا اٰمَنَّا بِهٖ وَلَمْ نَرَهٗ وَلَا تُفَرِّقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَهٗ حَتّٰى
تُدْخِلَنَا مُدْخَلَهٗ وَتَجْعَلَنَا مِنْ رُّفَقَآئِهٖ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ
وَالصَّالِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِيْقًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْهُدٰى
وَالْقَآئِدِ اِلَى الْخَيْرِ وَالدَّاعِيْ اِلَى الرُّشْدِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَاِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ وَرَسُوْلِ
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ كَمَا بَلَّغَ رِسَالَاتِكَ وَتَلَا اٰيَاتِكَ وَنَصَحَ لِعِبَادِكَ وَاَقَامَ حُدُوْدَكَ
وَوَفٰى بِعَهْدِكَ وَاَنْفَذَ حُكْمَكَ وَاَمَرَ بِطَاعَتِكَ وَنَهٰى عَنْ مَّعَاصِيْكَ وَوَالٰى وَلِيَّكَ
الَّذِيْ تُحِبُّ اَنْ تُوَالِيَهٗ وَعَادٰى عَدُوَّكَ الَّذِيْ تُحِبُّ اَنْ تُعَادِيَهٗ وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى
مُحَمَّدٍ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى جَسَدِهٖ فِي الْاَجْسَادِ وَعَلٰى رُوْحِهٖ فِي الْاَرْوَاحِ وَعَلٰى
مَوْقِفِهٖ فِي الْمَوَاقِفِ وَعَلٰى مَشْهَدِهٖ فِي الْمَشَاهِدِ وَعَلٰى ذِكْرِهٖ اِذَا ذُكِرَ صَلٰوةً مِّنَّا
عَلٰى نَبِيِّنَا اَللّٰهُمَّ اَبْلِغْهُ مِنَّا السَّلَامَ كُلَّمَا ذُكِرَ وَالسَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ وَرَحْمَةُ
اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مَلَآئِكَتِكَ الْمُقَرَّبِيْنَ وَعَلٰى اَنْبِيَآئِكَ الْمُطَهَّرِيْنَ
وَعَلٰى رُسُلِكَ الْمُرْسَلِيْنَ وَعَلٰى حَمَلَةِ عَرْشِكَ اَجْمَعِيْنَ وَعَلٰى جِبْرِيْلَ

وَمِيْكَآئِيْلَ وَمَلَكِ الْمَوْتِ وَرِضْوَانَ وَمَالِكٍ وَّصَلِّ عَلَى الْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلَ مَا اٰتَيْتَ اَحَدًا مِّنْ اَهْلِ بُيُوْتَاتِ الْمُرْسَلِيْنَ وَاجْزِ اَصْحَابَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلَ مَا جَزَيْتَ اَحَدًا مِنْ اَصْحَابِ الْمُرْسَلِيْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاَحْيَآءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَا اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

القول البدیع میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس کی سند سے واقف نہیں ہوں۔

(القول البدیع، الباب الخامس، صفحہ 360، مؤسسۃ الریان)

نوٹ: الحزب الاعظم اور **القول البدیع** میں مذکور دعا کے الفاظ میں کچھ فرق اور کمی بیشی ہے۔

دعاء نمبر 29

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى (سَيِّدِنَا) مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو تیرے بندے ہیں اور تیرے نبی ہیں

وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

اور تیرے رسول ہیں، نبی اُمّی ہیں، اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر رحمت نازل فرما اور (ان سب) پر اپنی سلامتی نازل فرما

القول البدیع میں علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ امام دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ نے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جمعہ کے دن مجھ پر اسّی 80 مرتبہ درود پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے اسّی 80 سال کے گناہ معاف فرمائیں گے، پوچھا گیا کہ آپ پر درود کس طرح پیش کیا جائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ کہو اور ان سب کو ایک درود شمار کرو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَنَبِيِّكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

(القول البدیع، الباب الخامس، صفحہ نمبر 381، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

نوٹ: مذکورہ بالا روایت میں **وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ** مذکور نہیں ہے۔

یہی روایت حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے۔

(القول البدیع، الباب الخامس، صفحہ نمبر 378، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

ابن بشکوال رحمۃ اللہ علیہ کی روایت جو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اس میں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جو جمعہ کے دن عصر کی نماز پڑھے اور اپنی جگہ سے کھڑے ہونے سے پہلے یہ درود شریف اسّی مرتبہ پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ ۨ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

اس کے اسّی سال کے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور اس کے لئے اسّی سال کی عبادت کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

(القول البدیع، الباب الخامس، صفحہ نمبر 382، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

دعاء نمبر 30

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ

اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جب کبھی بھی ذکر کرنے والے ان کا ذکر فرمائیں

وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

اور اے اللہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رحمت نازل فرما جب کبھی بھی غافلین ان کے ذکر سے غفلت کریں

حضرت عبداللہ بن حکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا تو انہوں نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا اور مجھے معاف فرما دیا اور مجھے جنت کی طرف اس اہتمام سے لے جایا گیا جیسے دلہن کو لے جایا جاتا ہے اور مجھ پر اس طرح (پتیاں) نچھاور کی گئیں جس طرح دلہن پر نچھاور کی جاتی ہیں میں نے پوچھا کہ آپ کو یہ مقام کس وجہ سے ملا؟ تو فرمایا اس درود شریف کی برکت سے جو میں نے اپنی کتاب الرسالۃ میں لکھا ہے، میں نے پوچھا وہ کون سا درود ہے؟ تو فرمایا:

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ عَدَدَ مَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

راوی فرماتے ہیں کہ جب صبح میں نے الرسالۃ میں دیکھا تو وہاں اسی طرح لکھا تھا جیسے انہوں نے فرمایا تھا۔

ابن مَسدیؒ نے امام مزنیؒ کے طریق سے یوں روایت کیا ہے کہ میں نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کو ان کی وفات کے بعد (خواب میں) دیکھا تو ان سے پوچھا کہ آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ اس درود شریف کی برکت سے جو میں نے اپنی کتاب الرسالۃ میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا، وہ درود یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا ذَکَرَہُ الذَّاکِرُوْنَ
وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِکْرِہِ الْغَافِلُوْنَ

(القول البدیع، صفحہ نمبر 466، مطبوعہ مؤسسۃ الریان)

دعاء نمبر 31

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ وَرَسُوْلِكَ النَّبِیِّ

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں

الْاُمِّیِّ الَّذِیْ اٰمَنَ بِكَ وَبِكِتَابِكَ وَأَعْطِهٖ أَفْضَلَ رَحْمَتِكَ

نبی اُمّی ہیں جو تجھ پر ایمان لائے اور تیری کتاب پر ایمان لائے اپنی افضل ترین رحمت نازل فرما

وَاٰتِهِ الشَّرَفَ عَلٰی خَلْقِكَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَاجْزِهٖ خَیْرَ

اور قیامت کے دن انہیں اپنی تمام مخلوق پر درجۂ شرف عطا فرما اور ان کو بہترین

الْجَزَآءِ وَالسَّلَامُ عَلَیْهِ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ

جزاء عطا فرما اور ان پر (سیدنا محمد ﷺ) پر سلامتی ہو اللہ کی رحمت ہو اور اس کی برکتیں (نازل) ہوں

مذکورہ بالا درود شریف کے ابتدائی حصے کی تخریج دعا نمبر 29 کے ذیل میں ذکر کی گئی اور بقیہ حصہ مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے کہاں سے لیا ہے اس کا علم نہیں ہو سکا۔

دعاء نمبر 32

سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ٥ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ ٥ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ٥

مذکورہ بالا آیت کریمہ پر کلام بروز جمعرات کی منزل میں دعا نمبر 50 کے ذیل میں ہو چکا ہے وہاں ملاحظہ فرمائیں۔ چونکہ کتاب کا اختتام ہے اور مذکورہ بالا آیت بھی مجلس کے اختتام پر پڑھنا مسنون اور باعث اجر ہے، بظاہر اسی مناسبت سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے ان آیات کو کتاب کے اختتام میں ذکر فرمایا ہے، واللہ اعلم۔

تمت بحمد اللہ

المیزاب پبلشرز
کراچی، پاکستان

This document was created with the Win2PDF “print to PDF” printer available at http://www.win2pdf.com

This version of Win2PDF 10 is for evaluation and non-commercial use only.

This page will not be added after purchasing Win2PDF.

http://www.win2pdf.com/purchase/